

1937

1937

1937 - Prinsessa MARYA DAREVA.

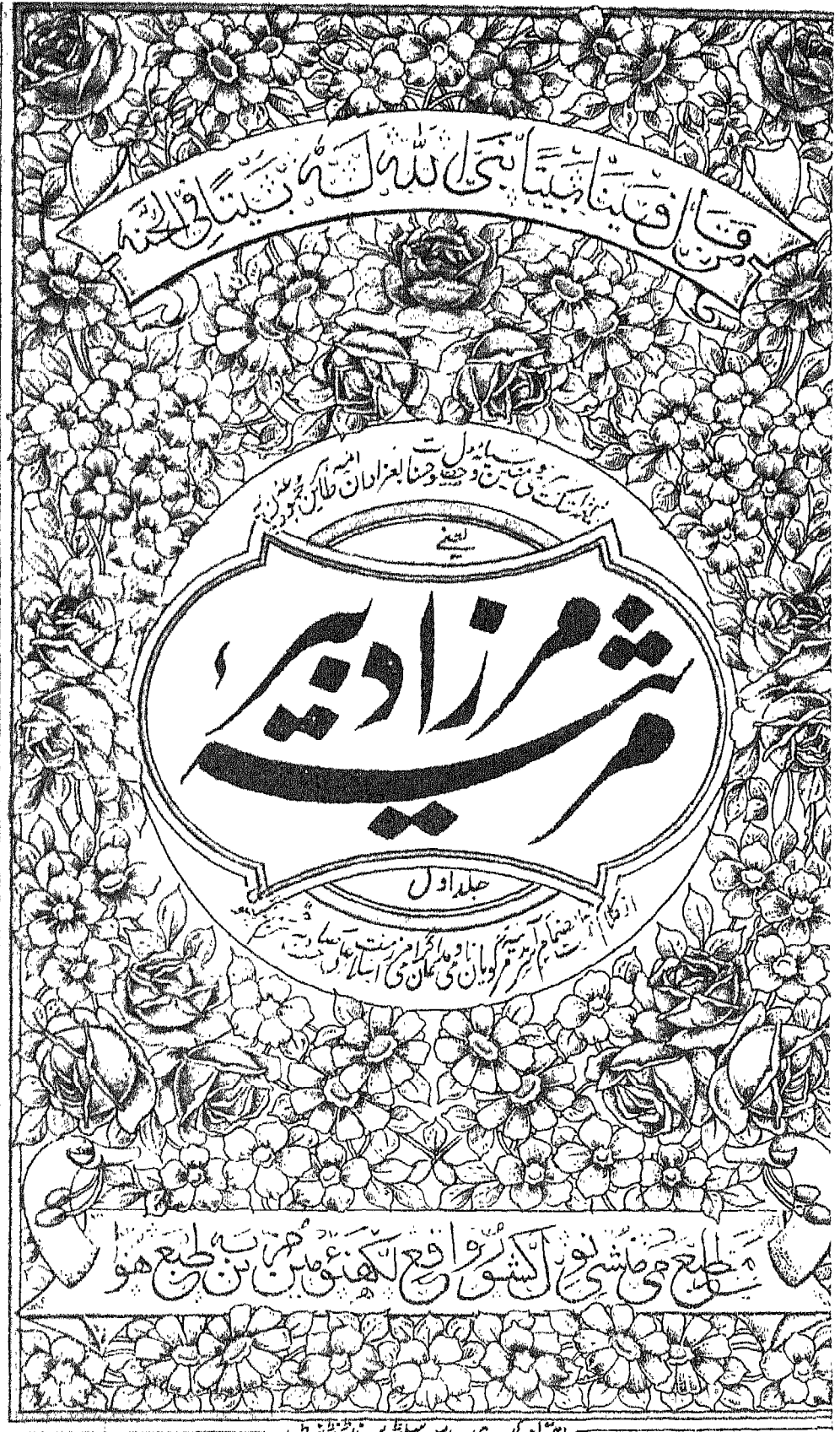
1937 - Prinsessa Salomaa Ali Dabov.

1937 - Prinsessa Marzai Kishese i Eurokassa.

1937 - 1937

1937 - 596 + 6

1937 - Prinsessa Shapovani - Prinsessa



وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّكَ رَبَّنَا عَلَّمَنَا الْقُرْآنَ

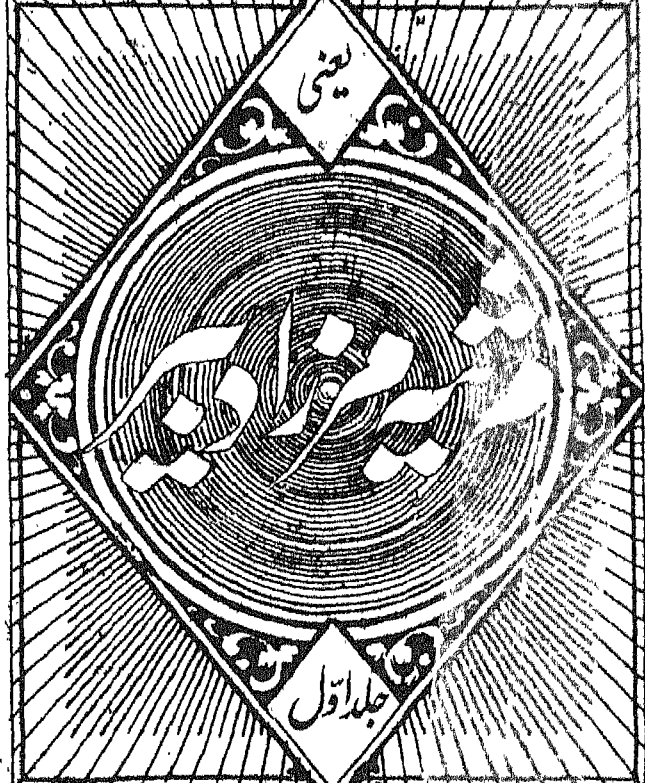
بیتنا حضرت مولانا ابوالکلام آزاد صاحبزادان طابوا ثلواتهم
شیرازی
جلد اول

طبع و ماشینی لکھنؤ

بہتمام کیسری داس سیکرٹری پرنٹنگ

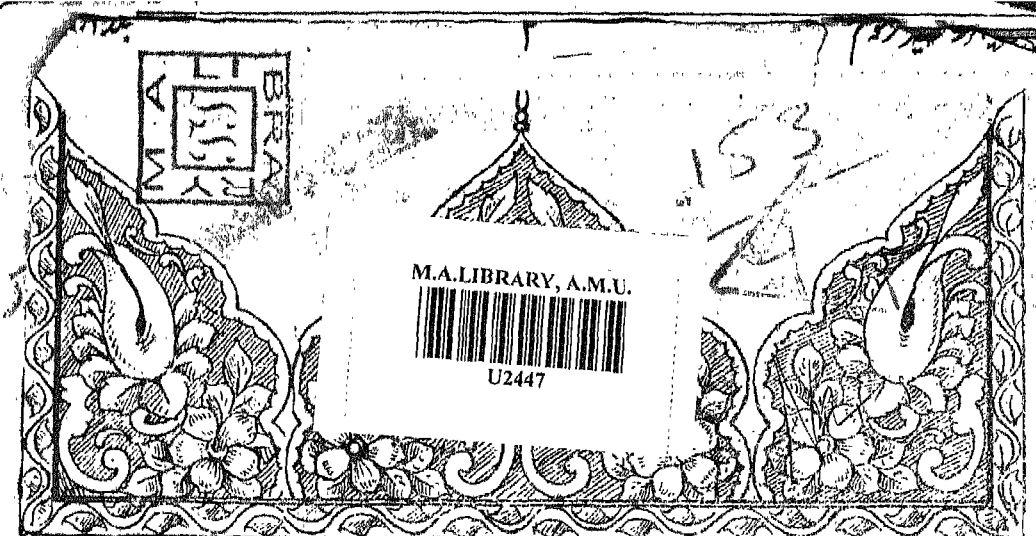
صفت ابرو و مکار و فضائل خالایز و دیگر
بمعرفات عینان و یونان و قزاقین و آستان

بیتا شکر و عین و عین و سیله حصو احسانت بیژا و ااران که طاهرین مجموعت و لیدیر



از کلام بلاغی و انصاف و حقیقت گویند که در این کتاب کلامی جز این است که اسلامت علی صاحب بیسمر و جم کلمتوی

مطبع
وقد کلمتوی عینان و یونان و قزاقین و آستان



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

CHECKED-2002

۱۵
 تم کو خود غمی کا ہے یہ پیام
 سے حق ناسیون میں حق خود اسلام
 نیتے جا اس کلام کو دیکھ لے لاکلام
 تیرا ہوتی ہے تیرا ہی ہے طریقہ بین غلام

۱۵
 اور فاضلین بنی کوی طیبہ سے ہوا
 جس کے کسی آفتاب سے اور تین سے ہوا
 درج کرنا بھی بچا ہے اور

۱۶
 آفاق میں بخود علی تو اب آئے ہیں
 خام تو آئے تھے نام پر ایمان لائے ہیں

۱۶
 عکس رخ علی تھا وہ چند آفتاب سے
 صحاب کف ہو گئے بیدار خواب سے

۱۷
 بیٹے علی خدا ہوتے تم پر ایمان
 لارہ از تیرے کہنے کے ایمان
 بچان کو علی کو جو دیکھو کہ ایمان
 بوجہ اس کے وہی ہیں ان

۱۷
 تم نے کیا کیا ایمان
 تم نے کیا کیا ایمان
 تم نے کیا کیا ایمان
 تم نے کیا کیا ایمان

۱۸
 وہ بھی بنی ایسے جیسے خود مند آپ ہیں
 پھر صاف نہ کہد یا کہ خداوند آپ ہیں

۱۸
 آگاہ ہو کہ دین کی اصل اصول ہوں
 اس وقت میں رسول خدا کا رسول ہوں

<p>۴۸ ہم کو بھی پھر دیکھو اپنی کارہ جاکر نصیبان کہ کویا حال شاہ مصروف پھر تھے کلہ میں وہ خیر خواہ دیکھو آج ہی آپ کی بس بڑھاد گراہ</p>	<p>۴۷ ہون تو میں خرابی میں آئے ہیں جہاں سے نہ تھے عافیت اور آتے ہیں فرمان دوا و الجال یہ ہم کرنا تے ہیں جا کر آسمان زین پھر تھرتے ہیں</p>
<p>۴۹ پھر کا منتظر ہونے کی کیا سوال آج ہی ملے گا بھی تلو کو بھی خیال باوجود ہی ہونے دوزخ و ماہ و سال رو کر کا حضور پوچھا غضب کا حال</p>	<p>۴۸ سامان فلک پہ غرہ سے ہر شور و چین کا دنیا میں یہ ہینہ ہے یہ کسے حسین کا</p>
<p>۵۰ ہاں ایک بار سال میں پیدا ہوتے ہیں ان بیکس وغریب کے ماتم میں روتے ہیں</p>	<p>۴۹ کل ہوتے ہی عمر کو قیامت کا دن ہے گھر سے اسے حسین کی خدمت کا دن ہے جنگا گھر سے نہیں شہادت کا دن ہے شہر کے دن ہے یہ کیا فائدہ کا دن ہے</p>
<p>۵۱ بیچارہ اگر بندہ کرانی حسین نام نظام و عیادت کا سب سے اہم نام ذی خیرات میں سے ہے تو کس نام حیب و حرم آج تو ہی بوی حرام</p>	<p>۵۰ آبادی زمین حشر تک خلق روئے گی ایسی کیسے گھر کی تباہی نہ ہوئے گی</p>
<p>۵۲ ہاں جاننا ہے جیسے کہ صدیہ گذرتے ہیں رہ یا میں بھی حسین کو رو یا ہی کرتے ہیں</p>	<p>۵۱ آج کا دن ہے یہ دنیا کا دن ہے لڑنے میں عام ہے لڑنے کے حسین ہونے کے صرف کر تے شاہ شہدین ہے کہ انہی ہی باقی خدائین</p>
<p>۵۳ لڑنے نہ کیوں بلند کر دن شور و چین کو سب بار زمین اور باپ روئے حسین کو</p>	<p>۵۲ آج کا دن ہے یہ دنیا کا دن ہے لڑنے میں عام ہے لڑنے کے حسین ہونے کے صرف کر تے شاہ شہدین ہے کہ انہی ہی باقی خدائین</p>

<p>۱۲ چھپ چھپ کرے مجھ کو بگاڑ بے حسن بجاائی پا چھین تیار حدتے ہو چین پیر پیر ابھی با لبار بنین بلائین لینے لکین ہوتے تیار</p>	<p>۱۱ پیرا علی کو دیکھو یہ بول یہ خدا کی آفت ہے شاہ اوصیا قبل از وقوع حادثہ کم عمر کر گیا رد کر گیا علی نے کہ عالم ہے کر گیا</p>
<p>یون کتبہ اشکبار تھا اس زورین پر روتے ہیں لوگ جیسے ضربت حسین پر</p>	<p>۱۰ نے یہ بھی حسین کو ایذا دہ ہوئے گی قبرین تڑپ کے مری روح لئے گی</p>
<p>۱۵ تھوڑے تھوڑے کھانے کا رو وہ نیکذات رکا کے آگے جوڑنا تھا نئے نئے بات آئندہ ہی کے چھوٹے آخری یہ بات سننا با جان جس لڑتے ہیں کائنات</p>	<p>۱۴ اتنا نہ ہو گا کوئی کہ لاشا اوٹھا کر لے یا جائے اسکے لاشا پہ آنسو ڈرا بہنے اہل بیت حسین کے درد پھر پھیلے لے جب کا دیکھو کہ نہ بولتے کون اسے</p>
<p>ہوئے کبھی ابھی تو نہیں ذبح ہوتے ہیں نانا ابھی سے اپنے لڑے کو روتے ہیں</p>	<p>۱۳ روشن ہے حق پہ حال مرے زورین کا سو حکم ہے ابھی سے عزائے حسین کا</p>
<p>۱۶ نانا ہی نہ ہم پر لاکے گی چپکے سب سہل ہو حضور کا اور نہا غصہ ہے اپنے ان میری فاقہ کش اور سبھا لودہ نہ جاکے بنین جو آڑ تیری این انکو خدا بچائے</p>	<p>۱۷ اس گفتگو سے ان کا جگر تھر تھرا گیا نیندا آئی روئے نین کو چھوڑا ام اس گیا دولت سر کو تاب نہ رہا اور اس گیا سر پر ان نبی کے لئے دعا خدا گیا</p>
<p>راہ خدا میں سر بھی ہو حاضر کلا بھی ہے پر یہ تو کہئے اس میں کسی کا بھلا بھی ہے</p>	<p>۱۸ سنکر یہ حال سینے میں ناسور ہو گیا وہ دن رسول کے لئے حاشور ہو گیا</p>
<p>پھر صاف کہہ دیا کہ خداوند آپ ہیں</p>	<p>آگاہ ہو رہا ہے اس وقت میں رسول خدا کا رسول ہوں</p>

<p>۱۷۰ قرآنیان مہربان کی این نجات ہے یہ ہے ایسی موت تو ناہمیات ہے ناہم جلا یہ آپ کے رونے کی بات ہے توہم آؤ تو میں دیکھ دوں اور دنیا کے</p>	<p>۱۶۹ اس تک میں بھرتن ذرا نہ ہزار دل کی صفا نگھ کی ضیا کی جلا غفوی خطا رضائے صدائے قرب مصطفیٰ طول بقا حصول مفاد رخ ہر بلا</p>
<p>۱۷۱ واللہ اپنے شیعوں کے ہم کام آئیں گے سر دینگے جان دینگے اور عین بخشو آئیں گے</p>	<p>۱۷۰ کیسا عذاب قبر نہ ہو گا فشار تک آئے گی بیٹھوانی کو جنت مزار تک</p>
<p>۱۷۲ اب بعض برہم اہل عز کی جناب میں بقول آج عین کا فیوض کے باب میں سوشش برہم کو فرض کیا تو اب میں کے پیغمبر یا ہے جہان حرب میں</p>	<p>۱۷۱ عجایب کف کا تھین تھو جا چاہیے دل حب الہیت سے معمور جا چاہیے منسوبیے کے قلب میں تاسو جا چاہیے ہر آن در گریہ جا شور جا چاہیے</p>
<p>۱۷۳ دنیا میں شہر قحانہ شہہ مشرقین تھے اصحاب کف تغزیہ دار حسین تھے</p>	<p>۱۷۲ رو کر تو اب روز جزا آج لوٹ لو کل ہو نہ ہو عزا کا مزا آج لوٹ لو</p>
<p>۱۷۴ قرآن میں آئے تہ تک کی آئیاں ہیں صعب آئے قدرت حق کی آئیاں ہیں مسکن میں برہم نہ خود آسمان میں سزائی میں آٹھ سات ہیں برہم جوان ہیں</p>	<p>۱۷۳ سسر پٹھری آئی پٹھری آقا کی دنیا کی بود باش ہی سزائی جناب کی پیچیدگی آرزو ہر حصول جناب کی کیا صابو خمیر میں سر جناب کی</p>
<p>۱۷۵ سن دراز ہیں پر سن کبہ ہوتے ہیں شبان اہل خلد کے سید کو دوتے ہیں</p>	<p>۱۷۴ تقدیر کے لکھے سے تجا در محال ہے طفل جوان دیر کایاں ایک حال ہے</p>

<p>۵۲۶ کثرت الخیرات فی الدنیا والآخرۃ نافع من احوالہ ویرثان من احوالہ صیاد و باغبان معنوا و دین دل میں آخر خزان ہر فصل ہر ایسی کیا حصول</p>	<p>۵۲۷ دنیا اسی عزت کے لئے برقرار ہے ان غلبوں پر سایہ پروردگار ہے اب ہونوں کو روئے زمین کیا انتظام ہے راجح جناب بطور امید واریہ ہے</p>
<p>۵۲۸ ہر رنگ بے ثبات ہے نیزنگ کے سوا غم کو کیا ماس ہے دل تنگ کے سوا</p>	<p>۵۲۹ حورین ادبے مجلس ماتم میں آپسکین ذہراخان سے روٹیکو تشریف لاپسکین</p>
<p>۵۲۹ سوئے خزان کے جبکہ پیمانہ سرسبز بن میں ہوا ایک نہال کجانی کی نسبت منقطع حال بکس کی سبھی ہو کیسے بال</p>	<p>۵۳۰ دکھلاؤن اب ترقی گلزار کر بلا حضار کو بنا زمین زرار کر بلا بیل پڑے بن ایف بازار کر بلا دنیا کھڑا ہے قافلہ سالار کر بلا</p>
<p>۵۳۱ جب لاکھ لگڑوں کا رسالہ نہان ہوا اک لالہ داغدار میں سے عیان ہوا</p>	<p>۵۳۱ ہدم کوئی بجز دم تیغ و دو م نہیں شہز کی جلو میں تم نہیں افسوس ہم نہیں</p>
<p>۵۳۲ حال گزشتگان نہ کہلا چھو کر کیا ہوا جا کر عین پھر نہ کوئی آشنا ہوا دریا میں جو ملانہ وہ قطرہ جدا ہوا لازم ہوا جی فکر جو انبیر ہوا ہوا</p>	<p>۵۳۲ یوں میں سمندر کی گزشتہ ہم چھوٹا جو چاہتے تھے چاہے نشان اکٹھے زیب تیرے تیرے پنکھتی تھے ہم تمہارے کوئی غیب میں جہاں سے کوئی</p>
<p>کس سے میں اس عزا کے سوا اب مزار ہا جب اٹھ گئے حسین تو دنیا میں کیا رہا</p>	<p>پر اب بھی تم شہید نہیں محسوب ہوتے ہو اس آج میں فاطمہ کے ساتھ روئے ہو</p>

<p>۵۶ دولت نہیں تن ہو پیکان جا کرین طاقت کران بلند جودست دعا کرین قدرت کلام کی بھی نہیں آہ کیا کرین منتا جو کون کی طاقت کو نہ کرین</p>	<p>۵۶ شجاع از غنا لئے کیا فتح سے خطاب طاقت سے تیری بہر خیاب اب تو اب ہر سر کرین فتح غمبیر سے خطاب جھپیر زیند آوری سے طلسم اب</p>
<p>۵۷ بے زخم شاہ دین کا کوئی عضو تن نہیں کانٹے ہن یہ زبان میں کہ جائے سخن نہیں</p>	<p>۵۷ لے فتح تھی تو داکہ مرحوم کے لئے دل کی شکست جا ہے مظلوم کے لئے</p>
<p>۵۸ جس دم بوا یہ حال شہنشاہ کر بلا آقا شہنشاہ نے نظر کی تھی سما کھلا ہی بیچ چیزیں فلک سے جدا جدا مثل کیوزان سفید آئین بر ملا</p>	<p>۵۸ پیدائشی ہون باڑے سے حجیر یا شہین کی عرض نہ پڑے آئینہ و حال شہین پوچھا میں انکا کون ہوں کی کوڑا عین</p>
<p>۵۹ روشن وقار خاس آل عبا ہوا چاروں طرف کو نعرہ صل عتلا ہوا</p>	<p>۵۹ فرمایا کب مجھے ترا احسان پسند ہے ہر عضو تن سے اٹکھ کا تہہ بہت ہے</p>
<p>۶۰ با بون کو دیکھنے لگے سر کر شہ نام حضرت کو ایک بے تے اپنا بتایا نام بیخ نام بن ظفر ہون مبارک اپنا نام بن صبر بن بلا ہون بن زہر ہون</p>	<p>۶۰ ہوا کا دان بے سر جو مر اٹھے جہان اون کھلم کھلم سے بن تو جو ہر دان زنجیر شوق کر گیا وہ زو جان</p>
<p>۶۱ تم پر بہت جناب الہی کا پیار ہے جو چاہو اختیار کرو اختیار ہے</p>	<p>۶۱ جھپیر جو کچھ گذرنا تھا یان وہ گذر گیا میں کیا جیون مرا تو علم دار مر گیا</p>

<p>۵۳۷ دیکھا جانے پاس اوستے گل قبول مظلوم کو بلانے کہا تو نہ ہو لول نہ ہارل سے حضرت زینت رسول ان سب میں تھے ایک بھی کو کیا قبول</p>	<p>۵۳۷ باقی رہا جو صبر اسے یہ سنا دیا ہانکے ہم کہے تجھ کو سوا دیا اب دیکھنا کہ ماصیون کو تھوڑا دیا زلف بھی نہ کی زبان اور سن دیا</p>
<p>۵۳۷ اوستہ درخت چھوڑتے تھے چلائی تخت رنج دیا اس کلام نے ہم بھی نہیں قبول کیا کیا امام نے تیرے بلا کو بھیجا تھارت امام نے</p>	<p>۵۳۷ تڑپو نگامین نہ شمر کے بیداد و جہر پر لے صبر غش کریگا تو پیاسے کے صبر پر</p>
<p>۵۳۷ تسلیم کر کے شکر گزار ہی قبول کی بھائی نے بے روائی تمھاری قبول کی</p>	<p>۵۳۷ ان کو گواہ زور خدا داد کیجئے ہو کر شہید صبر کو پھر شاد کیجئے</p>
<p>۵۳۷ سب نے کھیر لٹھانا توئی توئی بندہ انارسیان سے شانا توئی توئی جا بے کہہ کاٹو نہ جانا توئی توئی اور تازا لینے قانون کا توئی توئی</p>	<p>۵۳۷ ہادی نے قصہ بھی باریت ہی کیا فرمایا آسے متصل فوج شقیبا سب انہوں پر تم کو عدلے شرف دیا پیہی تمھارے سلطان انبیا</p>
<p>۵۳۷ آمد و سکیڑے سے یہ وصیت نہ بھولنا سیلی لگے تو بخشش امت نہ بھولنا</p>	<p>۵۳۷ تم نیک ہو کے واہ بدی ہم سے کرتے ہو اٹھو گے ککے دین میں دنیا پر مرتے ہو</p>

آگاہ ہو نہ دین ان | پھر صاف کہد یا کہ خداوند آپ این
 اوستہ میں رسول خدا کا رسول ہوں

<p>۱۲۱ خیرانا خیر نفاق خین کے برادرین وہ عدین میرے اور سیدین میرے حنین عمران داد اجان حسن بانٹے حنین صغیر کے چچا خوشنویزی تین</p>	<p>۱۲۲ جسکا غبار زر ہے وہ خاک سا ہون حق جسے برقرار تیرا وہ تیرا ہون فاشہ کی جھوٹ ہے وہ اور وہ ہون جسکا وطن اور وطن میں وہ بدیا ہون</p>
<p>۱۲۳ شانے جدا ہوے تو شریف کس قدر لے انعام کے نبی سے نہ طالب کے پر لے</p>	<p>۱۲۴ کسبہ ہے جسکا گھر میں وہ عالی مقام ہون تسبیح جسکی خاک ہے میں وہ امام ہون</p>
<p>۱۲۴ تیرا کہ ہرگز نہیں ریا نہیں سی قابل نہیں میں باہی کو اچھا نہیں سی عصیان ہے میں نہیں ہون تیرا نہیں سی پرچہ ہون ہے مجھی یا زید انہیں سی</p>	<p>۱۲۵ تو جسکے آفتاب ہیں وہ آفتاب ہیں دو زو جان مطلع ہیں سے جان انہیں بعثت یہ ہے کہ ارت پیہر انہیں انہیں جسکا نام اظہر جان ہیں</p>
<p>۱۲۶ پہرہ میں سوچتا ہوں کہ تقصیر کیا ہوئی پیر سے ہوے بدن کے نہ ثابت خطا ہوئی</p>	<p>۱۲۷ دیکھو بغور چشم علی ولی ہوں میں ماؤ مرا سخن کہ زبان نبی ہوں میں</p>
<p>۱۲۷ سچ کہیں سچ کا قابل ہوں انہیں تو چند دراجال کا قابل ہوں انہیں بیکس ہوں انہیں ہوں یہ سچ ہوں انہیں فاتوئے زردی ہے سبیل ہوں انہیں</p>	<p>۱۲۸ دامن آرزو کا آرزو تیرے وہ مانع ہوں است کی لوگی ہر جگہ وہ چرمانع ہوں آنکھوں نے جو بیدیں دیکھا مانع ہوں تو ہیں قرب حق کی جو مانع ہوں</p>
<p>۱۲۹ ہادی نہیں نبی کا نواسا بھی کیا نہیں مہان نہ سمجھو خیر میں پیاسا بھی کیا نہیں</p>	<p>۱۲۹ برعکس کوئی ہو تو ہو رہا ہر حسین دل آئینہ ہے فخر سکندر حسین</p>

<p>۱۴۵ کلمتین جو میں پوسینے جا رہا ہے خدیجہ کی پوسینے جا رہا ہے میں کے گلزار میں خدیجہ جا رہا ہے سیاروں کا خلاصہ پوسینے جا رہا ہے</p>	<p>۱۴۴ خاموش گئی یہ جوت کے سیاہ برائوں میں مٹ گیا ایک دو سیاہ ادا کا وہ نہ ارستہ کہ ناقص ہے آہ دکھ میں کھینکے پھر خیر خواہ</p>
<p>۱۴۶ پرزے بھی ہو کے حافظ ایمان حسین ہے شکل ہے جس کا ختم وہ قرآن حسین ہے</p>	<p>۱۴۳ مولا کے تہ سے وہ زمین پر طیان ہوا اکٹھا رہا بھی زمین یکا یک عیان ہوا</p>
<p>۱۴۷ روز زمین اور عید زمین جیتے آفتاب زمین میری فوج تار زمین آفتاب زمین میں جہاں نسل فلک آفتاب نامہ دار زمین خجائے زمین اور آفتاب</p>	<p>۱۴۲ اپنی کی شکل منظر میں در آیا ہوا منظر کے طور پر کف مارے سیا اپنی کمر عذاب بفرج ہو رہا</p>
<p>۱۴۸ اکبر سا نام اور زمین جو اون میں ہے اصغر کا بھی جو اب نہیں بے زبا زمین</p>	<p>۱۴۱ عقرب کے نیش کو شر و شعلہ تاب کو دوزخ میں زہر مار کیا ہے عذاب کو</p>
<p>۱۴۹ قرآن ہر ایک نبی مشرفین ایک زہر بھی ایک فاتح ہر زمین ایک ایک اختر ایک ہی زمین ایک سبھی خدا ہو گیا ایک</p>	<p>۱۴۰ نازدہ سیاہ کانپ کے رستے لہان ہوا بیخے عصا کا پیم کا بر وقتان ہوا غاویں الفقا کی طرح کر عیان ہوا اڈا اڈا کے ہر زمین کا طبق لہان ہوا</p>
<p>۱۵۰ طاعت کرو خدا کی نبی کی امام کی اسکے سوا نہیں ہے کوئی بات کام کی</p>	<p>۱۳۹ جلانی عافیت میں رہوں کس مقام میں مڑ کر یہ تیغ بولی کہ میرے پیام میں</p>

<p>۲۵۵ رختند گئی تیغ آہوں کا چھند گئی پلوچ تیغ اور وہی سر فلند گئی چلا کے آئے اس لئے اسباب زندگی ہم اسلام کو ریش آداب بند گئی</p>	<p>۲۵۴ اس تیغ اور کھنٹی اور کھنٹی ایش اور کھنٹی اور کھنٹی اک سے کھنٹی اور کھنٹی گم نہ کہہ سنبھلیہ اور کھنٹی</p>
<p>۲۵۶ اور ٹھکر کہا زمین نے کہ تعظیم کرتی ہوں بولی اہل حضور میں تسلیم کرتی ہوں</p>	<p>بھاگے ہون کو زد یہ لانی تھی پھر کے دو کرتی تھی اور طری ہونی رنگت کو گھیر کے</p>
<p>۲۵۷ پوچھا جو وہ الفقار فقند کہ سیر کیا سنی عرض ہے کہ ابھی کوچ کسیر کیا پوچھا جو بلکوم سونے کسیر کیا وہ پوچھا پو اٹھا کبھی اور کسیر کیا</p>	<p>۲۵۵ کہہ تھی صورت نہیں کرتی تھی گلے عبادت پیریل کرتی تھی کہہ تیغ اور وہا میں پوچھیں کرتی تھی کہہ تھی ظلم کی سیر کیا</p>
<p>۲۵۸ مہجون کے بل کو دہیا میں ہرگز نہ لانی تھی وہ آبدار تھی کہ ہومین نہ سانی تھی</p>	<p>پتوہ کے سب مفردم نظارہ ہو سکے دو حصہ ہفت اختہ سبارہ ہو سکے</p>
<p>۲۵۹ اندر آئی اس تیغ شہر نشان شہر شہر چار لاکھ پانچ غل شاہ الامان مانند کہ دراہل غم غمے روان دوران قضیہ کے تھی تیغ پوچھیں پوچھان</p>	<p>۲۵۶ آئندہ میں خوار کجستہ و غم و غم دین غبار کلفت تیغ و غم و غم ساعت زمانہ وقت کھڑی زوت و غم ان وقت القعات کے غم و غم</p>
<p>۲۶۰ ضربک طرف کو سائے سے اسکے مفر نہ تھا پر چھائیں بھی جو پڑ گئی گردنہ سر نہ تھا</p>	<p>سایہ بھی دو سولج بھی دو ہم دہان بھی دو ہونو ٹھکی طرح بات بھی دو اور زبان بھی دو</p>

<p>۵۶ قالب کی تو یہ دین نہیں جان تھی ہرنگاہ قطع نظر تونے تگہ کو نہ تھی پیناہ دھولے صدق کیلئے برحمت تھی سن لو میں کسی کو بھیجنا انتباہ</p>	<p>۵۵ سو تھانور تیج کا کچھ اور دھنگ قالب میں تیری جہ سے یہ تنگ ہے دیکھ بیان خانہ دل بیدار ہے دن کی قسم یہ تیج ہی خانہ خراب ہے</p>
<p>آیا نظر نہ رہ نہ مولا سیاہ کو + تیج عسلے نے قطع کیا ہرنگاہ کو +</p>	<p>تیج تو یہ ہے کہ مسئلہ وان تیج شاہ ہے سرچوہ کے سب لڑتی ہو اور بے گناہ ہے</p>
<p>۵۷ لکڑی فلک تو بچی جدا ہوئی تڑپی بیزحاک تو بچلی بوا ہوئی چکی جو جو رہ تو قیامت سیا ہوئی سب گزر سگھوں بوزار بل ہوئی</p>	<p>۵۸ کتنی ہی ذوق فقار کیا ہو تین طوفان وحشر و ہلاک کیا ہو تین دوزخ و سقر غلاب کیا ہو تین براہ عم و ایزنا کیا ہو تین</p>
<p>کھوئے زرہ کے ایک نگہ میں ہزار بند کاٹے ہزار طرح عناصر کے چار بند</p>	<p>حق سے ڈرو تو مردہ فضل الہ ہے تو بہ کرو تو قبضہ میں یہ سکر پناہ ہے</p>
<p>۵۹ بنے باہر نشان تھا ان سوا کون تقسیم کر کے رہی اتنی نہ کوئی قسم سایہ کی طرح ڈال جاتی تھی نیاجیم تیج کے ہنر تھے کہ جا دو تھا یا ظہیم</p>	<p>۶۰ بعد بلا تھی شہ کر بلا کی تیج گویا قضا کا ہاتھ تھی دست خدا کی تیج دیکھو تھی تیج کا چیسیر شا کی تیج جان بڑھی عقلمن کھیلے ہنر شا کی تیج</p>
<p>دل رخنہ رخنہ کر کے زرہ کو اوڑا دیا ہے طاہر کو جال جال کو طسایر بست دیا</p>	<p>اس برقی ذوق فقار کے جلو سے کہاں شہ تھے وان تھی جہاں زمین نہ تھی آسمان شہ تھے</p>

<p>۵۶۵ خون زره کا رنگی گری سے تھا یہ حال فیہم کا جیسے صبح کو نور شکر زوال جب یہ روی ہوئی زور ہوئی ڈیال انولا وہ کیا عرق شرم کی مثال</p>	<p>۵۶۴ صدم قدم تم فضا فزا دو اچھا بچہ زمین شرف کن ہو انگوٹے سرب فکر پہ لڑنے کے بارے اور ادھر اللہ کے کمال سنند بران ف</p>
<p>۵۶۶ ہر طرف سے سپاہ عین کو اولٹ دیا بانڈر نقش نگین کو اولٹ دیا پلہ کو کا ناخانہ زین کو اولٹ دیا سپاہی فاک کو زین کو اولٹ دیا</p>	<p>۵۶۵ اگر تان زره کی لہل لہین صورت بگڑ گئی کیا دن دہاڑے باغیوں پر اوس پڑ گئی</p>
<p>۵۶۷ انبات لائے نفی کے سب معترف ہوے اسوار لام بن گئے گھوڑے الف ہوے</p>	<p>۵۶۶ نصرت بکاری داہ پدا لکڑے اسطف فتح و ظفر جھکین قدم ایک کی طرف کی عرض وقت مہرے انیشا و جانت کے شرف ہو روح بنیغ</p>
<p>۵۶۸ بر ساری تھی تو نکال بیٹھ تیغ شکر بار صف تر تھا آؤد کے روبرو بن واہ بزوں تھا وقت بچھ گیا عرق غبار سر لین زمین وہ نعل بالائی آشکار</p>	<p>۵۶۷ دیکھا جلال فراع بدرو حنین کا اب وقت ہے کہ ہر بھی دیکھوں حنین کا</p>
<p>۵۶۹ عکس قدم سے تہا یہ عیان رزم گاہ میں بچھے ہوئے زمین پہ ستارے ہین راہ میں</p>	<p>۵۶۸ وہ وقت ہے کہ سر کے کمانے کا وقت ہے جس کے فاطمہ کے لڑنے کا وقت ہے تہا ہے جسین جانے کا وقت ہے</p>
<p>۵۷۰ پیاسے گلے پہ تیغ کے پھرنے کی چاہ ہے لیکن یہ بوسہ گاہ رسالت پناہ ہے</p>	<p>۵۶۹ پیاسے گلے پہ تیغ کے پھرنے کی چاہ ہے لیکن یہ بوسہ گاہ رسالت پناہ ہے</p>

خطوط
 ۱۔ ۵۶۵
 ۲۔ ۵۶۶
 ۳۔ ۵۶۷
 ۴۔ ۵۶۸
 ۵۔ ۵۶۹
 ۶۔ ۵۷۰

<p>۱۷۴ چائے کی خوشبو میں تازہ خوشبو لگائی گئی چائے کی خوشبو میں تازہ خوشبو لگائی گئی چائے کی خوشبو میں تازہ خوشبو لگائی گئی چائے کی خوشبو میں تازہ خوشبو لگائی گئی</p>	<p>۱۷۳ قاتل کی کھڑکی سے تازہ خوشبو لگائی گئی قاتل کی کھڑکی سے تازہ خوشبو لگائی گئی قاتل کی کھڑکی سے تازہ خوشبو لگائی گئی قاتل کی کھڑکی سے تازہ خوشبو لگائی گئی</p>
<p>۱۷۵ زخمی کو آسکے ظالموں نے چور کر دیا داغوں کو زخم زخموں کو ناصور کر دیا</p>	<p>۱۷۲ بولا یہ ابن سعد سے گردن ڈہلی ہوئی قاتل پکارا آنکھ ذرا سے کھلی ہوئی</p>
<p>۱۷۶ سب جھپٹتے ہیں ہر طرف لگاتار سب جھپٹتے ہیں ہر طرف لگاتار سب جھپٹتے ہیں ہر طرف لگاتار سب جھپٹتے ہیں ہر طرف لگاتار</p>	<p>۱۷۱ سب جھپٹتے ہیں ہر طرف لگاتار سب جھپٹتے ہیں ہر طرف لگاتار سب جھپٹتے ہیں ہر طرف لگاتار سب جھپٹتے ہیں ہر طرف لگاتار</p>
<p>۱۷۷ ہفتے سے ایک بوند کو مولا ترستے تھے اڑن کی طرح دہو پین پتھر رستے تھے</p>	<p>۱۷۰ قاتل سے پوچھا دیکھ کہ ہر گل یہ ہوتا ہے ہے ہے حسین کے کوئی نہیں روتا ہے</p>
<p>۱۷۸ زین فرس سے بارشہ دو جہاں گرا رونق اٹھی زمین سے المیزان گرا سب جہاں بجاؤں پہچا آسمان گرا</p>	<p>۱۶۹ وہ بولا کہی تو گاہیں کھوں جلاکدہ اب تیغ برنگاہ سے گرا یہ ہے نظر ان جہاں رہنے کا تھامین سے پہنچے سیدانی ایک جیسے نکلے تھی</p>
<p>۱۷۹ زہرا سے پوچھئے یہ قلع لورین کا پنا زمین کا اور تڑپنا حسین کا</p>	<p>۱۶۸ اس دم ہماری فوج میں تو عید ہوتی ہے جھک کر یقین سے یہ وہی بی بی روتی ہے</p>

صفحہ ۱۳
 جمعہ ۱۳
 جمعہ ۱۳

<p>۱۵۵</p> <p>تم جانا اور کمان صیغہ کو بان زہرا کو بان حضرت شکاکت کو بان ایڈیٹر رتبہ آل عبا کو بان انہی رسول زادی کی لڑائی کو بان</p>	<p>۱۵۶</p> <p>شہر بے اور کوئی نہیں ہے بن عاشق بن حسین کی تشنہ دہن بن جیون ہا سے چاہیں لکھ چن بن لکھ کہ کمان کمان قری خستہ بن</p>
<p>سارے بزرگ مر گئے مچھ بے نصیب کے میرا کوئی نہیں ہے سوا اس غریب کے</p>	<p>قاتل پکا مارا آگے بھی یہ باہر آئی تھی شہر بے جب سنان علی اکبر نے کمانی تھی</p>
<p>۱۵۷</p> <p>اسے شہر بے بھائی کے آؤں جو تو کے زبون سے جاتی رہت چھڑاؤں جو تو کے چادر بربان سے چھپھاؤں جو تو کے پیکل جو سر سے لے کر اٹھاؤں جو تو کے</p>	<p>۱۵۸</p> <p>اب یادہ نظام خوش ہوئے نہیں یہ سنے حسین بن وہ زیب حزن گرد نہیں تیغ بلب سنان سنے بعین زینب بہ حال شہر بے بن اور بن</p>
<p>پانی تو بان لے گا نہ زہرا کی جانی کو پ ہنسو چھڑک کے ہوش میں لاؤنگی بھائی کو پ</p>	<p>تا مھر مون کا دیہان نہ پردے کا ہوش ہے یہ سب لو کا جوش ہوا الفت کا جوش ہے</p>
<p>۱۵۹</p> <p>پنپا کے بن کر پھو پھو جاتی ہے بڑھین پھلے تے پور زہرا کی جانی سے بڑھین پھلے تے پور زہرا کی جانی سے بڑھین پھلے تے پور زہرا کی جانی سے</p>	<p>۱۶۰</p> <p>وہ روز ایک کاجی وہ کھرا زایاں کا وہ تھر تھرا نادل کا وہ اور ناواں کا کتا لکب لکب کے پکھ ہراس کا اسے تھر واسطہ علی اکبر کی پائیں کا</p>
<p>کیونکر گلے سے تیغ کو تیری جدا کروں سمجھاؤں کس طرح سے تجھے آہ کیا کروں</p>	<p>لشکر تین روز کے پیاسے کو چھوڑ دے صدقہ نبی کا دنگے نو اسے کو چھوڑ دے</p>

<p>رباعی کعبہ کا نشان علی کے در سے پایا سعدن ابدان کا اس گھر سے پایا پہلے تو علی سے خدا کے گھر سے پھر ختم خدا کو گھر سے پایا</p>	<p>سورہ اسے شہزاد بن گلیے گلا لون تو زوج کر کچھ دور دینے دکھانا لون تو زوج کر نیو تو قلیہ دینے لٹا لون تو زوج کر جائی سبیل خیمہ میں جان تو زوج کر</p>
	<p>پانی نہ بھوکے پیاسے کر لے بہتصال سے بہر وقت زوج آنکھوں نہ رومال ڈال سے</p>
<p>رباعی چھیلنے دیکھا تھا جو تارا پیسے اوسک بھی امام تھا ہارا پیسے آئے جو برسے سے فریادیں علی اللہ نے اپنے گھر اوتا را پیسے</p>	<p>سورہ پتھرتے سے پتھرتے پتھرتے پتھرتے پتھرتے پتھرتے پتھرتے پتھرتے پتھرتے پتھرتے پتھرتے پتھرتے</p>
	<p>مان کی طرح بھی عاشق شاہ زمین بہن یہ بھائی بھائی کہتی تھی لاشہ بہن بہن</p>
<p>رباعی جو چاہتے زرا اور ازنا د کرین ہم کہیں گھر جیا کا بر باد کرین اوسے بھولا لون بدی سبکی دیر مراؤن توئی سے مجھے یاد کرین</p>	<p>سورہ تا کہ یہ ابن سعد مشرب کیا ساہان غارت ہم مظففا کیا اسکے کیوں دیر کرتے کیا کیا زیر کی بھونٹوں کیوں کیا کیا</p>
	<p>ہاتا تھا عرش زلزلہ تھا مشرقین زمین برپا تھا ایک مشرقیام حسین میں</p>

<p>۱۰ آدم کا دوسرا بی آدم کون ہے کتنا خدا کے بعد وہ عالمین کون ہے فوج عظیم مصحف اعظم میں کون ہے جسے سگر کا چاندرا ہر کون ہے</p>	<p>۱۱ تاج عزت بیجا کر ہی بلند مسکارتق کے کار گزار اور کار بند ماتحت مطیع فرید مجاہد نیاز مند انسی خواہے جو شہادت بلا پند</p>
<p>جسکی خزان ہمارے وہ پھول کون ہے جسکی دیت خدا وہ مقتول کون ہے</p>	<p>سب کچھ خدا سے عزوجل کے حسین ہیں حاکم ابد کے اور ازل کے حسین ہیں</p>
<p>۱۲ ہر ایک حرف نام مبارک کا حسین ایسی جی جی ہے یسین کا حسین یسین کی اونچین کا حسین ستر عذیب کا یسین</p>	<p>۱۳ یسین تھا نیم زکفان کوہ طور پرواز سے قدرت حق کا تھا انکار خائب گل سے جاب آدم نور دور اور حضور قلب کی بین خدا حضور</p>
<p>بازو سے دین و شرع کا جوشن یہ نام ہے جسکی نیلین عرش ہے روشن یہ نام ہے</p>	<p>معدوم کائنات تھی موجود تھے حسین شمع حریم خلوت مہبود تھے حسین</p>
<p>۱۴ بس ایشہ اور موسے آقا زگر نہ ہو انجام کا یہ کہ دعائین اثر نہ ہو جسکو لا حسین کی نہ نظر نہ ہو طالبے کا سیاب نہ ہو بہر دور</p>	<p>۱۵ مصحف ایسی تھا کوئی حضور حسین گل تھا نہ نظر گل تھا کہ کبریت حسین نس رضا ایدر و جاطعت حسین طیبی کے کراچ کا ہی سبب قیامت حسین</p>
<p>ہیں حاملین یقین و رضا علی جس سے جدا حسین ہیں اور جدا علی</p>	<p>جو رنگ تھے کمال کے سب صرف کرتے اک صورت حسین ہیں صانع نے بھرتے</p>

<p>۱۰ یہ کہنے میں غنیمتسا ابن اوزاب فرمایا مریض نے کہ ابن ابی جیہ جیہ جواب ہر تو نہیں کہ آؤ میں بیٹھے بھٹیاب سرخ یا زوارا بناب اوزاب اوزاب</p>	<p>۱۱ روشنی میں شارق الاوار سے تھر بیسے حدیث بخیرہ شاہ بحر و بر دو سال کا تھا کل یہ بیستہ الیشر اور بارگن اعلیٰ بن تھا جلوہ گر</p>
<p>دکھلایا بحر نور کے مرجان نے رنگ اور تور کے طور اور تھے چٹوں کے ڈہنگ اور</p>	<p>۱۲ سلمان کے شارے پہ ہر لہ تھی اس چاند کے نظارے سے روشن نگاہ تھی</p>
<p>۱۳ بیتن علی کے محل کی شین غیا کر پہیلا سے دانہ بیچتی تھی سیدوں نے کاؤن سے اسے پیپہ انتر نکال کر میں فلک جھکا کہ غیب کی</p>	<p>۱۴ بہ بیستم کھنچ نازین پورا دل جو تھوڑی کہ لایین و ما ناگاہ باہ زبے بوا ماہ نو جدا اس حکم میں کھلے نور رضا</p>
<p>۱۵ الہام حق ہو اگر درافشان دہن کرو بسم اللہ اے حسین بیان حسن کرو</p>	<p>۱۶ سلمان ہم سخن ہو مرے نور عین سے جو تم کو پوچھنا ہو وہ پوچھو حسین سے</p>
<p>۱۷ گویا ہوا خورادہ بیگال و جبین سلمان سوز و غم اور زبے عین حق نے نجات خلق کی راہی یہیں پہا کہے چاس ہزار آدم طویل</p>	<p>۱۸ بولادین دست بے کبہ وہین بلن کے خورادہ ملک حور و ان جن فریاد آئے کہ والد کا کیا ہے سن کتنے ہنسنے تھے زین سے کتنے دن</p>
<p>۱۹ اتنا ہی اکے ایک میں باہم تھا فاصلا پرہے اور اون سے نہ اکہم تھا فاصلا</p>	<p>۲۰ بولادین خورادہ اس کا بیان سمجھال کیا سلمان جانتے ہو میں خور و سال کیا</p>

<p>۱۰۱ چشم ہزار فرخندہ روشن من تمام اور تھے ہر ایک فرخندہ من تمام جسے کیا سبوت ہو اس کا کلام قائل ہوا جو حق کا راز نہ دیا</p>	<p>۱۰۲ غائب رسالہ م اول بقدر اثنی عشرت کے آدھے ستمین ستمین سات اکتیس ہم بدوئے بہر مقام برآفتاب ارت باری تھا جلوہ گر</p>
<p>۱۰۳ مالک نے ہم سے جو کہا فی الفور وہ کیا ہر ایک عہد میں یہ کیا اور وہ کیا</p>	<p>۱۰۴ ہم ادن دلون بھی عالم برناؤ پیر تھے روشن تھا سب کا حال کہ روشن ضمیر تھے</p>
<p>۱۰۵ ہو نجا جو اس مقام پر ہر اکا و عین با تھارن کے پیکرے پیکرے نشین بین میں میں سے منجھڑنا حسین بدین تو ہم جانتے وہ حال</p>	<p>۱۰۶ کئی شرح اوتے قوم پر توجہ اجمال تو سیکے اپنی دلا کا نا اجمال یعنی اسی دلا سے ہر بیان کا کمال اس میں کبھی ہوئے پناہ لفظ</p>
<p>۱۰۷ سداک بیان میں عیب کے موتی پروتے ہیں اللہ کے بڑھائے ہوئے ایسے اوتے ہیں</p>	<p>۱۰۸ جسے کیا قبول وہ مقبول رب ہوا جسے نہ مانا مورد قہر و غضب ہوا</p>
<p>۱۰۹ کیا اب گہر میں گہر ہو سکیا کجا پندان سارون سجان من سکیا جو ہر شناساں میں سبیر سکیا کھینچا من نقبت حیدری کیا</p>	<p>۱۱۰ اس قوم سے جہاد ہم نے کئے ہزار آدمی سے جیکے سامنے خمیر کی کا زار چہ آدمی ہم کے لئے ہم فقی و بیار جا کر دن کی قوم ہم ہی یان روشن کار</p>
<p>۱۱۱ یان گوش حق نیوش ہو یہ چشم ہوش ہے نانا بھی اور پدر بھی تھا راجموش ہے</p>	<p>۱۱۲ اک اک کو درس خطبہ توحید حق دیا اور خاتمہ یہ اپنی دلا کا سبق دیا</p>

<p>۱۹ جین میں تھی پھر عالم گنہگار گلاب جو نام پڑا تھی عاقبت کی نشان اب کچھ نہیں لطف ہے کہ</p>	<p>۱۸ مولا کے گونڈ جو یہ ایک صلہ ہوئی گویا قبول بارگاہ حق دعا ہوئی حاجت بکار ہی تھی کہ حاجت ہو گئی بازاران اور ہر خطا اور لڑائی ہوئی</p>
<p>مولا نے جسکو قید گنہ سے رہا کیا ہے ہے اسے قتل انہیں نے خطا کیا</p>	<p>عباس نے یہ پڑھ کے کہا حق کو فور سے امداد خواہ ہے کوئی قیدی حضور سے</p>
<p>۲۰ فریاد اس کے کہ تھی حشر میں شکر حسین اور اٹھا کسی جہم پر ایسا قصہ وار ترسے تھا ہر چند یہ شہر سب کسے مصطفیٰ کی طرح تھا نہ دیکھ</p>	<p>۲۱ یوں مولا کے آگے حسین سے نہ فریب بیٹی چھوڑ کر پڑا جیو صلیح ابتر پوچھا پوچھا اعلیٰ جی سے کہ زنی دعا لئے ہے اپنے ہیں غلطیوں</p>
<p>تھا درد و روتا کے گوشہ زما نے میں پانی نہ بند شمر پہ تھا قید خانے میں</p>	<p>دنیا میں ہم ہیں گل کی ہر ایک واسطے عقبا میں عاصیوں کی شفاعت کے واسطے</p>
<p>۲۲ اک دن حسین ابن علی نے سلام کیا کی طرح ساتھ تھے عباس بن علیام ناگاہ جانب درازان کیا خورا</p>	<p>۲۳ بھارنے کہا کہ تامل ہو حسین بچہ بچہ کی لڑکی اب کو صدا کہنے سے میری سنی نہ کی ہیں تم یہ کہتے تھے تیرے خادم ہوا رہا</p>
<p>چلا یا شمر وقت عنایت سے حسین عاصی امیر و ارتفاع سے یحسین</p>	<p>پیارے ہیں آپ نانا کے محبوب باکے اب نخلصی غلام کی ہی ہاٹھ آسکے</p>

یہ شعر ہے حضرت عباس سے
 حضرت حسین سے
 حضرت عباس سے
 حضرت حسین سے
 حضرت عباس سے
 حضرت حسین سے
 حضرت عباس سے
 حضرت حسین سے

<p>۲۵ پوچھا پھانے کیلئے تیسرے بولایا فرمایا پھر لباس سے چادر بولایا فرمایا سر و پانی کا ساغر بولایا فرمایا بان گم میسر بولایا ۱۲۰ کی لکڑ</p>	<p>۲۶ سر کے تین تین شاہین کھڑے اور تین بزرگے تین فرمایا مرقضائے کد پھو کر شاہین زندانین اک سیر کو بکھا چل چوہین</p>
<p>پوچھا گزر ہوا کا بھی ہے قید خانے میں بولانا نیم فیض عملے ہے زمانے میں</p>	<p>خوردون پہ ہین حضور کے مسان بڑے بڑے قصیر بنو اون کا او سکی کھڑے کھڑے</p>
<p>۲۷ پوچھا از سر ایشیا کی کوشی بولانا سے لڑکی ہر جا ہے چاندنی فیاض کے سیر بھی ہر شے سے چاندنی ہی توفی کو مع چھلنے کو چاندنی</p>	<p>۲۸ آتا تھا بان غلام بھی کس سیر ناگدو پڑے یہ کیا لڑوہ دور سے نام تھا دو بکر تا تھا ہے قصور سے وہ خضر خواہم سے بجا درم حضور</p>
<p>گھر سے ہوا ہے چین اسیری کا نام ہے فرمایا آج قید کی مدت تمام ہے</p>	<p>اسکی ہائی کے لئے ارشاد کیجئے خادم کو قید رنج سے آزاد کیجئے</p>
<p>۲۹ اقراسے قرار دل نغمہ کو دیا اور راست اسیر کے دربار کا لیا روتن فروز کجکھے تھے شاہ اوصیا سرگرم عمل شکر کن ہے کیا کیا</p>	<p>۳۰ ہن نام کہ بیانے کہا لو اس کا نام کسی عرض ہن نام ہی کے قبلہ نام ہن نام ہی ہن نام ہی کے شاہ خاص نام اقراسے قریب ہوئی اور یہ بھی نام</p>
<p>نم نخل باغ دین ہوا تسلیم کے لیے سب سرود کھڑے ہوئے تعظیم کے لیے</p>	<p>پیش نظر شہادت پشیر پھر گئی سینے کی اور موزے کی تصویر پھر گئی</p>

<p>۵۳۷ قفسیم فری کی برائے خاک کا کام قفسیم فری کی برائے خاک کا کام اور بعد کے لیے قفسیم فری کی برائے خاک کا کام نہیں آپ کی قفسیم فری کی برائے خاک کا کام</p>	<p>۵۳۷ با اذی سے ایک کی اجرت کا واسطہ نانا بی سے خلق و موت کا واسطہ خیر اللہ کی عصمت و عفت کا واسطہ تم کہ جو جب حق ہو اور اللہ گفت کلام</p>
<p>۵۳۸ دریا سفید کرتا ہے رنگ سیاہ کو اہل کرم وہی ہے جو بخشنے گناہ کو</p>	<p>۵۳۸ فرایے قبول شفاعت حقیہ کی لکھ لیجی حضور ضمانت حقیہ کی</p>
<p>۵۳۹ فرایا جو تیرے سے آزاد ہوئے ہو فرایا جہل پر سے تیار ہوئے ہو فرایا جان کا ہے خریدار ہوئے ہو فرایا ہو گا لینے پر ہوا ہوئے ہو</p>	<p>۵۳۹ یوں واسطے ہے جو نور اس کے لیے چھڑا ہوئے سے ہوئے خلق مرفضا اچھا نہیں تاکہ شرع مصطفیٰ دیتا ہو نہیں تم جنت خدا</p>
<p>۵۴۰ کیونکہ قصاص قبل گناہ کے کریم لون چھڑا کے قیسے نہ ثواب عظیم لون</p>	<p>۵۴۰ کیا ایسے ہو صلے بھی کسی دل کے ہوتے ہیں ضمان یہ میرے سامنے قائل کے ہوتے ہیں</p>
<p>۵۴۱ با باجی کی سرگ کرنا بیخ حاض کام نبی از کہ کسی نہیں حد نظام جہنم جس خطایہ یہ ہوا میں کیا کام نذیر اور غفور کے مختار ہیں امام</p>	<p>۵۴۱ رہے گا نکرانکجا میں یہ نفع میں اپنی سے کا راہ وہن یہ نفع میں با اہل وہ کہ کجا میں یہ نفع میں دھنیے گا لاس کا بھی یہ نفع میں</p>
<p>۵۴۲ کہ حد شرع کیجی جا رہی سزا یہ ہے اور یوں جو بخشد کئے بے حد عطایہ ہے</p>	<p>۵۴۲ دان خشرین کرینگے مددیہ زمانے کی یان بھی ہر مشق عصبون کے بخشوانے کی</p>

<p>۵۳۲ خدا ملامت نہ کر جو یہ کہے سائے آیا نہ اہ حیرت داور کے سائے بولے علی کہ جا مہر سے دلبر کے سائے تنگدیر حسین دلاور کے سائے</p>	<p>۵۳۱ ہمت سے روئے بن عم کو نمانے ہیں لکھو لکھو جھگڑا کے لئے خنڈتے ہیں لکھو لکھو ایہ کام عدو کا بنانے ہیں از بخت جیب قصور پہی علیاتے ہیں</p>
<p>کیا جلد عفو کا تو سزاوار ہو گیا تیرے حمایتی سے مین ناچار ہو گیا</p>	<p>جو کہ یاد ہی شدنی جاننا ہوں مین اس جاننے پہ انکا کہا ماننا ہوں مین</p>
<p>۵۳۴ اسے شکر کھو لیونہ یحسان حسین اسے شکر کھو لیونہ یحسان حسین اسے شکر کھو لیونہ یحسان حسین اسے شکر کھو لیونہ یحسان حسین</p>	<p>۵۳۳ لطف کا پانچواں اور پانچویں کیا سنتی ہیں بن بان کو پیر کیا ظاہر کیا بن بن بن بن بن بن بن بن مین نے لکھا بن بن بن بن بن بن بن بن</p>
<p>خنجر نہ پھیرو جو پھیر کا پاس ہے انکے گلے مین نانا کے بوسوں کی پاس ہے</p>	<p>محشر مین حق کو انکی شفاعت پسند ہے سب خدا کے رحم کا درجہ بن رہے</p>
<p>۵۳۵ انکے وہ بیان ہے کہ خبر ہے ملک ابن ورن کو بھول گیا مہر کی ملک حسان جان کا ذکر یاد کل ملک پہاڑ حسین خورشید مین ملک</p>	<p>۵۳۴ پھر خاندون کو مہر یا جو طلب جاو حسین خوجی حسین کی شکر مین کلاو کیا دیکھتے ہو جہاں بزدان و مہر پلاو ہر کون ہے جہاں خنڈتے ہیں مین کلاو</p>
<p>مد نظر ہے شمر کو ترکیب ذبح کی دیتا ہے چار لاکھ کو ترغیب ذبح کی</p>	<p>کہنا علی نے تیری خطا بھی معاف کی بخشہ خطا بھی اور سزا بھی معاف کی</p>

<p>۴۹ نبی فرات جڑاٹھا پونہ نے نبی فرات پو کا کا پونہ نے نبی دکانا دکانے بہایا تو پونہ نے بسنے کے اکرم کو کہا پونہ نے</p>	<p>۴۸ ہفتے حسین جا بیت ان شریک علی پوزنان وقت با کی طرف سے پوڑیے یہ دکانے علی نے خفہ سے بہر دواع وقت شاہ نجف سے</p>
<p>آخرو ہما ایظم سے مدفن رسول کا کاٹا پھری سے اے کلچہ بیوٹل کا</p>	<p>پہوٹے جو در پہ نزع کی ایندہ کا حال تھا چڑھتا تھا ایسا دم کہ اور ترنا محال تھا</p>
<p>۵۰ عالم کی خطیاب نہ تو نین کا وہ کیوں نہ نہ عدا سیری جی ایوے کتا ہے بان وہی زینلے نسا وہ کیوں نہ مقام سے دل نیا تھا وہ</p>	<p>۴۷ آواز دی کہ وقت اچھا ہے کہہ سکتے جا بیسے اس کا سلام زینب تمام کیم جی وقت اس کا سلام زینب نے ہم کو جنت ابرار کا سلام</p>
<p>قالبین فوج و ملک، مال و خزانہ ہے وہ وقت آپ کا تھا یہ میرا زمانہ ہے</p>	<p>سے نبھا لایوں جب پاش پاش کو جیسے اوتارین قبرین زخمی کی لاش کو</p>
<p>۵۱ آئے ہیں باہر کو بہت مرقا علی مگر خفت کرتے ہیں وقت با علی وہ تو رہی یہ اہلیت کا زور و علی وہ سبھی عین کرتے ہیں آج کا علی</p>	<p>۴۶ تیل خزانہ اٹھائیں کہیں یہ جا جا نہیں سکتے تیرے لئے کہیں سے آج کے روز کا کہیں سے کہیں سے آج کے روز کا کہیں سے</p>
<p>فریاد اہلیت یہ سو سے امام ہے زینب کو اب وداع کرو دن تمام ہے</p>	<p>بستی بسائی شیرون نے جنگل میں سونیکو خالی مقام چھوڑ گئے میرے رونے کو</p>

<p>۵۵۵ جاننے والے اسے اس میں وہ نہیں ہے جسے جاننے والے کو اسے اس میں نہیں ہے پھر زبانی لائی ہوئی ہے اسے اس میں نہیں ہے</p>	<p>۵۵۶ صدمتے صدمتے اسے بھی کیا جان کر لیا تجربہ دہی کہ جو بچا تو زبان کر دیا کیا شکر میں نجات کا سامان کر دیا یہ واحد ہے جسے کاروان کر دیا</p>
<p>کوئی نہ داورس نہ کوئی پردہ دار ہے اب داری پہ آپ کی دارو دار ہے</p>	<p>وہ قادر و قوی ہے ہر ہر اک ناتوان ہے وہ کبریا کی شان یہ بندے کی شان ہے</p>
<p>۵۵۷ نہ سنے کہا کہ قطع کر کے اسے نہ سنے کہی کہی بندہ کر گیا وارثت سے ابی اور تارا بھی ہے خدا جس نے مال جو تشریح ہے نہ فنا</p>	<p>۵۵۸ جو خود لائین ہو وہ کیا جانتے کیا پیسے کی اپنی خطوبت میں کیا لائے کیا پاک اور سچے کے جلا کام سے کیا جس پر اللہ کو وہ الم سے اٹھائے کیا</p>
<p>بے فضل فردا لمن کوئی طاقت نہیں ہیں اپنے ضرر کے دفع کی قدرت نہیں ہیں</p>	<p>ممکن نہیں کہ زور مقدر سے چل سکے اشکر کے زشتے کو بندہ بدل سکے</p>
<p>۵۵۹ فلانے کی آواز سے کیا ہم سے ہو گیا کہ جان مر گئے کیا ہم سے ہو گیا میں لوگوں بھر گئے کیا ہم سے ہو گیا میں کیا ہم سے ہو گیا</p>	<p>۵۶۰ اسان سب ایک جاگیا ہر جاگیا نہو اور وہ نہ رہے کہو سکا جاگیا وہیا کے غنوں کا سب جاگیا بالا خب اسے سب جاگیا</p>
<p>تم جو اس نصیب میں اپنی خبر نہ تھی مختر کا دن تھا آج کی یہ وہ پہر نہ تھی</p>	<p>اک گھر میں ہنس سہو میں تو اک گھر میں رہتے ہیں مرتے بھی ہیں زمانے میں پیدا بھی ہوتے ہیں</p>

<p>۵۶۴ بونہ کا بلبل و مثنیٰ زینت ارباب ظالمین خضر کا وہی رہنما رہا سوشل رجسٹر کا بھی وہی ناخدا رہا</p>	<p>۵۶۳ انصار قلعہ جناب سالک کے انہیں شہزادہ شاہ دلال کے انہیں شہزادہ مہین قلعے کے انہیں شہزادہ مہین اپنی نطفے کے انہیں</p>
<p>نانا کو کون غار میں قسین سے گیا عیسے کو کون دار سے گردون پہنے گیا</p>	<p>کوئی ہو ہے اور کوئی بیٹی بتوں کی ہم سب انہیں ہیں خداؤ رسول کی</p>
<p>۵۶۲ شہزادہ مقصدہ و گرا وہی خاتم خورشید و بقاد فنا وہی دینا اور ان کے سر بلبلین میں سب کو غلامی جبر و کد و اور وہی اور غلامی</p>	<p>۵۶۱ شہزادہ شہزادہ کی اور وہی حافظین اور بلبل اور وہی غلامی اور شہزادہ کی اور وہی بدو اور حکم پھرنے کا اب نہیں</p>
<p>ان دو لوگوں میں نہ ڈالو نہ ڈالو پہلے شکر ہے ہانکا پھر آغوش گو رہے</p>	<p>پاؤگی پھر نہ فاطمہ کے نور عین کو ہوا دن ظالموں کا اور ناسخین کو</p>
<p>۵۶۱ بے گناہ کی بے گناہی بے گناہ کی بے گناہی بے گناہ کی بے گناہی بے گناہ کی بے گناہی</p>	<p>۵۶۰ بے گناہ کی بے گناہی بے گناہ کی بے گناہی بے گناہ کی بے گناہی بے گناہ کی بے گناہی</p>
<p>آخر بشرین خوف ہمیں اہل شر کا ہے کتبہ اور کانہیں خیر البشر کا ہے</p>	<p>گردن جھکا سے رو تا مقام کب حسین کا منہ دیکھتی تھیں پاس سے نب حسین کا</p>

<p>۵۶ کھانا پھوڑی دودھ پھینکے تھیں چیرین پر رات کے ناموں نے چین کیا پھینکے پھینکے پھینکے پھینکے پھینکے پھینکے پھینکے پھینکے</p>	<p>۵۷ کی غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت اک طائر سفید فلک سے ہوا اعیان ادریون ہوا نثار شاہ اس جان پرواز تھیں شمع کے چوکر پر نشان</p>
<p>دلیہر جگر پہ تیز چہری غم کی پھرتی ہے اوجھلتی ہے بسلون کی طرح اور گرتی ہے</p>	<p>جب دست عرشہ دارین تھرنے لجام لی فقار سے رکاب حسین اسنے عظام لی</p>
<p>۵۸ دیتی جیوتی نازک سن قربان جان اکبر کا صدہ پڑھ کر آئی ان جان جان زینب کہاں کہاں بیابان جان لایا تو کجاویدین آل ان جان</p>	<p>۵۹ گویا پرفتن کرتا تھا خاتم شانہ فدوی رکاب تھانے گا آقا سلوار نہ لادتی کتاب جانب پروردگار نہ جاؤ تو زینب سے پین تھی کجنا نہ</p>
<p>حاجت یہی ہیں کی ہے بھائی ردا کر د نانا کی بوسہ گاہ کا بوسہ عطا کر د</p>	<p>یان کی خبر زمین کے فرشتے سنا تے ہیں زہرا کو ساترین سے جنا تین غزل تے ہیں</p>
<p>۶۰ کاہی کو خلق ایک پھر پھر پھر پھر خلیفہ ہو کر زمین پر جان اب ہم سر زمین کی تھیں جھکی سید ہم</p>	<p>۶۱ بیخدا ہم فدیم خباب اہم تھے نیلا عہد طغی شاہ ابا ہم تھے پورے جو اب گاہ تو تھے کام تھے بے شک جبریل علیہ السلام تھے</p>
<p>زینب کا دم خلق سے رکاسا نسا لٹ گئی بوسہ لگے کا لیسکے لگے لیسکے لگئی</p>	<p>شہ کو سوار کر کے یہ سوسے فلک سے تھگئے مرنیکو زمین خسرو جن و ملک گئے</p>

<p>۱۲۴ اقصیٰ کے چھائی بن پھر چلا پو آدین یہ گھروہ راستے توت لائے بندہ کے چھ پید جو شاہ براہوسے بے فتنہ و خفس کے سالان پائے</p>	<p>۱۲۳ گھون جھک کے ہر نہ نہیں کیا تو کہہ کرے تھی آئی نزدیک راہوار روئے سے حسین حال کینہہ ہزار زار کہیں جی دایں کہے کہین ہزار</p>
<p>سر خم کیا جو شہ نے ساعے کے وہ بیان میں کچھ پشت سے صدائے ضعیف آئی کانین</p>	<p>بابا تو زندگی سے بھی اب نا ایسے تم کو سوائے بے پردہ می کیا ایسے</p>
<p>۱۲۵ غنیمت سے تو شہ کا کیا پو ایسا کیا تھی تریا زینت پر پتی کو اس وطن میں پو کہے کوئی پر ہیں نکل سے کہ آئی کینہہ نہیں</p>	<p>۱۲۶ کی عرض تاج براس کر کے اپنی کی آواز کو چھاپنے کو کہہ کیا تھی تھی تھی تھی اصفیٰ بھی بیلی لگہ کے گندہ</p>
<p>صد مہ ہو جلتی ریت کا اوس جسم پاک پر آئی ہے وہ رگڑتی ہوئی پاؤں خاک پر</p>	<p>ایسے وہ درد جسکا کہ مکن علاج ہے قادر حضور جبہ ہیں وہ احتیاج ہے</p>
<p>۱۲۷ پوئی کی بہانے پوئی جانے پو کوئی بان لہو پو پو اور یہ فغان بند بابا کینہہ گھوڑا رو کے سہند پو پو پو پو پو پو پو پو پو</p>	<p>۱۲۸ شہ نے کہا وہ کیا پو پو پو کی عرض گھوڑے سے اور تو تار پو زار پو پو پو پو پو پو پو فتنہ سے اٹھ سہند پو پو پو پو</p>
<p>بعد از خدا جہان میں سہارا کوئی نہیں بابا سو اتھارے سے ہارا کوئی نہیں</p>	<p>لیٹا لو پھر گلے سے میں تری بان ہو گئی شکل اپ اور کیا ہے سہارا سان ہو گئی</p>

<p>۱۰۰ ایک ایک قسم سے پتھر چاچا پتھر میں پتھر پتھر پتھر پتھر ہلا کے پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر</p>	<p>۱۰۰ قابو نہ ہونے کے لئے ہلا کے پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر ہلا کے پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر</p>
<p>حاکم وہ زمین جو پانی نہیں ہے پیاسے کو شہر ہے کہا تھا اسے تو اسے دلا سے کہ</p>	<p>عالم عجب سکینہ و شیر کا ہوا تصویر سے مقابلہ تصویر کا ہوا</p>
<p>۱۰۰ ہلا کے پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر ہلا کے پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر</p>	<p>۱۰۰ افسانے اور پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر ہلا کے پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر</p>
<p>پتھر دیا سکینہ کو جلتی زمین پر پیاسے سوار ہوئے آپ زمین پر</p>	<p>اس پیار پر فرشتوں کے لچک ہو گئے بیوش خلد میں شہر ہلاک ہو گئے</p>
<p>۱۰۰ پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر ہلا کے پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر</p>	<p>۱۰۰ پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر ہلا کے پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر</p>
<p>یمن قدم سے اون زمین بان ملک ہو پہلا طبق زمین کا دسوان فلک ہو</p>	<p>مہلت نہیں جو اس نہیں دم میں دم نہیں اتنا ہی پیار آپکا اس وقت کم نہیں</p>

<p>۵۴</p> <p>بخت بد بخت بد بخت بد بخت بد و درین بر سر بخت بد بخت بد و درین بر سر بخت بد بخت بد</p>	<p>۵۳</p> <p>کیا غریب زینف کنعان طوبین بین غلامی غلامی غلامی غلامی غلامی غلامی غلامی غلامی</p>
<p>آگے تہ و توب چھانی تھی نہ جان جانی تھی سر سر بھی پیچھے پیچھے دے پاؤں آتی تھی</p>	<p>روز ازل سے کل کی نجات داتے ہاتھ ہے بندوں کا کیا حساب خدا کے ساتھ ہے</p>
<p>۵۵</p> <p>آپ بھلا کہین کر لائیں گے و چونکہ بھلا کہین کر لائیں گے و چونکہ بھلا کہین کر لائیں گے</p>	<p>۵۶</p> <p>ناو مٹی را بنیاد و جبر لا فساد و ان درواہ و درویشی جو کل غلامی و ان درواہ و درویشی جو کل غلامی</p>
<p>غل ہے کہ آ رہا ہے اور اسار سول کا اب تو کچھ اور رنگ ہے زہرا کے پھول کا</p>	<p>کیسا عروج شمس نہیں مٹھ پے نور بھی ٹھنڈی ہی ہے آج گرمی بازار طور بھی</p>
<p>۵۷</p> <p>نہ سب کچھ نہیں غلامی غلامی ہے غلامی غلامی غلامی غلامی ہے غلامی غلامی غلامی غلامی</p>	<p>۵۸</p> <p>لا تھیں کہ کوئی نہ کہیں کہیں ہزاروں صدیوں سے وہ بنیاد بندہ ہزاروں صدیوں سے وہ بنیاد بندہ</p>
<p>باطل پر حق کہ شہد پر غالب یقین ہے بے روشی پر کفر سے روشی پر دین ہے</p>	<p>سب جانتے ہیں گل کے پتی دینے والے ہیں مرنے بھی ہاتھ قرون کا باہر نکالے ہیں</p>

<p>۵۹۱ جس کو نہ ہے چاروں طرف کی تباہی جس کو نہ ہے چاروں طرف کی تباہی جس کو نہ ہے چاروں طرف کی تباہی جس کو نہ ہے چاروں طرف کی تباہی</p>	<p>۵۹۲ ظہور نکاح وقت بگڑا تو نہیں ظہور نکاح وقت بگڑا تو نہیں ظہور نکاح وقت بگڑا تو نہیں ظہور نکاح وقت بگڑا تو نہیں</p>
<p>زہرا سی مان پر شہ بدر و حنین سا نانا حبیب حق سا نوا س حسین سا</p>	<p>قرآن رحل نور امام غیور ہیں کرسی ہو زمین آئیہ کرسی حضور ہیں</p>
<p>۵۹۳ صدا کی شہی عالمی ایسا چاہیے صدا کی شہی عالمی ایسا چاہیے صدا کی شہی عالمی ایسا چاہیے صدا کی شہی عالمی ایسا چاہیے</p>	<p>۵۹۵ نصرون ایچناغ نیایا دیتے ہیں ہم نصرون ایچناغ نیایا دیتے ہیں ہم نصرون ایچناغ نیایا دیتے ہیں ہم نصرون ایچناغ نیایا دیتے ہیں ہم</p>
<p>عز و شرف میں شہ کے کسے اشتباہ ہو تھکی سپرہن مہر نوبت گواہ ہے</p>	<p>ہے فکر عرق تیاں کے حسن و جمال میں چوٹی کے آسے ہیں مضامین خیال میں</p>
<p>۵۹۴ جلائے ایمان چاہیے اور اب جلائے ایمان چاہیے اور اب جلائے ایمان چاہیے اور اب جلائے ایمان چاہیے اور اب</p>	<p>۵۹۶ نیکو نیت تیرا تو ہم دار ہے نیکو نیت تیرا تو ہم دار ہے نیکو نیت تیرا تو ہم دار ہے نیکو نیت تیرا تو ہم دار ہے</p>
<p>سر کو ہٹو زمین و فلک ٹھہر تھراتے ہیں شہیر سپر و مرشد کو مین آتے ہیں</p>	<p>مالک کے ماہ نوسے یہ چرخ بلند کا پہلے فلک پہ نعل گر اسے سمند کا</p>

<p>۵۹۴ کیا تو نے سب کو اس وقت نہایت کھڑکھڑاتا اور چین بست کوزہ نہایت زشت یہ کہ اس کے فن چال میں اور نہایت اب یہ کہ اس کے فن چال میں اور نہایت</p>	<p>۵۹۳ کر دینے کے دو تین جہاز یا نہ ہو ہر وقت بہر سیر تلاش بہانہ ہو مصرع میں کچھ منہا بہت تاز یا نہ ہو نام اسکا اور کے صفحے کو ہون اور ہے</p>
<p>کل کا جو قصہ آج یہ فرخندہ لے کر ہے فردا سے حشر کیا ہے کئی شرط کرے</p>	<p>قدغن ہے فاعل دن پہ یہ اسکا جہان میں ساکن حرور آئین نہ میرے بیان میں</p>
<p>۵۹۶ کمال میں کھینچا گیا تاک لاکھوں سال میں جو ہر سام تاک رک کا اسکے عز جو ہر سام تاک ہو چکا بھی نہ دست تصور ان تاک ہونے اتنے عرصہ میں لاکھوں تاک</p>	<p>۵۹۵ کہنے کی اور پڑھنے کی جو ہے کیا اب جو کدو خانے میں کر دین کیا تم اسکا اپنے پیش سے بالجزا سے جدا کر کے کہتے ہیں یہ زبرد سے مخفا</p>
<p>سرحد غرب شرق سے آگے روانہ ہے تار شعاع ہر اسے تاز یا نہ ہے</p>	<p>جھگڑا پڑا ہے لفظ و معانی کے فرق میں معنی تو اسکے غیب میں میں لفظ شرق میں</p>
<p>۵۹۷ کھینچنے میں تم کے بال کھینچنے میں بال کھینچنے میں بال کھینچنے میں بال کھینچنے میں بال کھینچنے میں بال کھینچنے میں بال کھینچنے میں بال</p>	<p>۵۹۸ ہر کہ طبع صفا ما جا کے میں فقیر عقاب عزیزین پوچھے دان میں اگر تیر ہر دو میں جو اسکا لازم جہان پیر نہفت اسے فلک کبھی سیکھا ہو یا تیر</p>
<p>اڑنے میں راس چپ کسی جانب کو خم نہیں مڑنے میں سید ہی بات بھی کوڑیسے کم نہیں</p>	<p>بچپن گراؤمی تو جو اب ان کو صاف دون بوجھو جو اس پر ہی کی پہلی تو قاف دون</p>

<p>۶۱۷ جان جان کی سول کی تیرا جان کوہ مالک ن سست نیو نکا بین ارمان کوہ نظر م بھی میں ایک بیون دو زو جان کوہ ہفتہ سے پانی بند ہے تیرا جان کوہ</p>	<p>۶۱۸ قابلیم اسکا یارخ نسیم ہے پوچھو مانع اسکا تو عشق عظیم ہے جلد کی صاف تیرا ایض نسیم ہے</p>
<p>جاری ہے کیا زباؤن پہ گسلی یہ نہر ہے مال یزید ہے کہ مری ان کا ہر ہے</p>	<p>یو اسکی شیر بوند عرق کی شرارہ ہے نقش قدم ہرن ہے تو سایہ چکارہ ہے</p>
<p>۶۱۹ لیجان رنج نام نہ غاویوں کے ہیں عالم خرد کے حکم سے ہم جا کوں کے ہیں تو سے جانے نقل سر کین جانے کے ہیں یہ کام لائے تیرے جان بولنے کے ہیں</p>	<p>۶۲۰ سب کو کچھ کچھ ہے یہ نہیں جلوہ کرتے اس خوش خراب ہے تشریف لائے تغیزی کے مقام پر نچوون دن دہائے پر افوج غلام ہے</p>
<p>دنیا خراب ایو ٹکی عقبا زبون ہے خون محمد عربی یہ سرد خون ہے</p>	<p>رخ باد لون کے ترش کی جانے مر گئے کیسی ہوا ہوا کے فرشتے بھی اڑ گئے</p>
<p>۶۲۱ اون عالون کیسا تے اسم آباد تو تو سے جانے نقل سر کین جانے کے ہیں مہربن سایہ کار تیں ہم کو دکھاؤ تو یہ جان کی ہر نبوت لگاؤ تو</p>	<p>۶۲۲ حضرت کے غافلوتے کہا ہوتا رہو بان قافلان آل عبا ہوتا رہو کار زمین کہ رہی ہر قضا ہوتا رہو نزدیک عذاب خدا ہوتا رہو</p>
<p>جمیر ازل سے ہر نبوت خدا کی ہے پہلی وہ پشت فاطمہ کے دلر باکی ہے</p>	<p>سیر خجان ہے بادہ حب حسین میں اک نشہ حلال ہے یہ نشا تین میں</p>

<p>۱۱۱ ہم جن خدا کا علم علیٰ خلائق ہم ہم جن اللہ کی صلائی دلائل ہم آئے ہیں جا بجا صحف انبیاء ہم ہم جن یاقوت کے بعد دل مصطفیٰ ہم</p>	<p>۱۱۲ فوج اوکے ہیں جی جی فیض کمان صاحب علم نازدن پعباس کمان پہلے بہت پر اگر گلگون قبا کمان لاہور میں ایک تانی خیر اور کمان</p>
<p>قرآن میں امام ہے قرآن امام میں جس طرح لام الف میں الف جیسے لام میں</p>	<p>بھائی یزید کا کوئی مثل حسن بھی ہے زیب سی عابدہ کوئی اسکی بہن بھی ہے</p>
<p>۱۱۳ کہہئے ہمیں جہاں گریبان تریا اور سچے ہیں بی بیان تریا چین میں اسکی نڈھلے کیے عطا ہنہ کے اپنے ہاتھ کے تھے مصطفیٰ</p>	<p>۱۱۴ ہم جن کے گھر کیچے اور اپنے گھر انیکو تیریں فرمے جہاں گھر نے کو چین میں سکا پوری تک رانے کو روح القدس کب نہ تیرا جھوٹا لانا</p>
<p>حقایہ خاص صلہ بہشت بریں کے ہیں بخچہ میں روئے پر روح الامیں کے ہیں</p>	<p>زیر نیچین زمین ہے کچھ آسمان نہیں انگلی میں مہر خاتم پنبیہ ران نہیں</p>
<p>۱۱۵ ما نازد صا مشق تے بہت نہیں برہم جی سکا اور نازت میں ہمیں ہوئی جی آسان کے مقابل کہیں زمین خجستہ کا کہیں جی ہم جی کہیں</p>	<p>۱۱۶ فوج کمان جبریل پر اور نڈھلے کا عرب بریں یہ اسکا نڈھلے تھے کمان سلطان دین وہ بانے تھے تھے کمان ذیبا آراہ جی آدمی وہ تھے کمان</p>
<p>مکن ہے زور و زور سے یہ رتبہ کید کا ہو جسکو خدا کرے وہ نواسا نبی کا ہو</p>	<p>پرچے غلط سنائے ہیں جبریل کے دیسی خدا کب آئی ہو گھر میں یزید کے</p>

<p>۱۵۱۵ کس بات پر بیزید کا ہم سے مقابلہ پہلے کارسوں اہم سے مقابلہ طبل و عجم کا لوح و قلم مقابلہ اس مہول کا چراغ حرم سے مقابلہ</p>	<p>۱۵۱۶ بیتریب کو اور خیف کے شاہ وین شاہ عدویدہ کو ظلم عدو پر کیا گراہ بھوسا اور ٹھاکے عالم بالا پر کیا گناہ نیچے آگے گراہ رہو مگر کچھ نہیں</p>
<p>قبلہ کو قبلہ دین کو تم دین سمجھتے ہو پھر کیا سمجھ کے عقدہ کشا سے اچھتے ہو</p>	<p>آپ کے بڑے سائین حدیثین رسول کی اس کے کوئی بات نہ میری قبول کی</p>
<p>۱۵۱۷ نانا سرین قبلہ ہل زن نبی بین قاست وادین بنین ابو جن نبی اولین ہر ناز کی سر و ملن نبی نہ خدین اسلام ملیک بیا نبی</p>	<p>۱۵۱۸ اتنی ندا گواہ زادو الجلال سے توسیع میں صبر تر اسے مثال سے رازن اور وہ بھی لین جو اسہ منجیاں بان تیغ حیدری اور ارباب حیاں سے</p>
<p>نانا پہ جب تلک نہ درود سلام ہو جبریل کی نسا ز نہ کوئی تمام ہو</p>	<p>بسم اللہ آزماؤ خدا خوش رسول خوش زور سے دکھاؤ خدا خوش رسول خوش</p>
<p>۱۵۱۹ خضر کے دین و کفر کو امتہ کر دیا ظاہر سہون پر عیب کا جینہ کر دیا اعدائے اپنے دل کا عیان کینہ کر دیا تازہ دین کا جگر سینہ کر دیا</p>	<p>۱۵۲۰ دان تڑپتی جنگ بڑھی آسمان سے بان شقیہ نیو اتنی کھلی بیان سے نعمت پہ پیسے فکر لہی زبان سے حضرت کی دست اوتس پوئی لاکھ بان سے</p>
<p>سرت کے اشک بیخ دو پکر کے بہہ گئے غصہ سے دانت پیسے جو ہر بھی رہ گئے</p>	<p>سایہ بڑا ہوا یہ ادبے رکی ہوئی سبے کھنچی ہوئی سوسے مولا جھکی ہوئی</p>

<p>۱۲۱ حالی نیام سب مرزا ذوالفقار یغذیب سدہ اور اشخاص باری کوڑی ہوئی ابو ببار سے انیسوار فتح کا کلاغب سے</p>	<p>۱۲۲ اعراب جو کتب تھی مولیٰ والفقار تقابلیں سے عیان آں کئی تھی کہتے کس نشان مخالف تھی اشکار نوحہ سے تھی اب ہی وقت کارزار</p>
<p>۱۲۳ دیا بوز اندا یغیب ادب بڑا جاوڑو بڑو کہ صدار کا غضب بڑا نہ نامہ نیام سے فرمان اب بڑا آئین سے بڑی دست ملنے بڑا</p>	<p>ضو تھی ہلال تیغ میں کس آب تاب کی کین دہجیان کنان کی طرح ماہتاب کی</p>
<p>۱۲۴ چھلین گے اب زمین کے طبق چار چار ہاتھ لے گی یہ جان لاکھوں کی بنکر ہزار ہاتھ</p>	<p>۱۲۵ ان چھلے کتب تھی دریا پتہ گمان کہتے نہ صفت میں کتب ایک تھیں عیان گھر گھر تھیں نین بوسے دوزخ جو ان کجی سے لے کر جہنم کے ہر پیمان بان</p>
<p>۱۲۵ پیراؤ دو تھے قدر پروردگار سے پریشان اور شکار وہ فنون تھی ہزار سے نین تھاریت بندہ ذوالفقار سے</p>	<p>۱۲۶ ان حرب کی ہر ایک طرف دھوم دھام تھی جو تیغ تھی بھوون کی طرح بے نیام تھی</p>
<p>۱۲۷ دل خواب میں حسین کے غم سے اچھل پڑے اصحاب کف غار سے باہر نکل پڑے</p>	<p>۱۲۷ ان چار بوز خافون کے کروڑوں تھیں بان غیب آیتیں جن شجاعت کا زور تھا پہلے بڑا بوجھان سے وہ عدل حضور تھا اول ہوا جو کتب وہ ان وہ غور تھا</p>
<p>۱۲۸ حضرت کے مرتب کی کسی کو خبر نہ تھی دلو جہان تھے قبضہ میں تیغ دوسر نہ تھی</p>	<p>۱۲۸ حضرت کے مرتب کی کسی کو خبر نہ تھی دلو جہان تھے قبضہ میں تیغ دوسر نہ تھی</p>

<p>۱۲۱۱ بان قرار کو طری بولی نشانی کچھ خوش حال کرنے لگی خوشی زبان بھڑوڑا سر رکھا کرتے سج سے میں اک بان از چیک بل کے طری مثل پہلوان</p>	<p>۱۲۱۰ میں اور چین لیلی فتح و ظفر گئی لئے سے منے اور اور کو دیوانہ گئی ہضفا کے خاک ہے اور گئی کہ یہ نہا نہا کے ایوں بند گئی</p>
<p>ہٹ ہٹ کے یوں بلان سیاہ دغل کر کے گریاٹے فلک کے منہ کے بھل کر کے</p>	<p>عالم نہ پوچھو قطرہ نشانی کے حسن کا جو من ٹپک رہا تھا جوانی کے حسن کا</p>
<p>۱۲۱۲ چکی غصے کن کارن زیاد پیر چنے زول فخر خدا قوم جاوید پیر دین ادوان نہیں دم تیغ جاوید پیر فکر کھلے جہاز دن ادوم راوید پیر</p>	<p>۱۲۱۱ کہے کہ بھی تیری کبھی کبھی سر بڑو اور کھڑی اور شاؤ تیر پیری بیو بڑو یونیوں نے وہ مفر تیری مرفاوانے پوچھنے جیسے تیری</p>
<p>بسکی نظر سے لوح کا طوقان اوڑ گیا اک نیزہ آب تیغ سرو سے گزر گیا</p>	<p>اٹھی گری بلند ہوئی پست ہو گئی بی بی کے مے کشونکا لہو مست ہو گئی</p>
<p>۱۲۱۳ جو جو کر کے تھے تھے ہی تھے ہی لکھوں جانے تیغ کے جو ہر جاوید پیر تیغ سے تیغ کے تیغوں میں تیغ تیغ سے تیغ کے تیغوں میں تیغ</p>	<p>۱۲۱۲ پھول اور کے پھول ان کے گئی بیوان کی سب جو پیروں سے گئی گئے گئے گئے گئے گئے گئے گئے گئے گئے گئے گئے گئے گئے گئے</p>
<p>ظلمات میں یہ فتح پہ قبضہ گئے پھری پوس کو صی بطوں میں مچھلی لئے پھری</p>	<p>تاشیر چشم زخم بدون کو دکھا گئی مثل نظر بدن کو لگی اور دکھا گئی</p>

<p>۱۳۶ بہا کا جو بوتل اور کے لاگانے لگی بھڑکاکا سن رنج تو چمکانے لگی پتی پتی خنجر بی فوج وہ جی اسنے لگی گھڑا جو خرم دم ہائے یہ اسنے لگی</p>	<p>۱۳۵ بیخیز تاجو سائے اسکے شان نہیں تاوے کی جوڑک کی کوک بان تھی دکھائی تھی نے جو روانی تو جان تھی حلوہ چار اچھی جو اس کے کان تھی</p>
<p>اوصاف لاجوا کے واقف زمانہ تھا میزان ذوالفقار کے پلہ پہ کیا نہ تھا</p>	<p>کی خود سری جو خود نے بنیاد سہ نہ تھی بہشت دہناہ کیا ہو کہ پشت سہ نہ تھی</p>
<p>۱۳۷ لگات لگات تین دنوں کی گئی بانٹیم گم بیان گئی زبرد زار شکم کے تھکے گئی نیک نیشیا ہر جزو دھل گئی</p>	<p>۱۳۸ پجانی جو سہو پنا سیر کج رات گئی دن کا زین پر وہ ظلمات گئی بسا دہ منجھ سرون کا کہ ریا گئی پھونٹائی اسکے لئے باٹ گئی</p>
<p>کہہ غربین روان کو بھی ہوئے شرف تھی پانی تھا ایک موج مگر فوج غرق تھی</p>	<p>جو ہرنے سب چمک کے شہ لہے دکھا دئے پھرون کی وہو پ رات کے تلے دکھا دئے</p>
<p>۱۳۹ دل کے کھلانے فوج بلیان گئی رنج کے شامیریا دن جی لے گئی کھٹے کا نام کے کر بیان جی لے گئی آجرا کے خردول کے جو زبان جی لے گئی</p>	<p>۱۴۰ نہا کھنڈ فوج کے لگے لگے نہا کھنڈ فوج کے لگے لگے نہا کھنڈ فوج کے لگے لگے نہا کھنڈ فوج کے لگے لگے</p>
<p>پہرے سے مٹی صاف لشکر جدا ہوئی بت خانے سے شہادت منبر جدا ہوئی</p>	<p>جو کہ تھے وہ گاہ سے قبلے نظر ہڑے پانی سے پتلے خاک کے پتلے نظر ہڑے</p>

<p>۱۲۶ مولانا ذوالفقار کوڑیہ کی کیا نبی نے حبیب بن یثیر انمان کیا رکھوں نے قصداً شہید کیا کیا نذرہ عام گردا ام زمان کیا</p>	<p>۱۲۵ چکی ہو یا تو پتھر سے کہہ سکتی پھر کین برتن ملا سے کہہ سکتی حبیب کوڑیہ میں تختی نر سے کہہ سکتی وہیں سے روزِ شرفِ خدا سے کہہ سکتی</p>
<p>۱۲۷ جسم سر میں یوں تڑپتی تھی عزت رسول کی قبر میں لرز رہیں تھیں علی و تول کی</p>	<p>۱۲۵ طاقت نہ شش ہمت میں رہی ایک سادگی یقین دو بائی دیئے لگیں ذوالفقار کی</p>
<p>۱۲۸ کتنے تھے بیدار سے سوار اقلواری حسین اور اتنے بیدار کی قطار اقلواری حسین چلا رہے تھے میں ہزار اقلواری حسین چاروں طرف تھی زمین سجاؤ تارا حسین</p>	<p>۱۲۶ باگاہ چلتے چلتے کی راہ میں سلام بوجال خان سجان ہوئے امام حاصل ہوا حضور کردہ قرآن کا مقام کیا جہاد ہوئے سب چلے تمام</p>
<p>۱۲۹ نیز و نہ شاہ دین نے جگر وقف کر دیا تیرون پہ پینہ تیون پہ سر وقف کر دیا</p>	<p>۱۲۷ باقی حرم کی فکر نہ یاد پسر رہی نہ راہ کی نہ راہزوں کی خبر رہی</p>
<p>۱۳۰ اے ماضیٰ بنیم بادشاہ دین کوئی ہیں غم سے فاطمہ کیسے خیر تمہارے لیے کلمہ کہہ دو یا نہیں میں لکھتی تھی تمہیں اور میرا زین</p>	<p>۱۲۸ کتبہ کی پائین وہ نہ شکر کی مویا باز کئے ہیں یاد نہ اگر کسی موت یاد نہی سی قبور یاد نہ صغریٰ موت یاد باز کا کوشا نہ بے یاد کی موت یاد</p>
<p>۱۳۱ پر سادو فاطمہ کو نبی کے نواسے کا مظلوم کا غم کا بیکس کا پیاسے کا</p>	<p>۱۲۹ پر ہر اپنے قتل کے محضر کی یاد تھی حضرت کو سب الفت امت زیاد تھی</p>

Handwritten notes in the right margin, including the name 'عبدالحق' and other illegible text.

<p>۱۲۵</p> <p>کھڑے ہیں زیادہ سب اگر حضرت نبول کھا جو ہر اظہار میں ہے خدین لول جب ہوا تھا لہذا میں شاہ کا نزل بڑھتا تھا روزانہ قلعہ مندر لول</p>	<p>۱۲۵</p> <p>حضرت کے لئے روزانہ اپنی لول ولا تے لول کا جو فصل سنین بیان زخم میں کا حال ہی کافی ہے فغان بارا ابو ہریرہ نے لول میرا آگیا</p>
<p>کیون ہر مادی سے نہ لہرا لول ہو زرغے میں ظالموں کے جو ابن ہول ہو</p>	<p>ہفتم کے چوکے پیاسے کو بیوش کر گیا سپر پڑا پشت سے وہ ناوک گذر گیا</p>
<p>۱۲۶</p> <p>تو تھی تھیں لول کے ہم دولت سے ارباب کیون تھیں درد و ہوا کیوں جی ہی تھیں پتی تھیں وہ جو اب میں جی ہی تھیں چسپا تمام سائن جنت ہیں انکھیا</p>	<p>۱۲۶</p> <p>اورت سے لول کے بہانیں لول اورت سے لول کے بہانیں لول اورت سے لول کے بہانیں لول اورت سے لول کے بہانیں لول</p>
<p>روئے زمین پہ قتل وہ مظلوم ہوتے ہیں یہی شہید جنگی شہادت پہ روئے ہیں</p>	<p>آخر یہ دل پہ رنج و لال عطش ہوے وہ سب خلد مہ میں لیا اور غش ہوے</p>
<p>۱۲۷</p> <p>نوں تاک آواطمہ کہ جو ہوا ہوا عاشور کو خیانت میں تلامس سوا ہوا وقت زوال مختصر تازہ بسا ہوا اور میں رنگ ہر دور دوا کا ہوا</p>	<p>۱۲۷</p> <p>اب ارباب و زخم کرتے ہیں بیان وہ سب خلد میں لول کے بہانیں بیان جانا تھا لول کے بہانیں بیان سب رین پیت پیت پیت پیت پیت</p>
<p>نہرین تمام خلد کی بننے سے رک گئیں شاخیں بھی کانپ کانپ کے طوبی کی جھک گئیں</p>	<p>پانی جناحی نہروں کا سب لال ہو گیا رضوان یہ حال دیکھ کے بے حال ہو گیا</p>

ہاں میں غار تو
 قاتلہ ہوں
 کہ جو میں
 وہی نہیں
 ہے

۱۵۱
 سوچ جوان جنابن جاڑوی اداوب
 مانور کی طرح سے وہ ساکھ کے سب
 پیاسے تھے اور پیسے تھے اپنی ذلت
 پر اپنا اخصر کا جب تڑپے غضب

ماتم زدوں کی طرح سے باہم گلے لگے
 منقارین رکھ کے بازو زمین لوٹنے لگے

۱۵۲
 جلازمین فاقہ سے جبریل اداوب
 جا کر کوہ قبول تڑپے سے جلا آو
 چپے ڈوبیا نہیں سے پہلے یہ تیار
 پیکے حسین کی تجویفیت سناؤ

آئی خبر مکان سے خالی کین نہیں
 بی بی دوہائی سدرہ پہ روح الامین نہیں

۱۵۳
 اوسوت کیوں آرتوں سے طائر کی کیا
 پھر تو نہ فاطمہ کو رہی تاب زینبا
 خوردن بون پیکے پکاریا وہ دھکا

اب تو کسی طرح یہ قلق کی خبر کھلے
 در نہ گل پڑو نگلی میں خبر سے سر کھلے

۱۵۴
 ناگاہ اعلیٰ ہوا اور زنت یہ ہاں کے
 سب قبیلوں نے تاج تقرب کرتے آئے
 خوردن اپنے جلنے کے اور آئے آئے
 پوچھا جو فاطمہ نے خون پیاتے

شہ پر سے خون ٹپکتا ہے آنسو بہاتے ہیں
 دنیا سے پیٹھے ہو س جبریل آتے ہیں

۱۵۵
 اب جلالان شرح پوچھو ہم حال
 باحفاظان لوح و قلم سے کرد سوال
 دوین بن اول کے پکاریا پوچھو حال
 ہے بی بی ان کا پناہ پوچھو حال

یہ بیدار اہل عرش بھی کچھ کھولتے نہیں
 منھ پٹھتے ہیں منھ سے گروا لے نہیں

۱۵۶
 دل تھا نہ فاطمہ کے کین جبریل
 پوچھا کہا ان کے تھے کہاں جانے میں
 پوچھا گدڑ بوا تھا یہ نہیں یا نہیں
 سے عرض ان حضور کے در پر ہیں

پوچھا ہمارے خور و دکھان سب ہیں خبر سے
 بو جیٹن اچھے ہیں زینب ہیں نہیں سے

<p>۱۵۸ رد کر کے کہتا ہوں تو اب کوئی نہیں جلا میں پھر کران ہی کی کرتی کین رد کر کے پکارا مہم دھوا کر وہ خیزن زبھو جلد ماڈر میس کے فرین</p>	<p>۱۵۷ زہر نے پوچھا کہ تم ہی نہیں کیا ہوا بھائی حسین سا تو نہ سید خفا ہوا بولا کہ حکم اداں کے لیے قید کا ہوا بیوقوف ہی اب کھجکے سے کمال ہوا</p>
<p>کہتا ہوں اب میں واقفہ سبط رسول کا آؤ کلچہ ہاتھوں سے تھا موٹو آل کا</p>	<p>راہنڈوں کو اور پوچھو ہمراہ لائی ہیں اب لاشیں پہ روئے کو آئی ہیں</p>
<p>۱۵۹ کھیلنے کا طلبہ سب ادب اور نیک جبریل نے چھپائی داتا کر کی عرض کو حسین کی سے پیوستہ سوت کر لایا ہوا اتمام آند</p>	<p>۱۵۸ جبریل کہہ رہی ان سے پیوستہ یان لاشیں کھینچے تھے حسین دو تھوڑے کھینچے کفن و پیوستہ حسین جبریل کی وقت زد ہر کے کورین</p>
<p>سے ہے خور زادہ وان مجھے بس نظر پڑا گردن پہ تیغ سینے پہ قاتل نظر پڑا</p>	<p>مان باپ کیا جہاں سے جب تم گذر گئے دنیا تمام ہو گئی سب آج مر گئے</p>
<p>۱۶۰ کیا کیا مہری سے ملی کا جا بھی جیسے جبریل ان سے سافر کا بھی نہیں میں نے پتہ نہیں چا کر چیرا بھی</p>	<p>۱۶۲ دستور سے سفر کا زمانے میں مجھ پڑہ کرنا عصر سے لے کر شام رہتے ہیں بے بہن بے لاش سے ہم کہوں بھائی آج بھول گئے وہ</p>
<p>سے ہوا لٹ گئے نہ طبق مشرقین کے آیا ہوں لوٹ کر میں لہو میں حسین کے</p>	<p>منزل تھی یہ قریب کہ تم دن ڈھے گئے ایسے سفر میں ساتھ بہن کو نہ لے گئے</p>

<p>۱۶۳ کمان بکاروں کمان کمان تیر قافلے سے جا ملے ہم چھپے رہ گئے کیا کیا نہ از بے دست تیرے ہر ہر</p>	<p>۱۶۳ کمان بکاروں کمان کمان تیر قافلے سے جا ملے ہم چھپے رہ گئے کیا کیا نہ از بے دست تیرے ہر ہر</p>
<p>اتنے میں ہم غریبوں کی دست اٹ گئی قابل بھی بیٹھا سینے پہ گردن بھی کٹ گئی</p>	<p>تہا بہن کو پھوڑ دیا تہل گاہ میں بھیا مجھے بلاؤ ابھی تم ہو راہ میں</p>
<p>۱۶۴ بس لے کر کیا پوچھو شوق کب کیا مجلس میں شور مچا ہے اس حشر میں کیا اب کیا ہوں کہ چھٹا ہے دل در مصیبتا جس طرح نہ کہی لاش و زینب پون جا</p>	<p>۱۶۴ تم نے تو شرم کیا یا تھا جان نذران کے قصاصن تیرا یا تھا جان تم بھی پھر تیرے سے یا تھا جان تم اپنی کا کوئی گھٹ بلا یا تھا جان</p>
<p>ایسا کہیں بھی ظلم ہوا کائنات میں تھا تا زیا نہ شمر تگر کے ہات میں</p>	<p>یہ دیکھ کر کالا فاطمہ زہرا کو گور سے زمی سے تیغ حلق پھیری کہ زور سے</p>
<p>۱۶۵ رباعی بے دوست کے ہے زیست نازت پیچہ مر جا میں تو شکر کی علامت یہ ہے خوشی ہے دیدار فغان محشر پر خوشی ہے دیدار کیا قیامت یہ ہے</p>	<p>۱۶۵ رباعی پتھر جو کمال کوڑن سے نکلا پتھر جو کبر سے عدل سے نکلا پتھر جو کمال کی غریبی سے نکلا پتھر جو شرم ہو اچھن سے نکلا</p>
<p>نام مشد</p>	<p></p>

<p>۴۱ انگنتی منقہ یارب تکبیر کھا ایوان بارگاہ سلیمان دین کھا آفتاب شمس خفق جہان دہ زمین کھا سکا تارا زاوہ روح الاین کھا</p>	<p>۴۲ ایش چیل منقہ کی دل آگہی جو کب نظر پر لکھے وہ چالیس نو نیندیل منقہ کبھی چوہنگا کب منقہ مری سبب منقہ بین منقہ مری</p>
<p>۴۳ مٹی مری عزیزا اگر وہ زمین کرے پھر خلد بھی بلاے تو بندہ نہیں کرے</p>	<p>دیکھوں مزار شہ پہ چمک لکے داغ کی روضہ میں روشنی میں کروں اس چہراغ کی</p>
<p>۴۴ یارب منقہ خلد برین کھا تصویر زندگانی دنیا دین کھا آفتاب شمس خفق جہان دہ زمین کھا سکا تارا زاوہ روح الاین کھا</p>	<p>۴۵ جاؤں ان تامل میں جب وطن یاد پیش نظر حسین کالے سوسے مری پہ چلی خضر سے شاہ زمین سے روضہ میں اسی صحن میں میناں ہو</p>
<p>۴۶ مٹی مری عزیزا اگر وہ زمین کرے جنت بھی پھر بلاے تو بندہ نہیں کرے</p>	<p>بعد از فنا نہ جسم مثالی ہے مجھے ہاں ظل رحمت ہے عالی ہے مجھے</p>
<p>۴۷ یارب سبھی جان میں دن کجا بھسا نکلتے باپو پھر چاہے کجا طالع تو بارسا شہوان سے جلیے کجا ابن خضر فضل حق دروڑ لاکھا کجا</p>	<p>۴۸ اچان اور غمناک ہے کہیم اونی کو تون نصب عالی ہو لے کہیم پرتیری بارگاہ میں کیل ہو لے کہیم بندہ کی آرزو ہے بارگاہ لے کہیم</p>
<p>اڑ کر ابھی میں گرد و پھرون اسل و اق کے دے مرکب مراد کو شہ پر براق کے</p>	<p>قالب نجف میں روح رواق حسین میں آنکھیں رضا کے روضے میں دل کا ظہن میں</p>

یہ وہ نظر ہے تصور میں گم اور

<p>۵۸ ہر دم کو خدا اور محبت کے بلانصیب بھگا دیکھا خیر خیر کو اب بقانصیب بسنے کے یہ تمام ہم پر ہے خلدانصیب کہہ دیاں کہ روح قبوتہ کی گھنٹا انصیب</p>	<p>۵۷ ہر دم کو طرف حیا سے بھی قطع ہوا پیری آراہ اور دعویٰ طلب سے ایک ہی ہر دم زوال طاقت اور نرسن ہوا لا لفظ کا خیر فقط اس ایک ہی</p>
<p>حاجی ہوا جو داخل بیت الحرم ہوا حاجی ہوا جو زاہر شاہ امم ہوا</p>	<p>اب سیر کر بلا سے بھیجے جلد سیر کر اپنے حسین پیلے کا صبر نہ دیر کر</p>
<p>۵۹ اوج طائر بڑے کا جلدنا بھگتا تو زمین دیکھتے ہیں راہ میں جو خبر کہتے نہ حسین دکھلا دے دروند اور دھنسنے کی زمین تڑخ اقدس کو جس کی ایک ہوش زمین</p>	<p>۵۸ عصیان میں سنگ دم سنگ سنگ زمین میں تاج نقدیر میں سنگ دوبارہ سے صلح اور اقبال سے جنگ ہر ایک کے سہرہ رول زرد کا سنگ</p>
<p>توشہ غریب کو سفر کر بلا کا دے پروانہ راہ راہی دار الشفا کا دے</p>	<p>مرتا ہوں اس زمین پہ دل زندہ کرنے کو جیتا ہوں کر بلا سے محلے میں مرنے کو</p>
<p>۶۰ اہل علم الفرس کی دو تاج تاج عتق فلاح در وقت تاج تاج بیست دیاں تیرم عیا تیر تاج ہے تیرے تیرے عطا تیر تاج</p>	<p>۵۹ دل وہ سینہ فخر کی تاج تاج آہوں پر شکر یہ تیر تاج تاج جہاں زمین سے بھی فخر تاج تاج نو بود اعیان کر اب خط تاج تاج</p>
<p>خاک در سین جو یہ کم نصیب ہو درے کو اوج نیرا عظم نصیب ہو</p>	<p>ہو رفع یہ فشار جو اپنے ولی کو بھیج لے میں درو دیکھتا ہوں تیرے کو بھیج</p>

صورت

<p>۱۲۱ پیڑی نے سب انا تو ضبط کر لیا تختہ دیکھتے ہیں رہ گیا کچھ لکھ لیا زور بدین قرار ہے جو پیش لکھ لیا تیار ہے ہے دلی کیسے لکھ لکھ لیا</p>	<p>۱۲۰ اب کیلئے شاکہ دور و فراق ہے لکھنے کیا زبانی حسینی لڑاق ہے کہیں کر لیا تجھے بھی مرا اختیار ہے بچا تو زیست تنوں باریت میں فراق ہے</p>
<p>اب ایک فقہ جان نہ ابھی لے غلام کا ہر یہ ہے یہ ضریح حسینی کے نام کا</p>	<p>صاحب سے لپٹے کہہ کہہ بلا لیں غلام کو مرنے نہ دین یہاں تو بلا لیں غلام کو</p>
<p>۱۲۲ وہ ایوں ہی فداقت جو اس زین پہن وہ ہے عرش پر جو در شاہ دین پہن جس سے اداں کھٹے جو عرش میں پہن حسین الہنگامی ہیں کین پہن</p>	<p>۱۲۱ لے قلعہ منورہ قلعہ کی کب انصاف لے بیٹو اگر کم کہیں ہوں نکلے لہوا لے کر بلا امان کہیں ہوں مورد بلا لے لے لے لے کہہ کہہ دلا لیں ہوں پیر</p>
<p>بے محل خاک پاک یہ زور کا شور ہے گر چشم آفتاب کی بھی ہے تو کور ہے</p>	<p>ذرا تر اسے تو ہزار آبرو سے اکیس خاک چہاں رہی ہے کہ تو ہے</p>
<p>۱۲۳ فداوان نامور کو سب ایک درخشان روح القدس کو سدا رہ بجا آریان اختر کو تین در کو صد گل کو بستان چکھو جناب ہشت ہیکل کا آستان</p>	<p>۱۲۰ اب صبر بزرگ شوق تیرا کج حسین با بال ضعف بغیر کھلے حسین تو یاد دہش عقل مری کھلے حسین بچھا حضور جیسے پوسل کج حسین</p>
<p>پایا یہ جس نے عرش علاؤس کا ہو گیا جس کے ہوئے حسین خداؤس کا ہو گیا</p>	<p>لکھن بارگاہ میں اب یاد کیجئے لیکر میسر نام پہ ارشاد کیجئے</p>

<p>۱۹ کچھ لے کر سدا رہا شکر شکر شکر شکر شکر دن بھر شکر شکر شکر شکر شکر دن بھر شکر شکر شکر شکر شکر</p>	<p>۲۱ گلستان گلستان گلستان گلستان گلستان گلستان گلستان گلستان گلستان گلستان گلستان گلستان</p>
<p>۲۰ اسبند کی برسات مدد عالی مدد طاقتیں دل کی طاق مدد عالی مدد دیوار ہے فراق مدد عالی مدد جہ جہ جہ جہ جہ جہ جہ جہ</p>	<p>۲۲ موزوں بوستان مصحف باطن کی اس عجاوب کے عنایت جان جو نقط کے کے شاعر دیکھتے ہیں وہ کون کا نقط سانسے ان غلامی سن بیان کا نقط</p>
<p>۲۱ شاہوں کے شاہ ختم ریل کے ذریعے جمع کر است رب قدر آگے سب جگے زیادت بن دو دیکھ</p>	<p>۲۳ اک فوج تیار کھڑی جو زمین کوئی جیو تاکت رضا میں کا زمین بان انجمن ان میں ہوں یا اور زمین کے ہے خدا کی دین زلفا شاہ زمین</p>
<p>۲۲ مشہور آفتاب کی رحمت کا حال ہے فیرے کی اس زمین پر طلب کیا محال ہے</p>	<p>۲۴ میزان قدر میں مرے مضمون تل گئے اسبیرہ معلقہ کہے سے کھل گئے</p>
<p>۲۳ سبر پہ کیا میں پیش کش مرخصا کروں ہاں نذر ظلم کے گسرے بہا کروں</p>	<p>۲۵ پوچھا جو نام بولی یہ عظمت ہے یا علی لے لے خبر میں ہوں مدد مرخصا علی</p>

<p>۵۲۵</p> <p>گرچہ عشق میں نجات ہے زنی کے لئے نجات کو اپنے نجات ہے یہ عیب عشق کی ذات ہے یا اپنی ذات ہے حکمران کا اور کلام مجید کیا ہے</p>	<p>۵۲۶</p> <p>عاشق نقش کا تن خط باقی دینا بود و بود و ذات و صفت تھے وفا آدم ملک زمین فلک کر گیا دنیا و دین حضور و قدم نیراہ و خدا</p>
<p>کس منزل نیاز کے سالک حسین ہیں جب تک خدا کا ملک مالک حسین ہیں</p>	<p>شاہد ہیں سب کہ صاحب عجاڑ ہیں حسین جان آفرین کے عاشق جا نبار ہیں حسین</p>
<p>۵۲۷</p> <p>باران و قطرہ باغ گل معراج کو چلنا ڈورہ برج و نجوم پیش و پست حکم و حکیم سب بقا حضرت نامور ظلم و جور و سب بیا بان و شک و تر</p>	<p>۵۲۸</p> <p>عشق خدا کا بار نہ کہنا سے اوٹھا افلاک سے نغز عشق ضیا ہے اوٹھا یک کیا نہ نسبتا سے قبول عوار سے اوٹھا لیکن حسین تک ہیں سبیا سے اوٹھا</p>
<p>قائل ہیں سب کہ تھے مولا محال ہے اور ہے تو ائینہ بین انھیں کا جمال ہے</p>	<p>لیخ زرد آدم و ملک و جن کا ہو گیا یہ ہو گئے خدا کے خدا ان کا ہو گیا</p>
<p>۵۲۹</p> <p>بندے میں شان اب صبح شانہ ہر وقت عاجز و بکی مرد جانہ است کی عظمت میں یہ کہیں شانہ بیخ اور حیات اب جانہ</p>	<p>۵۳۰</p> <p>عقل کہ عشق نہ تھا کیا اگر اسے حسن سے بجا لیا سب بجا لیا ہے کہ اب بجا لیا نعمت وہ کی اول کی بجا لیا نہ بیاں نہ بجا لیا</p>
<p>ہم کچھ نہیں یہ جانتے کیسے حسین ہیں مالک ہیں سب خدا کی کیسے حسین ہیں</p>	<p>بارگراں عشق کے حامل حسین ہیں شاہد خدا ہے عاشق کامل حسین ہیں</p>

<p>۵۱۱ وہ داغ کیا تھا درپہلی اہلیت کی بے دردی و بے پوری اہلیت کی پچھتی موت و عمر کی اہلیت کی درازدن میں بہتہ نہ جان بیت کی</p>	<p>۵۱۲ خون نہیں نازل خدا میں حسین ہیں چشمین صاحب حسین حسین ہیں گلزار حسین گل حسین حسین ہیں خون باغ حسین حسین حسین ہیں</p>
--	---

<p>۵۱۳ گریبان سکیٹہ شاہ مدینہ کے واسطے تسکین کو طاہرہ سکیٹہ کے واسطے</p>	<p>۵۱۴ کی طاعت خدادہ خدا کے فدائی نے جو ان ملی خدا کی فدائی نے</p>
--	--

<p>۵۱۵ ہمت پر کیا باقیقاہت کے واسطے بانیہ کو جسٹ نہاد کے واسطے سب چھ سہا سہا کی اس کے واسطے</p>	<p>۵۱۶ یون تو سجدو عشق خدا پر تقدیر حال پر امتحان عشق کی برداشت بوجال وہ کیا ہے میں جسٹ نہاد و لال سب مراد گل سجدو سہا سہا</p>
---	--

<p>۵۱۷ عزبت میں تھے جو فوسے آکر بچھڑ گئے امت کو عافیت دی خود آفت میں پر گئے</p>	<p>۵۱۸ یہ بار قابل شہ عالی تبار تھا ہو گا نہ ہے نہ ایسا کوئی بردبار تھا</p>
---	---

<p>۵۱۹ پا چھبب سنا شہ کر لیا ہوا ارتقا دوو اجلال کا یہ بر ملا ہوا احسن اسے میں بہت خوش خدا ہوا پہلوں کی دیت میں ہی پچھ عطا ہوا</p>	<p>۵۲۰ وہ بار کیا تھا جہت نہیں سنا داغ سوز عشق میں رہیں اور بچھڑ کا داغ اکہ کا داغ نیشل عشق سنا داغ جانی کا داغ مشکل میں سنا داغ</p>
--	--

<p>۵۲۱ ہر سہ شہر اختیار ہمد شہ رہا ستر تو قدر یہ خدا سہہ خدا خون بہا ستر</p>	<p>۵۲۲ یہ داغ کس نبی نے سے کس سول نے تکسم بہا لڑا ٹھالے زہرا کے پھول نے</p>
--	---

<p>۱۳۱۳ھ بنابر سید پور و کوربان حسین کے بین حکم کو بی سنا خوان حسین کے حکم حق کے تابع فرمان حسین کے نیک قدر کے بندہ احسان حسین کے</p>	<p>۱۳۱۳ھ زین العابدین کو راز امامت بتا چکے زینب کو اپنا صاحب نام بنا چکے باپ سے ہر چہی شہد بین بنتوا چکے بی بی مروت کا لک لکوت لاکھ چکے</p>
<p>سپر دیا یہ بار رہ حق میں سردیا پر اپنے پیرو دن کو سبکدوش کر دیا</p>	<p>زہرہ کی قبر ہوتی ہے پوتی کے بن سے لپٹی ہے چار سال کی بیٹی حسین سے</p>
<p>۱۳۱۴ھ اب فرض میں کیا جو حال حسین نہیں عیب صورت حال حسین دن دن چلے روز حال حسین ہنرم سے جو کی باسی سبب حال حسین</p>	<p>۱۳۱۴ھ زینب کبریٰ نے اپنے پیارے اس کی طرف توجہ نہیں رکھ کر اپنے حال میں کو نکلنے نہیں دیکھا کہ وہ کجا حال میں کو نکلنے نہیں سچ چکے چکے اور بھی دیکھ لکھتے ہیں</p>
<p>سر بیٹو ابن فاطمہ پادر رکاب ہے صورت ایسی تجات کی روز حساب ہے</p>	<p>دریا پہ خون بی بی کے سٹے کا بہ گیا یہ خشک ہوٹ دیکھنے کو باپ ہ گیا</p>
<p>۱۳۱۵ھ زارا اسکی جناب میں برابر اٹھا چکے اور لک لک نافع ہوا اٹھا چکے اسکی لاش صدقہ صاف اٹھا چکے زینب سے باقی سب سے پیر اٹھا چکے</p>	<p>۱۳۱۵ھ کیا حال ہو گیا جو بی بی کا وہ گیا حال ہو گیا جو بی بی کا وہ کیا حال ہو گیا جو بی بی کا وہ کیا حال ہو گیا جو بی بی کا وہ</p>
<p>آئے ہیں بیکسوں سے وداع اخیر کو حسرت سے دیکھتے ہیں صغیر و کبیر کو</p>	<p>سانس لسی لے رہیں ہیں کہ با با میں دم نہیں اکبر کی لاش دیکھنے سے کچھ یہ کم نہیں</p>

<p>۵۶۶</p> <p>تسے تو کی سب سے رضا اور جانیں ہم گردن سے منی باہن نکالو جانیں ہم انہوں کے لئے ہاتھ پیر اور جانیں ہم کہنا سکیں جان کا مالو جانیں ہم</p>	<p>۵۶۷</p> <p>زینب جو بتی جان پر فاقہ تیرا بھیا ابھی سکینہ کا سن کیا بسا کیا دینی ہم تو کسے کر زمین شاہ کرلا سیر پین اپنے پھری نعت خدا</p>
<p>روٹھیں تو پھر حضور انین کی خوشی کریں یہ دنیا ضد کی ہیں جو کہیں پھر وہی کریں</p>	<p>دلپر نہ داغ قباہہ و کعبہ کا لنگی میں جان اپنی دوگی آپکو جانے نہ دون کی میں</p>
<p>۵۶۸</p> <p>ایسی مین کی آیتیں خوشی میں ہیں ان کو باتیں ہیں پھری نعت کو جانیں ہیں خدیسی ہم حضور انین پر حاکمان ہیں اس تے جہاز کو پھینا چاتی ہیں</p>	<p>۵۶۹</p> <p>جو کہا سکیں نہ پھر اچھو نکلا کہا نے عرض کی تیرے پنے پنے ہم خان نے عاجزی پر جاری کیا گیا خاموشی حضور کو پائل دے ہم</p>
<p>جو اور ناخدا تھے مقل میں سوتے ہیں اب غرق ہوتے سب کہ جدا آب ہو تے ہیں</p>	<p>قسمت نے کی مدد کر م ذوالجلال ہے اب دن کو گھسے آب کا جانا محال ہے</p>
<p>۵۷۰</p> <p>شعرا کے سب جانی کو چارو میں ہیں اب تو وہ سب دریاں تھارا زمین میں انکے کے غائب کیا یا را زمین میں کرتی خدا کے سامنے پیا را زمین میں</p>	<p>۵۷۱</p> <p>پہنچیں حضور نے ہلا دیا ہے عازمین کہ آئے سبھی دیا ہے امان زمین سرگوشہ میں ٹھلا دیا ہے زینب نہیں کہ کھیرا دیا ہے</p>
<p>عشق خدا کا روز ازل دم بھرے حسین دینا میں آکے وعدہ خلائی کرے حسین</p>	<p>گھر بہر کی جان عاشق شاہ مدیتہ ہیں صغرا انین کہ صبر کریں یہ سکیں تہ ہیں</p>

<p>۵۴ باقہ اپنا پھر سکیں گے سینے پر کہ کیا تاوان بن گئے ہوتے ہر کہہ کر کیا بیباختہ سے جدا باہون کو کیا عشق خدا میں سے نوح اپنا پیر کیا</p>	<p>۵۵ یار گاہ ہو گئی خالی حسین سے نکل کر تو نے میں زنجیر کسے میں سے چھوٹی سکیں فاطمہ کے زین سے چوٹی اسی سب کی فخر شہین سے</p>
<p>معصوم صبر و شکر بہ آمادہ ہو گئی قبلہ کو ہاتھ جوڑ کے استاد ہو گئی</p>	<p>سوئی ہے قبر فاتحہ سے یا اس ہو گئی بیٹے سے روح فاطمہ ہے آس ہو گئی</p>
<p>۵۶ علامی کا نیک بے وہ درخشاں شاہ لے خالق حلیل اور بیوہ گراہ تیری رضا کے واسطے ہوتی ہوں تیرا بچپن میں دلپتی ہوں نوح حسین</p>	<p>۵۷ اس بیاں وہ درزاں کہتے کرتے بیان نکلے گراہ حسینی انور ن نشان ہوتے نگین حسین فاطمہ حبیب خلد کردان نیکے کی تھی کہ ایک وصیت بعد ان</p>
<p>تیرے لئے مجھ کو احسان کرتی ہوں بابا کو تیری راہ میں قربان کرتی ہوں</p>	<p>رہیں چلے جو لگنے کو دولت بتوں کی اس وقت کے لئے تھی وصیت بتوں کی</p>
<p>۵۸ آئی دعا کہ بچوں سے صبر کرے بیکس کے سکینہ زلفان سے بچے راہی محل سے قبلہ اہل کرم بچے بنا پر نشت جناب میں اہل کرم بچے</p>	<p>۵۹ زینت بچہ بچہ زینت میں بچہ بچہ ناگہ یہ صاف سا زور خیر انسا بیٹی عیسیٰ مان کی وصیت نہ لے اپنا ہی ہوش چھوڑیں میری بیا</p>
<p>چھوڑا نہ ظالموں نے کسی بے حیائی کو چھوڑے کمان سے تیرے پیشوائی کو</p>	<p>و کیجیگی پھر جمال نہ پیارے حسین کا یہ وقت آخری ہے ہمارے حسین کا</p>

<p>۵۵۵ زینب کا رتی ٹوٹ پڑا جس پر کمان ڈوبی تو کن بدین کا تین ہون لگان پھیلے سین سر کیا اکبر مر جوان نیا دکھ حضور کے ہے پلک پلک</p>	<p>۵۵۵ سو ایک تو برائی لیان کی آند اس کے دم میں حضور زنون بسنگو تڑپے میں زرتا ہون سنگریہ گنگو لنگو دکھ میں خدا جا دن نہ خود</p>
<p>بھائی ابھی نرن کو گئے ہون خدا کرے زینب ابھی ٹھاری ویرت ادا کرے</p>	<p>کاٹے گا جبکہ بکدین قابل گلامرا اسوقت ہو گا بوسے کے قابل گلامرا</p>
<p>۵۵۶ آئی جو درم غم کے پاپ حسین کو پڑ پڑ کر محل میں بلایا حسین کو زینب ادا بچکے سے بھایا حسین کو وہاں کے سپا رہا پاپ حسین کو</p>	<p>۵۵۶ آئی صدا پیشہ سے مل گیا اس دم تو ہو گا پکارا اپنے سوسا جب کہ میں جسے کا چپے ترا گیا میں سے کہنے کے کا بے کر گیا</p>
<p>پھر سات بار گرد امام غنی پھری پرختم مٹھ سفید ہو امر دنی پھری</p>	<p>ہاں بدسہ گاہ صاحب معراج چوم لے میری طرف سے مل حسین آج چوم لے</p>
<p>۵۵۷ تھنے کے کما سبت ہو اس کا ہر ہنگام بون کما تھا اولدہ نے وقت اٹھا زینب مر حسین ہو امت جب تیار تو بان ہوا اور سے بچے پیات بار</p>	<p>۵۵۷ تھنے کو نہ کسی اٹھے شاہ اقیبا بوسہ کو سے خشک کا زینب کے لیا پلا روان ہو سے سے دربار کبریا کین ان نسبت دوسے سے لیا</p>
<p>تھنے سے پہلے بوسہ حلقوم لچھو میری طرف سے خشک گلا چوم لچھو</p>	<p>پردہ اٹھا کے تھ جو تودار ہو گئے بے پردہ ذوالجلال کے سرار ہو گئے</p>

<p>۵۶۱ بان جوش طبع طرز نہ خاشا تکبیر نے ہے صبح تیرا بچا راست قدی پر اکڑنے ہے ہنرمندی سخن سے بیان نہ کرے ہے کھلے ہر کارفرمایہ جز نہ بھولے ہے</p>	<p>۵۶۲ اقتدار سے جلال و تجل حضور کا عالم سے جو حسن را نام غیور کا گل ہے چراغ داہنے این میں گور کا چھٹا ہوا بال سے نورہ نور کا</p>
<p>خود نظم بول اٹھے کہ نیا انتظام ہے افسانہ یہ نہیں ہے جہاد امام ہے</p>	<p>ٹھنڈی ہو چراغ کی ضرور ماہتاب کی قلمی کھلی ہے آئینہ آفتاب کی</p>
<p>۵۶۳ آہ بڑیوں حین کن میں ہر دوام ہے ملک بڑیوں جوڑے کے نام امام ہے میدان جنگ تہہ بالا کلام ہے تہہ زمین ملک سلام کو اور تہہ کلام ہے</p>	<p>۵۶۴ لایب جرم جو کہین پینج کرم بچا بڑیوں تو جرم ہے جرم لاجرم نینسے دو صبح میں جگے نینسے کہ بودہ تہہ قدر تہہ قدر ہے کرم</p>
<p>آنکھیں کہیں قسم ہے بجلی طور کی دیکھی اس انجمن میں سواری حضور کی</p>	<p>خسار و زلف قدرت داور دکھاتے ہیں ہر وقت صبح و شام برابر دکھاتے ہیں</p>
<p>۵۶۵ آریا جویں سلطنت شہر کا علم دیکھا بنا حضور کا آوازہ کرم سر کیا کہ فرشتوں کے پنل فرشتہ بزم زمین کا جلال سے دارین کام</p>	<p>۵۶۶ نینج و چراغ داہنہ و نینج آفتاب نینج و بہار و یاسمن و لالہ و گلاب ناہید و دبیر و مندرسی و نینج و گلاب ہر جگہ نینج و نینج و نینج و گلاب</p>
<p>پا پائین جو حکم حضوری حضور سے ہرگز نہ وہ الجلال زمین بوس دور سے</p>	<p>یوسف اور اسمے سارے حمید ار اک طرف سب اک طرف یہ نئے ضیا بار اک طرف</p>

حصان کو درویش کون خاص عالم سے

۵۵۴ ہے ایک ماہ کی عورتوں میں رکاب میں دن زین میں رکی نہیں جی و تا میں * دست کر میں شہر کے جو در ہر کھال ہے *
 ۵۵۵ میں عنان میں سفید رخ شتاب میں * کہتا ہے کہ ان کے مگر پڑا تر شتاب میں *
 ۵۵۶

<p>۵۵۳ نصرت کر کے فریضہ کو یہ امتیاز ہے جودان جی صبح و شام کی پوری ناز</p>	<p>۵۵۱ تصور اک فرشتہ ہر تقدیر و تقار تو کیا ہے ساتھ کیا ہے کئی نزار بفرغ مع سیاہ ہے سو جان سے نثار نعل ہے نگاہ رو بر دل کے کل باچار</p>
<p>۵۵۴ ہفتا سید پر نے کی نشانی کیم بیگال جو بیگن بن چکے پیر اہم</p>	<p>۵۵۲ عذار امید دارد اگر وہ بین جہات ہے نثار کرد اگر وہ بین ابروی کسی نزار کرد اگر وہ بین تو یہی بصدوقا کرد اگر وہ بین</p>
<p>۵۵۵ نصف انہما خازین پر اور شتاب بڑھ کر نقیب و بیدار ہے خطیب</p>	<p>۵۵۳ دنیا میں کیا سہاگے کہ بے حد یہ لوح ہے چیونٹی کی آنکھ اور سلیمان کی فوج ہے</p>
<p>۵۵۶ روتق فرود شاہ شہید ان بن زین پر گہدو سچ سے اتر آئین زمین پر</p>	<p>۵۵۴ عقاب جو منہ اٹھا تو دنیا بولے کیا چمکا کے چوہ کا نشان برین بار بار بڑھ کر کے لانا جفاکشی کوین بر قرار بڑھ کر کے لگانا جفا ہی کوین بر قرار</p>
<p>۵۵۷ قد عجبوں کے عجبیہ لب کہل کے گل ہوئے گلہانگ دور باش کے نا کو نیل ہوئے</p>	<p>۵۵۵ سب کا سلام لیتے ہیں اور یہ سناٹے ہیں جاؤ ہم اپنے نانا کی تخت ترین جاتے ہیں</p>

<p>۱۲۲</p> <p>یاد و درات کلا مہر ان کے لفظ لہ یاد ابابالابان ہوا دوبر فخر انجان جاسو نکا بیان ہوا خرموشی حیات بیان شکایت مثل کہ کھینچے لہنی با</p>	<p>۱۲۱</p> <p>تو پوری بدوشہ دلدل سوار کی سچا بین افراس فرین سار کی صندسے گلک تہہ پروردگار کی کہیں بی ہے شکل خنیش ابد ہمار کی</p>
<p>۱۲۳</p> <p>ذردن میں پھر گئی ہے ہوا لامکان کی پونچھو زمین کی تو کہیں آسمان کی</p>	<p>۱۲۰</p> <p>جنش کے ساتھ صورت جنش محال ہے یہ خاص گلک قدرت حق کا کمال ہے</p>
<p>۱۲۴</p> <p>کیسی زمین زردیہ باز گلک گیا دن کیا کیونکہ کا طبقہ چھپت گیا دارالارادہ میں مرجانہ پٹ گیا الیوان ہلا زید کر تخت لٹ گیا</p>	<p>۱۱۹</p> <p>بہتر آفتاب کیسے علیک آئے صلح کرؤ نہ آؤ نہ کیسے کیوں ہوگا اور بند چار منہ نہ کہاتے لاس لگے تو سم کی آکھ میں وہ کھلے</p>
<p>۱۲۵</p> <p>کچھ چل سکی نہ دولت وزر کی نہ زور کی دن آجکا ہے شامیوں کو رات گور کی</p>	<p>۱۱۸</p> <p>ساچسہ بنا جو بدر کا تو شکل سہم ہی خورشید کی کرن جو ہوئی جمع دم ہی</p>
<p>۱۲۶</p> <p>قرآنہ جو میں ہیں پتوں کی خورشید میں ہر امر کو میں ہیں پتوں کی خورشید میں اپنے کابل میں فلک نیل میں میں انگلیان زمین جا لے کر میں</p>	<p>۱۱۷</p> <p>میں تمام خورشید کی جان بخار ہو زلزلہ کی گویا زبان ہے البیہ ہر کے رہی زمین آسمان ہے خورشید خورشید میں ہے</p>
<p>۱۲۷</p> <p>مڑے پکارے زرد کو ادھلا دھلا کے گور سے بہا گرتی امت آئی رڑے زور زور سے</p>	<p>۱۱۶</p> <p>کھولوں وہ بہید زرد نکا جو دل چل پڑے ہنسنے میں منہ سے دانت زمین کر نکل پڑے</p>

<p>۶۴ کا نذران دیتے ہیں ناؤں نوز کو بت اگر کوئی پھرے میں بن جائے چور باطن سے کسی سے بیعت تھی ہاتھ چور خود رو قبیلہ دیر جو پنجاب کے چور</p>	<p>۶۵ یونان میں تاج بخش ملک یونان کے جو یاد پھر نہ وہیہ نہ سر وار کے فرمایا تعمیر راہ پر تم سے یونان کے کہ غراب کی گرد غراب قدر ان کے</p>
<p>دہ کون ہے کہ چونک کے جو بہا گناہین خمر حسین کا بخت مگر جاگتا نہیں</p>	<p>اتنا تو سمجھو قبر میں کوئی کسی کا ہے آخر حسین کون تھا رسہ نبی کا ہے</p>
<p>۶۶ کتنی نہیں سچ کو دان نہیں آسان اور دھڑکتے ہیں تار میں کی خضر کا فالت جانتے ہیں کہ زبان ان جان کچھ جو ایت نہ ہو عکس رخ عیان</p>	<p>۶۷ وارث ہیں ہم خفاش ذوالفقار کال ہوسے ہیں سچ بھرا زار کے کی مر جا رفتہ نفعے حسب کار کے مگر تر یوں کیا سزاوار کے</p>
<p>اوڑ کر بھری ہے گرد جو دشت نہرو کی خاک ستری ہے چھت فلک لاچورد کی</p>	<p>یکنا تھا عجد و د کا پسر اپنے ڈھنگ میں پر کسی ہنھ کی کھائی ہو خدق کی جنگ میں</p>
<p>۶۸ لڑا جہاں میں جان لاکھ لاکھ کے بعد زرقم سے شمس اسے نے جہاں سے بجلی کا تار یا نہ لپے نغز ان برعد ان حاضر حضور ہوئے شمر و ابن سعد</p>	<p>۶۹ عالی نصیب مساکونی زاریا نابا تھو عربی نانی آریا انبیا تھو میں شاہ میں نے جہاں گیا شاہوں وہ وہیہ کا آگاہ ہے جہاں گیا</p>
<p>شاہ شہان اوڑھے ہوئے رخس لے ہیں جان بخش تاج بخش جہاں بخش آتے ہیں</p>	<p>جو بضعۃ النبی ہو میں اسکی کمائی ہوں میت پہ جسکی تیر چلے اسکا بھائی ہوں</p>

<p>۵۹۵ از قلم سفاطی کے زور میں کیا ہوں نزل فاتح بدست میں قلمت اجاڑنی ہوئی ہوش میں وہی ہے جاوید میں بھی نہیں اور نہیں میں</p>	<p>۵۹۴ کچھ کو خود اونی کی قسم نہیں تمہیں قتل کہتے ہوں اتنا حق کہ تم نہیں کیا کہتے ہوں کہ ظلمتیں خیر الایم نہیں ہوں کہ تم تھا دلایا قسم نہیں</p>
<p>بو گل کی رنگ لاسے کا نور آفسا کا یہ ہے فیض آل رسالت آب کا</p>	<p>کیسا طعام آب بھی دیتے نہیں ہمیں اب اک حلقہ جو اب بھی دیتے نہیں ہمیں</p>
<p>۵۹۶ اللسان زمین بھی بنی بان با جو زبان بنام ہے ہوشے شمس اس زمین جہاں سا کہ شجاعوں میں کئی اک سہو رنج خود میرا اور ان سوسے نکال</p>	<p>۵۹۷ اس حکم تھا تو زمین کے بعد شمار کیں دانستہ زمین خدا کے بعد بخندہ دانت خطا میں خدا کے بعد حاجت اور ان خان صابرین کے بعد</p>
<p>پر قبضہ خود انجیل نہ جروت کا جوش تھا پہلے سمون سے اسے جو رونا دادہ جوش تھا</p>	<p>بے اذن آسمان جو بلین خاک پر گریں بے حکم گرفتہ سر اوڑین بال و پر گریں</p>
<p>۵۹۸ فیض ابرو نگاہ علی کی صامت قرآن اٹھا جہاد کو رحیل نیامت تصور تھا زناقت شاہ انامت سب جو غلط تھے مگر کہ آرا امامت</p>	<p>۵۹۹ یہ صبیحہ کہیں کی پورے شستن پیام صیف بنی ہو رہے بزدلی قتل عام اسے پھینک دیں سے بچین کا نام اداوان تو تم نشان اقامت ہوا قیام</p>
<p>جو ہر تھے یا لکھے ہوئے نصرت کے کرتے تھے لیکن یہ آئے نشانیں برش کی آگے تھے</p>	<p>حاشا کبھی جو آں رسول امم مسلمین قرآن مٹے کیے مٹائے تو ہر مسلمین</p>

<p>۵۹۸</p> <p>بغداد اٹھ چکے بڑھی تیغ جان پہل وقت شمار بچہ دیکھ کے چلائے نذران پہل زور بے عیان مالک الملوک بنیان</p>	<p>۵۹۹</p> <p>انجان نظر قبول کھلے اکواریں دین رکازہ شین کانے ہزارین دو باعد کاون چمن روزگارین عینے نر اوجباردن کی توبہ بارین</p>
<p>۵۹۷</p> <p>پہل تیغ سے زرہ پینین زمین کرتے ہیں یہاں چاٹتے ہوے دو سانپ پھرتے ہیں</p>	<p>۵۹۶</p> <p>پہل تیغ سے زرہ پینین زمین کرتے ہیں یہاں چاٹتے ہوے دو سانپ پھرتے ہیں</p>
<p>۵۹۵</p> <p>بہشت میں بہا گئے کا بھی چارہ مضر ہوا چہرے رنگ دڑا تو گریبان پہ گر ہوا</p>	<p>۵۹۴</p> <p>پہل تیغ سے زرہ پینین زمین کرتے ہیں یہاں چاٹتے ہوے دو سانپ پھرتے ہیں</p>
<p>۵۹۳</p> <p>پہل تیغ سے زرہ پینین زمین کرتے ہیں یہاں چاٹتے ہوے دو سانپ پھرتے ہیں</p>	<p>۵۹۲</p> <p>پہل تیغ سے زرہ پینین زمین کرتے ہیں یہاں چاٹتے ہوے دو سانپ پھرتے ہیں</p>
<p>۵۹۱</p> <p>پہل تیغ سے زرہ پینین زمین کرتے ہیں یہاں چاٹتے ہوے دو سانپ پھرتے ہیں</p>	<p>۵۹۰</p> <p>پہل تیغ سے زرہ پینین زمین کرتے ہیں یہاں چاٹتے ہوے دو سانپ پھرتے ہیں</p>

<p>۵۱۵ سب کو فرخ خان سواری دنیان زنگی غلام علیہ کے گھوڑوں میں تیلیان اور ہندوؤں کی دراب میں ہندی نرہیان وہی گزرتا تھیربان کو جو دین زبان</p>	<p>۵۱۵ ہاگاہ ایک جوان قوی الطبعی لقب زور نفس میں بیوس اس صحیح عرب اس نے کسے ٹر کر امان بولیا جو غضب سرتاقا میری تیغ وہ ہزار ذائب</p>
<p>گھوڑوں کی کو دیکھانہ سے مٹی دھوم راہ میں جھونکے ہوا کے ہین یہ مجسم سیاہ میں</p>	<p>سایہ جو ڈالے اوڑ کے فلکے زمین سے کاٹے تو کاٹنے کا نہ منتر کہ میں نے</p>
<p>۵۱۶ دھننے کو آوران ہر مندر کی قطار آہن طرف سگان نکاری و فاشکار فاشین دجورہ کوئے اٹھو نیہ از دار زمین گزین کا کہلے بھی استوار</p>	<p>۵۱۶ کھینچاں سے جلی سینگے کھینچاں پھولوں میں بیخ نہ بھی تیز زور دیر جو ہر کے منجھ کا ایک لوالہ شریہ چلنے کے فاضل ماہیکانے جوان بیوہ</p>
<p>دوق فرور قیس تھا پشت سمندیر جس طرح نور عقل کا فسر بستد پر</p>	<p>جوہر کی خورد برد سے دنیا دہل گئی قدرت خدا کی سانپ کو چوٹی ٹنگ گئی</p>
<p>۵۱۷ ہاگاہ ایک ہرن ہوا اھلے آسکار بازی کو تیر کر کے پراپیس نامدار ایک چوڑی میں حد سے بواہ بار جنگل میں اپنی بوسے چھوڑا وہ شہسوار</p>	<p>۵۱۷ نیکو جو جانین اون بنا حاضر نام جب کسے شکار کھیلتا تھا فیعم نام موسم کو کہ ہند کا سلطان قیس نام تیرا تھا صدیکہ میں ابجاہ و اشتام</p>
<p>صحرا سے وہ ہرن درہ کوہ میں گیا عالم سے قیس عالم اندوہ میں گیا</p>	<p>روز ازل عاشق و شیدا علی کا تھا جہنوں قیس لیسے شریع نبی کا تھا</p>

<p>۱۱۰</p> <p>دیوانہ وار دل سے کہتا تھا وہ جیسی آہو تھا ایک پھیس میں آہو کے تھی پری شوقی تھی عشق میں ہر اک عضو میں بھری فشار وہ نہ جین سے طے سحر مری</p>	<p>۱۰۹</p> <p>سورج حضرت کو عنسیان توین کا تھا کلام آہو کے حضور کے منتقے بھی یہی ہے کلام جانا جو ملک بال کا کچھم ہو یا امام پہلے چلا جاتے دو ستر غلام</p>
<p>گم ہونے سے شکار کے سرد رکنت تھا آہو کے غم میں نعرہ یا ہو بلند تھا</p>	<p>اک اشتیاق رو سے شہ دین پناہ کا ارمان دو سرا عیالے اکبر کے میاہ کا</p>
<p>۱۱۱</p> <p>نازل بلایے تازہ ہوئی سب جوان پیشے سے ایک شہر توئی میں ہوا عیان صورت مایب فخر آفت جہان کچھ نہ آکھ بھی کہ جسے شیر آسان</p>	<p>۱۱۰</p> <p>بیت تھی کھانگیا خانہ روز جب کچھ ہو غلام آئیگا نیشہ میں بے طلب سنتا ہوں میں تو یہاں کہ قابل ہوین اب روز کچھ آکھتا ہوں نامی کا ہے غضب</p>
<p>ٹخہ کھولے دم علم کئے قصد شکار بیکر پیکا ڈکار تا ہوا اس تا جدا بیکر</p>	<p>دو داغ لے چلے کہ لحد میں بھی ردینکے سب ہوں گے اون کج میاہ میں ک ہم نہ ہو مینکے</p>
<p>۱۱۲</p> <p>لوگ گئی فلتے پھریں تلخ کام آہو رد کر مراد میں نیشہ شکار کو آواز دی امام علیہ السلام کو کچھ نہیں کہیں کچھ پھر غلام کو</p>	<p>۱۱۱</p> <p>اباں ترقا کو را آخری سلام ہنشل مصطفیٰ کو را آخری سلام عباں بادفا کو را آخری سلام نیز زینبے کو را آخری سلام</p>
<p>پہنچے میں موت کے میں تڑپتا ہوں میر سے شیر خرد اشیر کجا جھگو شیر سے</p>	<p>آنکھوں کو مل پکار در دولت پہ دور سے آقا غلام ہوتا ہے رخصت حضور سے</p>

<p>۱۱۶</p> <p>ہم تو علی کے نام پر ان کے بنیے ہیں جو خشک ترین شہر تھے بنیے غلام ان کے بنیے ان کا پستان کا زندون اور کرا</p>	<p>۱۱۷</p> <p>ہم تو علی کے نام پر ان کے بنیے ہیں جو خشک ترین شہر تھے بنیے غلام ان کے بنیے ان کا پستان کا زندون اور کرا</p>
<p>۱۱۸</p> <p>ہم تو علی کے نام پر ان کے بنیے ہیں جو خشک ترین شہر تھے بنیے غلام ان کے بنیے ان کا پستان کا زندون اور کرا</p>	<p>۱۱۸</p> <p>ہم تو علی کے نام پر ان کے بنیے ہیں جو خشک ترین شہر تھے بنیے غلام ان کے بنیے ان کا پستان کا زندون اور کرا</p>
<p>۱۱۹</p> <p>ہم تو علی کے نام پر ان کے بنیے ہیں جو خشک ترین شہر تھے بنیے غلام ان کے بنیے ان کا پستان کا زندون اور کرا</p>	<p>۱۱۹</p> <p>ہم تو علی کے نام پر ان کے بنیے ہیں جو خشک ترین شہر تھے بنیے غلام ان کے بنیے ان کا پستان کا زندون اور کرا</p>
<p>۱۲۰</p> <p>ہم تو علی کے نام پر ان کے بنیے ہیں جو خشک ترین شہر تھے بنیے غلام ان کے بنیے ان کا پستان کا زندون اور کرا</p>	<p>۱۲۰</p> <p>ہم تو علی کے نام پر ان کے بنیے ہیں جو خشک ترین شہر تھے بنیے غلام ان کے بنیے ان کا پستان کا زندون اور کرا</p>
<p>۱۲۱</p> <p>ہم تو علی کے نام پر ان کے بنیے ہیں جو خشک ترین شہر تھے بنیے غلام ان کے بنیے ان کا پستان کا زندون اور کرا</p>	<p>۱۲۱</p> <p>ہم تو علی کے نام پر ان کے بنیے ہیں جو خشک ترین شہر تھے بنیے غلام ان کے بنیے ان کا پستان کا زندون اور کرا</p>
<p>۱۲۲</p> <p>ہم تو علی کے نام پر ان کے بنیے ہیں جو خشک ترین شہر تھے بنیے غلام ان کے بنیے ان کا پستان کا زندون اور کرا</p>	<p>۱۲۲</p> <p>ہم تو علی کے نام پر ان کے بنیے ہیں جو خشک ترین شہر تھے بنیے غلام ان کے بنیے ان کا پستان کا زندون اور کرا</p>

دانش لڑے جس میں پائے ہیں
 نے کہا ٹینگے نہ کھایا ہے ان کو کھاتے ہیں

سلمان پکائے تھے تہہ بدر حین کو پتہ
 میں تھا حین کا سو پکارا حین کو پتہ

ہم تو میرے جگہ جگہ میں بلائے ہیں
 شیر خدا کی قبر پر سے کو جاتے ہیں

پیر حسین شاہ دلایر کے واسطے
 بھڑو کی کو میری حمایت کے واسطے

اک تاجدار بے علم دے سپاہ ہے
 اک شہر ہے کہ ظلم و شتم سے تباہ ہے

ہے شہر طرب ندون کو اس ان پھونکندون
 پیشے او جازہ داون نستان پھونکندون

<p>۱۲۲ اس کے ساتھ ساتھ تاج بر آفرین مار گھوڑے کے گرد پھرتے بجا راہ سے قرار کچھ بچھا سو جھٹا زمین ایسا ہوا انتشار عباس بن جناب قاسم بن مین بنار</p>	<p>۱۲۱ اوسے کہا زبان اکلفت کے کتقد فرمایا ایسا کہو میرے چو بیوان میں دو چھاپین صد کاون حیدر ہو کون فرمایا اقل اوسے عباس نامور</p>
<p>اکبر کے رام کے فرزند آپ ہیں یا خود حسین سے خداوند آپ ہیں</p>	<p>پوچھا جگر سے اٹھتی ہو لو کیا جران ہے شہ نے کہا ارے علی اکبر کا داغ ہے</p>
<p>۱۲۳ بے کے بجا زنا تھا تو ہر اس جابہ کے دیکھنے کے بھارت میں ہیں اب سے اور میں زمین زنگی اس فرمایا گناہ میں تباہی کو ہے اس</p>	<p>۱۲۴ اوسے کہا علاج نہ اس کا کیا بے کوئی علاج نہیں ہوتے سوا اسنے کہا لگائے زخموں پر بودا فرمایا تک تیغوں کے میں مہم شفا</p>
<p>بجرح تیغ و خنجر و تیر و سین ہوں اے عاشق حسین میں ہی اوس حسین ہوں</p>	<p>جلد نام سے محب مرے ماتم میں روئینکے اچھے یہ زخم اتنے ہی مرقد میں ہوئینکے</p>
<p>۱۲۵ منظر پہلے لکے بولادہ روان جسے میں اپنے وقت ہوا طالیان منقول تھو جہا میں حضرت کہا کہ ان جلا جارا کہ تھے اور انک ہم جان</p>	<p>۱۲۶ یہ کہتے تھے کہ زین پڑنے سے ہوا جلا پائیس تھو سے میں تر سے خدا فرمایا بے میں جاتا ہوں حافظ ترا خدا سو وقت آئی کا میں زین کی پیدا</p>
<p>یہ جو صلے ہمیں نے حمایت کے پائے ہیں نامحرموں میں چھوڑ کے زین کو گئے ہیں</p>	<p>پچھڑے تھے سب حضور بھی بے اس کر گئے بھی اٹھیں چھوڑ کے ہسم کو کدھر گئے</p>

<p>۱۳۰ جھکنا بی بی خدیجہ کو آستان انبیاء زانو ک زانو کا ہوسا مان انبیاء میدانان میں سخت پریشان انبیاء تیرا ہر اہل قتل کا میدان انبیاء</p>	<p>۱۲۹ آواز دی حسین مصطفیٰ پر ہونے کیا مجال جو کوئی آکا اس طرف اٹھائے جہاں سے لعین دل عمر و تو مقرر ہے ہونے پر وہ خیمہ پیپیر جھکائے</p>
<p>اکبر کو روح پاک پیپیر کی ضامنی اصغر کی منہی لاش کو حیدر کی ضامنی</p>	<p>کاؤمین بی بیوں سے ہوشہ کی صدا گئی دم سینونین سما گئے جان تن میں آگئی</p>
<p>۱۳۰ قہر کے بیخ سے نہان گئے امام جھکی بھی ایک بھرتے شہ امام بچا کہ دشمنوں نے کیا رخ سوسے خیم سنا حیات گری سے قصد پر آزا امام</p>	<p>۱۳۱ کہ نہیں طاقت کا تہتہام بی سے دیکھیں جو روایت کا تہتہام وہ تہتہ بھی نہیں جو روایت کا تہتہام کہیں ظلم و جور و ستم کا تہتہام نظر ہے کہ شہنشاہ قتل کا تہتہام</p>
<p>بہت سے در کھلے ہیں رہ چارہ بند رائٹون میں شور ہاے حینا بند ہے</p>	<p>مختر ہے آل رسالت پناہ میں غسل اقلو اور حسین کا ہے رزگاہ میں</p>
<p>۱۳۱ رباعی بن کے خیر ارا آئی دنیا جتنا کہ اٹھا یاد ز عیب کو بست رہتی ہی نکاہوں سے گرائی دنیا</p>	<p>۱۳۲ رباعی رحمت کا تری امیدوار آیا ہوں ملاحظہ نہ دیا بارگشتہ سے پیدا ہوں چلنے نہ دیا بارگشتہ سے پیدا ہوں مابعدت بن کا نہ ہو پورا آیا ہوں تمام شد</p>

<p>۵۳ جب عابد بنی کہ داغ پیر لگا موجود در دست حق کہ در بد جگر لگا غل پڑ گیا کہ خاک میں زہر کا گھر لگا ناگاہ غل المون کو حکم لگا</p>	<p>۵۲ یعنی یہی بات ہی کہنے کو لگا قرآن لکھا کہ شام میں آزاد گھر پھلے سے باجر کے پکارا وہ بیکر پیسہ دیکھ جل میں بن کا سا مان ہو بیکر</p>
<p>لو ڈو تبرکات عسلے و بتول کو قیسی بنا کے لے چلو آل سول کو</p>	<p>پوچھا کیسے جیو کیا اسے یزید سے بولا حسین قتل ہوے اسکی جیسے</p>
<p>۵۴ حاکم کا حکم کے لعینوں نے کیا کیا مارا جھپٹ کر صفت کیا پیسے کی خوراد کو بے اور کیا</p>	<p>۵۵ جو کہ چین سنا دیوں نے جا کے دی نڈا زیت علی الصبح رکھی جائے جا بجا جا رہا کوشن جی کے کرن راہ کو صفا نفع ہوں آب اپن میں پوچھا جا</p>
<p>دولت علی کی گنج شہیدان کو دے چلے ہندری بنا کے آل محمد کو لے چلے</p>	<p>لاتا ہے شہ کا سر سکر دینے کے واسطے ذمی رتبہ جا میں شکر لینے کے واسطے</p>
<p>۵۶ حکم کو کو بصدقتن آزاد کے پیر شام کی موت تیرے تیرے غرضی بیچ پی بیٹے زید سیاہ رو اعلیٰ درود و ذکی کو بھونچ کو رو</p>	<p>۵۷ حکم کو ڈر پٹے خادوم پید اٹھ آیا کا نزالوں سے اسباب پید تیار بارگاہ پیری نیکل اور عید نہ تھی نبی کی چھی مسند زید</p>
<p>کل ایسے وقت داخل ہو فوج شام کا سب دیکھ لین کہ ہے یہی کنبہ امام کا</p>	<p>اہل ستم کے خلوت پر زار چنے گئے اور کشتیوں میں شیشہ و ساغون چنے گئے</p>

<p>۱۰ سو سے ملے گئے ہیں کان کان تو گھر جو بچوں میں گروہ ہے نام پہنچے لباس سرخ زرد مر و شادمان دروازوں پر امیرین کا قہار و نشان</p>	<p>۱۱ این سب سے کچھ اعلیٰ میں بھی تھا ظہور ایوان قصور و بام سے بھی بصد نمود سزیدین طلائع کین کرسی بود مصروف کار و بار و صیدین تیر و بار</p>
<p>غل تھا شین ڈکے دار السلام میں یہ نوبت اسیری زینب ہے شام میں</p>	<p>دیران دیدتہ کتبہ پریشان امام کا آباد گھر زید کا اور ملک شام کا</p>
<p>۱۲ میان شام میں تو شکست تھی بیان وان صدمہ دروان با پیو و نیکا کاروان گل کی خواہیوں کا چل کر وہ بیان نجانے سرزمین سخن رشک آسان</p>	<p>۱۳ تیار نعت کرنے کی ہندنا گمان لائین خواہین زلیخا و عت کی شندان بد کہتے ہی ہند سے آئے ہوں ایوان ناگاہ غیب سے ہوئی آواز عیان</p>
<p>یہ ذکر رغبت شہد احق پسند ہو منبر آ کیا زمین بھی فلک سے بلند ہو</p>	<p>کچھ سمجھی تو چہ شہن کیوں خاص عام میں سرنگے زینب آئی ہے بازار شام میں</p>
<p>۱۴ بان کلج بادشاہ کا دربار دیکھنا نیرون پہ سرزمین فوجی اسوار دیکھنا سرتنگے بیہیان میں جلو دار دیکھنا کوئی ہوئی حسین کی سرکار دیکھنا</p>	<p>۱۵ چھوڑنے کی ہمتی ہونے لگا چھوڑنے کی ہمتی ہونے لگا چھوڑنے کی ہمتی ہونے لگا چھوڑنے کی ہمتی ہونے لگا</p>
<p>جن دہلک میں راہ میں مہرانی شاہ کے صتر میں ابن فاطمہ کی بارگاہ کے</p>	<p>کو چہ ہر اک صفائی میں آئینہ دار تھا اور صاف تو یہ ہے کہ وہ لوئیں غمبار تھا</p>

<p>۱۶ یہ کہ تھا کہ نور اٹھا دیا مصیبتا زہر چیل آندہ مرادیں صدم کا آہ از بون کے کہ خلق میں پیش کیا ز غیا اہل سے جلین سے ہی گماہ</p>	<p>۱۳ کچھ کیوں کہ آل پیر میں پیر اٹھنے سے چھاپا ہوا تہہ گہلا حسان چادرانے سون کے ڈاکھ کا سر یہ در نہیں ہر ز سے ہا ز نظر</p>
--	---

کچھ رتبے دور یہ نہیں اور ان سے رہ نہیں
 چادر کا پردہ بیچ میں تھا وہ بھی اب نہیں

<p>۱۷ یہ کہ کونین بھی پیر بنایا یہ کہ جو بال کو تھے کھوئے لصد ان کے کہا کہ جانی جلین اب چھاپ تھہر جو سکا دن ہا این کچھ ہو غضب</p>	<p>۱۴ افسوس ہونے نام جن اب پناہ نقار سے داخل کے بجائے آہ پھر کھڑون خلق جی ران میں آہ جاننے میں جیسے کیوں سے گماہ</p>
---	--

جو رفلک ایسے اسیر حفا ہوے
 قابل تماشے کے حرم مصطفیٰ ہوے

<p>۱۸ رکھ کر چین بہ باتھ یہ کی اپنے نغان کوئی چھاڑین کھائے یہ کہنے کی بیان ہے کہ چھوٹی پشت اور وہ کہنے بیان</p>	<p>۱۵ اب اس بام ہندو پٹی تھی لے قرار بولین کہ تیرین اسکے حضور کے اکبار وہ تیری آنے جی کو چکا تھا انتظار رہیں کہاں در سید وہ سو گوار</p>
--	---

بچوں کو اپنے جب کہ وہ ناشاد روئے ہیں
 اس شکر کے بھی صاحب اولاد روئے ہیں

<p>۱۹ کوئی کہتا ہے تو کیسے نگاہ کیا ہے سے لکھتے ہیں ان کے گواہ پہلے سے پیار سے پیار سے بدن کے گواہ دیکھتے ہیں وہی وہی اندر کی بناہ</p>	<p>۲۲ اک اندر ہی باہر گئی تھی لاکھوں سے لاکھوں سے لاکھوں سے دیکھا نہیں کسی نے زانیہ نہیں دیکھا نہیں کسی نے زانیہ نہیں</p>
<p>۲۰ کپڑا نہیں نصیب آئے غذا نصیب ہے یہ حادثہ یہ سن و سال نصیب</p>	<p>رکنے پہ مارا شکر اس ناخوان کو غش لگیا ہے قیدیوں کے ساربان کو</p>
<p>۲۱ کی عرض کی غش میں کینہ کو کچھ ہی کو تو زانیہ لا آؤں میں اسے حاکم بلائے بجا پوچھے میں کھنپے حاکم کو جو ٹھہر دیکھے حاکم راہی</p>	<p>۲۳ بیوش ہندو گئی سکتی ہے بوجہ دربار عام میں گئے ناموس مصطفیٰ حاکم نے کیے جائزہ زان انھیں دیا حاکم نے جن میں جب کسی کو بند کیا</p>
<p>۲۲ کتنی تھی ہاتھ مل کے کوئی میرا بس نہیں مصوم جان بلب ہن کسکو ترس نہیں</p>	<p>ان قیدیوں کو دیکھ کے میں ہول کھاتی ہوں حاکم سے کہد جا کے میں زندانیں آتی ہوں</p>
<p>۲۱ روتی ہیں کینہ میں بجا و زینہ با وفا اور قافلہ بیرون کا دل سے گزر گیا ناگاہ اونٹ کے گئے اور غلغلہ ہوا چلائی ہندوڑھکے کوئی دیکھو کیا ہوا</p>	<p>۲۲ دیکھو رضا دین لگا کتنے دہ شہر پر اور قوم اگر تباہی تو ہونے تو وہی لاکھ لاکھ ہندو نے لیا سان لپیڑ</p>
<p>کیوں چلتے چلے لشکر کفار پھر پڑا پچھتے تڑپ کے اونٹ سے کیا کوئی گر پڑا</p>	<p>بچو مکے فاقہ توڑنے کو خوان میودن کے اور زیور و لباس پنھانے کو بیودن کے</p>

<p>۵۲۵</p> <p>پڑھیں سوال کزندان سے پھر دلکے وقت میں لوگو وارسی کو اور جادو بول کی یہ عیالہ رضی کی لاؤ لینا ہو پھر اہو اور امن چھ اور صاؤ</p>	<p>۵۲۵</p> <p>کشتی وطن میں یہ ہر جہاں ہاتھوں میں اور سر پر تو اصول رکھنا خود شکست جاہم اٹھانے سے قبل یہ کہا پور حسین کر فی ہون سفائی ایخدا</p>
<p>پھر بولی آہ بھول گئی بے کفن ہو تم دامن کہاں سے لاؤ گے عریان بدن ہو تم</p>	<p>ہمرا ہیوں سے بولی کہ حق پر نظر کرو چلتی ہوں سو گواروں میں عریان سر کرو</p>
<p>۵۲۶</p> <p>تختی خست اضطراب میں پڑ جائیں گاہی پڑ جائیں ہتھیاری پڑ جائیں گر طوق مار تھی تھی گلے سے ہینہ چاک کر پڑ تھی ہتھیاری تھی درو پڑ</p>	<p>۵۲۶</p> <p>انقصہ یون محل چلی ہندوستان پنجی تیسے حبیب زمان کے پور کر دربان نے پور کے کو لہ پلہ زینے پوچھا بیویں کیا ہوئی</p>
<p>جب کچھ نہ بنتا تھا تو یہ کہتی تھی کیا کروں آئے قضا تو شکر کا بجدہ ادا کروں</p>	<p>فوضہ قسب آ کے پجاری دو ہائی ہو بی بی کے دیکھنے کے لیے ہند آئی ہو</p>
<p>۵۲۷</p> <p>جاگا ہند بھی ہوئی دروازے عیان در سے قریب بند تھے جادو نا توان لیکن کہ نہیں تھی تھی ہی ہر ساریان تیرا غش ایسا کو ہند نے کہ بان</p>	<p>۵۲۷</p> <p>جھائی کو یاد کر کے زینے کی نشان فر پڑ چھین چھین کے میں کہاں راجا پر وہ باس بلاو جھائی جان راجا پر وہ ہند کے لئے سر جھائی بان</p>
<p>پر صاف اسکے پھر یے یہ انکار ہے شہزادہ ہے دیا کوئی عالی وقار ہے</p>	<p>ہے ہے میں کیا کروں مجھے پہچان لیگی ہند شہزادہ تھی رواجو ترس کھا کے دے گی ہند</p>

<p>۵۲۳ وہ بولی کہ کون ہے یہ بتانا نام اور نشان اس کا کہ یہ بیان اتر لے زادیان اب کیا خبر دے گی خشت کون بیان تجا لے جسے جہنم میں لے جی بہ نشان</p>	<p>۵۲۲ وہ ان سے بڑھی سب سے جاوے بیک نام برہم ہی ہوئی درود کو کرنا ہوئی سلام تھا خلق فاطمہ کا جو زیب پہ اقتلام کیجے سے بولی نصیب یہ خواہہ رام</p>
<p>بھوکھا نہ کوئی رہتا تھا اسکے زمانے میں اور اب تو خود یہ فاقے سے ہن قید خانہ میں</p>	<p>رکھتی ہے دوست یہ مرے مظلوم بھائی کو جا میرے بدلے ہند کی تو پشوا نی کو</p>
<p>۵۲۴ یہ بھی تھکانے والے وقت میں یہ اچانک برین بیٹھے ہوئے نام عیار اپنے بھی گھوڑے تھے کبھی آبادی تھی اب تو یہ در بدر برین بولوں کی پیچھے</p>	<p>۵۲۳ بڑا اسلے خدا کے نہ لینا تو میرا نام خلق کا مقام ہے وہ شرم کا مقام کہ بڑا ڈھیر ہے گھر میں تو کیا ہے کام فضل جو ہے سے تو ان انھیں نہ چاہی نام</p>
<p>یکساں کیسا اوج ہمیشہ رہا نہیں آگے امیر افسانہ تھا اب گدا نہیں</p>	<p>یہ ہن دیسل انکا بھلا احترام کیا ہائیسے بکیوں کا ادب کیا سلام کیا</p>
<p>۵۲۵ تیلے جو اس علی ہنس دباوفا جا بجا بیوں کے آگے گنت بیان لکھو این سکا بیوں کے سامنے طہن نبوہ خود رکھا چھٹی سر جھکا لے ہوئے آل</p>	<p>۵۲۴ جا کر کیا بھونسنے تو بوجا وہ خیرین نصیب کنیز فاطمہ زہرا تو تو نہیں اسے کہلایا شک ٹکر کے صاحب نہیں اللہ اس جناب کی اوڑھی کر دیوں</p>
<p>زینب د فور شرم سے یوں تھر تھر آگئی آواز استخوان سے لرزے کی آگئی</p>	<p>ہونا کیز فاطمہ قسمت کے اٹھ ہے میرا تو ان لٹی ہوئی رائڈو کا ساتھ ہے</p>

<p>۵۳۰</p> <p>فصل نے اسے ٹھیکے کہا اس کی لکھو کیونکہ وہ اپنے بیویہ نہیں قبول کیا جائے اور نہ اپنے بیویہ کے کونوں سے قبول کی جاوے گی اور اپنے فائدہ سے قبول مایل</p>	<p>۵۳۱</p> <p>کوئی نہ جانے کہ یہ کونسا لفظ ہے لیکن یہ کہتا ہے اپنے بیویہ کے ساتھ یہ بیویہ اپنے ذہن سے کی ہونے کے ساتھ کہ یہ بیویہ کے کھانے کے بیویہ کے ساتھ</p>
<p>بچے تو خیر بوسے بھی مجھ نا تو ان سے پر ان اسیروں نے نہ کہا کچھ زبان سے</p>	<p>۵۳۲</p> <p>بولی بیویوں شرم سے سکے بجاؤ تم میں ہاتھ کھولے دیتی ہوں ویسے کھاؤ تم</p>
<p>۵۳۳</p> <p>جب کہ بیویوں میں زور دے بیویوں دھرا کیا جائے قبول ہو اور انہیں ہوا عابد کا پاس سے بیویوں کے کام سے نہیں زبانوں جو بیویوں کے تقاب</p>	<p>۵۳۴</p> <p>موصوفوں سے ان کو کوئی تو کہتا اپنے گا کے اور بھی ہے بیویوں کے وہ بیویوں سے ان کو کھاؤ بیویوں بیویوں سے بیویوں کی بیویوں کے</p>
<p>زور تو چاہیے ہے امیروں کے واسطے زنجیر و طوق بس ہے امیروں کے واسطے</p>	<p>۵۳۵</p> <p>تم بھی کھلاؤ کھلو تو کھانا رو انہیں بابا کا بیسے ذاتی اب تک انہیں</p>
<p>۵۳۶</p> <p>پھر بیویوں کے یہ بیویوں کے ہتھیار کیوں صاحبان کے بیویوں کے ہتھیار دے نہ بیویوں کے بیویوں کے ہتھیار اور عقیدہ ہے کہ خالق ہے ہتھیار</p>	<p>۵۳۷</p> <p>کہ دوسرے بیویوں کہہ با اپنے کہ تھا نہیں بیویوں کے بیویوں کے ہتھیار وہ بیویوں کے بیویوں کے ہتھیار ہاں سے بیویوں کے بیویوں کے ہتھیار</p>
<p>نیت میں بھی نہیں کہ کسی پر جتا کر دن بھگو خدا نہ بختے جو تم سے دعا کر دن</p>	<p>۵۳۸</p> <p>پہلا جو نام تھا وہ ہے معشوم آپ کو اب تو شہید کہتے ہیں سب سے آپ کو</p>

<p>۵۲۶ بیچارہ تھا کہ سے بیچ میں نہیں تھا مشکل کو تو ہی ہوں ضامن میں اب وفا داران فاطمہ کی قسم لو پھر اور کیا حاشا جوین بدی کون بھیچا یاد</p>	<p>۵۲۵ حاکم سے میں پوچھا تھا اس نے تو یہ کیا ہم چہین اور زمین بی بیہ مصطفیٰ اب تم مجھے بتاؤ مفصل یہ باجرا کہ تو اس حسین کی کیا خاندان</p>
<p>۵۲۷ مشکیزہ بھگے ساتھ جو اپنے میں لائی ہوں نذر حسین پانی پلانے کو آئی ہوں</p>	<p>۵۲۶ مادر تو اسکی حضرت خیر النساء نہیں بابا تو اس حسین کا مشکل گشا نہیں</p>
<p>۵۲۸ کچھ بھی تم نے آئی ہوں کہ بیچ میں کچھ تھا تاکہ راہ میں اول مرکز کرا اک مطلب غلط میری سے ہے اب مطلب پھر میں پوچھوں گی ات کو ذرا</p>	<p>۵۲۷ کس نے میں نے کی ہے وارث کی شکوہ لو گو دیندہ کا تو زمین سے یہ بادشاہ کو دھتی ہوں اس کے حال میں بھی خدراہ ہے اللہ کہ صاحب اولاد سے یہ آہ</p>
<p>۵۲۹ میری طعنے آں بنی پر نشا رہو کیون قید حسین کے تم دوستدار ہو</p>	<p>۵۲۸ بیٹا لو ہم شبیہہ پیسہ نہیں کوئی زینب تو اس حسین کی خواہر نہیں کوئی</p>
<p>۵۳۰ جنم سے حسین سے کیا وارث ہے پچھا زہرا کو تم ہی جانتے ہو اپنا بیٹا زینب کو سمجھتے ہو تم حقیقت میں سیدنا کے بیٹے نام کوئی کو کہا</p>	<p>۵۲۹ زینب کو پچھا بیچ میں نے نہ پچھا پچھا کچھ دونا کیا اسے کچھ قصہ کچھ گیا تھکے بولی طہا جس سے وہ بی بیہ مانی کہا بی بیہ نے جو جسے حج کہا</p>
<p>۵۳۱ ادس روز سے سوا مجھے فکر حسین ہے راتوں کو نیند آتی ہے نے دن کو چین ہے</p>	<p>۵۳۰ سید تھا یہ نہ فاطمہ کا زور میں کف مذہب میں اسکے فوج کے قابل حسین تھا</p>

<p>۵۴۹ ابو جوحین رسول خدا کلال کین خون اس حسین کا وہ جاننا حال ظالم کچھ بکوبو اپنے نبی کی آل کا بیگوتہ کھلتے بیگوتہ کیے بال</p>	<p>۵۴۸ بولی یہ بند آئے زینب کے اور برو بے قاطبہ کے درد رکھے بھی اور گفتگو تھی نہ صاف حضرت خیر ان کی بو نیت کے بکاری کر کے نہ پتہ پتہ</p>
<p>۵۴۷ اتو اسیرین قرضی ہاشمی نہیں ہم کون ہیں رسول خدا کے کوئی نہیں</p>	<p>۵۴۷ بچن میں نے کی ہر وحدت تول کی خوشبو اسی سے مجھ میں ہر نیت رسول کی</p>
<p>۵۴۶ بی بی کے اتو بجا کہ یافا زون بجا واقع ہوا سے دار زون کی بی بی آواز کے کان ہو بند کے کھٹے زینب کا درد کے قدر تو یہ کہ پڑا</p>	<p>۵۴۶ لے بند کیا مجھ کے بچنے کے بجا زینب کی لڑائی کی لڑائی تو ہی بت ہوئی اگر جی کی لڑائی تو ہی بت ہار کے گلہ کوڑا اٹھاتے بچے روا</p>
<p>۵۴۵ بولی نشان آل عباس کیا مجھے زینب کی گفتگو کا مزمل گیا مجھے</p>	<p>۵۴۵ دل سے نہیں تو خلق خدا کے دکھانے کو کوئی تو آتا تیرے ہر چہ ٹرانے کو</p>
<p>۵۴۴ جی جانتا ہی چوں کہ بی بی زینب وہ بولی بس تغیر نہ تانا ترس نہ کیا زینب گریں بی بی زون جی جی جلا زینب سیر با زون پڑتی تھا کچھ نہ تھا</p>	<p>۵۴۴ کہوں نہ بند گلو گلو نے پو سکتی ہو بہا بچھین بچھین زینب بی بی لوی نے سمجھ کر ہم یہ سبط ہسیر کی ہر ذرات چھکے ہیں میں آؤں نہ بیکو کرات</p>
<p>۵۴۳ کھنوم ہوں نہ زینب عالی وقار ہوں سن تو امیر شام کی تقصیر دار ہوں</p>	<p>۵۴۳ ہوتا یہ حادثہ تو نبی کے گہرا ہوں بی بی وہن تو ہوتی قیامت زمانہ ہوں</p>

<p>۵۵ آؤ توں مگر جی پڑی ہند توں بیان گیسو ہٹا کے دیکھا جو منہ پر ہوا تکران زینب کے ہار اور کوئی بی بی مستحان بس تکران کھڑی تھی ہنشتہ رگوان</p>	<p>۵۵ چلائی ہند سب سے پیارے کو دین آبا حسین زینب کو توں تم وہا بولی فتور زین لے پیو اور اگر وہی جانی کا پیو پین</p>
<p>۵۶ دیوار پر یہ آ کے پکارا سر حسین اے ہند میں حسین ہوں یہ خواہر حسین</p>	<p>۵۶ حق ابن فاطمہ کا ہے سب پر زانیہ میں ماتم کرو حسین کا اب قید خانے میں</p>
<p>۵۷ میری این خاک بھر کھنڈہ نہ دنا جا کینہ کے سو گوارو نہ توڑیگا کام کیا زینب جی بولی تکیے یہ انجا جی صل لے نہ بجا بونوں سے کہ نہ تہا</p>	<p>۵۷ پھر تین بچا کے کیا نہ کر تکیے اور ہے پداری گو دین بکھا سیر پھر ماتم حسین کیا ہے یک سیر پھر تہا بونوں سے کھلے بان بچا بھو</p>
<p>۵۸ عزت تھی میری جن سے وہ تشریف لائے زمین بھیجا ہماری قدر بڑھانے کو آگے گئے ہیں</p>	<p>۵۸ ماتم کیا حسین کا اس زور شور سے نہرانے ہاتھ چوم لیے آگے گور سے</p>
<p>۵۹ پیدیاں کھڑی توں نظیر کو تمام کلام اک اتھوین تھین طیان آگے تو سے کلام غل تھار اسلام علیک میرا الام پہلا کے ہاتھ بند کی گئی رہے یہ کلام</p>	<p>۵۹ بس سے وہی توں طبیعت کہاں تاک گنہ گنہ میری نظیر کلام کون دکان تاک پوچھتے توں نہ تہا تہا تہا تہا تہا تاک</p>
<p>۶۰ سربان جاؤں دیر نہ فرماؤ یا حسین وٹھی سمجھ کے گو دین آجاؤ یا حسین</p>	<p>۶۰ درجے خدا بلند کرے اس کلام کے ہوں دستخط حسین علیہ السلام کے</p>

<p>رباعی خود نشین سپهر شام کمان جانا بود ادب شایسته کن و بیگانه جهان جانا نام نفسی بی کسی جانب کو سپهر حید نوع جلائے کرد بان جانا نام</p>	<p>رباعی خود نشین سپهر شام کمان جانا بود ادب شایسته کن و بیگانه جهان جانا نام نفسی بی کسی جانب کو سپهر حید نوع جلائے کرد بان جانا نام</p>
---	---

--	--

<p>رباعی کنہ سے اذان کے تین لیتا ہے پیر نام علی نے لولو کو بک لیتا ہے اعداد محبت دوشے کے کو گن لیتا ہے سب دوزخ باہر ہوں لیتا ہے</p>	<p>رباعی یاد شاہ نجف مالک کفر کفر در حکم آئی کے کفر کفر کفر چنانچہ کفر کفر کفر کفر کفر کفر کفر کفر کفر کفر</p>
---	--

تمام شد

۲۲۲۶

[Signature]

مردود کا

۵۴
ہر اہل علم سے بیوقوفانہ سے کہنا
دل سے پتھر بن کر کھینچنا
دل سے پتھر بن کر کھینچنا
دل سے پتھر بن کر کھینچنا

۵۵
شاہ شہداد کا نقش دیدار سے کہنا
صلح سے صلح سے صلح سے کہنا
صلح سے صلح سے صلح سے کہنا

کیونکہ شہید اٹھانے ہیں علم رنج و الم سے
کیا دست عمار کے کٹ تیغ ستم سے

دل کس کا شہد دین کیلئے سینہ سپر ہے
کس شیر کی شمشیر کے قبضہ میں ظفر ہے

۵۶
دل سے پتھر بن کر کھینچنا
دل سے پتھر بن کر کھینچنا
دل سے پتھر بن کر کھینچنا

۵۷
دل سے پتھر بن کر کھینچنا
دل سے پتھر بن کر کھینچنا
دل سے پتھر بن کر کھینچنا

سب جمع عمار کے ماتم کے لئے ہیں
مرکھو کے منبر پر علم نصب کئے ہیں

لے لے ہر بین نقش ہے آکے کے قدم کا
لے لے بال ہما سایہ ہے آکے کے علم کا

۵۸
دل سے پتھر بن کر کھینچنا
دل سے پتھر بن کر کھینچنا
دل سے پتھر بن کر کھینچنا

۵۹
دل سے پتھر بن کر کھینچنا
دل سے پتھر بن کر کھینچنا
دل سے پتھر بن کر کھینچنا

انصاف یہ کہتا ہے وہ عباس علی ہیں
دریا پہ گواہ عطش سبٹ نبی ہیں

روشن ہیں یہ گرد سفر اس نیاک میر کی
مردم تو ہیں کہا سہ ہے وہ چشم قمر کی

<p>۵۸ پروازتے رہے شیخ پیرین عباس وہ نور کا قرآن میں تفسیر میں عباس تیارہ قدیم باب کی تصویر میں عباس صدر کی طرح مالک تشریح میں عباس</p>	<p>۵۷ چلے میں اسے زور دیا اللہ ہے پیشتر بھی گویا اسد ظلمت کا ہے یوسف تکین وصف دیدار کا ہے پیسٹ صراحت ہے ظلمت میں صراحت ہے</p>
<p>یا حضرت عباس زبان سے جو کلمہ جائے مرنا ہو تو جی جائے جو گرتا ہو سنبھل جائے</p>	<p>گر تیرے غضب میں یہ کلمے کا پسر آئے ضیق بھی مقابل ہو تو سنہ کو جس گرائے</p>
<p>۵۹ بیت ہوش میں کی بھرتی میں عباس صل عقدہ لال کو بھی کرتے ہیں عباس ذرا سے کا جو طالب ہو تو زرتی میں عباس زہر کیا ہے خدا کے لئے سر میں عباس</p>	<p>۶۰ گردن سے سلائی اور قلم انجین کا ذرا پر سی شہر کی ہو کام انجین کا زہر کا عالم کے لئے عالم انجین کا</p>
<p>یہ ہر سنا ماہ عطا در بخف ہے یہ در بخف وہ ہے وفا جسکی صفت ہے</p>	<p>سکہ ہے شجاعت کا دل اہل جہان پر کلمہ کی طرح نام ہے تیغوں کی زبان پر</p>
<p>۶۱ یہ نام و نشان اسد اللہ میں و اللہ پراحت جان اسد اللہ میں و اللہ یہ سرور دان اسد اللہ میں و اللہ شہر بیان اسد اللہ میں و اللہ</p>	<p>۶۲ یہ نیکے سخن و افسانہ ہر ایک کا جنت کا تباہ ہے یہ وار نہ ہے ایک کا دل صید کر کے کا کا تباہ ہے ایک کا پیسٹ فلک ایک طوفان ہے ایک کا</p>
<p>کفار کے سکے لیے یہ پیسٹ خدا میں مومن کے لیے یہ سپر تیغ بلا میں</p>	<p>شیر و نکاسد خوف کے دل زبرد باز ہے یہ شیر وہ ہے شیر خدا جسکا پد ہے</p>

۱۲
 دیکھو کونسا بہت تن بدن کا
 منہ شیر آبی کا ہے گویا بدن کا
 اذکار جوتے جیہ وہ طرز سخن کا
 دوست قوی مثل علی صفت کا

۱۶
 ہر روز نماز پڑھ کر اپنے پیغمبر
 کا پیغمبر ہے رو بہ رستے سب پیغمبر
 کہیں کچھ نوح شاہ امیر
 جو اپنے پیغمبر کے پیغمبر

عارض بیخ حیدر کی طرح جلوہ نشاہین
 جو دیکھ لے انکو وہ کے شیر حرابین

قلبی لولا کم لولا کم لولا کم
 روحی بقدا کم بقدا کم بقدا کم

۱۳
 گریں بین ارباب جسے صفہ
 وہ سچ ہے روانہ تیرے چہرے
 وہ جان بین جسے بین ہے بین وہ
 پیہر بین دل میں ہے کون بین وہ

۱۷
 کہیں نازک انکا اور زمین اصلا
 جانا کہیں جس سے جو یہ عاشق
 خدام سے بیخ و زانوے بین اتنا
 پیکھو لو کہاں ہو اچانک مر اشیا

یہ روح وہ قالب ہیں یہ پتلی وہ نظر ہیں
 وہ ماہ ہیں یہ مہر وہ تمس اور یہ تیر ہیں

دل سینے میں پیہر کے اس ان زمین ہے
 قالب اسے ہو جو دگر جان زمین ہے

۱۵
 کس درخت سے امام دوست
 اکرم زمین اشکان جہاں دولت
 مطلب زمین فیما بین زمین شاہ کلاے
 کج کامر خدائے زمین انقاد ہے

۱۸
 بیگم باندہ کو گزشتاں ہوا نام
 اکلے بہتیا زمین اور کس نام
 وہی سوتے کو وہ ہوتے شاہ دوی لاکم
 حرامی بل و عدو وہ فانی کا جو گنگام

دہر کے برابر ہے انھیں الفت پیہر
 خالق کی عبادت ہے انھیں طاعت پیہر

پھانی ہے اور اسی کی گھا اہل وطن پر
 انسوس خزان آگئی زہر کے چین پر

۵۱۹
 برباد کیا چرخ نے گلزارِ مدینہ
 نالوج ہوئی رونقِ بازارِ مدینہ
 گریبانِ نظر آئے درو دیوارِ مدینہ
 نیکو چلا قافلہ لارِ مدینہ

وحسہ کھایا ہی وقتِ سفرِ آلِ نبی کا
 مرقد بھی چھٹا ہمسے رسولِ عربی کا

۵۲۰
 لکھا عجیبِ نصیب میں تیرے چہ خلیق
 وہ ڈھوپ کی شدت تھی کہ اظہارِ شکر
 آن درودوں کا پانا تھا ساقیِ کوئی
 آن روز سے تمام غنیمتوں کو براہ

لو چلتی تھی ایسی کہ جلیے جاتے تھے ذرے
 پسند کے ماند نظر آتے تھے ذرے

۵۲۱
 پتی پتی خازین کو وہ صدارت کی مثال
 نہ باریک کھول نہ کنا تھا بیدار
 زمین میں ہر آن زیرِ خاکِ صفحہ
 زمین میں ہر آن زیرِ خاکِ صفحہ

اس فصل کی حدت اگر آجائے بیان میں
 چھائے کہیں پڑ جائیں تمام کی زبان میں

۵۲۲
 تھے تو کب لڑی جو عشاقِ بختیہ
 لڑے وہو کیا تھارنج سمیچھ لو کمالِ آہ
 ہر شب کہ تھی سخت بیمار وہی غضبِ آہ
 ہر شب کہ تھی سخت بیمار وہی غضبِ آہ

عور شیدہ صفت روزِ شہِ دین کو سفرِ سخا
 ہر شب کو روانِ فاطمہ زہرا کا قمرِ سخا

۵۲۳
 تفصیل سے یہ حال جو تو کہیں کہیں
 کہیں ہی مضویں کہیں ہی دفترِ عالم
 دانہ پوسے جب قادیسیں میں سے اچھ
 کھجاری نرسے غرض اچھ

تھے تیز قدم سب طہنی راہِ رضا میں
 بس دوسری تاریخ ہوئی کہ ربِ بلا میں

۵۲۴
 دریا پوچھو مجھ سے کتنا تھکا ہے
 اسے مرے ایک امامِ دوسرے
 پچھو جو بیانِ پیاس کی تکلیف اٹھائے
 کان آگے تھی ٹھنڈے سے دل نہ پوچھو

کہتے تھے اس پیاس میں نعمت یہ ملی ہے
 تکلیف وہ جمیلی ہے تو راحت یہ ملی ہے

<p>۵۱۵ کھاتے تھے ترانی کی اور ایشیا کے ہوا خواہ مقرر ہوا تھا اور ایک کنا کے کوئی نوجواہ دین کی بجائے دین کے وہاں نے کی تھی چاہے شہزادہ کی مگر بیچھے تھے راہ</p>	<p>۵۱۴ اس نہر پہ پل رکھنے کی بھی جانہ لے گی اتریں گی جو فوجین تو زمین یا نہی لے گی</p>
<p>۵۱۶ کھاتے تھے عزیز و نقلے شہزادہ کھاتے تھے وہ بھی کنگل اختیار وہاں سے اور ایشیا تھے بہرے کو لیا شہزادہ کی بے نوز باہر پھرتی</p>	<p>۵۱۵ جہاز تو یہی حکم سے حکم پار سے سب بیچ و فروش ہو مری نہر کنار ایسے ان دریا سے جو ان فوج کے لئے ستر ہی تین مختلف ہو کر کوئی پاس راہ</p>
<p>میدان سے سبزہ ہے ترانی کی ہوا ہے نیمسہ تو بہت خوب جگہ لصب ہوا ہے</p>	<p>وہ دوہو پ کی حد سے زمین شوالہ نشان ہے آرام ترانی کے سوا اور کہاں ہے</p>
<p>۵۱۷ تاکہ وہ نمایاں ہو سکے پھر در اسوا خط سے آراہہ ہے کھنچے ہوئے لوار تانے لگے تیرے تیرے کوئی پھرتی پھرتا بچھڑے لے اودانہ تھی پھرتا</p>	<p>۵۱۶ شہزادہ بن ابین بان جلد بلا کہ کہدو اپنے خیمے اپنے اٹھاؤ کتنا تھا وہی زمین جوت اپنے کہاؤ قطع طنائین کر دینو کہو کہو کہو</p>
<p>شہر کے خیمے دریا جو کیسا ہے کئے انہیں یاں حکم اترنے کا ویسا ہے</p>	<p>جز صبر و رضا کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں شہر ہم اتریں گے ابجا نہیں رہ سکتے ہیں شہر</p>

<p>۱۲۱ تو کیا ہے فرشتے کا بھی نہیں تھا سادگی جو بڑی خوبی ہے کہ جو آقا کی بین سلیح و فضائل تو ہوں پوری در نہ بھی معلوم ہوا سے ظالم مقصود</p>	<p>۱۲۰ پہل جو برکت ہے منشاہ کے انصار عیان ہے کہ بڑے اکبار پتلا تھا جو غصے سے اور سخی تھا لگا رہے کہ اوپر خیر و نیکو</p>
<p>وہ قدرت حق صاف سر دست عیان ہو یہ تیغ مری منہ میں ترے مثل زبان ہو</p>	<p>۱۲۲ تم جو جاوہرین بڑے کرواد ہر آئیر کا ظالم سر روٹتا بالائے قدم پائے گا ظالم</p>
<p>۱۲۳ پتلا ہے حقارت کے نبی کا تمام کلمے کا بھی ہر یونین خالق علام زمین سے افضل ہیں منشاہ و شہنشاہ ہر چیز کا دو ادنیٰ ایک سحر تمام</p>	<p>۱۲۴ آگے قدم ہے او باہر پتلا در نہ بھی تو ہو گا جہنم کو روانا آگاہ ہے جبر کے مری سارا زبانا کیا ہے کہ یوں از قبیلات جلالا</p>
<p>جنگے لئے بنیاد ہوئی ارض و سما کی نام انکا حقارت کے لئے شان خدا کی</p>	<p>۱۲۵ شاید تو نہیں جانتا عباس علی کو سیف خدا کہتے ہیں دنیا میں مجھی کو</p>
<p>۱۲۶ کبسا تو سلمان ہی کہ انصاف خدایا غیبیہ لو افکند ہمیر کا ہے پیارا فدیہ حرم عرش سے لے کا شارا سنا چھان کا نہیں ایسا گوارا</p>	<p>۱۲۷ کیا ہے کہ اس کے منشاہ کیا ہے کہ اس کے منشاہ کیا ہے کہ اس کے منشاہ کیا ہے کہ اس کے منشاہ</p>
<p>ہمان بن مسافر ہیں چلے جائیں گے شیر اس نہر کو ہمراہ نہ لیجائیں گے شیر</p>	<p>۱۲۸ بجلی کی طرح کر کے یہ سر پر نہیں رکتی سر پر نہیں رکتی یہ سپر پر نہیں رکتی</p>

<p>۵۴ بیاد بچہ سدا کی عرش عالم ہے کیسے کہیں بڑے کسے کہیں عالم ہے</p>	<p>۵۳ چاہیں تو لادین پلٹیں تو لادیں تو کیا ہے جلا نیر تو کیا ہے</p>
<p>۵۵ سب کج امر کے سنا ہے ہن آین پیغمبر کو ہن کے پرے ہن اسی میں</p>	<p>تباہت ہن قدم منزل سلیم درضا میں سر رات پہ لکے ہوئے ہن راہ خدا میں</p>
<p>۵۶ عالم کا ترساؤن میں شاہ کو رکھا کوہن کا خانے کے کیا جو نہیں غنا یہ بڑھی ہے بھول جتاں انکار سب سے بڑا ہوا این اگر ترسے ابرا</p>	<p>۵۷ ان کو لکے کہتا ہے غلامین لادین یہاں لکے کہتا ہے دریا سے شاہین فرما کے قیامت کی عطش بھول جتاں دنیا کے لئے ہاں غلبہ کرے زین</p>
<p>۵۸ دریا پہ جو فیستہ والا ہے اللہ نے فرزند کو حق مان کاویا ہے</p>	<p>اس دھوپ کی برداشت نہیں لائیکے بچے بے آب تر پکرا بھی مرجائیکے بچے</p>
<p>۵۹ جان و جانگد غناری میں جن دولت ان کے سردار ہیں اندر کی سرکار کے غنہ ساری میں اللہ و عالم کے مددگار ہیں</p>	<p>۶۰ ایسا میں اسے کہتا ہے بی بی اکون بھی ضیافت کی ذوقاہ میں قیامت کو جانے بے ذمہ میں پہلی ہی ملاقات میں خاطر</p>
<p>منظور اگر ہو خلف شاہ نجف کو کو فر اسی صحرا میں بے چارے کو</p>	<p>دریا سے مسافر کو اٹھایا ہے کسی نے ہمان بلا کر بھی ستا پاسے کسی نے</p>

<p>۵۴۳</p> <p>یہ ہے کہ بی بی من زلف خط کا لکیرا عبا کے فرزند نے ماور کو پکارا چھٹی سی کوئی بی بی دو کو پکارا</p>	<p>۵۴۲</p> <p>یہ ہے کہ بی بی من زلف خط کا لکیرا عبا کے فرزند نے ماور کو پکارا چھٹی سی کوئی بی بی دو کو پکارا</p>
<p>تاریک ہے اس وقت جہان اپنی نظر میں فلوار چلے باپے بیٹھا رہے گھر میں</p>	<p>یہ واقعہ بھی حشر تلک یاد رہے گا دریا کے کنارے یہ لو آج سبے گا</p>
<p>۵۴۴</p> <p>آقا سے جناب علی کریم سا جارا بابا سے کوئی چھپے زور یا کاستارا پوچھا گا اگر زور یا کاستارا یہ ہے کہ بی بی من زلف خط کا لکیرا</p>	<p>۵۴۳</p> <p>نارازان میں بہت کثرت تھا روبا بند کوسان کا مطلق نہیں کہتا ہے جو ابھی غیظ میں آجائیں</p>
<p>پانی پہ یہ جھکے سدا تو مٹی ہے اس شہر میں خاطر نہیں ہما تو مٹی ہے</p>	<p>انھیں گے بھلا یہ جو اٹھانے پہ رہے ہیں گرمی کے ہیں دن شیرازی میں پڑے ہیں</p>
<p>۵۴۵</p> <p>میں نے تھک کر بی بی من بہت پکارا کیسے ہیں یہ دیندار کہانی پہ پکارا ان باؤں میں چھپے جو ہم کے لیے تھک پکارا غصہ میں نواؤں میں کہیں کہیں پکارا</p>	<p>۵۴۴</p> <p>یہ ہے کہ بی بی من زلف خط کا لکیرا عبا کے فرزند نے ماور کو پکارا چھٹی سی کوئی بی بی دو کو پکارا</p>
<p>یہ قوم بھی اس کے کوئی خیر نہیں ہے پر کھل گیا اردیسیوں کی خیر نہیں ہے</p>	<p>اسدم پوشش لٹکے پیر سے مولا عبا کے سب لو بہت شیر سے مولا</p>

<p>۵۹۵ گلاب سے بنی اہل حرم خدیجہ کے اندر پوچھو تو کہینہ نہ نکل آئی بویا بپر ملو اگر درسیان میں ایجان ببادر غنیمت نہ کر وجاہت بجائے کے صفدر</p>	<p>۵۹۶ چیسے بہت جلد بڑھتے مسو یہ زبان بھی در پہ چلی بن کھلتے حضرت صدیقی علیہ السلام کو ہوا کہیں سے اسے کھنچو تو ہم ایجان ببادر المحن</p>
--	---

سے محبت کا ہر وقت نہ محبت کا محل ہے
 نادان ہے یہ قوم نصیحت کا محل ہے

<p>۵۹۷ عباس نے اس حکم سے سنا چھٹکا اور نے سنی کی طیف بات اٹھا با اور نے چیرنے کا مقام سے نظر را حدت میں وہ مھلتے قیامت</p>	<p>۵۹۸ غم سے گرفت کی گھٹا پتھر پتی عجب غم زما ایسا ہے کہ پتھر پتی بیگم سے لڑنے کے تم سے پتھر پتی غم سے پتھر پتی پتھر پتی پتی</p>
--	--

کھانڈ سیرین یہ اہل ستم نے نہ الجھو
 لو آگ سے سر کی قسم نے نہ الجھو

<p>۵۹۹ وہ دہاؤ سپاہ لودہ لڑنے والا رہتی یہ بوسے لڑنے والا وہ دہاؤ سپاہ لودہ لڑنے والا رہتی یہ بوسے لڑنے والا</p>	<p>۶۰۰ گزیندین دنیا پر اتر کے روادار گزیندین دنیا پر اتر کے روادار گزیندین دنیا پر اتر کے روادار گزیندین دنیا پر اتر کے روادار</p>
--	--

جس بارہ دن ہو محبت نہ ہم کھد سے کہنے
 گرا لگی خوشی رہے آپ سے ابھی رہے

۵۵
 ہر کسی کے برابر باہم آ رہا ان بند
 سادات غیب کے ہیں ہوا باریاں بند
 تھی پیاس کی شدت کے صفیر کی بان
 ناک کی تھی یہیں سے ہوا بان

۵۴
 وہ شب تھی تپن تپن کی شب تھی
 اب بھی تو اسی بنک پست ہوتا ہے ہم
 ایک ایک گھڑی تھی غم و غم
 گھنٹا تھا سید زینو کا حکم ہر اکدم

پیدا تھی پیش ہر کی ذرہ سی چمکے
 چلتی تھی زمین آگ برسی تھی فلک سے

راؤ پہ سراپنا کوئی نہوڑاے ہوئے تھی
 بچے کو کوئی سینہ سے لپٹائے ہوئے تھی

۵۶
 آئی تھی آرا مقلد نام کو راحت
 آئی تھی قلب پوری اور مصیبت
 نساں وہ میدان وہاں آئی غفلت
 وہ روٹنا بار بار دکا وہ آنا تھی

۵۵
 عباس کے زمانے کے تھی خوش ذات
 دیکھو تو کہہ اریکے کس منہ پیات
 سچھ دھبا نہیں اعلیٰ کہ نہیں پیات
 پنہون آریں بن شامی بلاوقات

جب خوف سے ہو جائے تھے روتے تھے بچے
 پھر پیاس سے چونک اٹھتے تھے سوتے ہوئے بچے

سے چند نفس اور یہ زنت کوئی دم کی
 عباس کسی ہو نہ حفاظت میں حرم کی

۵۷
 ہر کسی کے لئے زلفین جو لہجائے تھی
 پونف کھپتے جاہل نے کی جلوہ نمائی
 طلعت علم کا کھانے جو دکھائی
 تھی یہیں پیاس سے ہر بند آرائی

۵۶
 عباس نے کی عرفی سے زلفین
 حضرت کا جو ہر دم سے تھی قرآن
 تھی یہیں حفاظت میں کوئی ہی قرآن
 تھی یہیں طواف حرم آقا باریاں

بے نور تھی شب غم میں نہ جن دما کے
 کہنے نہ سرد رخ تھا سینے پہ فلک کے

اس خیمے کے دربان ہیں ملک عرش علاقے
 کیا رہے ملا بند کیو قرآن حردا کے

<p>۵۶۱ پیر حسین بی بی اسلم محمد شاہ رور کے پتلی بی بی بی بی جاہ عباس سے حافظ تری مدح اسلم تگر میں دوران کابین کیا حال</p>	<p>۵۶۱ تکلیف زین اور کیونہ بی جاہ کافی ہون میں ہی آپ کے اقبال پانچا کیا نہ جو ادرسج بھی کرے شکار خیر کے کابین زری ہون</p>
<p>جس خیر کے جو گرد قلدار پست رہے اوس خیر کے ساکن سر بازار پست تھے</p>	<p>۵۶۲ یہ جتنے زیادہ کوئی پیارا نہیں بھائی تنہا ترا پھر نا بھی گوارا نہیں بھائی</p>
<p>۵۶۵ اکبر کا صدی تھیں باذیہ کر کیا کوئے تھے جا ملے تون ابھی پاس شب یک میں تم پر تے پوردار کوئی رضی سے ہر کہ بندہ ہو باچار</p>	<p>۵۶۲ مسلم بجالا کے چلا ابن بلال قاسم سے اور کیسے پتے نہ بی جاہ تم بھی تو روانہ ہو چکا جانے ہمراہ پکارا کہ نکار و دعا با زین بدواہ</p>
<p>مان باپ کا کیا دخل ہو خالق کی رضامین پلے ہن جو ناز و فے وہ بڑے ہن بلا میں</p>	<p>۵۶۳ تاج رفاقت سے نہ منہ موڑ پوپسار عباس کو تنہا نہ کہیں چھوڑ پوپسار</p>
<p>۵۶۶ کہتی تھی کہ کونسا خوش تھیں اب صبر نہیں دکھو نہ بیکار حال دیو اس میں ہون کا تھا ہر حال تاجہ ادر حسین بی بی بلال</p>	<p>۵۶۳ جسم پر تمہیں حفاظت ہونے کو ہفت اختر سارہ سے پیر بخور کہیں رخ زین سے ادر حسین ایک تھا شک فکیر کا کونو</p>
<p>پوران چڑھیں بیاہ کا دن آئے تو جانوں پورا یہ برس نہیں سے کر جائے تو جانوں</p>	<p>۵۶۳ ششدر تھی زمین ہوش بھی نہ چرخ کے گم تھے دسویں تھی شب ادر میں مہ جارد ہم تھے</p>

<p>۵۶ وہ روزے فلک کا تھقی آتے لگا شرف کی طرقت نہ ہو نکادہ البنا آہوں کی طرح ہار شاعری کا نکلنا وریا کے قورین سرور وارد ہو چلنا</p>	<p>۵۶ فراتے تو کیلو جو چاروب بناؤن راہ علی اکبر کے حسن خار شاؤن مری بو بو تہ کہ تو زمین کین بلاؤن چچین ہرول پنہ پیچے ککاؤن</p>
<p>بتا ہے پانی یہ صد ادیتی تھین موجین سقائے سکینہ کو دعاوتی تھین موجین</p>	<p>چلائی نضا پھر یہ فلق کس کے گی کل راستے لاش اسکی اندہرے میں ہوگی</p>
<p>۵۷ غور شکیب کبرک نے جب تیار کرکے آئے ز ققاد و ریہ نشاہ زین شاق نشہ میں ہوئے لمبوس کین ورنے لگے نانا کتے کبرک کو بہن</p>	<p>۵۷ سادات نیز غرقا بہان شیخ اکبر کا وان پر خیمہ چیمہ ہر کا جھکا اور غل ہوتا کورین میں فوج ہر کا تاغوش گیا شور فغان ابل ہر کا</p>
<p>بسل کی طرح اٹھتی تھین اور گرتی تھین زینب بیٹے لیے گردشہ دین پھرتی تھین زینب</p>	<p>سر کھولے ہوئے صبح شہادت ہوئی ظاہر شب حشر کی گذری تو قیامت ہوئی ظاہر</p>
<p>۵۸ باجائے کی عاشق تھی جو کین وہ مضطر بیاضہ بیخونے کتھی بھی رو کر ہر خیز تھین آج تباہی کا کیکر سیاں مرے آئے کھلو یہ ہے بہتر</p>	<p>۵۸ غور شکیب نے پہاڑ جو پہاڑ کھرا خود جاوڑ زینب بلبلی دامان کھرا منظر وہ بر آشوب بریشان کھرا کل غم کما مرع تھا کرا مان کھرا</p>
<p>جنگاہ میں شاہ شہدا جاتے ہیں لوگو ان باتوں سے دوسراں مجھے آتے ہیں لوگو</p>	<p>اسباب جہان درہم درہم نظر آیا ہر ذرہ میں اک جلوہ ماتم نظر آیا</p>

بجھانے تھے پیڑیں اس کشتہ کو
 پھیلے پورے وقت زحمت کرو جو
 یقین میں آکر اول ذرا ہر کو
 تھوڑے میں بٹھا دل سے ہر کو

یہ کہتے ہیں جو کشتہ کو
 غیب سے یاد ہوئے مولائے حق اکابر
 تھا اب نادر یہ بیان نظر شاہ
 لے لے کھانا جانے لگے کبھی جنگ

آخر تھیں اب سوگ نشین ہونا ہر زینب
 ہا عصر بہتر کے لئے زونا ہے زینب

صدقے ہوئے قدموں یہ امام دوسرا کے
 میدانے آنے لگے لاشے تھرا کے

زینب ہی مرضی تو خاک صدمی کی
 ہر نسل میں غمزدان لاشے کی
 تیرے ہر حق سے تم کو اسی کی
 نونہل ہر کجاہیں است کو بی کی

وقت نہ ملی روئی تھی فرین کو
 تالچ کیا بی بیوں سے زینب کو
 اپنی نہ دیا آہ سے غیب میں کو
 ہا ظہر حرم رو چکے نفا دو دن کو

خوش ہو کے ہر اکہ رخ اٹھا لچو زینب
 آمر ز شامت کی دعا کچھو زینب

نہے کما کون اب مرا غمزا ہی باقی
 تقدیر پکاری کہ علم دار ہے باقی

جن کو لگا تھا کوئی نہ نہ وہ کمان ہیں
 فضل تھو کہیں مجھے پیوہ کمان ہیں
 مجھے سے ان بھلے بتر وہ کمان ہیں
 تیار تھو پیوہ کمان ہیں

عباس نہ تھے نہ نظر کرتے آئے شاہ
 اک طفل درجے کے نکا صفت
 عباس کو چلا پڑا تھر ہوا
 تھر میں چلین اپنے پیوہ کمان

کوئی نہ رہا ہے نہ بیگا یہ سرا ہے
 جز خالق کو میں جز وکل کو فنا ہے

پانی کے لئے آپ کے کہشیں ذرا کو
 کیلو نگاہیں کہیں کہ سیکہ نہ نقصا کو

۹۵
 بیجا بیجا تھکانے کا بابا کو بلا
 نہ مڑی کے بیچے کا نہیں کوئی پھرو
 نہیں ہی چلی جو نہیں میں اپنا
 نہیں ہیں چھی با طرف با پر سے کلیجا

۹۴
 دو بار کہا بولنے کے لئے حیدر خان
 دو بار کہا چھپے کہ اپنی اسے اپنی
 میں دیکھے نہ نہ نیلے نہ بنوئی داہنی

نے آنکھوں کو گردش ہے نہ گویا فی ہے بابا
 منھی سی زبان منہ سے نکل آئی ہے بابا

چپ ہو کے نہ پھر مانگو پکاری مری بی بی
 داوی کی زیارت کو سدہ ہاری مری بی بی

۹۳
 پختہ ہی تھرا کے سے عباس میں گلزار
 ذرا ہونے را ہی طرف عورت گلزار
 جانی کے پس زینت طے پیدا بار
 کھنڈے کر اب خبر کرنے خان غدار

۹۲
 چلے جو نہ لگا کف کا بار
 پائیں پیکر کے مینے کے کھنڈے
 غنم میں تھی گم جو کھنڈے کھی ایس
 غنم کے نظر کرنے کھی ایس

ہے درد کیجے میں طیش و لگی نہیں ہے
 ہوتا ہے یہ ثابت کہ کمر لوٹ گئی ہے

چپکے سے کہا گھر میں چچا کے قدم آئے
 منہ چوم کے عباس پکارے کہ ہم آئے

۹۱
 جین جو وہاں برسے عباس کو کیا
 بلائے زمین غنم میں زینت شد والا
 جان میں سیاہیاں انہ سے ہو حلقا
 زبا را کہ ہے یہ غنم کی کیا

۹۰
 عباس تو تیش کے کہا اردو میں
 باہنی کے منہ پر بھی چھپو کا تھا جین
 کیا ہم سے غنم کی کیا چو کین نے
 زبا را کہ کوئی جام و با کینہ نے

پہلے سے نہ تدبیر کی اس حدت جگر کی
 جب اسکی یہ حالت ہوئی تب جگو خبر کی

اسطرح سے سوزش کین بھتی ہے جگر کی
 عباس چچا پیا سی ہون چو بیس پھر کی

<p>۷۷۵ کوئی بولنے لگا کہ کیا غز سے ملاؤ صدقہ نامہ دران کا میری سپاہیں بھاؤ سر میں تیرا پانی مجھے جی بھر کے ملاؤ سر میں تیرا پانی مجھے جی بھر کے ملاؤ</p>	<p>۷۷۴ غازی نے جو بزدل اور دودل کا اٹھایا دروازے پر رہا اور ایک ناز کو پایا اڑا اور اس کے بھر بھر سے کیا تو پایا آگ میں پانڈ کا لہو چھین لیا</p>
<p>یہ نیکہ الہی کو دے عمو کو دعا دی سوکھی ہوئی مشک کو نہیں سے اک مشک ٹھادی</p>	<p>نصرت کے کھانچ و ظفر سامنے آئے اقبال سے کہہ دو کہ عنان بھانے آئے</p>
<p>۷۷۶ جیسے گنگا کے نشان نشہ والا جیسے جگر کی جگہ باندہ دیا نیک کا تما فیہیہ نے کہیں سے نہ بھجائی کا دیکھا فرمایا کہ اے جان برا اور سریشیا</p>	<p>۷۷۵ گھوڑے پر پڑا نیکہ دل حسب دل قیامت کے سطلوت و نیکت یہ خبریں غور سے رو دیکھو یہ در عجب دیکھو عطف کر مہم و خلق ادفا صبر و دیکھو</p>
<p>مجبور ہوں دنیا سے گزرتی ہے سیکینہ پانی کی کر و شکر کہ مرتی ہے سیکینہ</p>	<p>پر وہانہ صفت شمع رخ پاک کی تو میں حاضر ہوئے آ کے نقیانہ جلو میں</p>
<p>۷۷۷ جہاں نے پانی جو فضا میں نہ برابر تھے زرد ہونے کے سچے سچے گل خارا اور دوقین میں بھانے کے سچے سچے ہمار اور دوقین میں بھانے کے سچے سچے ہمار</p>	<p>۷۷۶ انداز جو بھوار کا دیکھا دم زقار سب نیک بھولا فلک شہدہ کردار ریت کا جو بھیر ہوا سدا نہیں ضو بار اک شور ہوا زمین کے آگے وہ عکدار</p>
<p>سر اپنا کئے خم ادب شاہ امم سے رخصت ہوا جدر کا خلف اہل حرم سے</p>	<p>دہشت کے سبب درہم و بزم ہونے اعدا جانوں پہ نہی شکل نرم و ہم ہونے اعدا</p>

۵۹۱
 مطلع ہوا ہے زمین
 خورشید شہید رویں
 بازگشت و بازگشت زمین آتا ہے زمین
 بردارند ہر جمع زمین آتا ہے زمین
 باز رہتے رہتے زمین آتا ہے زمین

۵۹۲
 پہنچا جو تیس صفت باہدہ ضمیر
 اعدائے کار کے رہا اور صدام
 اس لشکر کے ہر نیکو فقط آئے ہیں نام
 زمین کا ارادہ نہیں لے کر اظلم

دوسرے سپہ دشمن دین کانپ رہی ہو
 دن کر دین لیتا ہے زمین کانپ رہی ہو

اس نہر سے اس مشک میں بھرا لائے پانی
 جسطرح سے ہات آئیگا بجا سیتے گے پانی

۵۹۳
 یہ عربیہ دل بند نہ قلعہ
 بیوش میں بیوش میں جو زمین کا
 نام آگیا ہوا زمین سے سلاطین کا
 سکے ہے روان ضرب کا ہے شہزاد کا

۵۹۴
 یہ دولت پواد رہی زیندگی صحت
 جلتی ہوئی یہ دیکھ میدان عیارت
 دل بھگتا آئی تے کہوں کیا ہوئی کا
 کا فوہ پہ ظلم غم ہو نہ یہ عیبت

سردار چھپائے ہوئے ہیں منہ کو سپر سے
 دل کا پتے ہیں ہیبت شمشیر ظلم سے

لازم ہے خیال آل رسول عربی کا
 لٹکر دو پاس ذرا اپنے بنی کا

۵۹۵
 ہر ایک شہید تھیں جاوے بن کی
 ہر ایک شہید تھیں جاوے بن کی
 ہر ایک شہید تھیں جاوے بن کی
 ہر ایک شہید تھیں جاوے بن کی

۵۹۶
 کیجئے پہلوان کہ زمین قوت آج
 انصاف کرو ہر ضرر دین ذرا
 خان سے دروغی کرو تم کو حجاب
 وہ ظلم تم نہیں لے رہا وہاں

ہے شور کہ ابن شہ مردان کی ہے آمد
 ہاں ماہ نبی ہاشم دیشان کی ہے آمد

یوں قول سے علم پھر گئے غیرت نہیں تم میں
 کیسے ہو عرب تم کہ حمیت نہیں تم میں

<p>۹۸ عمر بن عبد العزیز کی ایک بی بی بیوہ صاحبہ کے عمر بن قیس بن ابی حمیرا بن حیدر کی ایک بی بی عمر بن قیس بن حیدر بن خالد بن واہب کے ایک بی بی من کون جواب ناپ ہوئے ہے ہم سے</p>	<p>۹۷ اول نبی اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی سختی درخشاں کی بی بی نام علیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زخم پہ لگا کر فرماں فرمایا کہ جو کام علیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا</p>
<p>دیکھا ہے اس میں نہ سنا ہو گا ہم میں شک پیر اقبال سے جو در سے ہم میں</p>	<p>کہہ میں چڑھے دوش رسول عربی پر سوتے شب ہجر کو عی فرس نبی پر</p>
<p>۹۹ عمر بن قیس بن ابی ہاشم بن علی بن ابی طالب ابو بکر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد شمس بن عبد منظور بن کلاب بن مرہ بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن عبد مناف بن عبد شمس بن عبد منظور بن کلاب بن مرہ بن عبد مناف بن قصی بن</p>	<p>۱۰۰ اپنے ہاں سے نہ تیرا کہتا ہے کس شان سے شکر کا نشان سنگ میں گھارا میدانِ وفا میں کسی جاوید کے جھاڑا اگر صاف ہے کفر کی لٹی کو اجاڑا</p>
<p>یان مور و عنق و ہاں ساکن ہن سقر کے حیدر کے مخالف ادھر کے نہ او دھر کے</p>	<p>یونین میں سے نخواست کی گزین ہرین ہوسے گاتار زمین ہو گئی مہرب کے ہوسے</p>
<p>۱۰۱ عمر بن قیس بن ابی ہاشم بن علی بن ابی طالب ابو بکر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد شمس بن عبد منظور بن کلاب بن مرہ بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن عبد مناف بن عبد شمس بن عبد منظور بن کلاب بن مرہ بن عبد مناف بن قصی بن</p>	<p>۱۰۲ عمر بن قیس بن ابی ہاشم بن علی بن ابی طالب ابو بکر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد شمس بن عبد منظور بن کلاب بن مرہ بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن عبد مناف بن عبد شمس بن عبد منظور بن کلاب بن مرہ بن عبد مناف بن قصی بن</p>
<p>ہم پشت و پناہ، شرجن و ملک بین محاوم ہمارے بخدا ہفت فلک ہیں</p>	<p>کی عمر بمرسان جوین کہا کے علی نے دنیا کی طشدرخ نہ کیا حق کے ولی نے</p>

<p>۱۰۱ جسکی سزا ذرا زیادہ ہے کہ پھر میں نے کیا ہے تاروں نے بھی اک جلوہ ہوا رہی کیا ہے اوس پر کار کچھ نہیں تھی جو کیا ہے</p>	<p>۱۰۲ ہمیں فنا میں صبر آئے اور ہمارے انسان کو کیا جنگ کی جن تائب لائے روئے ہے خیر اگر تم کچھ ملائے صفتیں میں کیا کیا نہیں جنگ کیا ہے</p>
<p>۱۰۳ جو شیوہ کے بہشت آئی ہے سینے سے ہمارے دنیا میں بنے پھول پسینے سے ہمارے</p>	<p>۱۰۴ یا خیر خدا کہے جو دریا یہ جھکین گے رک جائیگا پانی بھی مگر ہم نہ دیکھیں گے</p>
<p>۱۰۵ مریا سزا طفوی عہدہ میں کر فوجوں پر سزا طفوی نہیں کی رہی سزا طفوی کے نبوی اسے جو غیب کی بھی ہم نے نبوی ساق اور زری بخدا نام و جوی</p>	<p>۱۰۶ ظالموں کے کھلا آؤ تو جانیں تو بچنے کے لیے جاؤ تو جانیں اپنی آکر اس شکست میں بھلاؤ تو جانیں چھوڑ کر سنا یہ جو وہ کھلاؤ تو جانیں</p>
<p>۱۰۷ پیدا فلک ہفت طبق کس کے لئے ہیں بہر تیل سے کامل کو سبق کس نے دئے ہیں</p>	<p>۱۰۸ لشکر میں ہمارے بھی زبردست بڑے ہیں کیا فاتح خیر سے نہیں لوگ لڑے ہیں</p>
<p>۱۰۹ ہم نے زمین سزا کہہ نہیں کہتے باہی زمین کفار ہیں ہم نہیں کہتے جڑی بوٹی کہ اور زمین زراعت نہیں کہتے جاننے میں ہی پوئے ہیں نہیں کہتے</p>	<p>۱۱۰ کاشکے پیدا کرنے آسن کر کا یا زمین نے ٹھکانے نصف زمین کو کا یا آستے ہر اک ظالم زمین کو کا یا زمین میں اوس نے زمین کو کا یا</p>
<p>۱۱۱ نے تخت نہ دولت نہ ولایت کی ہوس تھی ہم شاہ ولایت کے خلف ہیں ہی بس تھی</p>	<p>۱۱۲ میدان میں پریشان تھے پر سنا شکر کین کے ادھ ادھ کے سے بیٹھے تھے رنجی زمین کے</p>

<p>۱۱۱ پھر بیان ہے تا عجیب صفت سے ہم کی نعل تھا وہ سکل رخ کی بوزنات سے ہم کی لہجے کے لئے جان صفت خاک سے ہم کی تیسرے بیواؤں کے لیے تیری آغوش سے ہم کی</p>	<p>۱۱۲ کھفت برقع دارانی گھٹائیں چھٹی کراہی سادیا میدان و غامین بنداز گل کراہی سادیا میدان و غامین جو ہر تھے قیاس کے اس عجاز نسا میں کھلائے کراہی سادیا میدان و غامین</p>
<p>۱۱۳ اک شمع نے سائے لیا نانی کیونکہ سائے لیا کجا کجا کجا کجا کجا کجا چلنے سے نیت لہجے سے کجا کجا کجا انیسویں ہوا زہر سے کجا کجا کجا</p>	<p>۱۱۴ تلوار کے شعلوں سے جلے جاتے تھے ناری جل جلکے سوئے نار چلے جاتے تھے ناری</p>
<p>۱۱۵ یہ کتنی تھی بھولیگی نہ بیدار دھمکائی چلاؤ میں سنتی نہیں فریاد دھمکائی</p>	<p>۱۱۶ لاشوں سے یہ میدان دعا پاکے ٹھہری راکب پہ گری زمین فرسکا کے ٹھہری</p>
<p>۱۱۷ پورے میں اٹھانے سے طوفان اک خون کا دریا بواہرہ قتل کا میدان بھینے لگے قتل تو ج بد بیان کرنے تھے قتل ہی طرح جان بوجھ</p>	<p>۱۱۸ میدان میں سالم صفت دشمن کو چھوڑا بے چاک کے دشت کے دامن کو نہ چھوڑا</p>
<p>۱۱۹ یہ بارش آب دم شمشیر تھی زمین ڈوبے ہوئے سب زمین بے پیر تھے زمین</p>	<p>۱۲۰ میدان میں سالم صفت دشمن کو چھوڑا بے چاک کے دشت کے دامن کو نہ چھوڑا</p>

۱۱۵
 گر اس کی سب سے بھی تھی تھی تھی تھی
 اعلیٰ کے گلے میں کبھی کبھی تھی تھی
 نرس کے گلے میں کبھی کبھی تھی تھی
 تری تری تری تری تری تری تری

۱۱۵
 کبھی کبھی تھی تھی تھی تھی
 درانی زین میں صفین کا کاروان
 سب سے تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 جیلجیل اورین بک خزان دیو چین

ہر سبت روان دشت میں بھی سیل لہو کی
 پھٹتی تھی مگر پیاس نہ اوس عوبدہ جو کی

درا پہ کبھی گاہ سیا بان میں چکی
 جا کر کبھی نیر و نکی نہ ستائین چکی

۱۱۶
 تری تری تری تری تری تری تری
 تری تری تری تری تری تری تری
 تری تری تری تری تری تری تری
 تری تری تری تری تری تری تری

۱۱۶
 تری تری تری تری تری تری تری
 تری تری تری تری تری تری تری
 تری تری تری تری تری تری تری
 تری تری تری تری تری تری تری

دہشت سے فراموش سب انداز ہوئے تھے
 خود گوشے میں بہمان قدر انداز تھے

پانی کے عوض خون کی اک نہر روان تھی
 ظاہر میں بہا اور وہ باطن میں خزان تھی

۱۱۷
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی

۱۱۷
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی

میدان میں عدد خاک نذرت پہ پڑے تھے
 سرتن پہ نہ تھے رونگٹے ہر تن پہ کھڑے تھے

ناری تھے سبک اس سے کہ سرد و رختان سے
 سرد و رختان سے کہ قدم اٹھتے تھے دن سے

<p>۱۲۱ آئی جھڑکی سہیلی ہوتی تھی سیکو ایلنا پڑھائی ہوتی تھی اعدا کو وہ ہار تھائی ہوتی تھی چھڑکی کے چھڑکی ہوتی تھی</p>	<p>۱۲۲ لکھنے سے تمگاز نہ بنے غلام پہل بل کر چلا اور طلبہ اس کے ہاں سمجھیں اگر کسی زبان اسکے یہ امداد کہنے چوری تیز پوری سے یہ قتلوار</p>
<p>۱۲۲ غنڈے آ کر چھڑکی گروہ میں در آئی گروہ سے تیزی سے پھینک دیا سہیل کے چھڑکی گروہ میں در آئی چھڑکی گروہ میں در آئی</p>	<p>۱۲۳ یون مرگ مفاجات بھی فوراً نہیں آتی بھاگین کہ بھین بات کوئی بن نہیں آتی</p>
<p>۱۲۳ اس بارہ الماس آہن کو کیا دو جا رہی تھی وکتہ جو جو سن کو کیا دو خود دمسور بنیانی گروہ کو کیا دو گراں بین اسوار کو تو سن کو کیا دو</p>	<p>۱۲۴ ناری کوئی اس تیغ کا بل اور کیا ٹوٹنے سے تیز پانی کے پھل اور کیا پونہ کی طرح برکتی بل اور کیا بھگپتی سے ٹوٹنے کے پھل اور کیا</p>
<p>۱۲۴ فوج ستم ارا کے رسا لو کو نہ چھوڑا کالے جو علم برچھیوں والو کو نہ چھوڑا</p>	<p>۱۲۵ خون جس فوج چھڑا نا تھا بدن سے ذریا پہ نہانے کو یہ تیغ آئی تھی رن سے</p>
<p>۱۲۵ دعوا تھا بھین یہ کہ نہیں جیسے ہن پانی ہر بات پر آئے ہن تو یوں لینے ہن پانی</p>	<p>۱۲۶ ناری کوئی اس تیغ کا بل اور کیا ٹوٹنے سے تیز پانی کے پھل اور کیا پونہ کی طرح برکتی بل اور کیا بھگپتی سے ٹوٹنے کے پھل اور کیا</p>

<p>۱۳۱</p> <p>پانی میں جو اتر اٹھتا تو اس کو فوڈ نہیں جیابوں کے لینا دیکھنے کے لئے کہ اس کو تر ہو اس کے قطرہ سے</p>	<p>۱۳۲</p> <p>مرد سے کہو کہ دریا پہنچاؤ زہی پیر سے کہ تم شوق سے آؤ خود پانی پھوڑو پھوڑو بھی اسے خود اپنے کھانے کا تھوڑا دیا</p>
<p>سب مردم اپنی بھی برابر نکل آئے ہا تو نہ لئے پانی کے ساغون نکل آئے</p>	<p>۱۳۳</p> <p>سمجھو تو کہ میں نہر کو کیا لیکے کریں گے بابائے خبر دی ہے کہ ہم پیاسے مرن گے</p>
<p>۱۳۴</p> <p>قلینے بجالاکے یہ باہم ہونے کو گیا شاہ کے صدا دیہا کے ہر حصہ دو روز سے شہزادہ کو زمین سے پیاسا یہ ساغون لیز زمین سے لگائے آقا</p>	<p>۱۳۵</p> <p>پرتے ہیں وہ کہ کھائے تین غازی مگر بھی صدف کو لائے تین غازی کا وہ جو نہ لائے تو ستر لائے تین غازی کراکات پکھڑا لائے تین غازی</p>
<p>شہزادہ نہ حیدر سے ہیں کیجئے مولا پانی تو یہ موجود ہے پی لےجئے مولا</p>	<p>۱۳۶</p> <p>کس طرح خلل رتبہ سادات میں آنا سر جاتا ہے پر فرق نہیں بات میں آنا</p>
<p>۱۳۷</p> <p>گئے دکھ دیا ہے وہ شوقن بھلا لئے آئے ان کو تو ہی نصف بھلا یہ بھلا را تو پیاسا ہے شہزاد یہ پیاسے غرض ہے جو جاتے ہیں ہزار</p>	<p>۱۳۸</p> <p>وہ درخف کے پیر پابین دریا نہ ریا زرا نہ لئے بہ ابرو اپنی کہ نظر آیا کرب جو اور انہر پہ بادل نظر آیا بیست تین کو بائیس کے ہر آن ہنور آیا</p>
<p>دو روز سے پانی نہیں آقا کو ملا ہے میں پیاس میں اپنی بھلاؤں آردا ہے</p>	<p>۱۳۹</p> <p>اس جہر سے کہے پر تو کا جیابو میں گذر تھا وہ برج کے آبی تو یہ حیدر کا قہر تھا</p>

۱۳۳
 پیکلے کی پانی سے نکلنے کو کہتے ہیں
 کاغذ سے پکھا اور کیا کھوڑا کہتے ہیں
 راجی ہوا کشتی کی طرح ہر سے نکلنے کو کہتے ہیں
 بان موج سے نکلنے کو کہتے ہیں

۱۳۴
 ناگاہ قریب آتی بہشتی کی سواری
 اس اور کے چکر دوہرا ناکہ باری
 یہاں سے نکلنے سے کہتے ہیں
 اور یہ چرخان چکر بندہ سے پوجا جاتی

۱۳۵
 وہ نر سے غصہ میں چلے آئے ہیں عباس
 لودھ مرد پانی لئے جاتے ہیں عباس

۱۳۶
 خاطر جو سکینہ کی اٹھین مد نظر تھی
 منہ پر تھی سپر شکہ پہ پتلی کی سپر تھی

۱۳۷
 اس ناکہ کے لئے جانے کی کج بونین ہوا
 فرار کی ہو چھٹے گا تنجا عو نہیں جیر چا پو
 دو لاکھ نے ان جعفر نہانی کو نہ روکا
 کھانا پیکلے کا نہ ہوا ارتقا اصلا

۱۳۸
 نظر پاتا تھا لوار مذکوری کی تری چوہا
 ناگاہ لگا آکھ میں اک تیر جفا کار
 فرمایا مری آکھ فدا سے نہ ابار
 کچھ عین خوشی بندگی کو وضعی بھار

۱۳۹
 سستے ہو جو کچھ غلغلہ سیف خدا ہے
 مرجاؤ چھری مار کے تم خود تو بجا ہے

۱۴۰
 پر فرق جو اوس آنکھ کی بینائی میں دیکھا
 نیمہ کی طرف سے تہائی میں دیکھا

۱۴۱
 سانسے بلو کے سالون سیرا کے
 ہوا اور جان فوج سے جن سے بجا ہے
 کھوڑا کھوڑا کھوڑا کھوڑا کھوڑا کھوڑا
 ہر کی پیکلے کی نکلنے کو کہتے ہیں

۱۴۲
 ہوا اور کے سالون سیرا کے
 ہوا اور کے سالون سیرا کے
 ہوا اور کے سالون سیرا کے
 ہوا اور کے سالون سیرا کے

۱۴۳
 تلواروں سے نیروں سے اسے جلد گرا دو
 پانی کی طرح خون علم دار بہا دو

۱۴۴
 نیمہ کی طرف سے تہائی میں دیکھا
 اب شکہ سکینہ بھی چسناؤ نہیں جاتا

<p>۱۲۶ اس کو بکری کہیں آئے تیران چھپنے کے بجائے ابھی جاؤ تھے میدان جلانی تھے نہت خجف کے پیران پٹاہ خجف آؤ دے دینے اس ان</p>	<p>۱۲۵ اس نور سے تیار ہے کجا پیر بیانشہ زور کیا اسے برادر جیمین کے اور کہا ہے برادر سوز خجف ہو اسم ان کر</p>
<p>سونپا تھا تھیں بازو کے شاہ شہدا کو حضرت ہی اور بونگی سلامت میں چچا کو</p>	<p>باقی فقط اک بھائی تھا افتاد و دین بو گھیر لیا اسکو بھی جلا دون نے زمین</p>
<p>۱۲۳ بیٹھتین کمر خاتم کے باہم تھا خیمین علی آؤ راز خجف جاو دامان علمین کے سے کو چھاو اعدا کے کو پیا ہے کو تیرے نکلاو</p>	<p>۱۲۴ زمین کے پیر پونے کھنک کے چادر لالو تیرے کو بال دعا تا گو تیرے میدان سے زندہ پھرین عیاش اور فاختے میں زور کے کمر سب پیر</p>
<p>سنبام کا شکر مٹوے پھر اسے سقام از غے میں لینو تے گھر اسے</p>	<p>تیر دیر دیزرہ و خجف کے زچادے عباس کے کو اللہ برادر سے ملا دے</p>
<p>۱۲۷ چلی زور عیاش لالو ناگہ سر اطر سے گری راہ میں چادر فق ہو گیا تھو کے پیرے کتے کتے کھلایا مٹو لیکھنا</p>	<p>۱۲۸ کھو گئے تنہا سا کینہ پیر با باز خدا خاک میں لجا میں یاری تگھری ہوز زانیہ میں تیری کی سواری تگھرایا ہے اپنی یہ زور نقش پیر</p>
<p>گر پڑ سنا سے چادر کے مے جی یہ بنی ہے سنتی ہوں سہا گن کے لئے ہر شگنی ہے</p>	<p>شہر مندہ چچی سے نہ چھو کیو یار اس پیا ترے سے کھو کھو دیو یار</p>

<p>۱۲۱ جلدی اور ہلاکت کے لئے زور دیا بولی اور سلامت سے باہر کی گئی دربارے بھری شاہ کے لئے تین چھاتی گھڑی کے سر جو جاوہر کی آئی</p>	<p>۱۲۰ کچھ سینوں سے دو مچھائی شہان کو چھلکے یہ ہی بھی ہے چھاتی منگے کی کینہ میں یہ کھینچ لائی پارہ سے ملنے کو چھلکی دیا ہی</p>
<p>۱۲۲ عباس کو بیٹے کا خدا بیاہ دکھائے سرسنگے نہ خشکو مر اللہ دکھائے</p>	<p>۱۲۱ ہے یہ ضیافت کی نئی شکر شرکی فاقدہ تو نہ توڑو ایا کر توڑی پدر کی</p>
<p>۱۲۳ شہزاد کے جانگلی بھڑوہ کا پیر جھپٹی اور چھائے کے کینہ میں بھڑوہ سے اور گری حالت ہوئی پیر جلدی سے اور جانگلی بھڑوہ اور پیر</p>	<p>۱۲۲ جب سے اسے پیر نے زور دیا دربارے اور پیر کا بیاہ خضر کے طہار کو جوڑ کر نکال لایا شہی میں منع شہر دانکا ملایا</p>
<p>۱۲۴ اور ہی نہ روا اس نے گرمی روکے زمین پر پھر چوڑیاں ٹھنڈی کین ملی خاک جین پر</p>	<p>۱۲۳ سقے کو نہ اک پانی کا قطرہ دیا ہے ہے ٹھنڈا علم شاہ شہدان کیا ہے ہے</p>
<p>۱۲۵ جلانی کو ملائے دراب کو چار روایت کے غل ہو اور پائے کنارے بین لٹ گئی وارث کے منیا سے سہار مخمس ہوئے کر جو یہ حضرت کو چار</p>	<p>۱۲۴ یہ ہے سکینہ کو کیا کو دین بڑا شان سے پہنچا خلیفہ ساقی کو زور بون آیا نظر لائے سے عباس لاور ہین اٹھ کر ہے پہلو دین زور</p>
<p>۱۲۶ اب خاک اور زانی ہوئی جاوہر تو جیسا ہے سایہ میرے والی کام سے کراٹھا ہے</p>	<p>۱۲۵ پانی تو نہیں خون سے مشکیزہ بھرا ہے سقائی کا تھا ہے جو سینہ بددھرا ہے</p>

<p>۱۵۱ خوشی ہو تاکھ سے جانی کی کیا بہتر ہے پیوست ملا ناواک شفا نا سوڑا اول زو جگر ہو کیا صفا لو اور دے کہیں گے بیاد نہ لانا</p>	<p>۱۵۱ جانی کما اور بھائی سے لے لے لے لے نہوڑنے کے بیٹھتے ہیں پیارے چوہا دور دے کے کہا تاکھ تو کھو دے نہ لے کچھ تین کو دے کہو کسی بیٹھا</p>
---	---

ہے یہ مرے سامنے کیا ہوتا ہو بھائی
تم مرے ہوشیہر تھین رو تا ہے بھائی

<p>۱۵۱ یہ کہتے تھے جو نزع کی حالت ہو ننگ کا نیا پلین انگلیان پہننی رہی افسانہ آنکھ سے اور کورن ہو اجاری سکھوں جو دھلنی کی کو بھائی جاری</p>	<p>۱۵۱ شفاق ہوں آواز کا آواز ناوا عباس حسین ابھروں تو اٹھاؤ یتیم ہوں سب سے سب سے ملاؤ سب سے سب سے سب سے سب سے ملاؤ</p>
---	--

جھپکی نہ پاک بھی کہ قضا کر گئے عباس
آنکھیں سوئے مولادین اور مر گئے عباس
بیس برس تم مری گو دین پلے ہو
یانس کے سہارے پہن چھوڑ چلے ہو

<p>۱۵۱ نکھو دیکھ کے کہتے تھے جانی کہیں میں خنجر کے ساتھ ہوتے جانی تم سے نہ قفا دار نصیب ہو سے جانی تو لو اور دن سکا کرے میرے خیاں جانی</p>	<p>۱۵۱ غازی نے کہا ابو جعفر کے لہجے کی عرض غلام ارشد صدقے ہو امولا اس دور میں زخمیوں کے لہجے تیرے شفا پائی نہ خادم ہوا اچھا</p>
--	---

پر آنکھ نہ کمانے سے میں گھبراتا ہوں آقا
خرد زبار سے رہا جاتا ہوں آقا
اس رنج سے کس طرح بھلا دل کو کل آئے
تم سے کس لیے ہر پیرا سے نکل آئے

<p>۱۶۱ جہاں میں تھوڑے سا سا کون سا کون سا جہاں میں تھوڑے سا سا کون سا کون سا جہاں میں تھوڑے سا سا کون سا کون سا جہاں میں تھوڑے سا سا کون سا کون سا</p>	<p>۱۵۸ جہاں میں تھوڑے سا سا کون سا کون سا جہاں میں تھوڑے سا سا کون سا کون سا جہاں میں تھوڑے سا سا کون سا کون سا جہاں میں تھوڑے سا سا کون سا کون سا</p>
<p>آنکھوں میں جہاں اب مری اندھیر ہو اہی شیر سے آفت میں جدا شیر ہوا ہے</p>	<p>ان باتوں کے دل میں مرے ناسور رہیں گے تا حشر یہ پیارا آپ کے مذکور رہیں گے</p>
<p>۱۶۲ جہاں میں تھوڑے سا سا کون سا کون سا جہاں میں تھوڑے سا سا کون سا کون سا جہاں میں تھوڑے سا سا کون سا کون سا جہاں میں تھوڑے سا سا کون سا کون سا</p>	<p>۱۵۹ جہاں میں تھوڑے سا سا کون سا کون سا جہاں میں تھوڑے سا سا کون سا کون سا جہاں میں تھوڑے سا سا کون سا کون سا جہاں میں تھوڑے سا سا کون سا کون سا</p>
<p>تم نوح غریبان ہو ہر اک دکھ کی ودا ہو روضہ پہ بلا لو مجھے اعجاز منسا ہو</p>	<p>ایذا سے چھٹے جا تب کو تر گئے بھائی تم تر گئے دنیا سے تو ہم مر گئے بھائی</p>
<p>۱۶۳ جہاں میں تھوڑے سا سا کون سا کون سا جہاں میں تھوڑے سا سا کون سا کون سا جہاں میں تھوڑے سا سا کون سا کون سا جہاں میں تھوڑے سا سا کون سا کون سا</p>	<p>۱۶۰ جہاں میں تھوڑے سا سا کون سا کون سا جہاں میں تھوڑے سا سا کون سا کون سا جہاں میں تھوڑے سا سا کون سا کون سا جہاں میں تھوڑے سا سا کون سا کون سا</p>
	<p>کیا کیا نہ تم میرے لئے سہ گئے بھائی تم مر گئے اور روئیکو ہم رہ گئے بھائی</p>

۵۱
 اگر دو پستانوں کے لیے لیلیٰ منہ
 آغاز کیا آریہ و شمس کے
 پڑھنے کے کما قاطبہ شمس کے

۵۲
 صبح سفیدی از قیامی جو کوی
 بنیابن نظر آریہ ہرست سیاہی
 اب ایک اور سفید سیاہی
 سستی کی سری پویا کی بین سیاہی

پوشیدہ ہوا دسے قمر جرج برین میں
 چھپ جائیگا اب چاند ہمارا بھی زمین میں

اب تیغ ہے اور حلق شہ جن دہشہ ہے
 اب داغ ہے پتیر کا اور میرا جگر ہے

۵۳
 شب بظہر صبح بایگادو بار
 چھپ جائیگا ہر جگہ جانیگا
 چھپ جائیگا ہر جگہ جانیگا
 چھپ جائیگا ہر جگہ جانیگا

۵۴
 اب صبح کی کاون حال میں
 اب صبح کی کاون حال میں
 اب صبح کی کاون حال میں
 اب صبح کی کاون حال میں

ضو ہر بین شام تک چھپے گا
 خورد مرچا گھڑی دن سے چھپے گا

سنگ نکلنے سے تیغ پتیر کو دیکھا
 حلقوم پہ چلتے ہوئے شمشیر کو دیکھا

۵۵
 صبح بہت جلد ہوئی چنانچہ
 صبح بہت جلد ہوئی چنانچہ
 صبح بہت جلد ہوئی چنانچہ
 صبح بہت جلد ہوئی چنانچہ

۵۶
 صبح تھی آئینہ حال نہیں
 صبح تھی آئینہ حال نہیں
 صبح تھی آئینہ حال نہیں
 صبح تھی آئینہ حال نہیں

گل شمع مری قبر کی زہمار نہ ہوتی
 لے صبح جو تو آج نمودار نہ ہوتی

دل سے کما آمد یہ اوجہ کی نہیں ہے
 اب خیر مرے گیسو دن واسے کی نہیں ہے

<p>۱۰ غمگین کی تھی سبکدوشی مگر آنکار اس وقت میں نہ ہوں میں ہر پہلے میں پہنچا یہی کیا اذیت کوئی دینا ہے ولازار کہ شخص ڈرا رہے مجھے کچھ سے تیار</p>	<p>۹ سورج کی کرن ہنر بھرا ہے اپنی جو فوج زور و قابو ہوا فوج طلائی مغان ہر کر رہے تھے زخمی سر اس اور خاطر دینی تھیں تھوڑی دہائی</p>
<p>۱۱ گھڑ کی کوئی دیتا ہے توڑ لانا ہے کوئی موتی مرے کا لون کے لئے جاتا ہے کوئی</p>	<p>۱۰ آہ دل زہرا نے جگہ قلب میں کی تھی خورشید کے خرمین میں بھی اک لگی تھی</p>
<p>۱۲ وہ سردی صبح وہ جھلک دیبا بان وہ سردی صبح وہ جھلک دیبا بان فنا خوسید خوسید خوسید خوسید دل کھینچتا تھا فوج خوسید خوسید</p>	<p>۱۱ خورشید کے پر لے وہ دند کا چکنا وہ لڑکی پھر کے ساغور سے چھلکنا اور خیمے میں شیر کی بیہوش کا لکنا مرنجاک پہ ہر تر تہ اور دے کے چھلکنا</p>
<p>۱۳ خورشید کی وہ جلوہ گری اوج سما سے اور خیموں میں بچھنا وہ چراغ خون کا ہوا سے</p>	<p>۱۲ عالم تھا یہ اس دم حرم خاک نشین پر تسبیح گرسے ٹوٹ کے بسطرح زمین پر</p>
<p>۱۴ سلطان تانی کی نسل خوسید خوسید نے جب نسل خوسید شاہ عرب کو غارت میں ہوئی نسل خوسید شاہ عرب کو فرما یا بصد اس کہ مرنا تو ہے کیا یہ ہے خوسید جی جبر کے کیا گار ب کو</p>	<p>۱۳ دانک شامیوں میں صبح کی نسبت کی غماز قمارہ تھا یان صبح کا سچ سی آواز اس سمت سجائی تھی دل فوج و غماز بان سینہ زان تھے حرم شاہ آواز</p>
<p>۱۵ کیا جلد شب قتل گئی دل کو قتل ہے اب تیغ کی محراب ہے اور سجدہ حق ہے</p>	<p>۱۴ اوس سمت علم سب علم فوج ستم تھے یان فوج تھی انشکوئی اور آہوں کے علم تھے</p>

<p>۱۶ یوسف کو جو چھپکان اپنے بھائیوں سے مولا بس چند روز کو وہ کیے کہ ایک سے جو آیا بے براری حضرت یوسف کے جو آیا پیش ہوئے پھر دیکھا دیکھے اور کاجاوا</p>	<p>۱۷ بجاد کو زہرا کے نازی خانے ٹھکانا اور دست دعا کھٹتے تھکانا اندر کو رو کر یہ بعد عجب بنا لیا یار بس میں آری راہ میں منگولوں کا</p>
<p>۱۸ جسم یہ رسول کا ترسے حال ہوا ہو اس بندہ احقر کو کیوں خوف درجا ہو</p>	<p>۱۹ لے رہی ہر گل تو شہ تسلیم و رضا تو منزل مقصد پہ مسافر کو لگا کر</p>
<p>۲۰ یار جب بیان تمہیے کل ہر اک راز پیغمبر نہیں تاج اس کے ہوں ممتاز نازان نہیں اس پر ہوں صفا جو خور و خور جو ہے ناز تو یہ ناز</p>	<p>۲۱ خفا سے تین بندہ ہر یار نہیں با نابینا نابینا نہیں سے لاکھوں میں دراصل ہر اس خفاک مطلق ہوا دریا ہر</p>
<p>۲۲ بھسا مرا مہو دے میں بندہ ترا ہوں تو شاہ مرا ہے میں ترے درگا گدا ہوں</p>	<p>۲۳ یہ میں نہیں کہتا کہ ظفر دیکھو یاد ب مقبول شہادت تو مری کچھ یاد ب</p>
<p>۲۴ جب تک کہ لڑنے درو زدن میں وہ تار جال لڑنے لڑنے کے دار دروازہ گر جب میری بان کے فریاد نہ کی کہ میں بلو کہ پور</p>	<p>۲۵ یار اپنے نظر آنک تیرے خشتی کن دریاہ رسولان نے بھی کسی قطع نہیں چھو نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں چھو کر اب عشق سے اپنے تو اور</p>
<p>۲۶ رستی میں ترے شیر کو جب بانڈھ لیا تھا قدرت تھی ہر اک طرح کی پر صبر کیا تھا</p>	<p>۲۷ سینے کو مر سے نخرن تسلیم و رضا کر ثابت قدمی تو مرے قدموں کو عطا کر</p>

<p>۱۹ جانی کہ مرے زہر و فاجہ کیا لایا صد بارہ جگر ہو کے دہن سے نکل آیا ان ملک و دن کو بھی بچھو اور بنایا خیر نہ کر کوئی حرف شکایت کا نہ لایا</p>	<p>۲۲ یغز وہ جان بخش نانا شاہ نے جس نے بنائش ہوئے زخیر کیا بھول گئے تعم اور اہل حرم کے کہا با دیدہ برہم خیر بنائے خیرین کی دنیا ہے چم</p>
<p>خیر کا مرے حلق پہ بھی جبکہ گذر ہو امت کی و غالب پہ ہو اور سجدین سر ہو</p>	<p>کھمرا دتہ اس ملک عدم کے سفری کو رو کا ہے کسی نے بھی نسیم حسری کو</p>
<p>۲۰ شغول مناجات تازہ کا وہ کیا بنا جو عشق اسی سے نڈائی قضا تیسرے عشق آبیہ میں خیر تھارا سہیچہ ہو لو عشق صادق ہو پکارا</p>	<p>۲۳ زیب کو دیا حکم کہ جاوے اور تارو اب اسے یہ سیکھئے کہ گھر کو تارو اس کہ سبھی سے یہ فرمایا کہ زور تارو زبان سے کہا جو لے کر تارو</p>
<p>دریا سے کرم جو ف میں ہے تیرٹی عا سے کیا انگٹا ہے مانگ لے تو اپنے خدا سے</p>	<p>عابد سے کہا رگہ کے چین اسکی چین پر بستر کو اٹھا ڈال بس اب سوؤ زمین پر</p>
<p>۲۱ نہ نہ شہید و نکاحین کو باہر سلطنت خیر تھیں دیکھا غفار لو زہی خدائی کا تھیں سر و اختیار نہ نہ خیرین دست کا بھی خیر کیا اور</p>	<p>۲۴ جانی سے گئی بڑھنے وہ وقت نہ کھولنے کا ذکر جو نہ کرتے ہو بھیا کیا کھینچے گا انہیں مسلم بیان کیا جاہلین ان جانجی خدا کو ہو کیا</p>
<p>جنت دو جسے چاہو جسے چاہو ندو تم نختار مری ساری خدائی کے تو ہو تم</p>	<p>مسلم کا اگر کیجئے چہ مسلم تو بجا ہے یہ دلیں میں کس ظلم سے وہ قتل ہوا ہے</p>

<p>۱۲</p> <p>۲۵</p> <p>کھلنے کا جو حافظہ سونے سے نایاب زینت کو جلال اسد اللہ تبارک و تعالیٰ بولی کہ کیسے نہیں دیکھا مر اسایا رہبان نے اسے ہی غصہ سے منہ دیکھایا</p>	<p>۲۵</p> <p>بہن ہر مین رہنے کو کہتے نہ یا کھر رویا بھی نہ ہوتے گا کوئی لاشہ جا کر دل کو دھتا ہے یہ سلم کی غریب یا بطنی پر چالیسواں سلم کا کرد آج بورد</p>
<p>۱۳</p> <p>۲۶</p> <p>لوٹنے کے شقی بنت شہنشاہ زمان کو میں آہ کے شعلے سے جلا دوں گی جہان کو</p>	<p>۲۶</p> <p>دل کھولکے مشغول نقان ہوئیگی زینب آج اپنے مسافر کے لئے روئیگی زینب</p>
<p>۱۴</p> <p>۲۷</p> <p>ادب و نقت صدا فاطمہ نہ کہتی آئی خاموش ہوئے جسے حیدر کردار کی جاتی پہچان سے اگر کوئی نہ نصیب نہ اٹھائی دوڑنے سے کسی شخص کی ہوگی نہ رہائی</p>	<p>۲۷</p> <p>۲۸</p> <p>ہو جہلم سلم تو زینب سے ایک کو نکلاؤ نہ تیرا جو وہ پیچھے سے پرتاک پیداؤ ہو جو تو کو بھی اتنی پرتاک پیداؤ تیرے لیے کہ زینب کے دل کو نہ کڑھاؤ</p>
<p>۱۵</p> <p>۲۹</p> <p>ہو جائیگا اک حشر جو تو آہ بھسکرگی کیا روح بنی سے مجھے شرمندہ کرئیگی</p>	<p>۲۹</p> <p>محتاج ہے پانی کو پسر شیر خدا کا جہ سلم کمان اور کیسا سوم ہم غرابا کا</p>
<p>۱۶</p> <p>۳۰</p> <p>مخبرتی اور دوزخ کی خبریں اٹھائی بچیں شہادت کے لئے با اپنے جاتی راہی رضایہ ہو کر سر ہری جاتی پہنچے پانچھ پانچھ کر آئی تو آئی</p>	<p>۳۰</p> <p>۳۱</p> <p>ابعدہ کے لئے سے ہر خبر کا ہیکل بچا ہے بے بار ابعدہ کے لئے سے ہر خبر کا ہیکل بچا ہے بے بار</p>
<p>۱۷</p> <p>۳۱</p> <p>امت کے لئے علم جو اٹھائے گی توجی پر احسان ترا ہوگا رسول عسری پر</p>	<p>۳۱</p> <p>بے فائدہ ہے رو د بدل فوج شقی سے تم متفق و چادر کو بڑھاؤ لو ابھی سے</p>

۵۳۱
 زینب بنتنا پختن فاطمہ حبیبہ
 آواز پر کیا جب ہم
 کہنے لگی کہ تاج حضرت محمد
 پہنچے فاطمہ اعلیٰ سے تقدیم

امت پر فدا اپنی مین اولاد کر دین کی
 بچاؤ دنگی مین ادنکو نہ بر باد کر دنگی

۵۳۲
 زینب بنتنا پختن فاطمہ حبیبہ
 بولم ہون بولم ہون بولم ہون
 بولم ہون بولم ہون بولم ہون
 بولم ہون بولم ہون بولم ہون
 بولم ہون بولم ہون بولم ہون

یکساں ہو مین جنگل مین رہوں یا کہ وطن مین
 لیکن نہ جدائی ہو کہی بھائی بہن مین

۵۳۳
 زینب بنتنا پختن فاطمہ حبیبہ
 زہرا کی صد آئی کہ زینب بنت علی
 بابا بھی سخی تھا زہرا اور زینب بنت علی
 ظاہر مین زینب بنت علی ہے پوری سخی
 لیکن بھیجے ہم مین زینب بنت علی

ہر رنج و الم و پسر گزار کیا زینب
 امت سے مگر بھائی کو پیار کیا زینب

۵۳۴
 جانی کی محبت کو جانی کی بے ہولت
 زینب سے سب سے زیادہ محبت
 دولت مری اس وقت نصیب تین
 عاصیو کو اس وقت نصیب تین

دے راہ خدا جان حسین ابن علی کی
 درگاہ خدا مین ہے بہت قدر سخی کی

۵۳۵
 جسم پنا فاطمہ زہرا سے کہ
 غش کھا کے گری زینب بنت علی
 ناموں نبی ہو کے گری زینب بنت علی
 کر ایک کرا نہ دیکھے تھیں اس اور

مختر تھا عیان چہرہ سلطان زمین مین
 سب بیان خاموش تھیں اس رخ و سخن مین

۵۳۶
 کوئی تھی یہ نصرت کوئی جاہر کو جگا
 بابا کو چھوڑے یہ کینہہ کس کا
 جلائی تھی باہر چھوڑے یہ کینہہ کس کا
 نہ بولے کہ سند مہر سے نانا کی باؤ

فریاد یہ تھی عمرت شاہ شہدا کی
 پر دس مین لٹے مین وہائی ہے خدا کی

<p>۱۲۱ دیواری بیضا کہتی تھی ان کا لیاؤ سوار کی آمد سے پراپنا جاؤ ان جلد سوار سی نشہ کی کاؤ عباس علی سب پیکر کو لو</p>	<p>۱۲۰ غور نیک شرح نہ سوان ملک حنی والا چرخ کے اندر وارن میں اوجلا حیران ہونے سب ملک عالم بالا پے کر رہے قدرت اللہ تعالیٰ</p>
<p>۱۲۲ اس وقت قیامت حرم شہ میں بڑی ہو اب زینب و شیرین زہد کی گھر سی ہو</p>	<p>۱۱۹ ہم سمجھے تھے خورشید ہواک چرخ برین پر لود و سرا خورشید یہ نکلا ہے زمین پر</p>
<p>۱۲۳ قیامت سے علم کرنے کو نہیں برابر سچے درد از سہل کے لئے ہم کیا پردہ و زخمی کا اٹھا یا بدن زار اوس وقت تھے آثار قیامت نمودار</p>	<p>۱۱۸ سچے صلح ہواک ایک نازی ادا نے حضور و نظام وہ نازی آرا تہ صفت کہنے کے شاہ جاری نوانے تھے کیا چینی کی بوجہ باوی</p>
<p>۱۲۴ زینب نے عجب حال کیا بھیجے میں آکر رونے لگی سینے سے سکینہ کو لگا کر</p>	<p>۱۱۷ لاکھوں ہی اود ہر دشمن میں تیغ بکف ہیں جو حق پہ ہے ہفتاد و تن اسکی طرف ہیں</p>
<p>۱۲۵ قیامت سے نمایان ہوا ان کا شمار قیامت سے فصلوں کو چھلانے انصار خوش ہونے کے پہلے زینب شہ برابر بیخبر ہوا کہ ان کے لئے غار زینب</p>	<p>۱۱۶ حضرت خنکایا علم ان اسلام آجھونے آگاہ ہونے لاکھوں کے نام دین پہ لکھے نعتیں ایک تھے نام کیا وہ علم لکھتے تھے تہذیب کا نام</p>
<p>۱۲۶ اصحاب اٹھے شہ کی جو تعظیم کے خاطر اظہاک کے ترسم ہونے تسلیم کے خاطر</p>	<p>۱۱۵ یاد رہے علم آگے وہ خوش ذات اٹھائے ہاتھوں سے بھی جینے سے بھی جوات اٹھائے</p>

۵۲۲
 دو گنا علم اور سیکو جسے جاہلیکا فساد
 ہر ایک نبین اور اسکے اٹھانیکا سردار
 فرما کے چپ ہونے کے ساتھ ایشہ اور
 قلاب فرخ شہید کے عالم کے آثار

۵۲۳
 جعفر بن اداریں نبین کے چچو در بن
 روق یہ علم کی بین علم کی بن
 سب اور کے مننے اسی اصدور بن

ہو کر مبسم کہا شاہ شہدائے
 جاہل تھا جو بندہ نے وہی جاہل خدانے

حضرت سا کوئی دین کا سردار نہ ہوگا
 عباس سا دنیا میں علم دار نہ ہوگا

۵۲۴
 باہر نقاشاہ کے کرنے کے تقریر
 کیا جانے کی شخص کی باور ہوئی تقدیر
 عباس دلاور کو بکار سے شہید
 اسے ابھی باقی لے عاشق پیر

۵۲۵
 جب آگے بڑا ایک عالم فرج کا سردار
 یاد آگیا سبکو چشم از نشان علمدار
 رایت کا بڑا اور جہاں سے نشان علمدار
 اس سخن شہید پر کانت کو ہوا طیار

بیکس کے علمدار بنو جاہ و چشم او
 عباس عقلے آؤ پیسیر کا علم لو

ایک ایک بہادر تھا جو لشکر کے مقابل
 لاکھوں کی نہ تھی اصل بہت کے مقابل

۵۲۶
 عباس علی کے تیسرے نشانہ ابلا
 بجائی کو علم کے کیا نشانہ پیر
 نبین کے بیون سے کر کے لکھتے نقار
 وہی یہ مرئی فرج اور سیاہی علمدار

۵۲۷
 کفارین شہید تھے اور فخر علیہ عالمگیر
 بان جانہ نصرت ایں پہنا ہے پیر
 بان صبری کو شش تہی دومر علمدار
 بان طبل تھا بان مروا حضرت پیر

کیون صاحبو عباس کا کیا جاہ و چشم
 کیا جعفر طیار سے بجائی مرا کسہم

زہرا کے تاس نے پر وہ طیار کھڑے تھے
 خاق کی خوشی کے یہ طلبگار کھڑے تھے

<p>۵۱۵ وہ تیر کی اوجھار دے تنہا جھکا پیکر کا وہ این کہ ایک سر کھلنا پکا جی نہ کونکا وہ سر کھلنا جی کے علمے کا وہ کٹ کٹ کر</p>	<p>۵۱۶ دہکتے تھے دریا پیر اس گم گزرا پنا یہ کہتے تھے آقا نے شہر کجور پنا دہکتے تھے تھے لب نہر پنا دہکتے تھے ہے خاطر کے دین پنا</p>
---	--

<p>۵۱۷ ہر عمون کے بس میں شہ مظلوم پڑے تھے اک شیر کو گھیسے ہوے رو باہ کھڑے تھے</p>	<p>۵۱۸ تحصیل زر و مال میں بھی فوج لعین کی یہ کہتے تھے دولت سے غلامی شہ دین کی</p>
---	---

<p>۵۱۹ پانچ دو علمتے تھے وہ تھے پیر دان آبن درستی کی بیان غنیمت جلا دیا تھے جب کھینچے تھے سر جاس سے سر لیا جھکاتے تھے</p>	<p>۵۲۰ پیر کو تجاؤ ہم جو ہوا تو تر ایمان ادراق آتے سے صحف ناطق پر زبان نسیب کے سینہ کو بلا داغ عزت ان عباس نے توری کسے تو زبان</p>
---	--

<p>۵۲۱ یان رحم تھا دان مشورہ ہم ظلم کرینگے یہ کہتے تھے پانی دو وہ کہتے تھے نینگے</p>	<p>۵۲۲ کھائے ہوئے بوجھی علی اکبر توڑے تھے کھائے ہوئے دل سرد لکیر کھڑے تھے</p>
--	---

<p>۵۲۳ لکھا اور خوف ادری نے تھی آہ جب کبھی جا کر ہو تے ہیں سر تا سر تب بچھان سینے پر لگاتے بند بواہ کھڑے کے کراٹا کہ وہ خسر و بجاہ</p>	<p>۵۲۴ کھاؤنی نہ دیا کہ بوجھیں جاکے لاش سے جوان پیسے کے حضرت کھائے کھاؤنی نہ ہم کہ جو کھلا درویشاے پانی کی کوئی ذوب بھی بیایے کو پنا</p>
--	--

<p>۵۲۵ درو کے فرشتوں نے کہا جیخ برین پر لو تاج سر عرش گرا رو سے زمین پر</p>	<p>۵۲۶ کہ ہوش میں تھی اور کبھی غش ہوتے تھے پیر لاش عسے اکبر پہ کھڑے روئے تھے پیر</p>
---	--

<p>۱۵۵ مظلوم کو جلاوطن کرنا تھا اور ہرست سے گھبرا نکلنے کوئی کہتا تھا مین سر کا ڈنگا پیرا وطن ہے اور خبر خودوار ہے میرا</p>	<p>۱۵۵ عشق کی شکر کو اس سے پہلے نہیں آتا اور نہ ہی یہ حضور کے کلمات اللہ تر اختر کرے ظالموں کے کلمات کہا ہے جی پیسے بھی قاتلوں کو</p>
<p>کیا وقت محمد کے ذرا سے پہ پڑا تھا تنہا پہ ہجوم سپہ جو رجف تھا</p>	<p>ظالم نہیں جو بہ یہ مرے سر پہ لگا ہے یہ زخم دوبارہ سر حیدر لگا ہے</p>
<p>۱۵۶ آج کل کے ظالمین شکر کی ایک شکر گار آج کل کے مظلوم کے پہلو میں وہ خوگوار اور شہت پر این در سے نیرہ کا کیا دار جو بچھ کے کھیل سوخت کے لیے دار</p>	<p>۱۵۶ لے لو منو اب شرج کا دو کو نہیں باریا یہ کیلے ہو عشق وہ یہ اقتدار کا پیارا اور تاج سر شاہ کے کندھی اتارا خانقہ وہ خون مغیروں کا پیارا</p>
<p>کی قبر میں فریاد شہنشاہ بچنے سر پیٹ لیا اپنا رسولان سلنے</p>	<p>آیا نہ ذرا خوف محمد کا عین کو گھرا پے گیا لے کے وہ تاج شہ دین کو</p>
<p>۱۵۷ اوس وقت میں تھا ایک عین شہ ظالم لگائی سب سے پہلے شہنشاہ چین ہو گیا اور جی پیسے تفسیر تھا حال آہ ہوا اور جی پیسے</p>	<p>۱۵۷ اڑو جو یہ کہنے لگا تو تڑپ کے کہہ غدار اس جگہ کو دھوپانی سے کوئی نہ نہ مار کہا ہے کہ زور دینی سنگاری کی دیندار پھر شہنشاہ کی کہنے سے یہ گرفتار</p>
<p>و ستار گری خاک پہ شاہ شہدا کی جنبش میں لحد آگئی محبوب خدا کی</p>	<p>بارے مجھے بتلا تو سہی اتنا زبان سے یہ خون بھرا تاج تو لایا ہے کہاں سے</p>

<p>۵۶۴ اس طرح تم کو نئے نئے لوگوں کی خواہش منجھانے کا کام ہے اور ان کے ساتھ وہ ملحق ہو گا اور اس کے ساتھ وہ ملحق ہو گا اور اس کے ساتھ</p>	<p>۵۶۳ وہ بولتا کہ دولت پوری ہو جائے تاج اور اس کا جو دور عالم کا ہو تاج تاج ہی اس کا جو دنیا کی ہے محتاج تاج ہی اس کا جو دنیا کی ہے محتاج</p>
---	--

یہ تاج ہے اس کا جو حسین ابن علی ہے
 و اللہ کلاہ سر شیر ہی ہے

<p>۵۶۵ جلاد سے آگے پیچھے نہ چھا تو کون ہی سینہ چوکیں کے ساتھ وہ کہنے کا نام ہے کہین</p>	<p>۵۶۲ رو کر تازہ بجز خاموشی خدا را کیا تو نے یہ اللہ کے فرزند کو را زہرا کے زینے کو کیا تو نے کو را سن انھوں نے مظلوم کا تاج را</p>
--	--

مظلوم کو بیکس کو کیا ذبح چھری سے
 کچھ شرم نہ آئی تجھے زہرا دینی سے

<p>۵۶۶ بایادہ ترا حسنے اور کھا ترا شیر نانا دہ ترا جو کہ گیا چنچل قانون جانان ان تو زنی شکر کنے گئے خیر جناب</p>	<p>۵۶۳ کدی نے غفا تو کے کما چھ سے را درد از سے یہ لعلوں کا پڑا با تو فضا را جوت ہو را کما چھ سنگار کا سا را کر زہرا کھانے کا اور پنے کا را</p>
--	--

جب تک کہ جہنم میں نہ دنیا سے گیا وہ
 راوی نے یہ لکھا ہے کہ بیمار را وہ

<p>۵۶۷ شہزادے کے لئے شہزادہ اوصاف کی حالت زواج نامہ عبد الرحمن صاحب بان قاطبہ باب علی عقدا کتابہ اور یہی ہے جتنا ہے کہ پیرا و خطبہ</p>	<p>۵۶۸ تین تین جو تیرے عزیز ہیں کھوئے ہیں وہی تیرے عزیز ہیں کہتی کہتی کہتی کہتی کہتی کہتی یہاں ہے شہزادہ کا جنازہ</p>
<p>۵۶۹ پھر قتل مجھے کرتا ہے کیوں تیغ جفا سے کیا شہزادے کے لئے شہزادے کا تو خدا سے</p>	<p>۵۶۹ خنجر کے تلے حلق شہنشاہ نجف ہے کیوں آج قیامت نہیں آتی یہ عجیب ہے</p>
<p>۵۷۰ وہ لڑا تو قتل سے اتنا اچھا خلعت حاکم مجھے بننے کا زوال نہایت زبانی شہزادے کے لئے شہزادے کا پھر یہ ہے شہزادے کے لئے شہزادے کا</p>	<p>۵۷۰ لئے تختہ دنیا تو لٹا نہیں اسم لئے دفتر افلاک تو ہوتا نہیں بہم لئے بوت نشا اب کہ لبون پر جو اوم لئے عطا شہزادے کے لئے شہزادے کا</p>
<p>۵۷۱ گر میرے ہوسے نہ ترے ہاتھ بہرین گے شہزادے شفاعت شہزادے لاک کرینگے</p>	<p>۵۷۱ کیا تمہارے جو دوش محمد پہ چڑھا ہے ظالم نے قدم سینہ پہ اس شہزادے کے دہرا ہے</p>
<p>۵۷۲ شہزادے کے لئے کتاب شہزادے کا شہزادے نے اپنی شفاعت مجھے دیا حاکم کا ہے مطالبہ مجھے خلعت و دنیا وہ لئے کہ شہزادے کے لئے شہزادے کا</p>	<p>۵۷۲ انہ سے اپنے اپنے کو چھوڑا گیا پاپا جسے دیکھا ہے اپنی بھی بلایا بن جائے شہزادے کے لئے شہزادے کا حاکم کا ہے مطالبہ مجھے خلعت و دنیا</p>
<p>۵۷۳ اس کی گئی ہے سر سے دل میں تو جہاد سے دین پیسا ہوں پانی مجھے تھوڑا سا پلا سے</p>	<p>۵۷۳ سید کا گلا کٹتا ہے کچھ دھیان نہیں ہو اس فوج میں کیا کوئی مسلمان نہیں ہو</p>

<p>۵۷۵</p> <p>خاموشی و بی توقیرت ہونی پتیا کہ باطل اٹھا کر یہ سوسے مرقہ مولا ایسے سیرک ہام اس کے لاکھ مرقہ تفتیشی چو تفتیشی ہی زیادہ پتیا</p>	<p>۵۷۴</p> <p>پتھر سے زیادہ متادل شمشیر کھنکر شمشیر کا لٹکا کاٹنے زینب کو دکھا کر کھنکھارے روایت میں کہے اب یہ تھا جلاوٹے کرٹنے کے عظیمیہ پتیا</p>
<p>۵۷۶</p> <p>لے سرور دین لے شہ دیچاہ مدد کر لکھ مدد کر مری شہ مدد کر مدد کر</p>	<p>۵۷۳</p> <p>زینب جو لگی اسے شمشیر کے آگے خیمہ تر پنے لگے ہمشیر کے آگے</p>
<p>۵۷۷</p> <p>ریاچی کہت پتیا / انباچی لائیب خطا پوش امام انباچی جو بننے نہ نہ کہو تو کو سلام انباچی</p>	<p>۵۷۲</p> <p>کھنکھارے شمشیر کا اس روٹے خیمہ تر پنے زینب کی روٹے روٹے کی صدا آنے لگی عرش علی غن پر گیا پتیا پتیا</p>
<p>۵۷۸</p> <p>تاما شہ</p>	<p>۵۷۱</p> <p>اس ظلم سے بھی جی نہ بھرا فوج لعین کا پامال کیا گھوڑوں سے لاشہ شہ دین کا</p>
<p>۵۷۹</p> <p>تاما شہ</p>	<p>۵۷۰</p> <p>پتیا کے کوہن کو تو میری عالم میں ہر ایک کو کائنات کتاب صبا ح و جو ہم واقات کتاب میں زور کو دیکھتا ہوں تیری</p>

رباعی
گشت کین چرخ تنگ ریخ
خبر سحر سحر تلواری
خوارشے کیو دیکھا تو ہو سا چرخ
جسے وہی زربہ باز آ پیر

رباعی
تو نے کیا فضا کیا تو تاشے
اس وقت جو غلن میں سوا تو تاشے
وہ بولی کہ میں چکھے آئی ہوں ابھی
تو سے اسے پیر پیر ہوا تو تاشے

رباعی
باؤ کو قلق اکبر بوجاہ کے غلے
نیلے دل سوزان سے لڑا ہ کے غلے
کہ جو چھٹا تھا کوئی کہ کیا سن لوگا
کہنی تھی حسین بھیکے تھوین تو غلے

رباعی
اعداد و دھرم حرام کا مال ملا
مروا سدا شد کا اور ہر لال ملا
و ادھر کلاہ سے عالم ہوا حسر
حسد ملا عصو مد کا رو مال ملا

رباعی
وہیائے اٹھالے کے جو نام حیدر
جنت کو بلا بس کے نام حیدر
ہو کا جو تھوین سے تو فووان نے کہا
نے دو اسے سب کو غلام حیدر

تمام شد

<p>۱۰ بیاتے ستون نصفین طکر عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قبری نازی سے حیاتیں سدرہ کی راہ بھونتی ہیں</p>	<p>۸ تربت بھلی در ضریح بھی اور ہے صاحب مزار راہ نبی انتم جہی تربت پر ہے ضریح کی یوں جلوہ گری مزار اس پر ہے سنبلیہ ہر مجاوری</p>
<p>دیتا ہے چرخ گیندا نور کی شان سے جس طرح پیر زورین عاجز جو ان سے</p>	<p>کیا قبر نے ضریح کے رتبہ بڑھائے ہیں حور و ملک دیدہ حق میں چڑھائے ہیں</p>
<p>۱۱ لے میں خلیفہ شہیدان کل بھائی جو شکستہ تھی اپنے بابے اپنی ہے بے باقین یافت حق باق تھی جو سیف خدا کے آفتاب میں تھی جو</p>	<p>۹ ارضہ کلہ نثر سیدی کونانی جھارون درون تھے نہایتی کیا جانے دانی خاک کر کے ہے سنگ مرصع و جویہ ہر شام چاندنی</p>
<p>سقا بنا یہ پیاسوں کا ایسا دیر ہے دریائے آبرو کی ترائی کا شیر ہے</p>	<p>آتی ہے یہ ندا جو در در وضو وا کرو مشک گلشامجون کی حاجت روا کرو</p>
<p>۱۲ اٹھے حکم کے چمکے فریاد رو ہے پتھر کے پتھر کے چمکے گم گم ہے وہ ہیں تانی شہوان یہ موش ہے نور فلک میں یہ ایاب فر ہے</p>	<p>۱۱ رتین چنے سے عقل شعور کا رواون سے پیران میں لافج اور کا فندیل کہتے ہیں بیان ہون کا تربت کا یہ سبق جو سورہ ہون کا</p>
<p>انکے سخن سے جو ہر رخ آشکار ہیں خود سیف ذہولحال میں لے لے انفقار ہیں</p>	<p>کیونکر بڑھیں نہ عقیدہ خاص فاتحہ اللہ کی ندا ہے باخلاص فاتحہ</p>

<p>۷۶ چھپے خدا کی ہر شے کے حال تباہ ہو چھپے خدا کی ہر شے کی سیاہی ہو ہون ہے زبان سخن خود راہ پر چھپے کھلا ہوا در لہ گناہ پر</p>	<p>۷۵ ہر ایک تو جہان میں کیا نہیں ہوا ہر ایک حسین سا آقا نہیں ہوا عباس مختار کا شیدا نہیں ہوا بیایا نسید ہر بہرے کا نہیں ہوا</p>
---	--

<p>مشرق کا سکہ ہر ہے مغرب کا ماہ ہے دن رات اختیار سفید دیاہ ہے</p>	<p>یہ آب دگل میں حبت شدہ نیکو ملی جتنی تھی پیاس اس سے سوا آبرو ملی</p>
---	---

<p>۷۷ حاضر چو آن کی درگاہ میں ہوا گھرا دیکھا شاہ کے دل گاہ میں ہوا جو غرق حجاب میں رہتا نہیں ہوا لیکن بہرہ در حجاب میں ہوا</p>	<p>۷۸ یاد کی ایک گاہ لاکھ پناہ ہے دربار حق میں جی بھیجے راہ ہے وہ باخاک حجب و فنا تو گواہ ہے پر عیب و ابا بوضو شہیرا ہے</p>
--	---

<p>قربان ہے عرش زار مولا کی شان پر سر آستان پر ہے قدم آسمان پر</p>	<p>زار جو اشتیاق زیادت میں آتے ہیں رعشہ قدم کو ہوتا ہے دل تھر تھراتے ہیں</p>
---	---

<p>۷۹ کہتا ہے اک مجاہد فرزند رضا شب کو بھی باریاب میں ہوتا تھا بار بار اک شخص من سخن علیہ زمین ہوا میں شب کیا چور زمین کی چھتا ہوا</p>	<p>۸۰ سخا کی سبب سے بڑھتا ہے کام ہے پاپ کیوں حضور کا لب بابت کام ہے دیر ہے جسے خاص غلاموں کا کام ہے</p>
--	--

<p>آکر گرا وہ شعلہ کہ شور فسان اٹھا فانوس قبر جلنے لگی اور دھوان اٹھا</p>	<p>اب جو کنارہ کش نہیں دریا سے ہوتے ہیں شیعہ گناہ کرتے ہیں عباس وہ ہوتے ہیں</p>
--	--

<p>۱۹</p> <p>کیونکہ وہ تو کمان کمان کے پیچھے آیات کے پیکار خان ہے یہ پیچھے عاجز نندہ درہ بیان ہے یہ پیچھے توین جی کتہہ عین ابن ہے پیچھے</p>	<p>۱۹</p> <p>میں نے پھر تو ہوسم جانی دانی ہو لے حضرت حسین جانی دانی ہے بارتھ جانی کو آئی دوانی ہے بان جی نجات ہے بنانی دانی ہو</p>
<p>عباس چاندین شہر بہ چین کے لیکن یہ سارے جلوہ ہیں حسین کے</p>	<p>سقا سے دختر شہ ابرار النیاف عباس النیاف علم دار النیاف</p>
<p>۲۰</p> <p>و بھی جان شیخ کم سیاہ کی پہلوئیں اس کے لئے علم تر سیاہ کی نوست یہ ہے چونکہ نہ تو سیاہ کی حاضر و حاضر ہی جی علم دار سیاہ کی</p>	<p>۲۰</p> <p>اس کی سیر کی بولا نہیں تم اس کی سیر کی سیر کی سیر کی اس ناوان کا واسطہ ہے عقلم جو بیرون کے بوجھ کر تا تھا ہر دم</p>
<p>کچھ شہید یا حسین بصد یاں کہتے ہیں کچھ روکے ہائے حضرت عباس کہتے ہیں</p>	<p>بھٹ سے فاک کے رنگ بدلنے کو دیکھئے روضہ کو اپنے اور مے جلنے کو دیکھئے</p>
<p>۲۱</p> <p>وہ از حق توینہ ننگ کتا یہ ہیں علم خدادادہ ہیں اول مرتضیٰ ہیں حسن قبولت ہیں علی کی دعا یہ ہیں علی آراہ ہیں از تقادہ دوا یہ ہیں</p>	<p>۲۱</p> <p>کوتا تھا یہ کہنا دین اور یہ کہتی زیر کفن جو اس کی کا فورہ کہتی ہو خانوس قبہ مقبہ طرہ ہو کہتی ہو سیرتی نہ کہ کہوش بولا دور ہو کہتی</p>
<p>غازی کے سر پہ شاہ جازی کی ہاتھ ہیں حق ہے علی کے ساتھ علی کے ساتھ ہیں</p>	<p>بھٹکو رو لایا جو ترے شور و شین بنے تھکو پچسا لیا مسکرا قاسم نے</p>

<p>۵۲۶ بیباقتی کے وہ کہتی تھی مہربا کیا دھوڑ بھڑکے جانے واہ وا سرخ ہونے لگی تھی اور کھنکھانے لگا</p>	<p>۵۲۵ چہن تھے یہ عاشق سلطان شریفین طاعت نظر کی جانتے تھے طاعت حسین آقا کو دیکھنے کو سمجھتے تھے فرض عین اور اپنے جرات کو نہیں دیکھتا نہیں</p>
<p>شفقت رسہ مدام شریفین کی ہوئے نصیب تکو غلامی حسین کی</p>	<p>بھگنا قدم پہ شاہ کے مہراج تھی انھین نعلین ابن فاطمہ سہراج تھی انھین</p>
<p>۵۲۷ ان روئین مہنین کو نہیں دیکھتے ہیں نامی جوان لڑکے سب ان میں نہیں بچے تمام سب سے جاننا ہی نہیں اچھا حسین جیساں نہیں</p>	<p>۵۲۸ بیباقتی کے یہ شاہ کا جوتام نہیں اس سے والدہ کو تھی کلکام مہر کون جو حسین کے لئے تھے غلام وہ پڑھتا نہیں سمجھتا نہیں غلام</p>
<p>خالی رفیق دیار سے پہلوئے حسین کس وقت توڑتی ہے اہل زورے حسین</p>	<p>قیمت میں کیا دیا ہے شہ شریفین نے کتنے کو داری مول لیا ہے حسین</p>
<p>۵۲۹ آرام جان فاطمہ بے تضرار ہے روئینہ بن چھوڑو زمین اختیار ہے اتنا ہی علم جو تھا کیا بھائی کا پیار ہے باقر علی ولی رو بکار ہے</p>	<p>۵۳۰ بیباقتی کے غلام جاننے فر جا ہے اس کی حضور نہیں دیکھتا ہے وہی انھین مول کے کیا اور خراب ہے سنی پیروی بی بی بی بی بی بی</p>
<p>حضرت کی موت اتنی جدائی کا داغ ہے یہ داغ اور کانہین بھائی کا داغ ہے</p>	<p>آقا یہ سہمرا جو وہ بی بی بھاری ہے قیمت جو آسپاس کی وہی قیمت بھاری ہے</p>

<p>۱۳۱ تصویر خاص جدید کر مٹتی ہے تفسیر نور خان غفار مٹتی ہے شکر کے بعد نیکی علم و مٹتی ہے نہیں کے اوقات کی مٹتی ہے</p>	<p>۱۳۲ دیکھی ہیں ان کا نشانہ کھین حضور کی حالت کجا اب تباہ دل نا صبور کی آریندہ جو بوضا ہوا امام غیور کی</p>
<p>افسوس جسکی اور پوہ وطن میں ہے باری اب اس جو اتنے مرنگی زمین ہے</p>	<p>کبے کفن ہے بھائی ہر اک اس غلام کا پر جگہ غم خشی مسبق امام کا</p>
<p>۱۳۳ تہذیب سے بہ اجازت اٹھائی ہے جوڑ سے بن اٹھ پڑاؤن چھکائی ہے یون حرفت از قدیم حق کا فرائی جو سب جگہ غلام کی بار ہی ابی ہے</p>	<p>۱۳۴ صفین میں بھی گھیر تھوڑی ہوئی ہے فوج سناویب دریا تھی بہوں مشکلات کی فوج پائے ان تھابہ تھی مروجہ کا اعطاشانی</p>
<p>کو ٹر و یا شہیدوں کو مولا ہمیں بھی دو اک قبر کی جگہ لب دریا ہمیں بھی دو</p>	<p>پر مضطرب والد عالی صفات تھے اصغر سے تھے بچے نہ بابا کے ساتھ تھے</p>
<p>۱۳۵ کھٹے ہیں ان کے کتب و کتب ہوتا ہے خون خشک مراد کچھ تہذیب کے لئے بن جام سے کبر شائے اہلبیت ہو اور اور</p>	<p>۱۳۶ طاقت کھائی آئے نہ کبھی کبھی کسی نہ پیاس بننا کبھی تھائی کسی سیاہ تہ قلعہ کبھی اٹھن نصیب بننا کبھی</p>
<p>تم بھی فقط زبان سے قربان جاتے ہو پانی نہیں امام کو اپنے پلاستے ہو</p>	<p>بابا کو لاکے تھکے پانی پلا دیا ہو سب مرچکے تھے پیاس کشتہ نے جلا دیا</p>

<p>۵۲</p> <p>آقا نے میری پیرون اوکھا فریضہ غلام نے ضرے کی کیا کیا فادی کو بال بون میں نے کر کیا ابائے آئے آپ کو با اکھا کیا</p>	<p>۵۳</p> <p>صفین بن جوہلے نندہ انفقار نندہ انکا کھو کھو کی انقلبار تھے جیسے تھے اس میں تیر تھے عیاں کھڑے نہ تیر اختیار تھے</p>
<p>۵۴</p> <p>اگر کر کے آئے ابائے کی تھی میں بار بار عرض کروں تھال کیا جو ناز کرے آپ کی سے وہ تھاجا سید نبی جو ادب سیر شرف انسا</p>	<p>۵۵</p> <p>اپنا ہی ساہرا یک کا دل جان پوچھو اب اس غلام کا بھی کہا ان لیجئے</p>
<p>۵۶</p> <p>پر پڑھتا ہوں کلمہ آپ کے میں نانا جان کا فرق آپ میں ہے مجھ میں زمین آسمان کا</p>	<p>۵۷</p> <p>حضرت پیر علی بن خاوم پیر کی جا صفین کا وہ وقت تھا وقت سر کیا دان کن سادہ تھا بیان کا کہ شکیا وان تیر تھی پس کی اور بیان آ</p>
<p>۵۸</p> <p>یون فوج کو نہ کوئی عذر ار دے گا ایسا بھی واقعہ نہ ہوا ہے نہ ہوئے گا</p>	<p>۵۹</p> <p>کچھ سمجھے خیمہ کیوں لب دریا سے اٹھ گیا اپنی مرے نصیب کا دنیا سے اٹھ گیا</p>
<p>۶۰</p> <p>بانی سے جب بندھے انفعال کتنا ہوں سے صبر کر رہا انفعال حضرت آرزو کا میری نوزخیاں اب بھی صفین ان فقط نضال</p>	<p>۶۱</p> <p>رد کر کے حسین و سید چاہے جاوے عیاں کی لائے کہو ملاوے دانش جانی دماغ جوانی دکھاوے جہاں سے تھے عزت پیر زادوے</p>

۵۲۳
 صغیرین میں گیا تھا جو دریا میں تیرا
 بابا بھی گریہ کرتا تھا کہ کیا یہ نہیں
 حیدر کو میرے باپ کے لئے لایا تھا صغیرین
 کو اور اسے اپنی کہنے کی نہیں

۵۲۴
 غم سے کہا چاہتا ہوں کہ وہ نہ جانے دو
 ابھی حضور کے لئے لائے ہیں لائے دو
 غم سے کہا چاہتا ہوں کہ وہ نہ جانے دو

یہ جان لو جدا جو ہوئے تم تو ہم نہیں
 کہنے سے کہ رٹنا بازو کا کم نہیں

یانی جو آگے لئے عباس لائیں گے
 صدمہ تمہارا ہم بھی کوئی ٹھونٹ پائیں گے

۵۲۵
 جانی جانی کی جانی کی جانی کی جانی
 جانی کا کہے یہی بند کی خدا
 کہ عیسا ہو میری صغیر کی کا یہ جا
 یہاں سے میری ہوتے تو یہاں سے عیسا

۵۲۶
 میں تیرا مین تیرا مین تیرا مین تیرا مین
 غم سے جوں جوں تیرا مین تیرا مین
 ایسا ہو کہ تیرا مین تیرا مین تیرا مین
 عیسا ہے تیرا مین تیرا مین تیرا مین

کس درد سے جگر کا میرے سامنا ہوا
 دشوار اب حسین کو دل تھا سامنا ہوا

مولا بھی ہیں حسین مرے اور امام بھی
 آقا کو بھول جاتا ہے کوئی غلام بھی

۵۲۷
 کہہ دے کہ میں نے شکر تھا کیا
 اور نہ ہی مجھے ہے کیا کہنے میرا
 مولا جو جنت کے لئے تیار ہے وہ مہر لقا
 کے لئے اور ان لوگوں کو یہ تو کیا ہے

۵۲۸
 کہہ دے کہ میں نے شکر تھا کیا
 کہہ دے کہ میں نے شکر تھا کیا
 کہہ دے کہ میں نے شکر تھا کیا
 کہہ دے کہ میں نے شکر تھا کیا

درد یا کے آنے جانے کے کچھ ذکر ہوتے ہیں
 اے کوچا بھی روتے ہیں بابا بھی روتے ہیں

ضامن چچا کے آنے کی ہوتی ہو کیوں نہ ہو
 حلال مشکلات کی ہوتی ہو کیوں نہ ہو

<p>۱۴۵</p> <p>اور جان بچاؤ کے لئے جانیں اپنے دل میں کہا نام نے ان لاش لائے کہ پتھر کے پتھر کا وہ اٹھائے</p>	<p>۱۴۵</p> <p>کہہ کر کہا یہ زینب عاتقہ نے ام ایمن بھئی میں اٹھو کہنے کہیں سے کونج کیا تھا امین نے کہیں سے سفارتوں کی یہ اس</p>
<p>حضرت نے اس خیال میں دریا بہا دیا عباس کو سیکر نے مشکیزہ لا دیا</p>	<p>جب مشک یہ اٹھائیں سبکدوش کیچھو میری طرف سے دودھ میرا بخشد کھو</p>
<p>۱۴۶</p> <p>کہہ کر کہا عیسیٰ عیسیٰ طہارا اوداع عباس اوداع علی مدار اوداع لے کر زینب بیلوٹے تھے ابراہیم اوداع لے کر باؤڈا حیدر کرار اوداع</p>	<p>۱۴۶</p> <p>کہہ کر کہا کہ تم کے جانے کہہ کر کہا کہ تم کے جانے کہہ کر کہا کہ تم کے جانے کہہ کر کہا کہ تم کے جانے</p>
<p>جعفر کی روح آگ کے لاشہ پر رو رہی ہے اب اس غم کی زیارت نہ لائیگی</p>	<p>جہاں کہ ہلال ریح فلک سے نکل گیا اور نگاہ تھا کہ پاک سے نکل گیا</p>
<p>۱۴۷</p> <p>کہہ کر کہا کہ تیرے ساتھ ہے کہہ کر کہا کہ تیرے ساتھ ہے کہہ کر کہا کہ تیرے ساتھ ہے کہہ کر کہا کہ تیرے ساتھ ہے</p>	<p>۱۴۷</p> <p>کہہ کر کہا کہ تیرے ساتھ ہے کہہ کر کہا کہ تیرے ساتھ ہے کہہ کر کہا کہ تیرے ساتھ ہے کہہ کر کہا کہ تیرے ساتھ ہے</p>
<p>ابو جعفر خوشی سے کھل گئیں اس مہینہ کی بوہٹم حسین کی جان عزیز کی</p>	<p>اب آخری ودارع کی باری نہ آئے گی آئی ہے سب کی لاش ہاری نہ آئیگی</p>

<p>۱۵۴</p> <p>باپوس کو رکاب کا حلقہ بان بنا اور اوٹ بن بن جانے مبارک بان بنا پھر آستان خانہ زین آستان بنا عشق طویل زین تجلی نشان بنا</p>	<p>۱۵۳</p> <p>نسخہ بنا جو یہ آس تشنہ کام ہے عباس سبھی آنکھوں کے سامنے نیاباہ ہوئی آنکھوں کے سامنے اک آہ کی کر کے پھر کر امام نے ہو</p>
<p>آنسو مگر نہ ٹھٹھا تھا اس راہوار کا یعنی بھی یہ آئے گا لاشہ سوار کا</p>	<p>۱۵۲</p> <p>جھک کر ہلال برج فلک سے نکل گیا زور نگاہ تھا کہ پلک سے نکل گیا</p>
<p>۱۵۵</p> <p>تکلیف لال کی ہر صفت نشان گزری اور فوج جو جہیز پاتا ہے زین تغ خدائی تیغ کا سایہ ہے کہیں کوئی بظلمت کین قدم کوئی کوئی</p>	<p>۱۵۶</p> <p>ایں دین بکھریں بدورتے غلوں پر کیا جلو کے لیے تیغ زارے بن لاؤ رکب و در کا حضور آئے</p>
<p>۱۵۷</p> <p>فے حوصلہ نہ بغض امام ہر سین رہا اب دل بہن جھاگنے کے سو کچھ نہیں رہا</p>	<p>۱۵۸</p> <p>آیا بجا بجا یا تنگ اور جناب کا ہو ہو ہو باکھر کرن کے تاروں کی زین آفتاب کا</p>
<p>۱۵۹</p> <p>آپ کے غلطیہ پر گندہ ہوش ہیں قبرین کہیں مردوں کے پتے بکوش ہیں گا کہ اصل کے نامی ایمان و ہوش ہیں باز انہیں نہ خورشیدان ہوش ہیں</p>	<p>۱۶۰</p> <p>ادھلی کے کھلے گریون آسین پچلی ان جہت میں سوار ہوا حق کا وہ جلی فی الفور زور و طاقت کے لئے بٹے جلی جلی جلا نا بھول گئے خود تک جلی</p>
<p>پیدل جلو میں خضر اور الیاس نے ہیں ایک ہوم ہے کہ حضرت عباس آتے ہیں</p>	<p>۱۶۱</p> <p>ٹھنڈی ہوئی ہوا جو یہ گرم عنان ہوا صرصر کی سانس رک گئی جہت روان ہوا</p>

<p>۵۶۳ اب فرق اور زو شب چٹا کو نہیں گوش کا ہوش کروستل بام نہیں برش کی آرزو کسی صمصام کو نہیں سو فارس کے لبو پی پی نام کو نہیں</p>	<p>۵۶۴ تیرا حنیف طالب نیا ہے حنیف ہے وہ ہے خلات حق بی بی کا حنیف ہے وہ خود غلط ہے اور نیر غلط کا حنیف ہے</p>
<p>۵۶۵ تیرا دل سے بے گریز نہ کچھ نہیں بن پڑی ترکش میں آئین کی صورت شکن پڑی</p>	<p>تاوان بتا خدا کا شناسا نہیں حسین لے تو ہی کہہ نہی کا نواسا نہیں حسین</p>
<p>۵۶۶ ہر کبریا کے وسیلہ الزمان یہ جو ہر نام کو خدا بجا لگا نام از نشان یہ جو ان کا شکر خدا کا نبودی جو ان یہ جو حقیقہ کو حشرہ حشرہ حشرہ ان یہ جو</p>	<p>۵۶۵ ہر تیرے درکنے اور سے عاشق انہو کا اور سے انہو اور جس سے علی نہ تیرے کا فرعون جلے کے طور پر موسیٰ نبوی کا کھینک اپنی کوئی سچا نبوی کا</p>
<p>۵۶۷ سیف خدا خطا ہے عباس نام ہے یہ بازو ہے حسین علیہ السلام ہے</p>	<p>کس نے نہ وہی انگوٹھی رکوع وجود میں آیا نہ آیا مثل عسے مع جو وہ میں</p>
<p>۵۶۸ عباسؑ کے قابل امین بھائی پہلی دنے سن بنام امین باقی اور بھائی ہیں ہر سب غلام امین وہ نہ تیرا وہ قبلہ ہر خاص عام امین</p>	<p>۵۶۶ ہر تیرے بونصر نہیں غور جاہ میں ہر تیرے صبری ہیں جناب امین ہر تیرے ہو گا لاکھ کر کوئی جاہ میں ہر تیرے کا ہر وقت سفیر جاہ میں</p>
<p>گمراہ ہے تو دور ہو جا اپنی راہ سے ورنہ یہ ہے نبی کا علم آپناہ سے</p>	<p>کوئی تیمم فاطمہ سا خوش گمراہ نہیں ہر اک تیمم در تیمم اے عس نہیں</p>

<p>۵۶۵ قرآن و فرق آیت سے بجز حسین کی چشم نبی زارہ ہے چشم شہید حسین کی اور بیخ تیز فالحمیہ کے زور عین کی بچہ ذوق فقار فاج بد زور عین کی</p>	<p>۵۶۵ چاہے زارہ بنائے جو وارود کا دار و کار و والکتر جلیباز ہے کیا اسکا اعتبار ہر بیخ تیز زور عین کی اور عین کی ہر ناخدا کو زور کے گانہ پوئیہ</p>
<p>اور تری تو ہے ، زمین یہ عرش جلیل سے پر کاٹنے کا حال کھلا جبرئیل سے</p>	<p>کیا جاہلون کے عیش کا سامان ہو گیا بیٹھا جو تخت پر وہ سلیمان ہو گیا</p>
<p>۵۶۶ جب انی عرش ہو وہ گھر چار ہے کر سی خدا کے زور کی نہ چار ہے دیان ہی جب کی فرودہ دفتر چار ہے کہ سب ازل سے عرش منور چار ہے</p>	<p>۵۶۶ نرود نے کیا تھا جو عروا کیا ہوا کفار نے جو جب کے کتب خدا ہوا یونہی زید بھی جو خلیفہ ہوا ہوا اہل قرآن ہی امام ہوا ہوا</p>
<p>احمد مدینہ علم کا در بو تراب ہے اس باب میں حدیث رسالت آج ہے</p>	<p>جس طرح سے خدا کوئی غیر از خدا نہیں یونہی بجز حسین امام خدا نہیں</p>
<p>۵۶۷ اپنی دالت سے فرق آیت سے روح ہم طرح تازہ دینے ہیں سام ابن لحو حکم سے ترض بھی کرنے ہیں لحو ہم کھولتے ہیں جب تک میں با توج</p>	<p>۵۶۷ وارث ہر ایک کی ہے پیچیدگی اپنے کو ذبح کرنے کے لئے پھیل ذبح ریاض خلد سے لئے پھیل فدیہ بوز ذبح کا جیوان پھیل</p>
<p>فیصل ہوا ہے قول یہ خیر کے قصہ میں آیا ہے لائے مر سے بابا کے حصہ میں</p>	<p>تعلیں اسکے راست کی ہے شہ کے اذین اور چتر حق کے سائے کا ہے دھوپ چھاؤ میں</p>

<p>۶۷ قدرت کی جگہ پر کون ان کا مومن کی جسم نکل پڑی زبان تشکر کا مومنی کوزہ بی کا اور کا حکومت اب مومن کی شگفتی ہم کر لیکے کے غلام مومنی</p>	<p>۶۸ ولادہ نہ پھل کے سنو اور کو وہ شام لہم سے لینے کے بن بیت امام بین شہزادین کہ انا لولم کا مومن غلام دنیا چھینے پند سہو بیان کو سلام</p>
---	---

<p>آل رسول مالک روز حساب ہے کیا ہے ہر انھین کے لیے قحط آج ہے</p>	<p>بیت یزید کی تونہ شاہ امم کرین ہوا قدرت خدا کی بیعت شیر ہم کرین ہوا</p>
---	--

<p>۶۹ یون وہ بن کے کربم بھگتے ہیں اگر نہ سبیلین کتے بن اپنی پالتے ہیں بڑیوں کو سائے بن لاکر بھجاتے ہیں ان اپنے جان اپنی چھپاتے ہیں</p>	<p>۷۰ بان کان آتنا تھے کلب بن جان سے دیکھا زبر کے تیج کو قمر و جمال سے بھاگا چھپا کر لے سے کورہ ڈھال سے ابدل تھے نثار لے کر دست قتال سے</p>
--	---

<p>ہے ہے قلوب بی یون چھہ ہینے کی جان کو آنکھین پھرا کے ہو ہو نہ پھیرے زبان کو</p>	<p>تینین اپنی ہوئی جو یکا یک نکل پڑین بازو کی پھلیان سر بازو اچھل پڑین</p>
--	---

<p>۷۱ اب بھجا بھج کر لیتے آج جان ہیں دس بائی لے نہشت جا بارن نہ جا بیعت ابن فاطمہ کی بیعت خدا تیری بھلائی کیلئے کہتے ہیں اور کیا</p>	<p>۷۲ کھڑی بیعت شیر کو لکڑھے کہ بان تیرو دیر غازیو تاز کی لو عنان لے بن مروت نام اپو با مروت بنان نہجے ہوئے کر سائے ہی باسی جوان</p>
--	--

<p>سب خاک ہے نہ زرد نہ پسر کام آئین کے تربت میں بوڑا بھئی اگر بچائین گے</p>	<p>دینا نہ منہ یہ ڈھال کہ ہستی جا ہے دینا نہ آبرو کہ یہ موتی کی آب ہے</p>
--	--

<p>۶۵۹ بولی بیان ضا و خا و ذ و د و ج و ک و ل بہر گند کے جناب امیر عرب کے لال عدل خدا پکارا کہ خون عدو حال بھیج بڑھا یا امیر علی نے سے ہلال</p>	<p>۶۶۰ بیدی مونی جو تیرا لٹ گیا تھا میدان آدن جینے سول سیکھا تھا سب سے تھری اور کوان بن گیا تھا رشتہ کنجے تھے لگ کے میدان پیا تھا</p>
--	---

قبضہ و فور شوق سے دو ہاتھ اچھل پڑا
قالب سے باہر کے مہ لونکل پڑا، ہر

بولی یہ تیغ دم سرا عدا پہ لونگی مین
برش پکاری تو یہ ٹھرنے نہ دونگی مین

<p>۶۶۱ تکلی غلاف اور سے تفسیر جو ہری آیا کے دست بوس سلیمان پوری اچھا ہے عوس کی جلوہ گری بھی پیاخ میوہ طوبی ہری جو ہری</p>	<p>۶۶۲ پڑھتی ہوئی زبان یہ زقا جلی رہین لگا گئے کہ آئے تضا جلی ابین کو تو درانی جانب بلا جلی کل عمر سے چرخ ہوئے وہ ہو جلی</p>
---	--

اس ہاتھ سے مرادین تھین جو جو وہ ملگین
باچھین خوشی سے تیغ کے قبضہ کی کھلگین

دکے کنول جو بچھ گئے اندھیر ہو گیا
جینے سے اہل نار کا دل سیر ہو گیا

<p>۶۶۳ شاخ نیام سے ہوا سطر جیل جدا پرانے قدم سے جیسے جوانی کا جیل جدا ہستی عدا زین پڑی اہل جدا سرخ آلت مین پورا اور جیل جدا</p>	<p>۶۶۴ چلن زن مین تھیل تھلی مین تھیل تھیل مین تھیل رطافت مین تھیل تھیل تھیل تھیل تھیل تھیل تھیل تھیل تھیل تھیل تھیل تھیل تھیل</p>
---	---

غل تھا کہ اب مصالحوہ جسم و جان نہیں
لون تیغ برق دم کا قدم در میان نہیں

یون دفعہ زمین سے گئی آسمان پر
جس طرح غصہ آئے کسی ناتوان پر

<p>۵۱۵ تینین طبعین لوادری سگھنی انشیا دست سوال عیب سب اعضا میں پنا انرا اربق تیغ نے سب تو کو دیا گر ہی سکی سو طھے اگلے دست پنا</p>	<p>۵۱۵ نکل جوتی ابلون سکوئی خیر کلیہ پیچھے نے اطل کیا سر سکن بنانے زخم کے خزون حسین سب قف شیخ کپتھو کیا ریزا</p>
<p>۵۱۶ جو ہر کے خونونہ جو مشل ضرر گری ہر تیغ بھلہ مری کی طرح چھوٹ کر گری</p>	<p>آخر کی صف میں کچھ حرکت آفسکار تھی پر بھلوتھی طرح وہ بے اختیار تھی</p>
<p>۵۱۶ دینار تیغ کا تھی ادا ہر وہ اور گری دو پیچہ ہاتھ وہ خود اور وہ سر گری بن گئے برق سایہ تیغ تلخ گری پران کو بچھ پاپ اٹھایاں بگری</p>	<p>۵۱۶ دینار تیغ رزق بازار ہو گیا ناوار اسکے چلنے سے زور دار ہو گیا اور دور مغلی کا سب بازار ہو گیا پہ آب تیغ شربت دینار ہو گیا</p>
<p>۵۱۷ گر گر کے سر یہ زمین پر ابرطیان ہوئے جودن میں سر زمین کے معنی عیان ہوئے</p>	<p>صد پارہ زمین قالب ہر بے دریغ تھا اس عہد میں یہ خور وہ دینار تیغ تھا</p>
<p>۵۱۷ اس تیغ سے تھا سازز زمین روزن خاکین کے گھرا زمین ہامید آنے میں روز و عہہ تو جانے میں ہامید صالح کو تھا خدا کے کھلا میں ہامید</p>	<p>۵۱۷ آپھی گری گری کوئی کھانی تھی دیکھتے تیغ میں ہی گری کھانی تھی مصر نے آگ اپنی کو اور کھانی تھی نکلون کھانین ہر اک صفت کھانی تھی</p>
<p>دل کے شکست ہوئی روزی کا در کھلا برسون کے بعد روز تیغ و ظفر کھلا</p>	<p>جل پھر سے ادسکی تیغ کی جھٹیل یاد تھی کشتی تیغ کے لیے باد مراد تھی</p>

<p>۵۹۱ جہنم پر دنی کی طرح تیغ چھائی گئی ہر جوان میں نیشل تیغوں کی گئی اچھا بڑھا کہ ساری حیدر دکھائی گئی اہل نیکان نارایان کے تن کو دکھائی گئی</p>	<p>۵۹۲ زبان نمن بائیس شاہ حبیبی پر ترشح دست جو دستھی سلسیلی پر یوں فرح کا جو ہم تھا تیغ حبیبی پر تری کے جیسے پائو نیکان حبیبی پر</p>
<p>سب کے گلون سے ملتی تھی لیکن رکی ہوئی جو ہر یہ تھے کہ بوجھ سے خود بھی جھکی ہوئی</p>	<p>جو ہر یہ اپنے تیغ روان نے دکھا دئے پانی کے برے پیاس کے توڑ بہا دئے</p>
<p>۵۹۳ آنے سے پہلے توڑ اور غضب تیغ پر اس کی حد کیا ہے اس کے زہر کو اپنے کے گھر میں کھلے اس کے زہر کو زہر دہر نے بند کیا جس تیغ پر</p>	<p>۵۹۴ شان کو ذمہ ان کا خاندان تھا اذکار کے ترغذ ان کا خاندان تھا مطلب جو غلامی جان تیغ کا خاندان تھا درو باد ہی حسین جو ایشا خاندان تھا</p>
<p>یو گل نے رنگ لالہ نے سرعت ہوائے دی یہ ہدیہ کیا ہے اپنی نیابت قضا نے دی</p>	<p>رنگ یہ کے ادڑنے میں یہ امتیاز تھا دریا کے تیغ میں وہ دہو میں کا جہاز تھا</p>
<p>۵۹۵ جو بی بی نے کئی چال چال سے اچھے کھینچے نہ پتہ پتہ چال سے اچھا بڑھ رہا میں اتنی پتہ پتہ چال سے اچھا بڑھ رہا میں اتنی پتہ پتہ چال سے</p>	<p>۵۹۶ زبان ترقی از تیغ شعلہ تاب موتی کی آفتاب سمندر کا تیغ تاب خود تیغ خود سفینہ خود ہادی خود تاب سرکشیاں قوت میں کرنا لیکے جباب</p>
<p>گذری جو چار آئینہ سے منہ کو موڑ کے نعل تھا پر ہی نکل گئی شیشہ کو توڑ کے</p>	<p>ظرف تنک میں بھی نہ جلا دسے آپ کی بندھتی تھی اور کھلتی تھی مٹھی جباب کی</p>

<p>۴۹۷ جب قاعدہ کہہ کر ہاتھ پائی جو گمان دریا میں بیچ جاتی ہی ہر شے روان پر لہن چرخ کو خطر نہ تھا وہ ان عباس خاندان کے علم شہ کا ابدان</p>	<p>۴۹۶ رو کی جو دھال اور بھی نہ ہو چھا کیا روزیہ شامیوں کے منہ پر آ کر آخر بیچ جاتے نہ ہرگز رہا شریہ اور نہ غلغلیہ میں وہ بھرا</p>
<p>۴۹۸ دریا سے خون تھا شیخ بیک کے ناؤ پر پر لہن روان تھی جیسے گشتی بہاؤ پر</p>	<p>۴۹۵ در رہا ہے آبرو سے جو دریا کو بھر دیا در نہج نے جگر کو جرمین کر دیا تو</p>
<p>۴۹۹ کا ٹالیاں آج کل کی بنی اور کو باور میں کج روی کو سر نہیں غور کو سینہ میں بعض کہتے کو دین تو پور کو بہت میں بصیرت کو طبیعت میں کو</p>	<p>۴۹۴ چلو ہزاروں کے کاتے استین عورت کے دریا کے کھاتے دین پھر لگے ارتخان لیے پڑھوئے فن سینہ میں لڑنے کے پکارا زمین</p>
<p>۵۰۰ ذات اکڑت مٹا دیا بالکل صفات کو کیسی زبان زبان پہ کاٹ آئی بات کو</p>	<p>۴۹۳ گو ہر قاطمہ ہے پہ چمیر حرام ہے وارث جو قاطمہ کا ہے وہ شہ کام ہے</p>
<p>۵۰۱ اب بیان کھڑے تھے سبائے حسین بچھا رہے تھے دیکھنے والے حسین انکی فغان تھی بھائی بلالے حسین عباس آگے سے لگائے حسین</p>	<p>۴۹۲ اپنی جتنی کہیں تھے لگا لگا ہے کہ وفا کا نام ابھی اودھ جا گیا اس وقت آبرو جو تھی بھری نہ گیا ہر ذرا بے ایمان کا ہیو آ گیا</p>
<p>۵۰۲ تنہائی اپنے بھائی کی بھائی پسند کی کو تر پہ آپ پہونچے ترائی پسند کی</p>	<p>۴۹۱ حضرت کمان فرات کمان کر بلا کمان ہو تا عصر خاتمے ہے یہ دکھ یہ بلا کمان</p>

<p>۱۰۱ تیرے دل کے لئے لڑا ہوں تجھ میں جانی بھائی بھائی اچھا نہ لگے جا تو کیا جدید کا وہ نشان کیا نہ تو برا دل نہیں اس کی</p>	<p>۱۰۲ غارت خانے دل کے نشوونما پر چکا گیا دریائے دل کے پاس بنگلابا جبر کو کا ندھے پستان بھوکے کسی ایضاً کو حلقہ بوسے اجل نے پام قضا کیا</p>
--	---

<p>دریا پہ کون روکنے والا قضا کا ہے در لاکھ سے مقابلہ تیرے چچا کا ہے</p>	<p>ہے ہے نصیب پر یا ہونگا رستے میں ٹھہر گیا سقہ حرم کا فوج کے طوفان میں گھر گیا</p>
---	--

<p>۱۰۳ تیرے دل کے لئے لڑا ہوں تجھ میں جانی بھائی بھائی اچھا نہ لگے جا تو کیا جدید کا وہ نشان کیا نہ تو برا دل نہیں اس کی</p>	<p>۱۰۴ باؤ بیگاری قضا میں عباس کے بلاؤ اور کو جو کینہ سے لاؤ چچا کو لاؤ بیگلی کیڑے کی ہضم کی ہونے دراز جاؤ حضرت تڑپے ہیں علی دراز سے لاؤ</p>
--	--

<p>بچو بھی ضحکہ پیاس سے جان اپنی دوگی میں پانی بھی اونکا لایا ہوا اب نہ تو نگی میں</p>	<p>بھیجا تھا کیوں جو ادھو نہیں اب بلاتی ہو عاشق ہو کیسی باپ کو اپنے رزلاتی ہو</p>
---	--

<p>۱۰۵ چوڑا تھا کہ ہنسے اتم کا غل و ٹھا نصیب تھا کہ داؤد اور داؤد اسیتا ایک ہی کے لئے لگے لگے اور کہا داؤد اسیتا داؤد اسیتا</p>	<p>۱۰۶ مٹی ہوئی سکنیہ تیری تھکے تیرا ننھے سے اچھوڑے کے حضرت کے تیرا بین جاؤں باجان نہ تیرے تیرا خناس دیا ہو بھجھو جا کر تیرا</p>
---	--

<p>اونکی عوا کا آپ بھی سامان کیجئے شہبے میرا چاک گریبان کیجئے</p>	<p>ایسے تو وہ نہیں میں کہ وعدہ بھلا میں گئے فرما گئے ہیں نہ سکر آگے نہ جائیں گئے</p>
--	---

<p>۱۲۱۱</p> <p>وان شکر کو ہر گز سہرا عالم بر لال خون میں وہ در ہے یہاں پھیلے کی طرح شکر میں ہر گز عین عین سے بندین کھلا</p>	<p>۱۲۱۰</p> <p>ناگزدار آئی تیرا جان حسین آقا حسین قابلہ فرخ سنا حسین لے لے کے وقت سے جاوے حسین لے جان بے غلو کھٹکات حسین</p>
<p>دیکھا کہ روح پاک سو سے حق رجوع ہو رکتی ہے سانس موت کی ہچکی شرع ہو</p>	<p>ہچکی لگی ہے دم کو قرار ایدم نہیں بالین پر میری آہ تھارے قدم نہیں</p>
<p>۱۲۱۲</p> <p>پوچھتے ہی گئے تھے اکبر جوان یکجا کہہ رہے تھے کہ جوان حضرت کو پوچھا کیا ہو کیا کیا جوان غیاظان ہو تے اسد کا نشان</p>	<p>۱۲۱۳</p> <p>جانا نہ ہے لے لے لے ہم آئے جان انتر تہ تک میں ہو جانے جان دھڑکا یہ جوتہ پختن میں جانے جان</p>
<p>نوک شان چچا کے جگر میں در آئی ہو ظالم نے تین بھال کی بر چھی لگائی ہے</p>	<p>گو نور چشم تھا بنے ہو سے اٹھ میرا ہے اسن بھی دو دن آنکھوں کے گاندھیرا ہے</p>
<p>۱۲۱۴</p> <p>لا تہم تہم تہم تہم کے گرسناہ با دار جنگ کر گیا کابینہ اور کسے پتہ دار ہم تہم تہم تہم دست خاوار جان بنار ازد و کج غضبیا کے بصر رون کنار</p>	<p>۱۲۱۵</p> <p>اگر سا تھارے کے علی شاہ کر بلا بان تہم تہم تہم کے لکے جا گیا دوری کی تہم تہم تہم تہم تہم تہم تہم تہم تہم تہم تہم تہم تہم تہم</p>
<p>ہرز جسم پر حسین فدا ہونے ہوا ہو آنکھوں کو کھولو بات کرد ہوشیار ہو</p>	<p>بابا سو سے فرات ابھی ننگے سنگر لوصا جو ہمارے چچا جان سنگر</p>

<p>۱۱۱ ناخدا یہ کہ بڑھ علی دے پالے شے جو کان لبت مھر تونا پالے حکم کے کہ ہے بن صدقے حضور آئے چین آرا لپے کیا کیا میری اٹھانے</p>	<p>۱۱۱ باز نہ لے کے پوچھا علی کہ کیا ہوئے نے تھاری بی بی بی بی سے فد ہوئے قہیر کے حقوق سب سے ادا ہوئے ہم مبتلا سے مستتر مہر و حیا ہوئے</p>
<p>اپنا غلام کہہ کے پکارو تو یولین ہم آئی نہوسکینہ تو آنکھوں کو کھولین ہم</p>	<p>اس بیسی پہ سوگ کا سامان کیا کرین عباس کس بیبون پہ احسان کیا کرین</p>
<p>۱۱۲ یہ کیکے بیون کے درکار مر گئے تہہ سدھا کے غفر طیار مر گئے جبریل ایسے جبردار مر گئے اب مصطفیٰ کے لے لے لے لے لے لے</p>	<p>۱۱۲ اس نے کہا یہ سچ ہی ہے تقدیر نے وطن موجود ہے سائینہ وا کہ کا پیران عباس ہے پو پو بنشین شادین بیبین پر کا خلعت ماتم وہ گلبن</p>
<p>مولاجدانہ بھائی کے لاشہ سے ہوتے تھے شانوں کا خون چہر پر تل کے روئے تھے</p>	<p>چادر کو پھاڑ کر گفتی اب بنائی ہوں رنڈ سالہ اتنی بیوہ کی خاطر میں لاتی ہوں</p>
<p>۱۱۳ لاشہ کے پھرنے کے لئے لو جانی پہاڑ لاشہ کے کاٹھی پونک علی کے ابراہیم کے پھرنے کے لئے</p>	<p>۱۱۳ زید پوچھائی بنی زولین نے صف پوچھی آئی کہتی ہوئی یا شخب شخب نے بی بی اسطفا اور شیا اس کیوں لائی پوچھا ابوی ذوق</p>
<p>سے کو اپنے کو کے جو گھر میں پھس کر چین بس لے بھائی کے زمین پر گرے حسین</p>	<p>یہ پیرہن تو سقمہ کی اولاد کے لیے اور ساوے کپڑے بیوہ ناشاد کے لیے</p>

<p>۱۲۱ رو کر کہا یہ باز نے اس نکندار کے بین کلچے چھٹیا ہی مر گیا اب کے زبیرا زہینو فاطمہ کی با کے یہ نامراد بوجہ ہوشاد کی را کے</p>	<p>۱۲۱ آئی نظر جو اکبر مظلوم کی تبا تھری تڑپی بوجہ عباس با وفا اور دوزن ہاتھ جو کے بالو سے پتر کیا ٹھہرنا کے واسطے ہے یہ کیا پیا</p>
<p>بیٹی حسین کی ہے ہو یہ حشن کی ہے گھونگھٹ میں فکر دو لہاکے خاطر کفن کی ہے</p>	<p>اکبر کے کپڑے خلعت ماتم میں دیتی ہو زینب کھڑی ہیں اُن سے نہیں پوچھ لیتی ہو</p>
<p>۱۲۲ رو کر کے میں فاطمہ کی زلف سے ایک نصیب میں تون صدقہ کی با کے بس دیر تو بے صلے نظر کے لئے ہاتھ کیجئے بن تو یہ یہ مر گیا</p>	<p>۱۲۲ کون آئین فرشتہ کو بن جا سکا لباس زینب بھی جو اس میں تڑپی بھی جو اس یہ اس کا خوار کی جا تے بیباک ہٹا جا رہا ہے غصہ ہے بوجہ کی باک</p>
<p>بحر روان ہے یا کہ طبیعت ملی ہے یہ سقائے اہلیت کی دریا ولی ہے یہ</p>	<p>سب کتبہ ابوجیتا ہے اکبر کی آس پر صدقہ اتاروں جو کون میں اس لباس پر</p>
<p>شام شد</p>	<p>۱۲۳ اب جو آرمی توڑی ہے کس پر جاتے اوقاف شہزادے کا سہر نہیں دکھاتے کرتے آگے جان کے اور بی بی با کے میں سب باتیں کہہ رہا اب پوچھتے</p>
<p></p>	<p>پڑے سے سرفراز نہ فرما سیتے مجھے یہ ساد سے کپڑے آپ نہ پہنا سیتے مجھے</p>

<p>۱۴ عصیان کے مافیہ سے جوں نازاوان ہوا سوزش پر گناہ سے باز گردان ہوا یکے خود رجوع ہونے سے آستان ہوا یکے اپنے کے پس یکے حقیقت دان ہوا</p>	<p>۱۳ پوچھا خود سے کہ تم سے چین کی جان فرمایا جان نثار حسین کی کہ ہے رمان پوچھا محمد بن حنین کی کہ ہے کہ رمان پوچھا حسین پر ہرگز ہے تو بھی جان</p>
<p>۱۵ کے عرض عقل نے شب عصیان خندان ہے فرمایا غبار دنیا کا اتنا مفید ہے زین سوط یاد حسین نہیں ہے باران کے ساتھ رحمت رب مجید ہے</p>	<p>۱۲ کی التجا کہ شوق ہے جنت کے بیت کا بے سچ مرثیہ کہہ اہلیت کا</p>
<p>۱۶ پوچھا کہ درد ویدہ ہے شاق چین کا سینہ پہ ہاتھ مارا کہ ماتم حسین کا</p>	<p>۱۱ پوچھا خود سے کہ پوچھا پوچھا سائل ہوئی خود کہ پوچھا پوچھا بے کرب جمع مال کا خاطر کس فرار کی عرض نصیب کے ہے پور کا باغ فرمایا داغ ماتم کا جلا چلار</p>
<p>۱۷ پوچھا خود سے کہ تم سے چین کی جان فرمایا جان نثار حسین کی کہ ہے رمان پوچھا محمد بن حنین کی کہ ہے کہ رمان پوچھا حسین پر ہرگز ہے تو بھی جان</p>	<p>۱۰ کے عرض عقل نے شب عصیان خندان ہے فرمایا غبار دنیا کا اتنا مفید ہے زین سوط یاد حسین نہیں ہے باران کے ساتھ رحمت رب مجید ہے</p>
<p>۱۸ کے عرض عقل نے شب عصیان خندان ہے فرمایا غبار دنیا کا اتنا مفید ہے زین سوط یاد حسین نہیں ہے باران کے ساتھ رحمت رب مجید ہے</p>	<p>۹ کے عرض عقل نے شب عصیان خندان ہے فرمایا غبار دنیا کا اتنا مفید ہے زین سوط یاد حسین نہیں ہے باران کے ساتھ رحمت رب مجید ہے</p>

<p>۵۵</p> <p>حاکم عزابین جو ان زمین کا کھانے پھر کیا مجال جو کوئی دروست تھے صندل نے سزوت میں کینے جو اصل کے بان دل کر رہی بھلی بیسے خلد کے</p>	<p>۵۶</p> <p>آکسٹر اگر میں تھافے ضرر نہیں :- پھر ادھر کیا ہے خاک تھافے اگر نہیں :-</p>
<p>۵۷</p> <p>کھانے کے سب سے بجا کر بلا جس عبد کے سب سے بجا کر بلا کھانے کے سب سے بجا کر بلا آب جناب آپ میں دیکھتے ہو لا کالوں خدیجہ سب میں دیکھتے ہو لا کالوں</p>	<p>۵۸</p> <p>فرمایا دوست بھی ہمیں دگھیر کرتے ہیں افسوس کا رخیہ میں تاخیر کرتے ہیں</p>
<p>۵۹</p> <p>آٹکھوں سے اسکا تہہ ابھی ہی چھپا ہوا روز حساب دیکھو کیا تھا یہ کیا ہوا</p>	<p>۶۰</p> <p>یہاں آتے ہیں اور ہاں نہیں یہاں آتے ہیں اور ہاں نہیں</p>
<p>۶۱</p> <p>یاں قفل ہو وہاں یہ جنان کی کلید ہے یاں صبح کا ستارہ ہے وہاں ماہ عیسک ہے</p>	<p>۶۲</p> <p>مطلب تھا کہ شیعوں کی مشکلت نالی ہو تربیت بھی بکاسے بھی حاجت روائی ہو</p>

<p>۱۴ روز سترہ تک ہونگے بے حساب وہ ساتا خدا کا وہ بند و کا اضطراب قبل حسین وہ نیرہ یہ آفتاب وہ ناز اور وہ سرگرمی غلاب</p>	<p>۱۳ فریاد کیا ہے اپنے ذی الجلال بان رحمت خدا میں رسم کیا خیال جلد اپنے دو تلو کو بلا کر کہ نہ مال دوسری بار گاہ کا کو متاع و مال</p>
<p>۱۵ ہر نیک و بد احاطہ ناز و جسم میں عالم تمام عالم امید و بیم میں دو</p>	<p>اول انھیں کے واسطے اجر و ثواب ہے بعد اُنکے ان سہوں کا حساب کتاب ہے</p>
<p>۱۶ نئے برائے فخر و ان سلطنت کا تخت دل تم سے بھی نرم زمین تنگ سے بھی سر پہ تاج از زمین یا بدست</p>	<p>۱۷ جہیل سے ہی کہیں کہ جلد جاؤ بن لاؤ بخندو کو کجا رسے شباب لاؤ ہر صفت میں ہر کجا رسے شباب لاؤ شاہ ریل سے بخندو جلد او جلد او</p>
<p>۱۸ اس بزم من جو روتے ہیں وہ تو نہ روئیں گے باقی سب اشکبار قیامت میں ہوں گے</p>	<p>دیکھو تو کیسا آج تمھیں شاد کرتے ہیں اللہ مہربان ہے نبی یاد کرتے ہیں دو</p>
<p>۱۹ پہلوں پہننے میں کے در نہ بکند کجی چاہے میرا عظم کسی آنکہ بند آریستہ عروس شب عقد سے دو چند سچوین جوں ہوتے وہ بہر بند</p>	<p>۲۰ کینا اپنے بھیجے نبی نے حکم کے ہیں میں حور حضرت خیر اور اسکے ہیں منون ہم تو یاد نہ کر لاکے ہیں مہرون بند بننے سے نہ سنگن کے ہیں</p>
<p>۲۱ کر اور پہلو کے بیچی کائنات میں دو ہو تو نہ شکر اور علم حمد ہات میں دو</p>	<p>احسان انھیں کا ہے کہ تو اس فدا کیا ہنم بھلا رسول پر احسان کیا کیا</p>

<p>۵۱۲ پہنکین کے تیل مونی پوسن برائے کاصاف توتیہ کا نظر اور اور روسے گا کوئی غیر مونی وہاں اگر پھیسی کے اپنی بن کے نہیں چاہیگا</p>	<p>۵۱۹ جبریل کے خیر سادق کو چوبیس نب حلیہ کے مونی کا لکڑ روح الامین کو نبین کے آقائے نامور نام اور پندرہ ہونگے مع اور پندرہ</p>
<p>مالک جو دست شوقی و دہر کو بڑھا ایگ موتی بنے گا اور حلیہ پہ آئیگا</p>	<p>فرما لینگے کہ لو یہ در آبدار لوٹو کندہ ہین جکے نام اوٹھین تم پکار لو</p>
<p>۵۱۳ جن کے تین در شوار اپنے روح الامین حضور نبی اکو لائے قدسی شوق اوکی زیارت کو اپنے نعلین سے مصطفیٰ پودہ اے</p>	<p>۵۲۰ یہاں طرح سانچے در جیسا جبریل نام لکھیں گے برلا کھایا لکھیں گے کہ طرح منظر ارا نبین باختر ہو گیا جابجا</p>
<p>پوچھین گے صدقے ہو کے رسول غیور بہر احسان ہم غلاموں کا کیا ہے حضور بہر</p>	<p>ہر اک بڑھے گا صاحب در تین ہونین نسخے گا وہ میں ہوں یہ کے گانہین ہونین</p>
<p>۵۲۱ نام شین کی پوپین کے بار بار نہم ہونے کے وہ کین کے کہ نہم ہونے کے کہ یہ احسان کے زیابین فاطمی میں تھا در رضا</p>	<p>۵۲۲ کہا بات بن کر تکیہ بنی کے کتک جبریل کے کتکے ہو لائے نظر کے حضور نبی کا اور جانی اچال و دیر کے اور</p>
<p>روح ذی شے نام سبط رسول کو سہمی کیا در اسے کو بتول کو</p>	<p>روح ہو خوب بہ یہ جکے سارے ہین یہ جکے ہاتھ آئین وہ محسن ہا کے ہین</p>

۵۱۷
جنت میں ہر روز نوحی تھی یہ خبر
جانے تھے تم حسین کی مجلس میں بیٹھ کر
کس کس کی زبان پر علم نہیں ہے
سگڑنوں کی تڑپ سے تھے تھکے

۵۱۸
ارٹا ڈاڑھ کی طرح اے معدنِ حیا
موتی کیسے لپکتی ہے جو کہنے عطا
ذیابین اس طرح کہتے ہیں کہ یہاں
پتھر کی طرح ہنکرتے ہیں

۵۱۹
لے تم رہے نہ ظم کا وہ سامان رہ گیا
باقی ہمارے سر پہ یہ احسان رہ گیا

۵۲۰
انہی چمکے دل سبج ہمارے ہیں
حضرت کہتے ہیں یہ وہی آنسو تھا اے ہیں

۵۲۱
سب کے سب کو کھینچ کر
احسان کیا حضور وہ آقا تھے عظیم
راہے جو انہیں کہنے دیا وہیں کام
تھے کچھ اور انہوں نے قدرت امام

۵۲۲
مول نکال کر کئی نہیں سکتا بجز خدا
فرمان دو اور الجبال پیچھے کا بر ملا
تھے سب سے مال کہہ کر دے صاحبِ عزا
سوتلے کو چھپتے ہو یہ دگر گران بجا

۵۲۳
آنسو کی قدر کیا علی اکبر کے سامنے
نورِ نظر سے کیا ہر امام نے ہو

۵۲۴
قصر گہر بھی نخل گہری کو تو بھی دیتے ہیں
راضی جو اسپہ ہو تو ابھی مول لیتے ہیں

۵۲۵
کیا کیا ہائے واسطے آقا نے کھا گئے
کربھی تھے ہیبت اور اسفر کر نہیں لائے
نہ ہائے بات شکر شکر تھے نہ ہائے
اور فاقہ میں کیلینے نہ تھا یہ چاہے

۵۲۶
موتی کیسے لپکتی ہے جو کہنے عطا
غلامانِ دجور ایسے باندھے ہوئے
الوانِ خلد فر کر گیا اور ٹھاکے

۵۲۷
عابد نے قید ہو کے ہمارے رہائی کی
شہزادے نے غلاموں کی مشکلت سانی کی

۵۲۸
حاصل کسی جنا نکو یہ درجے نہیں ہوئے
محسن جیب جھکے ہمارے کین ہوئے

<p>۱۳۱ ورنہ منہ ہی پیر احسان کا وقت ہے جو حق حریفوں کا اور نفاق کا وقت ہے نیکی کے بہانہ طوفان کا وقت ہے مہربانی کا وقت ہے اور شہیدان کا وقت ہے</p>	<p>۱۳۲ آئی نذر اور کسے لے کھینچ کر نہیں گرمی نہیں عین میں بیخ سفر نہیں بد بھگتوں کو میرا ان کا در نہیں باجی میں ازل سے نہیں</p>
<p>۱۳۲ رحمت سے ابشت میں زہرا ہیں چکی اصغر کی قبر گنج شہیدان میں بن چکی</p>	<p>۱۳۱ تم دیکھو کہ شیعوں نے کیا فضل رب ہوا یہ بھی خبر نہو گی اور نہیں جسٹرب ہوا</p>
<p>۱۳۳ دسویں اور زور عیسائیوں کا زمانہ جوں ہی ہے سب بڑے اور آگے زمانہ روئے نیاز اور کاسوئے نیاز تبار کی مستی کا وقت ہے</p>	<p>۱۳۳ کوئی زبیر ابوشکر کے کیا شکر ہے بے گناہ اس کو سب سے بڑا ہے اپنے وقتوں میں جو نیکی نہت ہے گھوڑا اور بکے کے لئے ہے</p>
<p>۱۳۴ کہتے ہیں اس طیش میں غفور الرحیم شیعوں کو نئے نجات شرار جیم</p>	<p>۱۳۲ اور وقت سے مورچوں کے آس پاس تھے گرمی میں پانی پیتے تھے اور زہرا اس تھے</p>
<p>۱۳۵ جتنا ہے کہ صبر بھرنے سے نیکیاں برہم ہو کر گئے تھی جو اس حنین میں ہو گی ناراض ہے اس کا نیکیاں ہیں اور غضب ہے وہاں</p>	<p>۱۳۴ فرمایا خاکوں کو کیا حال ہے اس کو کیا ہے اور کیا ہے دوزخ کے لئے ہے جو بھی ہے جہنم کی ہے جو بھی ہے</p>
<p>۱۳۶ حد کے باکے رنگ زمین لال ہو گیا شہید سے صغیر ہیں کیا حال ہو گیا</p>	<p>۱۳۵ وان اس طرح سے پینے کو پانی نہ پاؤ گے کیون تاب آقا قیامت کی لاؤ گے</p>

<p>۵۳۵ پتھر پانی در گری پیاس پتھر تین تیر مارو کہ مر تا ہوں پیاس انا ہی ساہر ایک کا دیکر پیاس لکھنے شاد کے ہیں درخ پیاس</p>	<p>۵۳۴ سکین ہون نہ کشتن خیم ہون تکیں چیمب خاص غلے قدر ہون نعت دل سول نشیر و ندر ہون سندن نخت جناب امیر ہون</p>
---	--

<p>دم لب پہ ہے پپول رہا ہوں جو اس سے اب آرنہ تیر مارو کہ مر تا ہوں پیاس سے</p>	<p>کس کا کیا ہے خون جو مجھے قتل کرتے ہو تم لوگ کچھ خداؤ بنی سے بھی ڈرتے ہو</p>
---	---

<p>۵۳۶ سس کہین مقصود ہون قائل ہون کس کا اور ہون جو سچ آوہ کہین کس کا اور ہون اس کا لو اس کرتے کہ تیر کے ہون</p>	<p>۵۳۵ طرز ہے جس کا چھال عطا ہون کوزہ ہے جس کا قطر وہ ابر خا ہون کہ ہے جس کا طاق نعت خدا ہون پیر ہے جس کا قلابہ قبلہ بنا ہون</p>
---	--

<p>پانی سے بند ظلم و جفا کا د فور سے ہے آخر مر اگناہ سے گیا کیا قصور سے ہے</p>	<p>جو کشتہ جفا ہے مین وہ دردناک ہون جس کا اثر شفا ہون وہ خاک پاک ہون</p>
---	---

<p>۵۳۷ دریا کو تے چھین لیا ہون کس کا ناپی دھا دکھا کے لیا ہون کس کا داغ کس چو کا دیا ہون کس کا ہے زبا تیل کیا ہون کس کا</p>	<p>۵۳۶ مین وہ ہون جس کے طیار ہون چا تیار ہو جی کی مدد کس سے سدا مہیو کس کا پو کس کے لبت جو خدا اڑو کس کے خلتے زانہن کس کے کھلا</p>
---	--

<p>صابر ہوں بید یار ہوں مین کینہ ورنہ مین یار و مرے مزاج مین داشر شر نہیں</p>	<p>تا حشر یہ شتر نہ لین گے خدائی کو جو آج حقے نختے مین عباس بھائی کو</p>
--	---

<p>۱۶۱ شفق شانے اپن خطا کے ہیں آرائین ہم آری حکم خدا کے ہیں جانے دو یہی ہیں تڑپ کے ہیں چاروں تہیں روضہ قبر الہ کے ہیں</p>	<p>۱۶۰ نولتے نہ اٹھتے سو تیج کی نگاہ اور خائب الہ کے کیا رہے گراہ بھجا چکین انکو اور کچھ نہیں تڑپ نہیں سفید کیے پر دیاہ</p>
<p>تڑپتے ہو تہ حق سے نہ آہ بتول سے ہو اللہ ایسے بھگے آل رسول سے ہو</p>	<p>تیج دوسر کو کھینچون کہ سر کو کٹاؤ نہیں مالک کی جو رضا ہو عمل میں وہ لاؤ نہیں</p>
<p>۱۶۲ جب تک زمین عرش گدہ گدہ چلا رہے کر ہی خدا کے زوری نہیں چلا رہے ایمان جو جبکی فرودہ وقت نہ چلا رہے نہ کتب آزل عرش مندو چلا رہے</p>	<p>۱۶۳ ٹھٹھٹے ٹھٹھٹے دھکل پورا گمان آواز دی یہ اتنی غیبی نے آگمان کتنا ہی سے حسین بیخلاق اوش جان پورا زار آج آپ ہیں بیجا رو جان</p>
<p>باب العلوم جو ہے ای کا پسر ہو نہیں ہو استاد جبریل کا ڈر نظر ہو نہیں ہو</p>	<p>دکھلا یا صبر تیج کے جو ہر دکھائے تہر و کرم خدا کا برابر دکھائے</p>
<p>۱۶۴ ہم سب گواہ ہیں کیا آپ کے بجا لا رہے آپ کے جوا نجد میں مصطفیٰ باب علی بن والدہ ہیں اتنی نسا</p>	<p>۱۶۵ پتے پتے سر کی تھی تہرے دن خرم ہو پتے پتے بھل کے تہرے دن خرم ہو اور کسی نگاہ شوق علی کی سام نہ ہو نہ باکیوں میں حکم کنوں ج شام نہ ہو</p>
<p>کہتے نہ کچھ کہ اس سے سو جانتے ہیں ہم پر قتل کیا بھی روا جانتے ہیں ہم</p>	<p>اکبر کی موت نے گئی طاقت حسین کی کیوں تیج تو کریگی رفاقت حسین کی</p>

<p>۱۵۴</p> <p>خونِ شکر سے لکھ کر چھل پڑی آگے بڑھی تو جان کے چھل پڑی ایک ہر نفس کی جان پڑی</p>	<p>۱۵۵</p> <p>اعلا پند و القاد کے جوہر عیان ہو دیکھ لیا ہم نے پر تو نشان ہوئے بجان اسکی جانے دوڑوں جان ہوئے محبوب اسکی ضرب سے پیر جان ہوئے</p>
<p>فی الفور پیک فتح کا لیک کہ گیا منہ کھول کر نیام بھی حیرت سے رہ گیا</p>	<p>طوفان کی طرح یہ ادھکا شور فوج سے بحرین اشکارا ہوئے ایک موج سے</p>
<p>۱۵۶</p> <p>خونِ شکر سے لکھ کر چھل پڑی آگے بڑھی تو جان کے چھل پڑی ایک ہر نفس کی جان پڑی</p>	<p>۱۵۷</p> <p>ہیبت کی کہتے تھے کہ پڑی ہوئے اسکی داپہ سے تھے بلائیں ہوئے جو ہر سے دم سے تھے بلاتے ہوئے غل جلا لیں تین شاہ سے تھے ہوئے</p>
<p>۱۵۷</p> <p>بولی اجل سے چل تو یہ دشت ستیز ہے دیکھیں تو کون سست ہے اور کون تیز ہے</p>	<p>۱۵۸</p> <p>ہنگامِ حشر یہ دم دستیز ہے چمکی جو بدر میں یہ وہی تیغ تیز ہے</p>
<p>۱۵۸</p> <p>کہا کہ جو ہر وقت سیاہی ہے سوچنے سے کہ گیا ہے پھر یہی کہی بولی نظریہ ہے کہ کیا ہوئے پون سے کہ گیا ہے پھر یہی کہی</p>	<p>۱۵۹</p> <p>تھی تیغ آگے سوز و زشت کا نہ کسی دہار بکھری تھی پھر یہی کہی یوں تیغ و شمشیر سے پھر یہی کہی جیسے زور ابلتے تھے پھر یہی کہی</p>
<p>ہستی بیماری وہ نظر آئی اجل مجھے چلا یا روز آج ملیکی نہ کل مجھے</p>	<p>یوں تیغ نے فٹ کیا جنگی سپاہ کو الفت علی کی کساتی ہے جیسے گناہ کو</p>

<p>۱۵۵ چار گھنٹے سے سینہ تن کی جو کج بناہ بولی میں بنا دیکھا لو کہ گلابی راہ گزرتی ہے تیری تھی باہر دور روپاہ سپیدی کلبین ہو تھی جو کج گلاب</p>	<p>۱۵۵ بلیکٹیا داغونین آئی چلی گئی نکل ہوا سرور نین سمائی چلی گئی آتش کی آگ لگائی چلی گئی تندی کی بلیکٹیا خاک ڈرائی چلی گئی</p>
<p>جو ضرب کی بلا میں تھین جوشن کے سرگین کرطیان زرہ کی صورت سنبل بگ گین</p>	<p>سینے میں صاف آئی تھی اور صابا جاتی تھی انداز دم کی آمد و شد کا دکھاتی تھی</p>
<p>۱۵۶ پاران ذوالفقار سے آئی گئی ننگ کی تھی بارہ ننگ ہے بارہ ننگ اس سبیل میں جناب کے مانند سر ہے حلقے سپر کے زمین ادھر اور ادھر ہے</p>	<p>۱۵۶ طلکندہ میں جانتا کی آپ شمع تھی اور روٹی میں نیکو کھنڈی تھی اندھیرے کی کوئی قیامت کی رات تھی منہ سے نکلنا اسکے لئے کیا تھی</p>
<p>یوں ابر تیغ ہو گا نہ شعلہ نشان کبھی کہتا ہے اب تک نہ برسوں گایان کبھی</p>	<p>ریشم نہ کافرون کے فقط حلق پر پھری ہر شہر میں زباؤں نیشل خبر پھری</p>
<p>۱۵۷ شکار کو جو عقاب قضا اوڑا پھینچے جائے تیغ شہ لاقتا اوڑا کہتے ہیں کجا را طار قبلا اوڑا دن بھر گیا بیون سیاہ جفا اوڑا</p>	<p>۱۵۷ اس تیغ نے جو پھینچ لی کروں غلام آسب بکے سا تیغ آبا و بد دونوں بکار امر تھی میں یوں اور تو چینی تھی ریشم دیکھتے تھے جاو</p>
<p>اڑ کر سوار سوے عدم وقتن گئے گھوڑوں کے زین شہر پر واہ بن گئے</p>	<p>جو اسکے درمیان تھا بلا سے دوچار تھا پھل سے جو پھل ملا تو عذاب فشار تھا</p>

<p>۵۶۱ عین کبیر حین کبیر زین اطراف یہ حد زین سے نکل کر تھی اپنی جوارق تک زین سے نکل کر تھی زین کبیر سے نکل کر تھی</p>	<p>۵۶۰ کبیرت باک یہ فرقی کبیر تھی اپنے کبیرت کے نکلے کے اور تھی اپنے کبیرت کے نکلے کے اور تھی اپنے کبیرت کے نکلے کے اور تھی</p>
<p>۵۶۲ الوارہین پیادو لکھی صفحے یہ پار تھی مثل اہل سوار دنگی سہرہ سوار تھی</p>	<p>اپنی ادا پہ آپ ہی اتر لے جاتی تھی جوہر کی زلف و دوش پہ لکھائے جاتی تھی</p>
<p>۵۶۳ صمدی شعلہ فرخدا جدا اعدا کے ساتھ نہوتی ان جدا خود سردوں کو بدست و پا جدا لڑتے تھے کہ آگے جدا جدا</p>	<p>۵۶۵ تلوار زین پر سیف جو تعلقہ نشان ہو تھی جل علی کے دہانہ زین پر سیف ہو تھی ناب حسام ہوتے اسی طیان ہو تھی تعلقہ کبیرت کے باہر زبان ہو تھی</p>
<p>۵۶۴ باقی رکھانہ بیخ نے سر کوئی دوش پر اک شورہ تھا کہ قمر کا دریا ہے جوش پر</p>	<p>قمر سفر نبرد کا میدان بنا دیا رو کو اسے غول بیابان بنا دیا</p>
<p>۵۶۵ ابرو تھی بستی بستی بستی برسی تھی فوج تمام بستی پلن تھف سینہ بستی بستی رونے تھے زخم کبیرت بستی</p>	<p>۵۶۶ کبیرت کے زین تھی بستی بستی کبیرت کے زین تھی بستی بستی کبیرت کے زین تھی بستی بستی کبیرت کے زین تھی بستی بستی</p>
<p>۵۶۷ نے مرنے تھے نہ جینے تھے لیکن سکتے تھے بیگے تھے مرغ روح کے پراڈ نہ سکتے تھے</p>	<p>۵۶۷ یان تھی تو ان نہ تھی جو ادھر تھی ادھر نہ تھی پر یہ نہ کچھ کہا کہ کدھر تھی کدھر نہ تھی</p>

<p>۵۶۰ ایک صاحب نے درویشوں کو دیکھا کہ انہوں نے ایک کھجور کا ٹکڑا کھا رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو کھجور کا ٹکڑا ہے، اسے کھانے کے لیے توڑنا چاہیے۔</p>	<p>۵۶۰ ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک کھجور کا ٹکڑا کھا رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو کھجور کا ٹکڑا ہے، اسے کھانے کے لیے توڑنا چاہیے۔</p>
<p>دشمن کا بھی سوال کبھی نہ دیکھا نہیں قابل سے اتمام علی نے لیا نہیں</p>	<p>یون قطع کی زبان سپہ ترک مشام کی اکبار وہی فقر و دین ترک تمام کی</p>
<p>۵۶۱ ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک کھجور کا ٹکڑا کھا رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو کھجور کا ٹکڑا ہے، اسے کھانے کے لیے توڑنا چاہیے۔</p>	<p>۵۶۱ ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک کھجور کا ٹکڑا کھا رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو کھجور کا ٹکڑا ہے، اسے کھانے کے لیے توڑنا چاہیے۔</p>
<p>دیکھو کہاں تو شہر اسے تم بکار لو لاؤ ماہ حقین مرا سراد تار لو</p>	<p>تیروئی ترکو دین زبانیں قلم ہوئیں چلے ذرا کھینچے تو کس میں قلم ہوئیں</p>
<p>۵۶۲ ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک کھجور کا ٹکڑا کھا رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو کھجور کا ٹکڑا ہے، اسے کھانے کے لیے توڑنا چاہیے۔</p>	<p>۵۶۲ ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک کھجور کا ٹکڑا کھا رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو کھجور کا ٹکڑا ہے، اسے کھانے کے لیے توڑنا چاہیے۔</p>
<p>صورت ہو میں بھر گئی پرے بدن ہوا صد پارہ شاہ دین کا ہر اک عضو تن ہوا</p>	<p>غصتہ حضور است جد پر نہ اب کریں تو پر کبھی جو آپ سے بیعت طلب کریں</p>

<p>۲۷۴ چھوٹی لجام اٹھتے ہیں پیر پر گرا عزیزیدار عرش برین عرش کبریا عزیزیدار عرش کئے اور عرش کبریا تکلی عرش کے بال کھلتے نیت مظفا</p>	<p>۲۷۳ پوچھا امام دین تو کیوں بیاباب وہ بولا میرا نام ہے عرش کبریا فرمایا جاننا ہے مرا نام اور زب دلا کہ ان حسین پوچھا جانا ہوں</p>
<p>۲۷۵ سوقت ہوش میں نہ کوئی اس جن رہا سورج گن میں آنکے چالیس ن رہا</p>	<p>۲۷۲ سہوا نہیں جفا کا یہ سامان کرتا ہوں جان رسول جان کے بیجان کرتا ہوں</p>
<p>۲۷۶ وہ چہرہ چاک وہ پتی ہوئی زمین وہ آنکھیں کئے گم وہ خسار نازین جلتی ہوئی زمین پڑے تھوڑے دین بی حال تھا کون بیجا طرب العین</p>	<p>۲۷۴ دلت بے کسے وہ بکا ابرائے زر شہ نے کہا نہ دیکھ کر کلیا مجھے اگر شہ نے کہا نہ دیکھ کر کلیا مجھے اگر شہ نے کہا نہ دیکھ کر کلیا مجھے اگر</p>
<p>۲۷۷ ارکان عرش خالق سبحان لرز گئے مقتل میں لاشہائے شہیدان لرز گئے</p>	<p>۲۷۵ دولت ہے خوب یا کہ شفاعت رسول کی بولاشقی کہ میں نے تو دولت قبول کی</p>
<p>۲۷۸ کے تمام کی تمام کی تمام کی کے تمام کی تمام کی تمام کی کے تمام کی تمام کی تمام کی کے تمام کی تمام کی تمام کی</p>	<p>۲۷۶ بے حسین خوف نہیں کائنات کا مجھے حبت تمام کرنا ہے وقت نضا کا مجھے کر ہونے کے تو تھوڑا سا نبی بلا مجھے منظور ہے مجھ کی خاطر دعا کا مجھے</p>
<p>۲۷۹ چار دن طہ حسین کو شکر نظر پڑا سینے پر ہر حلقہ خیر نظر پڑا</p>	<p>۲۷۷ وہ بولا منہ پھرا کے نہ پانی پلاؤنگا فرمایا خیر پیاسے ہی دنیا سے جاؤنگا</p>

<p>۹۴ سونے کے علقہ پھر ہی اچھی بنا کونجی بان سے کتنے گلے نشاہ نامار سے زینب سیکینہ کلنوم دل فگار کے عابد و زید بابے بیدار</p>	<p>۹۵ سب تیرے کیوں کا ہنگام لے دیا ہوتا ہی تو نظریں بھیجے الہام لے دیا بچا ہے سچ کر دوش ایام لے دیا سب سے مخفی یہ کہہ کر و نام لے دیا</p>
<p>۹۶ جانا ہے بارگاہ میں حقلی حقیہ کو تم سب کو سو نپا ہوں خدا سے قدیر کو</p>	<p>۹۷ یا مرتضیٰ علی کرمت بے نہایت است ہنگام دستگیری و وقت عنایت است</p>
<p>۹۸ وان کا تاتا تھا حلقہ بنی اسکا نہیں حضرت بن کی آدین پھر سنت دروہین زینب یہ یہ پوچھتے تھے تیار دین زینب نے سچ بولنے سے بچھڑی نہیں</p>	<p>۹۹ یادان گذشت کی خبر خاک نہیں اس طرح کہے کہ اب انتر خاک نہیں جن جن کے کیا خاک ہنر مند و کاد اسے اپنے ہی تجھے قدر ہنر خاک نہیں</p>
<p>۱۰۰ بے سراوتارے تیغ تو اب تھا منا نہیں پر یہ بتا سیکینہ کا آستان نہیں</p>	<p>۱۰۱ راجی لے نہت کپن تم ترا بھرتے ہیں کشتہ آکیر کی پوس کس کرتے ہیں کہتا ہے عشق آس کے انشا اللہ لے خاک شفا بھی ہم مرتے ہیں تمام شد</p>
<p>۱۰۲ راجی کچھ بولگا جو میں ہر وہ تا بان علی جان رت فنا کہو دنگا قربان علی کہ جاؤں گا دنیا سے ہر دست دیر کیا ہے کہ دست منج اوان علی</p>	<p>۱۰۳ راجی لے نہت کپن تم ترا بھرتے ہیں کشتہ آکیر کی پوس کس کرتے ہیں کہتا ہے عشق آس کے انشا اللہ لے خاک شفا بھی ہم مرتے ہیں تمام شد</p>

<p>۱۱۷ حضرت پکارتی ہی مقام حجاب ہے فیہو جناب فاطمہ کی بی جناب ہے خواد آ رہے کا یہ باہم خطاب ہے بیزار کے عیب و بیجا ہے برا ہے</p>	<p>۱۱۸ یقیناً بان پر کی جناب ہے مگر درود و قرآن ہی کی جناب ہے شان خدا عیان ہی کی جناب ہے بلندی آسمان ہے یہ کی جناب ہے</p>
<p>جاری ہے منہ سے جاریہ فاطمہ ہیں ہم خدمتہ جہانگی وہ اک خادمہ ہیں ہم</p>	<p>کر سی زمین سے لیتی ہے گوشے پناہ کے بیٹھا ہے عرش سایہ میں اس ناگاہ کے</p>
<p>۱۱۹ حضرت ارضہ و چمکتی کی فریاد ہے معدوم بان زانیہ کا ہر دم دوش ہے جان کا پتہ غبار کفایت کی کر دے صاحب راق کو بیلیون دوش ہے</p>	<p>۱۲۰ حور انبث خلدین اکل ہنہام کو دار السلام در چھکا ہے سلام کو بچہ بین حلال ہی بیٹا لہو کو سوچ بشارت کو ہی جائز نام کو</p>
<p>ہم تم یہ جانتے تھے کہ سوتی ہیں فاطمہ اسکی خبر نہیں ہے کہ روتی ہیں فاطمہ</p>	<p>دیکھا کرین کھڑے ہوے اسستان کو یان بیٹھنے کا حکم نہیں آستان کو</p>
<p>۱۲۱ شان صلاح و صل علی شان فاطمہ حیدر کی جانناڑ ہے دامان فاطمہ روزہ ہر ایک روز سے ہمان فاطمہ کہتی ہے حیدر فطرتن قرآن فاطمہ</p>	<p>۱۲۲ صحنے لامکان کی فضا اس کی بنت کا نام اسکی بزرگی کا تانے فضل کے سایہ چاہیے بونفائے بان ہو پین ہی کاغذ پر کاجا ہے</p>
<p>پہر نماز قوت کی تھلیل کرنی ہیں سچ حق میں آپ کو تھلیل کرنی ہیں</p>	<p>زایہ کو اس حرم کے عیش و نشاط ہے اس کا بچھو تا رحمت حق کی بساط ہے</p>

<p>۱۱</p> <p>نور نبی باریک نظر خالق کی برکتوں میں عسکری جو اس کی برکتوں کا پوس فائدہ ہے ہر شرف و دربار کی جو ہے</p>	<p>۱۰</p> <p>ابو نعیم غلام شریفین کو نوری انتخاب تباہین کی صحنوں میں آخری کتاب تاریخ انسانیات میں جو یوں گلاب ب عدو زوین فاطمہ رودین اور اب</p>
<p>استغنی المزاج میں عالم نواز زمین زیر سے نسل ذات حد بے نیاز زمین</p>	<p>شاہ زمان وقت سجا کی مان ہو زمین زہرا ہر ایک عصر میں شاہ زمان ہو زمین</p>
<p>۱۲</p> <p>بغض تک بوجہ سب تک گمانے کیا تپ کر مطیع فاطمہ غفار نے کیا حاکم ہر ایک درد کا غفار نے کیا زہرا نے جو کہا وہ ہر آزار کیا</p>	<p>۱۱</p> <p>افت خدا کے بوجہ سب خدا کی ہے نصف کے آگے بھی دلا کبریا کی ہے پر دانا فائدہ کی شکایت جفا کی ہے انہی نقطہ جراتی خیر اور آری ہے</p>
<p>صادق سے اس بیان کی صحت حصول ہے بدوشن دعاے نور سے شان بول ہے</p>	<p>آب و غذا کی فکر نہ سونے کا دھیان ہے آنکھوں میں شکل باپ کی رونے کا دھیان ہے</p>
<p>۱۳</p> <p>دل رازدار قدرت پروردگار ہے سریان شمار رحمت پروردگار ہے سین خاک اطاعت پروردگار ہے</p>	<p>۱۲</p> <p>کچھ نہیں کر یا جو کسی نے کھلا دیا لیکن عزت میں کچھ غدا نے فرادیا غضب میں کسی نے آئے جو اپنی بلایا وطن بیاد اور آنکھوں میں دیا بیادیا</p>
<p>سچ سے عیان شرف فاطمہ ہوا ذکر خدا کا فاطمہ پر خاتمہ ہوا</p>	<p>سب سے کس سے فاطمہ کے شور و چین کو زہرا کے بعد روئی ہین زینب حسین کو</p>

<p>۱۳۰</p> <p>کون قلم زیادہ سے قلم سے نشان ہوا کچھ بڑے دل سے جگر بنا تو ان ہوا روٹنے سے چشم کی ہوئی خون نشان ہوا تپ رہے نبضوں جگمگاتے خون ہوا</p>	<p>۱۲۹</p> <p>ہم سائیاں کرتی ہیں فاقہ پید دیدار مصطفیٰ تو ہے موقوف حشر پید اور ہے میں پی ایسی کی کو وہ واحد گزرا حجب میں پی ایسی کی کو وہ واحد گزرا</p>
<p>جب فاطمہ نے ہا سے پد رکھنے آہ کی ہلنے لگی ضریح رسالت پناہ کی</p>	<p>اب میں ہوں اور ہر ایک حقارت کے مجھ بے پد کی خاک زیادت ہے صاحبو</p>
<p>۱۳۱</p> <p>فضہ کنیز فاطمہ کرتی ہے بیان گھٹے ہووا جبارہ پیر کا جب روان بیچی کی مٹھی رہے غبار وہ جہان کس ہفتہ رات دن میں جگر میں جہان</p>	<p>۱۳۰</p> <p>القصیدہ منقشہ کے دن آنکھوں ہوا ادبیل یوں خلقت فیکے جہان ہوا بان نہر کن جگہ جگہ باقمعیان ہوا یہ اس طرح کہ وہ کا گیا گمان ہوا</p>
<p>دیکھا جو میں نے جھانکے تو آنکھ بند ہے آواز آہ آہ کی دل سے بند ہے</p>	<p>یہ شکل ہو گئی تھی عز امین رسول کی پیجانی بیٹوں نے نہ صورت بتول کی</p>
<p>۱۳۲</p> <p>بچے بچا کرتے ہیں کہ فتنہ اور کماؤ رات نہ اتنا روئے غلاموں سے کماؤ بابا کمان گئے ہیں لالائین ہم بناؤ جہر کرتے بھارتے نہیں تو گلے لگاؤ</p>	<p>۱۳۱</p> <p>وہ وقت نام لو وہ از صبر اور آرزو ششدر کر کے گیا آنکھ دیکھو دیکھو زینب جانے جہر میں دھونڈھا چشم چلائی وہ کہہ کے سبک جان دن میں کہہ</p>
<p>نانا کے بعد ہائے یہ بقدر رسم ہوئے سب اک طرف حضور کے بھی پیار کم ہوئے</p>	<p>مان میری کیا ہو میں میں قلم سے لول ہوں مڑ کر پکار میں آپ میں ہی تو بتول ہوں</p>

<p>۵۱۹ فضیلت بیان کرتی ہے کہ وقت کا حال تین روزوں کے بتایا تھا صورت حال ہاتھ کے نیل سینے پر ویسے کہ بیان نظارہ دیکھو ظنات بیان ہے</p>	<p>۵۱۸ قدسی قلم نے میں نے بیان کیا سچ کی خبریں یہ ہیں کہ جو اس دین جہانوں میں باک صحت اداس غلمان خود جن پر ہی پر جو پاس</p>
<p>روٹی چلین مزار رسول انام کو جس طرح شمع گور غریبان ہو شام کو</p>	<p>غل تھا کہ سب کے دل کو ہلانی ہیں فاطمہ قبر رسول پاک پہ آتی ہیں فاطمہ</p>
<p>۵۲۰ ازہر فاطمہ کے نکلنے سے ہو گیا طوفان لوح اشکوں کے پونے سے ہو گیا بزم زمانہ ہاتھوں کے نکلنے سے ہو گیا ماجرے کا بے چینی کے چلنے سے ہو گیا</p>	<p>۵۱۹ ہنسائیوں غزون کے پونے سے ہو گیا زور کے نکلنے سے ہو گیا بے چینی کے چلنے سے ہو گیا</p>
<p>حوالہ سے قبر میں مٹھ دھانے لگی آدم لحد میں تڑپے زمین کا پنے لگی</p>	<p>کہتی تھیں فاطمہ کے پر کا یہ شہ ہے نا مھرمون نے بی بی کو دیکھا تو شہ ہے</p>
<p>۵۲۱ جز شک و لون آنکھوں میں ہر غمی غار گر رہا بچھتی تھی قدیوں سے بار بار تھا اتنی تباہا گریبان تار تار دل تھا صیقلیہ ارپہ روٹی تھی زار</p>	<p>۵۲۰ پیر میں وقت نام نہرا کا تھا ادب دن کو پھر ایسا یوں زینب سے غضب قصہ آئی قبر یہ وہ سنت ہے سیریں تھری کہ اتنی تھی قبر رسول ب</p>
<p>جب آہ کی زوچار طرف بجلیاں گریں تھرا کے یان گریں گھبھی ش کھا کے دان گریں</p>	<p>تڑپنے گرد پھرنے سے طاقت بوکھٹ گئی لیکر بلا میں قبر سے زہرا پٹ گئی</p>

<p>۵۲۵ چلائی آہ واہ ابتدا و محنت نورالہ وار ابتدا و محنت شاہو کے شاہ وار ابتدا و محنت واسیہ وار ابتدا و محنت</p>	<p>۵۲۸ تلمیذی سے مراد مار لوڑ تربت پو اپنی تم مجھے صدقے اوتار لو قربان تلمیذیوں جنہوں کا کار لو مثنیٰ ہوں کہ فاطمہ کا کار لو</p>
<p>۵۲۶ کنزتین اٹھ دن زیارت نہیں ہوتی اس نصیبے کوئی نصرت نہیں ہوتی نبیرتوں کو عطا نصرت نہیں ہوتی مسجد میں بھی نماز حاجت نہیں ہوتی</p>	<p>۵۲۹ پلو چھو یہ تم مزاج تھا را بخر ہے لو نڈی کے کہ حال جدائی سے غیر ہے</p>
<p>۵۳۰ حضرت کے منہ سے دھی خدا بھی نہیں سنی جبریل کے پردن کی صدا بھی نہیں سنی</p>	<p>۵۳۱ خالق کے بعد بندوں کے جو کچھ تھی آٹھے بیوون کے پردہ دائیہوں کے باپ تھے</p>
<p>۵۳۱ جگر وہی جو کھر ہے وہی ایک نہیں نارسے وہی ہے وہی ایک نہیں فیکے وہی ہے وہی ایک نہیں کب سے یہ ہے پھر وہی ایک نہیں</p>	<p>۵۳۲ خوابان ہر کیم اور اس کے نہیں کی تم نے نقل میسر کے نہیں احسان ہیں شیون کی بی بی نہیں نہی لکرنے بن سب نہیں</p>
<p>دیتے ہیں سب عا کہ شفا پائے فاطمہ اور فاطمہ یہ کہتی ہے مر جاے فاطمہ</p>	<p>بے حس کے تمھاری زیارت نہ ہوئیگی ہوگی وہ کون آنکھ جو تم پر نہ روئیگی</p>

<p>۱۲۵ سب کا داغ ہو شکل بد کا داغ کہ چھوڑوں کا داغ ہو جو کھڑے کا داغ میں بد کا داغ ہو وہ کہ کھڑے کا داغ پیدا ہو پس تو اس کا داغ</p>	<p>۱۲۶ چھوڑنے کا داغ ہے تو وہی ہے جس کا داغ ہے فاقہ جو بنتے تھے کھانا نہ کھاتے تھے جو چین باز کرتی تھی حضرت اٹھاتے تھے</p>
<p>۱۲۷ اولاد کا بدل سے بدل نہیں یہ درد وہ ہے جسکی درد اجل نہیں</p>	<p>کیسی حقیر بد رسول کریم ہوں در تیمم آگے تھی اب تو تیمم ہوں</p>
<p>۱۲۸ اور اب بھی وہ ایک سراج انبیا نور خدا جمال خدا رحمت خدا روز ازل سے تاباں بیکل کا پتلا پٹی پہنکے پٹی کے جو پتلی خدا</p>	<p>۱۲۹ ابا اذان بلال کہنے کی مچھناؤ ابا نازی اے بن محمد بن محمد جاو ابا اوصی کو اپنے لاکھ کے نیچے کھانا ابا اوائے حضور نے پھر بن دھانا</p>
<p>۱۲۹ کیونکہ نہ اپنی موت مجھے اب قبول ہو دنیا میں ایسا باپ نہ ہو اور بتول ہو</p>	<p>اک اک کڑھی ہمارے مجھ دل ہول کو ابا باکو بلاؤ گے کس دن بتول کو</p>
<p>۱۳۰ کیا سو سے ہو قبر میں تنہا جو اپنے چلا رہی ہے ابھی زرا جو اپنے مولا جو اب دوسرے آقا جو اپنے دل بانٹا نہیں بن کر دن جو اپنے</p>	<p>۱۳۱ چھٹی ہی جان سکینہ کی شہادت گاہ میں نہ رہی کسی قبر پہ جسے نقل کی اپنی آنے جو اڑتے ہوئے نقل گاہ میں ہے راختہ سکینہ گری نقل گاہ میں</p>
<p>۱۳۱ بلو میں صدقہ جاؤں بہت دل ہولوں ابا بتول ہوں میں تمھاری بتول ہوں</p>	<p>پیداواہل ظلم نے کی شور و فین پر رونے دیا نہ بیٹی کو لاش حسین پر</p>

<p>۱۳۴ اقصیٰ فاطمہ ہوئی بیویں زینب کے اپنے ڈری گئی فقیہ نے ستر جاسہ بنی کا دو دو سنگھاوین لوہر کر</p>	<p>۱۳۳ روئے لگین سکے و خالون بنگذات گھڑین زمان با خورالین باجھون با کا فوجی اہم کھانے جو دیکھے ہر اوقات موت کا اب سیکر سنو فاطمہ کے سا</p>
<p>ہم سائیان ہن گرد ہر اسان کھڑی ہوئیں بی بی کی مان جان ہن غش میں پڑی ہوئیں</p>	<p>نظرون سے نور چشم نبی کو گرا دیا دروازہ عیسیٰ ولی کو گرا دیا</p>
<p>۱۳۵ نانا کا خاصہ جان سے لڑائی لایا فقیہ نے جاکے بی بی کو بخش دیا جو بیوی نے اسکی رنج کو ایسا فرادیا جاسہ پر پوسنہ فاطمہ نے جا بجا دیا</p>	<p>۱۳۴ آگے تین سکین غلامان فاطمہ درکے تلے بن سے افغان فاطمہ کیا وقت کیسی ہیں قرآن فاطمہ سہرتی جیسا زینب ہو پیر جان فاطمہ</p>
<p>پڑھکر دروہات سنائی وہ یاس کی جو بیہان ٹڑپے لگین اس پاس کی</p>	<p>محسن جد اڑ پتا ہے پہلو میں دل جدا مان مضمحل جدا ہے پسر مضمحل جدا</p>
<p>۱۳۶ وہ بیچن ہی آجکاری وہ ہے پیر بقول ہے جو سو نکھا تھا پیران پر بونفکے دیکھنے کی توقع تھی کس قدر پوری امیدیں قطع ہوں باسے مگر بھر</p>	<p>۱۳۵ دروازہ ننھے ہاتھوں سے کھلوانے میں گھڑا ہونہ والدہ یہ کہتے جاتے ہیں اٹھنا نہیں جو دروہی کو لاتے ہیں</p>
<p>پوچھوں کہاں تلاش کروں کس یار میں پوسلے میرا سوتا ہے لوگو مزار میں</p>	<p>زہرا پکار تھی تھی دھی دھی رسول کو لے ابن عم کہاں ہو پکا ڈو بتول کو</p>

<p>۵۲۶ کیا کیا گلزارن میں گشاؤم خفا ہوا پہلوں کا تکرار حق میں بندہ کی شکل کتاب ہوا غل تجا خدا کا شیر اسیر خفا ہوا نہیں الا تم کہنے ہی جو جو یہاں ہوا</p>	<p>۵۲۳ سکرے استغناء تھان دل دوسرا ہر دن دور سے مٹنی گری دوش سے جبا درد ایسے کو اٹھا یا تو سے وا نصیبیا پہلوں کے لڑتے حسین جہاں ہوا</p>
<p>رہی گلے میں ہے ستم تازہ دیکھنا ایمان کی کتاب کا شیرازہ دیکھنا</p>	<p>دریا ہو کے دیدہ حق میں سے ہنگے اللہ رس صبر شکر خدا کر کے رہ گئے</p>
<p>۵۲۷ ہو چا جو بہ کفرین وہیں کجا کہ کیا دیکھا جی کی قبر کو اور آیا پیر شہا یوں کہے کہ آئے در جو بارون کیا نکلا زین کے پنجہ جو زیند بر ملا</p>	<p>۵۲۵ ظالموں نے زخوف خفا کیا اس پہ بھی قتل سب خیر اور کیا سامان قتل سب مشکلات کیا زبوں کو حضرت مشکلات کیا اتھا علاج پہلوں کے خیر کیا</p>
<p>اعجاز سے رسول کے روشن جہاں ہوا یہی لہجہ سے دست مبارک عیان ہوا</p>	<p>گھر سے کندہ درخبر کو نے چلے چادر گلے میں بازہ کے حیدر کو لچلے</p>
<p>۵۲۸ آئی نزار سے یہ ہوا زور یہ ہے حیدر زین اسیر حیدر اسیر ہے نہ سب غلام ہو یہ تھا لا اسیر ہے کہا ہے کہ دست خدا کا کجا ہے</p>	<p>۵۲۹ بلا فاکت میں بندہ رحمان کی علی فردت بکاری میں فرمان ہوں علی کی عرض موت ہے میں گجہاں کی علی دل کے کہا میں صبر کا ذرا ہوں علی</p>
<p>شر کرتے ہو پورا درخبر اور اسے تم کیوں بت پرستو پھر گئے آخر خدا سے تم</p>	<p>بیجا نہیں گلے میں گرہ ریمان کی ہے ہیشا ریا علی یہ گھڑی امتحان کی ہے</p>

<p>۱۶۹ سخن غم زخمین کیا تھا صی کے کئی سخن صاحب تا علی کے شکل کے وقت ہونے تقریبی بند ہے یہ سولے اولی کے</p>	<p>۱۶۸ سب ان کے تھے کہ ہوا شہر جا بجا دیکھا زمانہ اشد بین بر منہ پاپ اور ام سکنہ روضہ پیغمبر خدا پہلو سنبھالنے فاطمہ کا اور صیبا</p>
<p>ادل مدد سے خوش دل آدم کو کر دیا پھٹنم سے تکوتم سے جدا غم کو کر دیا</p>	<p>زہرا جموش آنکھوں میں آنسو ٹپکے ہوئے جامہ رسول پاک کا سر پہ دھرے ہوئے</p>
<p>۱۷۰ کہیں کہیں پہلے دان ہی ابھیل سوا ہے کون قرین کبیر عابد کس بندہ کا خدا کیلئے پیراں عمل سب کی عطا کا عقدہ ہوا ہے عمل</p>	<p>۱۶۹ پوچھیں قریب جا کہ ظالم جو وہ جناب بچے ہیں مصطفیٰ کے کیا ہے جناب آہوش میں کہ صابر و کبیر جناب ہون بال کہ ہوتی ہوئی ہون جناب</p>
<p>آریت میں خدا نے اوشنطیا کہا انجیل میں جو نام لیا ایلیت کہا</p>	<p>دنیا تباہ ہوگی مرا گھر ٹوٹ گیا بس بس بہت گلامے والی کا گھٹ گیا</p>
<p>۱۷۱ تشریح نقل کی ہے کیا رضی علی تشریح انا کی ہے کیا رضی علی تفسیر لافا کی ہے کیا رضی علی یا تیر ہر دعا کی ہے کیا رضی علی</p>	<p>۱۷۰ کا بی بی سکنے کے جہت پیغمبر خدا دیارین سب کجا کجا ہیں جدا نظیر آہ فاطمہ اظہار کے کی ادا کھولا رخا الفون نے کلوئے تہ ہوا</p>
<p>گنجینہ علوم خدا داد کون ہے؟ جہر نیل سے فرشتے کا استاد کون ہے؟</p>	<p>گھر کو روانہ سیدہ فاطمہ کس ہون آتے ہی گر پڑیں صفا تم پیش ہون</p>

<p>۵۵ قرآن ایک شہیدانِ دین کا ہونے پر منہ پر زرق و برق کی نواویں پڑھ کر تربیبِ نیک سے ہم سے یہ بولی وہ ہے پورا اسے بیوی نہ آس کر جیسے اسفند</p>	<p>۵۵ مختار و کریم کا خیر سے عرب کی عیب کی بائیں منے کی فریاد کی سب اپنی تہ تھاری را عیا ہو جان لب</p>
<p>۵۶ کہا ہے کہ میں نے اپنے گھر میں دیکھو میں گھر میں رہنے بھی باقی ہوں یا نہیں</p>	<p>۵۶ کھانے کا کوئی وقت نہ سونے کا وقت ہے جو وقت ہے وہ آگے رونے کا وقت ہے</p>
<p>۵۷ کیا کیا ہوں میں شہداء کا درد بہلو کا درد اور داؤد کا درد پتھر کی ہے کسی کا حملے کے الم کا درد ہر اک غضب کا داؤد ہر اک شہد کا درد</p>	<p>۵۷ ان باب کے جا رہی بنیاس کی غزا ہم تو نہ ادا رہے نہ پتھر نہ کی غزا فرما با رضی سے کہ تیار ہو جا بھلا مہربان سے کہ با ابوبکر ہوا</p>
<p>۵۸ دو ماتم اور آہ وہ غربت بتول کی حسن کا جسم اور سہ ماہی رسول کی</p>	<p>۵۸ الزام کوئی دے نہیں سکتا بتول کو بگھاتا ہوں میں خیر تیم رسول کو</p>
<p>۵۹ قرآن کی دیکھی ہو یہ کیا اور رو دیا قرآن کی دیکھی ضیا اور رو دیا سیر ہو سونگھا بوسہ دیا اور رو دیا</p>	<p>۵۹ بابہ سے رضی کے گھر میں جھکا ہے موتہ دیکھنے پر رو رہی تھی کیسی وہ خوش دینے لگے پیام عرب تیار ہ کر اگر کہے ابی ہے کون کیا بین</p>
<p>۶۰ صرف نہ آہ میں نہ بکامین نہ بین میں بے غش ہوے افاقہ نہ تھا شور و شین میں</p>	<p>۶۰ قابولین موت ہوے تو مر جاؤں یا علی بابا کا سوگ لیکے کہ صر جاؤں یا علی</p>

<p>۵۶۴ حیدر کا اس بن بکلی ہو جا جگہ بیت اخضر بنایا نقیبین جلد کھا ہی ہاتھ تمام کے بیٹے کا ہر وان جائے روایا کرتی تھی ان</p>	<p>۵۶۱ میری طرف سے ازل سے کوہ پیام کو گنفا ہوئی انصاف کے صبح و شام دو چار دن تھارے جگہ میں ہر مقام بڑی بکلی دھوم ہو چکی ہے ہر نام</p>
<p>ہنگام شام حیدر گراہ جاتے تھے روح بنی کی دس کے قسم آنکولاتے تھے</p>	<p>دل جب کام وہ ہوا سے جینے سے کام کیا بابا سدھا رہے مجھ کو دینہ سے کام کیا</p>
<p>۵۶۵ اکدن نگاہ کرنے میں کناشاہ لاقا مطح ہے کہ آرد جو ہے کن صا ہوا نیلا رہی میں بون اس کیل سے دست بھلا دیے میں کر تھی ہو چو جیا</p>	<p>۵۶۲ روئے میں اختیار نہیں پیر نہیں دیکھو سے نہ اور خستہ کجاہ نہیں اسیدار بوت کی آٹھوں میں نہیں ستر نام کو پی اوچل نہ ہوں تین</p>
<p>پوچھا کہ اتنے کاموں کا جو نفل آج ہے اس وقت کچھ بجاں تھارا مزاج ہے</p>	<p>ما تم ہے غیر کا کہ تھارے رسول کا پر تم کو ناگوار ہے رونا بتول کا</p>
<p>۵۶۶ بوین آج رات کو در جاؤں جبال کل میر کار دارین خود پوچھو جبال خدمت کا میر پوچھی ہو گا کئے خیال نہلا دھلا دیا پریشان</p>	<p>۵۶۳ کجی کا سیکے کل کے جانی ہم پیچی نصیب اپنا کارا زما ہم کیا پھلے کئے کے نکالا کہ رو ہم بے زنی بول کے ہم کی ہم</p>
<p>کرتے بھی دھوئے توت بھی کل تاکہ مچلی سہرا نہ دیکھا ایک ارمان ہے چلی</p>	<p>بچا تھاری خیفگی ہے میں روون گی کچھ تو مے آجی کو لگی ہو میں روونگی</p>

<p>۵۶۷ پوچھا علی نے کیا ہو کر موانعین صدیق نے کہا شادی ہو کر میں حسین چھلے کو روٹے تلے جو سوئی میں حسین پتھر کا کیا کھانے میں بن شاہ سلیم</p>	<p>۵۶۸ کیا خوب تم نے مجھ سے بنا ہی ہو فاطمہ کیونکر نہو کہ نور الہی ہے فاطمہ</p>
<p>۵۶۹ زہر کرمان بھی تو زرا با تیرے تیار آجلد و طوطا ہے یہ مصوم بار بار ابن توڑی چین میرا ہی اختیار</p>	<p>۵۷۰ یان غاصب مذک نہ کبھی آنے پایگا یان تازیانہ تجکو نہ کوئی لگائے گا</p>
<p>۵۷۱ وہ بولی کہ تیرا زاری ہی ہے سب فرمائیے وصیت اول یہاں نظر ہر سب پر کے بعد ہی آپ میں پیر سبطین اخضر کے میں بارہ جاہ</p>	<p>۵۷۲ رو کر کہا علی نے ہمیں عذر خواہ ہیں دانش ہے تصور ہو تم سب گواہ ہیں</p>

<p>۵۷۵ غم نہ تھا کہ میں نے وہاں کی کسی سے کل صبح یہ ستر بٹائی تھی میں نے جو غضب بردار نہ ہو میرے حیرانوں پر روزِ شب میں مان جا جا کر کوئی کلمہ کہتے تھے</p>	<p>۵۷۴ ابلی کہ با علی بیگیا کا دوستی مرنے سے سخت تر کی خوشی کا دوستی بیست پہ بعد دن یہ وقت کا دوستی یہ وقت از دن کی محبت کا دوستی</p>
<p>یہ دونوں ہیں سپرد جناب امیر کے جوشن ہیں آپ سے صغیر و کبیر کے</p>	<p>ہمد نہیں رفیق نہیں مہربان نہیں یہ وہ جگہ ہے کوئی کسی کا جہان نہیں</p>
<p>۵۷۶ والی تیرے جو کچھ بولا ہوتا ہوں جناب چلا کے انہی بات کا دنیا نہ ہو اب بند ہو گیا کسی کو جو پوچھو گے جناب دل جو تیری کسی کو پوچھو گے جناب</p>	<p>۵۷۵ وہ اجنبی مکان وہ اندھیلو اور ادھر پہلے پہل رہتی تھی اسے دیکھنے کا سفر شمع روشنی کے لیے نئی شگات در مساب یہ کہہ دو کہ جسے ایک کلمہ</p>
<p>زیستے ہو فیما کہ نازوں کی پالی ہے اور دوسرے سین کی یہ رونے والی ہے</p>	<p>کس کو کوئی پکارے کہاں جائے کیا کرے آسان سب پہ قبر کی مشکل خدا کرے</p>
<p>۵۷۷ عرض ہم یہ کچھ شب کو اٹھا تیرے اور یہ کا نشان کسی جاہت سے تیرے تربت میں خود تار مارا اور وہ نشان تیرے پھر کاتب کہہ کر کہ انہی جاہلوں</p>	<p>۵۷۶ اکتھار شان میں فراتے تھے تیرے تربت میں ہے نشانی لیتے ہیں تیرے اسیدار میں بھی تیرا نشان ہے کھربا تیرا ترن پڑھو قبر کے پلو میں کھربا</p>
<p>آنکھوں کے آگے قبر کی تنہائی پھر گئی موتی کی اک لڑھی تھی کہ آنکھوں سے گر گئی</p>	<p>مرد سے لو میں بیکس بے بار ہوتے ہیں زندوں سے انس کے یہ طلبگار ہوتے ہیں</p>

<p>۱۰۷</p> <p>آئی نہ رسول کی بی بی میں آؤنگا ہوتے ہی دن جگ جگ سے رکاوٹ لگے فاقہ کے لیے یہ وہی کھلا دے گا</p>	<p>۱۰۷</p> <p>ان کی کھپتے ہوئے کڑی کڑی ہنسنے کل کی بے حدین صدائی رہنما جہی میں بیٹے ہوتے دور میں کیا جانی ام سہٹی میں جگر انگار</p>
<p>محبوبہ خند او نہی تیرا نام ہے مرفن تیرے محبوبوں کا دار السلام ہے</p>	<p>اپنا بھی سو گوارا رنڈا ہے میں کرگین جیتی رہی میں آپ بہان سے گذرگین</p>
<p>۱۰۸</p> <p>جاگاہ ہر نے کیا دنیا سے انتقال بچدین رضی کے سخن و مجال جس کے میں باب کے کئی خالوں میں پہلے ابی پھر اہل سائے ذوالجلال</p>	<p>۱۰۸</p> <p>چھوڑ کر ایک کو چھین خوشنما ہوا اپنے پرانے دوڑے کہ جی وہ کیا ہوا فضیلت کا یہی سببہ کا ادا تھا ہوا جگر ہونے ایک کا نام سرا ہوا</p>
<p>کا فور خلد فاطمہ زہرا کے پاس لا پانی ہمارے غسل کو لا اور لباس لا</p>	<p>سینے میں دم قلق سے رکا سانس لٹ لٹا منہ رکھنے منہ پر مہرے کے زیب لٹ لٹا</p>
<p>۱۰۹</p> <p>جہی میں کہنے کی تھی جہی ہنار جہی میں کہنے کی تھی جہی ہنار آواز اجبی سے کیا حق نے سزا زہرے اپنے پاؤں کے تیرا اور</p>	<p>۱۰۹</p> <p>بیکر بلا میں کہتی تھی بی بی ہنار دان میں ہونے کھاتی ہونے ہنار جیسا زمین پوتے میں ہمکنار ہر ایک کھول دے دو سبھو کو قرار</p>
<p>حورون نے پھر بہشت میں برپا چل گیا پیٹو قضا نے شمع بے سیر کو گل کیا</p>	<p>ہے ہے یہ چپے رہنے کی کیا بات ہو گیا نانا کا فاتحہ نہ دیارات ہو گیا</p>

<p>۵۵</p> <p>اسے میری کنکشن نامی دار والدہ اسے میری لے دو مری بیوہ والدہ کنکشن کی آرمی سر دار والدہ اسے میری سباز مری ناچار والدہ</p>	<p>۵۵</p> <p>میری چرخ قریبی بر جلا ہے مری پوری ہے ہانکی صفت جلا ہے پہلو کا در کیا ہے پورنا ہے پھوپھو میں فضل تھا لو پنا پوجا ہے</p>
<p>نانا کی سوگوار کو تازہ خطاب دو امان جواب د مری امان جواب دو</p>	<p>کیون آپ کھولتی نہیں چشم پر آب کو کیا غش میں دیکھتی ہیں سالت آب کو</p>
<p>۵۶</p> <p>ہم سائے غریب کی پوزیشن میں ہم کتنے ہیں آرتھ میں ہم سائے غریب خاطر وادی میں جمع نہایت ہر آدمی منہ خد صاحب کو زمین زمین ہر آدمی</p>	<p>۵۶</p> <p>ہم سائے غریب کی پوزیشن میں ہم کتنے ہیں آرتھ میں ہم سائے غریب خاطر وادی میں جمع نہایت ہر آدمی منہ خد صاحب کو زمین زمین ہر آدمی</p>
<p>اتنا زاونے کھنے کہ احسان کیجیو زینب جو بھگوار و سہارے دے دیکھو</p>	<p>بی بی کو گمان کا بتا دوں کہ ہر گین یہ تو نہیں زبان سے نکلتا کہ مر گین</p>
<p>۵۷</p> <p>جاگاہ الے روڑے شاہ ادھیہ غل خنودا خانہ خود مجھے میں کیا ہنس برف بشت میں کفن کا کفن دیا کتنے زور سے ہوا بولت پھنسیا</p>	<p>۵۷</p> <p>میں دو دو تختوں نے نی اپنی پین شہر بنانے لائے نی اپنی پین جا دیے اٹھانے نی اپنی پین میں نے نصیب نی اپنی پین</p>
<p>بوسے کفن میں کھول کے زسار فاطمہ مشتاقاؤ دیکھ لو دیدار فاطمہ</p>	<p>کیا جانتی تھی وقت یہ ہی انتقال کا باعث سوا ہے یہ سے رنج و ملال کا</p>

<p>۵۹۱ برونے کے دماغ سے نکلا گیا کیونکہ وہ نیک نام تھا نیک نام سے نیک نام جہاز وہ میت جس سے نیک نام نکلا گیا کہ نیک نام</p>	<p>۵۹۱ سید بن سید سید بن سید بن سید سید بن سید بن سید سید بن سید بن سید سید بن سید بن سید سید بن سید بن سید سید بن سید بن سید</p>
<p>عاشق کو بے لے ہوئے کس طرح کل رہے زہرا کے دونوں ہاتھ کفن سے نکل پڑے</p>	<p>کھڑین علی الحدید بنی تھر تھر آئے ہیں بن مان کے بیٹے مانکے جنازے پر آئے ہیں</p>
<p>۵۹۵ سید الہدین سید الہدین سید الہدین سید الہدین سید الہدین سید الہدین سید الہدین سید الہدین</p>	<p>۵۹۲ شمع سے لڑنے ہیں گریبان چاک گیسو تلے ہیں ڈالے ہوئے ہیں سر و نیوٹاں نر کیسے ہو کہ والدہ کے غم سے ہون لاک جاری زبان بوجھا تو صبر و دراک</p>
<p>تسکین عرش اعظم رب ہدا کرد بیڑوں کو مان کی لاش سے جلدی جدا کر</p>	<p>جاتی ہو تم نبی کی زیارت کے واسطے امان غلام آئے ہیں رخصت کی واسطے</p>
<p>۵۹۶ سید الہدین سید الہدین سید الہدین سید الہدین سید الہدین سید الہدین سید الہدین سید الہدین</p>	<p>۵۹۳ سید الہدین سید الہدین سید الہدین سید الہدین سید الہدین سید الہدین سید الہدین سید الہدین</p>
<p>باہن نکالو دفن میں اب دیر ہوتی ہے آئی ندا کہ روح نہیں سیر ہوتی ہے</p>	<p>شفقت کا اٹھا اپنے سر سے اٹھا لیا ایک والدہ تھیں پاس انھیں بھی بلا لیا</p>

۵۹۷
 ایندڑ کے پیر منیر اور عرض کو پیر
 پائیدہ تھیں منسّم خالق تندر
 بہر سول پاک پیر حضرت امیر
 مہر پند اٹھی والدہ ذکر حقیب

فرمائیے یہ لطف کہ وہ سنگار ہو
 حلہ کفن ہو اور وضو رضوان مزار ہو

رباعی
 گرانج جان کے نکلیک نہیں
 خور کا تر کا شب تا یک نہین
 تو بین کے فریب یہ ظاہر ہے دیر
 اتنا کوئی اللہ کے نزدیک نہین

رباعی
 کل عقد و کونناہ بل تا کر نہیں
 حق بندگی حق کا اور اگر تے بین
 ارا بھی جلا یا بھی نصیری کو دیر
 بندے این مگر کار خدا کر تین

رباعی
 شہرین غنی ہمیشہ کام اپنا ہے
 حق کہنے سے بان تیر کا اپنا ہے
 گو مزہ خوب تنگ کر کے نہیں پیر
 کبیر وغرور کو سلام اپنا ہے

رباعی
 جب کشورین خلنے آباد کیا
 حیدر کو امر کل کا ایسا کیا
 بیعت سے علی کی بیوتوں کو حق نے
 اہلکت لکم دیکم ارشاد کیا
 نام شد

رباعی
 کھانے کا مرقظ زبانی بکلا
 باقی سامان عیش فانی بکلا
 چاہا تھا کہ ہاتھ دہوین دنیا ہے پیر
 اتنا بھی نہ اس کو بین اپنی بکلا

<p>۵۴ لعل شہزادہ کی بیوی کی کیا سزا ہو گی جو اس کے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لے گی دن ہو گیا سیاہ زمانہ بدل گیا</p>	<p>۵۴ بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی اور ایک قلم سیاہ ہوئی فرورنگار</p>
<p>۵۵ آندھی سیاہ چلتی تھی دشت نبرد میں قوطے لہو کے گرتے تھے گرد و گل گردین</p>	<p>ایسا بلند نالہ دل کا دھوان ہوا ایک اور آسمان تہ آسمان ہوا</p>
<p>۵۶ چرخ تھے ہر طرف نصیذ و جہیز جاری تھا چشم بزمی روئی روئی زنگار دن پیمانے پھر پھر</p>	<p>۵۶ عالمین تھا کیونہ اندر اندر لالہ کے دل میں دن غم طے صورت چراغ بھول کر تھوڑے تھے پہلو تکتے باغ</p>
<p>۵۷ یعقوب نے مزار کو آب کر دیا رور و کے چاہ حضرت یوسف نے بھر دیا</p>	<p>جتنے ظہور تھے وہ بحال سقیم تھے ستاروں کی طرح دل مضطر و نرم تھے</p>
<p>۵۸ آئی تھی جاہلستان کا آواز و نال عمیقین علی تھے بہ ہندوستان بوجہ اور ان کی تھی ہر سو پہنچاں ورنہ ان کا کون سا کون سا بیان</p>	<p>۵۸ تھے صحیح زبیر بن علی جو انبیا کتا تھا ایک ایک اور کرتا تھا بجا کجا آج فاطمہ پر احادیث پر بار آیا ہی اشرف و لا لا و مصطفیٰ</p>
<p>سب بگ صورت گف افسوس بن گئے کہا کھٹا کھٹا مرغ بھی طاؤس بن گئے</p>	<p>ہو اب شریک گریہ زہرا چلو چلو زہرا کو دو حشیں کا برس چلو چلو</p>

<p>۱۷ تیردن نے باغ خلدین عیان ہوئی تھی جہل منظر ہے سر نہیں لو گھاس نہ اس نغمہ میں روئی تین گھاس صد جاگ تھی کا دوبارہ ہو اجاگ</p>	<p>۱۶ تیردن نے باغ خلدین عیان ہوئی تھی جہل منظر ہے سر نہیں لو گھاس نہ اس نغمہ میں روئی تین گھاس صد جاگ تھی کا دوبارہ ہو اجاگ</p>
<p>۱۸ مرقد میں حال غیر ہو ابو تراب کا نظر اگیا مزار رسالت آب کا</p>	<p>۱۷ ناشاد نامراد بہتر بڑے ہوئے اور پہلو زمین قائم واکبر بڑے ہوئے</p>
<p>۱۹ کوٹھنچتا ہوں آج میں تصویر تکیہ نقل کی کتبت یہ دل سے کرو بگاہ پیاختہ زبان سے کلن سے اگر گواہ لازم ہوا وہ آہ کے ساتھ آہ آہ</p>	<p>۱۸ انشا پر ایک ایچہ اور کبر پور دوسرا اس قدر کہتے تھے سو کھوپڑیوں رفت در زمین کی پھولوں</p>
<p>۲۰ سرخی میں مثل گل جو عیان گرد راہ ہے اوس باغ میں نسیم محمد کی آہ ہے</p>	<p>۱۹ بیٹوں سے بعد مرگ حجت جاتے ہیں گویا کہ ادنیٰ کو تیر و سان سے پجاتے ہیں</p>
<p>۲۱ اور وہ تیردن کہتے تھے تیردن اپنی بھی بندوں میں پھر تیردن تیردن کہتے تھے تیردن تیردن کہتے تھے تیردن</p>	<p>۲۰ لیکن شہ جاتے ہیں انشا بنظر تیردن لیکن شہ جاتے ہیں انشا بنظر تیردن لیکن شہ جاتے ہیں انشا بنظر تیردن لیکن شہ جاتے ہیں انشا بنظر تیردن</p>
<p>۲۲ کیسی محیط عالم ہستی تھی کیسی باران کی طرح اُن پر ہستی تھی کیسی</p>	<p>۲۱ بیٹوں پہ آج رکھتے ہیں سرور کم سی ہاتھ کلٹے گا ساربان لعین کل ستم سے ہاتھ</p>

<p>۱۲۷ زہرا سرخانے لاشہ زنیہ کے پیغمبر کھڑے سیاہ پنے ہوئے اور بے ہوش بیچی ہوئی تھی خاک صدقہ خاں جاگر میں سے خون شاہ کا چہرہ پر لومگر</p>	<p>۱۲۶ اوس کے جناب خاطر کرتی تھیں کلام اے راہروین جو حیب کا مقام تیشہ کلام جبکہ گلے پر چلی حسام ماور ہون اس شہید کی ہر اوج نام</p>
<p>۱۲۸ کہتی تھی حشر میں جوین ناشاد جاؤں گی خالق کو خون بھرا ہوا چہرہ دکھاؤں گی</p>	<p>قربان اسکی لاش پہ ہونے کو آئی ہوں غربت پہ اسکی خلد سے رونے کو آئی ہوں</p>
<p>۱۲۹ چلنے کے فاطمہ بھی اگر کرتی تھی بکا دیتا تھا انکو لاشہ پیر بہ صدرا امان نہ روضہ صبر کا ہم تیر پیرا لاؤ خدائیں سر کو خوشی کی کیا فدا</p>	<p>۱۲۵ تاکہ ہوا سیاہ لعین بن پشورا اسباب پہلے لوٹ لڑا اس حسین کا تقدیر بن گئے جمع ہوا لشکر حجاب</p>
<p>۱۳۰ پیدا ہوئے تھے ہم تو مصیبت کیو اسطے سب بہل ہے پیشکش امت کیو اسطے</p>	<p>۱۲۹ زہرا پکارتی تھی کہ فریاد یا غلے بیٹا تھا ارا لٹا ہے ابد اد یا غلے</p>
<p>۱۳۱ ہم جو کوئی کرتا تھا اس میں گذر آواز کر یہ کان میں آتی تھی پشیر کہتا تھا نے دل یہ وہ تمام کہ جب آ رہا ہوں جان کون یا لعین اوجر</p>	<p>۱۳۰ فریاد فاطمہ کی نہ اعلیٰ پہ پشیری اسباب بننے لگا لشکر اس تم پشیری بعد فنا یہ بعثت اہل تم پشیری شہ کی کے کھول لی تیر پشیری</p>
<p>۱۳۲ لاشوں کے آس پاس کوئی توجہ نہ نہیں یہ کون رو رہا ہے کسی کو خبر نہیں</p>	<p>۱۳۱ پیرا ہن رسول خدا لے گئے لعین سے عمامہ تن سے قبائے گئے لعین</p>

<p>۱۹۸ انگشتی پہننے پونے شاہ کر گیا اور کبھی ایک اہل ستم کھینے لگا انگشت پاک نہ وہ جسم ہوتی جوا خچہ جھالے وہ لعین ہوا اور بھینجا</p>	<p>۱۹۷ شمشیر سے لڑنے جواد اور گم نانا ہلا کے لہین نہ زینت پیر مگر بیٹا اٹھو کہ آئے ہیں حکیمین اہل ستم جگہ میں دن رات ہوتے سلطان جھوٹے</p>
<p>مطلق ڈرانہ گریہ خیر الانام سے انگلی امام پاک کی کاٹی حسام سے</p>	<p>زہرا نہیں رسول نہیں مجتبیٰ نہیں شیر مر گئے کوئی وارث رہا نہیں</p>
<p>۱۹۹ کفار نے اور تو پیش جو رفقائے شہزادین کفار نے اور تار لے لے کے پیرین گریہ میں آفتاب کی عریان کھینچیں کے سلاح لڑنے کے تھے تو مخزن</p>	<p>۱۹۸ بیٹا اٹھو کہ لڑتے ہیں ناموس مصلطفا بیٹا اٹھو کہ جھپٹی ہے کلنڈر کی ردا دامن میں اٹھکے ابلیس کینہ کو جیسا کر لے راہ راہی کئی کو ذرا</p>
<p>بچوں کو شاہ دین کے چہرے دکھائینگے روئینگے وہ تو انکو طمانچے لگائیں گے</p>	<p>کیا عش پرے ہو ہوش میں سجاد آدم آیا ہے طوق صبر سے گردن جھکا دم</p>
<p>۱۹۶ لڑتے کب لڑتے کھلے اپنے ستم لڑتے کب لڑتے لڑتے لڑتے ستم لڑتے کب لڑتے لڑتے لڑتے ستم لڑتے کب لڑتے لڑتے لڑتے ستم</p>	<p>۱۹۵ آہنجام شاہ دین لہن خیر حصال خون راہم ایک خیر شام لال لہن اپنے سہا پھون وہ کہے کا کافا لہن راہم احمو حیدر کالج مال</p>
<p>ہر سو ہجوم لشکر کفارہ ہو گیا وہ بازار خیرہ شہ ابرار ہو گیا وہ</p>	<p>دیکھو تو کس جگہ ہے دینہ بتول کا زینکے پاس ہو گا خزینہ بتول کا</p>

<p>۲۴۵</p> <p>زینب کے آپسے زینب کے بیٹے زینب کے آپسے زینب کے بیٹے زینب کے آپسے زینب کے بیٹے زینب کے آپسے زینب کے بیٹے زینب کے آپسے زینب کے بیٹے</p>	<p>۲۴۶</p> <p>یوں کہ زینب کے بیٹے اور زینب کے بیٹے بان تک کہ گاہوارہ اور زینب کے بیٹے بان تک کہ گاہوارہ اور زینب کے بیٹے</p>
<p>محتاج ہیں فقیر ہیں دل درد مند پانی بھی تین روز سے پیاسو نہ بہ سکہ</p>	<p>باؤ سے چھین لکھے مسند امام کی سرکار لٹ گئی شہ عالی مقام کی</p>
<p>۲۴۷</p> <p>ہاشم اور احمد وزیر کا مال کیا پونہ تھے بول کی چادر میں جا جا دولت پر کسی آج نیا حادثہ ہوا</p>	<p>۲۴۸</p> <p>خیرین کینہ سے اپنے گاہوارہ کالوں کے دروازے گئی زینب کے بیٹے اپنے پیر کو کرنے گئی پانی پیر</p>
<p>رن میں پڑھی ہوئی ہر بھارت بول کی دشت بلا میں لٹ گئی دولت رسول کی</p>	<p>طفلی میں اوسکو داغ دکھا یا شہریر نے روٹی جو وہ طمانچہ لگا یا شہریر نے</p>
<p>۲۴۹</p> <p>ادہ لٹ کے پیر سے وہ بانے ہم آل نبی پوٹ پر آسمان ہم سفاک چھین لکھے سب چادر ہم عیان بنے جو سرور کیا در ہونہم</p>	<p>۲۵۰</p> <p>چھینی کسی نے زینب کی لہریں زینب کی کا پینے خوف کے لہریں نظر سے بچھنے کی طرف کی ہر لہریں ہر دوڑ کے واسطے لہریں</p>
<p>بے پردہ کر دیا جو عدو کی سپاہ نے بلوں سے منہ چھپا لیا ناموس شاہ نے</p>	<p>کیا کیا ہمیں ستائی ہوا ست رسول کی زینب کے سے چھین گئی چادر بول کی</p>

<p>۱۳۷ آئینہ جگت کی ناز و ناز میں خلعت ہو چلو آئیے تلمیذ کابل قرآن میں جگت کی ناز و ناز ہے اذن خاندانہ جہان جبریل</p>	<p>۱۳۶ تاراج ہو چکے فریاد نام زنجیر و طوق لیکے چلے کتان نام تاجا نے یہ سر جو جگا کر کیا کلام پیو صبر کی جگہ ہی ہو نیکو کا نام</p>
<p>۱۳۸ وہ بیسیان اسیر ہو کین فوج شام میں ہیں سب کے سر کھلے ہوئے بلولے عام میں</p>	<p>۱۳۷ بڑی ہے میری حق میں سعاد کا سلسلہ آیا ہے اٹھ بخشش امت کا سلسلہ</p>
<p>۱۳۹ آگ کی جہنم نہ دین شاہین اب تھک سا پیر کیا ہوش شاہین عالم یاہ تھا نگہ ہر شاہ شاہین جا بجا کرتے تھے جی جگہ شاہین</p>	<p>۱۳۸ زنجیر دہی تھا اگر مصیبت کی کٹی کٹی اور تھک دہی کو بھی یہ سلوت ملی تھی بیعت کی پونے ہوئی موجود تھک دہی</p>
<p>۱۴۰ کچھ غم نہیں جو خاق عالم کفیل ہے لے نار یہ آگ بھی لہجہ خلیل ہے</p>	<p>۱۳۹ بیمار نے بھی بار مصیبت اٹھالیا آیا جو طوق اسکو گلے سے لگالیا</p>
<p>۱۴۱ جلوہ چوبق طور کا آواز ان مٹی کی طرح غنچ سے جگہ نازان اور کاٹنے کے حرم شاہ بہت جان جگہ کو درون میں اٹھا ایصدان</p>	<p>۱۴۰ ناگاہ غنچ غنچ مخالف میں چربیا وہ اب لڑتے چکے حرم شاہ بہت مقتل میں بجلاو نہیں سوئے اور لہجے کے آگے غنچ غنچ سے ہون چربیا</p>
<p>۱۴۲ خیر سے اہلیت پیر نکل پڑے گود میں لیکے پوچو نکو باہر نکل پڑے</p>	<p>۱۴۱ مردوں پہ بد مرگ بھی جو رو جگا کرو زینب کے سامنے سدا کبر جدا کرو</p>

<p>۱۲۷ پوچھو کیوں کہ عیسائے بیچار بولے کہ علیہ سبیاں اذیتوں پہ ہون سوار زینب بکری اس آٹھری ہو کے تیار آواز دو کمان میں عکس دار زلیخا</p>	<p>۱۲۵ آئی ہوش بوش میں نہ ہوش جا پھر دنی آئی لائق نہ رہے ہر سہ ماہ اور لاش سے لٹ کے کہا بون تیر جانی اٹھو کہ ہوتے ہیں اہل ہم</p>
<p>جب ضعف کے سبب سے قدم اٹھ کھڑے تھے محل میں جگہ ہاتھ پکڑ کر بٹھاتے تھے</p>	<p>زنجیر میں ہے عابد بیکس پھنسا ہوا بولے میں آج سے ہر ہمار اکھلا ہوا</p>
<p>۱۲۸ اسم کمان میں سبط میر سبھی بلاؤ سونے میں سبھی کبھی کبھی بلاؤ عباس دور و بیدار سبھی بلاؤ نیل پار ہوں تو با بظفر سبھی بلاؤ</p>	<p>۱۲۶ شہنشاہ مہر پرتا تھا شہر رو سیاہ میں دیو کی جہی سے لے شاہ دین پناہ ہر شہنشاہی تھی کہ یہ فیچون میں لیا اور ایک دین میں باہر دین تیاہ</p>
<p>لازم ہے یہ کہ ہاتھ میں بھائی کا ہاتھ ہو زینب سوار ہوتی ہے کوئی تو ساتھ ہو</p>	<p>پر تم نے جو کہا تھا اسی پر عمل کیا بخشش میں عاصیوں کی نہ میں نے خلل کیا</p>
<p>۱۲۹ قرہ لے لے تھا اقدار میں شہر شہر فرما با جا لاریلیت بھٹے اڑتوں پر سوار نقل کی سے جو حرم کا ہوا آزار رونے سے کیوں ہو اختر آسکار</p>	<p>۱۲۸ پڑتی آرزو سے لے ایتھی جلی لاش سے آگے نہ جاؤ تو نہیں ملی عجاڑ سے پتا کہ زینب ازاد سے زینب بناؤں دشت میں ہریرا</p>
<p>ناگاہ چلتے چلتے وہ سب فوج پھر پڑی زینب زمین پہ اونٹ سے غش کھا کے گر پڑی</p>	<p>بیٹی ہو وہ بدر شہر بدلہ وحین کی ہو سائے زیند کے خواہر حسین کی</p>

<p>۵۳۶ تھا بیت پر جو لاش شکل مطلقاً ابو نے اسکو دود کے اغوش میں لیا بوی کیوں کا درد کو مجھے سے تھا سہا حال ہوگا سینے پہ تیرا تاج</p>	<p>۵۳۵ لاش پر پہ آئی سکینے پہی شکار بوی کہ پٹی باب کی غرت پر پونٹار اعدائے مجھ پہ ظلم کے آج نیتار سکی خبر نہیں چھین لے شاہ بادار</p>
<p>افسوس تم کو مر گئے با لوند مر گئی اٹھارہ سال کی مری دولت کدھر گئی</p>	<p>کا لون سے میرے خون کے دریا بہاؤ ہیں دھبیں کر لین نے طمانچے لگائے ہیں</p>
<p>۵۳۷ مخنے لگا بکاس کے یون شہر نیٹار بب اور چکے اسیر ہوں اونٹوں نیٹار باکید کر کے تھے خزاروں شہر نیٹار پہ چھوڑی تھی چھین لاشوں یون نیٹار</p>	<p>۵۳۸ ادبوت انڈ لاش پر کب کا بکاس سکینا دین تم کو کرنے لگا بیا زخم کھولنے شاہ سے آئی ہی صدا سکھو ہی پنج تیری نبی کا بوڑا</p>
<p>کیا کیا عدد سے رنج نہ پاتے تھے اہل بیت مقتل سے پر قدم نہ اٹھاتے تھے اہل بیت</p>	<p>کیا فائدہ کہ جان کو رو رو کے کھوتی ہو لازم ہے تمکو صبر کہ زہرا کی پوتی ہو</p>
<p>۵۳۹ صد ہے جو ہو چکے ظالموں کو نیٹار باجا را و ہونہ ہونے سے اہل حم سوار اعدائے مجھ پہ ظلم کے آج نیتار کا ماہر کب لاش سب کا زار</p>	<p>۵۴۰ تو کہی کہ بے نور دین فاجیر کی لاش پہی کے اسطرح سون اسوں پہی کے سر کو پھانے دایین مقتل و سادہ بونی دھس چھین</p>
<p>بیوون پہ اہل ظلم نے کیا کیا ستم سرداروں کے سامنے انکے قلم کیے</p>	<p>مجکو ردا تو تم کو میر کفن نہیں ایسے کہیں جہان میں دو لہادوں نہیں</p>

<p>۱۴۴ بولا وہ سب جیسا کہ ربانی زاد و جان کرتے ہو چھوٹے کا بھینٹا اس کے خیال قیدی زبیدی ہی میں خالی کھال ہو گیا کہی تم لو اور بچے پر کھال</p>	<p>۱۴۳ بڑوں پر شہید کیے جس علم آئے تھے حسین کا چھپے ہوئے علم بابا کے سر کو دیکھ کے سجا دو مبدل سر پہ پیران دکھائے کہ یاد بکلام</p>
<p>۱۴۵ بچوں کو اپنے گز کین قیدی پھپھیاں گے یہ جان لو ہم اور زیادہ ستا دیں گے</p>	<p>۱۴۲ چار دن طرف خروش ہوا شور و فین کا لوگ شانہ رونے لگا سر حسین کا</p>
<p>۱۴۶ اب اسے کتنے شکر کی تقریر کر دو بوی کی یہی ان میں سے ہے انہی نے خطا لگنا نہیں ہر ایک تو مصوم کا پتا دھکا رہا اور سپین میں ہر ایک جیسا</p>	<p>۱۴۱ اس غول میں آئی کیسے کہیں نظر چاہتے تھے کہ آئی ہوں چہر پر چاہتے تھے کہ آئی ہوں چہر پر چاہتے تھے کہ آئی ہوں چہر پر</p>
<p>۱۴۷ کس سر زمین پہ ڈھونڈھنے بیٹی کو جاو نہیں حیران ہوں اب کہاں کی سیکنہ کو لاؤ نہیں</p>	<p>۱۴۰ چشم و چراغ شاہ مدنیہ کہ ہر گئی ڈھونڈھو تو میری جان سیکنہ کہ ہر گئی</p>
<p>۱۴۸ ایسا ہو کر آئے انداز کوئی سیکنہ ایسا ہو گا تبین طہا چچے یہ اہل کین سونی رہی ہی سیکنہ سے پوچھیں کئی اس کا بڑھو نہ ظالم کوئی کین</p>	<p>۱۳۹ چاہتے تھے چہاں چاہے نہ پھوٹا ایسا کین سیکنہ کا کین پوچھنا بولے ایسا کین کے لئے کسے چھپنا ڈھونڈھو وطن و سلا سلا کسے کینا</p>
<p>۱۴۹ تغیر اس ہجوم میں آسکانہ حال ہو گھوڑوں کی ٹاپوں سے نہ کین بائمال ہو</p>	<p>۱۳۸ پر دا نہیں جو قید میں ایذا اٹھاؤں میں ہمیشہ کھو گئی ہے اسے ڈھونڈھو لاؤں میں</p>

۵۱۷
 بھوکے پیٹ سے بھری ہوئی دلہ کی تکیہ
 بھوکے پیٹ سے بھری ہوئی دلہ کی تکیہ
 بھوکے پیٹ سے بھری ہوئی دلہ کی تکیہ

۵۱۸
 کیا بھوکے پیٹ سے بھری ہوئی دلہ کی تکیہ
 کیا بھوکے پیٹ سے بھری ہوئی دلہ کی تکیہ
 کیا بھوکے پیٹ سے بھری ہوئی دلہ کی تکیہ

مقتل میں روئین سب شہ ابرار کے لیے
 ہم تم سر اپنا پٹین علم دار کے لیے

میں صدقے زخم چم سے کیوں خون روئے ہو
 کیسی یہ نیند ہے ہمیں بیدار ہوتے ہو

۵۱۹
 اور تھکے تھکے پیٹ سے بھری ہوئی دلہ کی تکیہ
 اور تھکے تھکے پیٹ سے بھری ہوئی دلہ کی تکیہ
 اور تھکے تھکے پیٹ سے بھری ہوئی دلہ کی تکیہ

۵۲۰
 کیا بھوکے پیٹ سے بھری ہوئی دلہ کی تکیہ
 کیا بھوکے پیٹ سے بھری ہوئی دلہ کی تکیہ
 کیا بھوکے پیٹ سے بھری ہوئی دلہ کی تکیہ

اُس قافلہ کی مدوح علی پیشوا ہوئی
 اور آگے بال کھول کے خیر التا ہوئی

شرمندہ ہوں میں دختر شاہ مدینہ سے
 پانی نہیں پیا یہ تو کہہ سکیں سے

۵۲۱
 اور تھکے تھکے پیٹ سے بھری ہوئی دلہ کی تکیہ
 اور تھکے تھکے پیٹ سے بھری ہوئی دلہ کی تکیہ
 اور تھکے تھکے پیٹ سے بھری ہوئی دلہ کی تکیہ

۵۲۲
 کیا بھوکے پیٹ سے بھری ہوئی دلہ کی تکیہ
 کیا بھوکے پیٹ سے بھری ہوئی دلہ کی تکیہ
 کیا بھوکے پیٹ سے بھری ہوئی دلہ کی تکیہ

یہ کہنے تہر تہرانے لگی سانس اولٹ گئی
 لیکر بلائیں اپنے چچا سے لپٹ گئی

اب تک تمھارے سقے نے لب ترکا نہیں
 کوڑکا پانی لائے تھے حیدر پسا نہیں

<p>۱۲۵ بان آلب نزلت برتھا آشکار وان قتل گاہ میں ہوا زین کا جو گزار لاش کا سینہ چھو کہ بولی کہیں تیار</p>	<p>۱۲۵ پھر لاش نے جی کی طرف کرتے ہیں مانا تھیں جی میں کہو کبھی نہیں تم کو دین ہوا در بیان کبھی نہیں ارمان نہ رہیں میں کہیں نہیں</p>
<p>سینہ پہ ہاتھ رکھے ہوا در جسم زد ہے قاتل کے بیٹھنے سے کلیہ میں درد ہے</p>	<p>ہے لباس تن پہ زمین تن پہ سر زمین اپنے حسین کی کھین مانا خبر زمین</p>
<p>۱۲۶ لاش کے ہاتھ چھوئی جانے کے گناہ چھوئی جانے قتل کیا تم کو بے گناہ جب کہ لاش نے تھی ہر طرف بے گناہ کہیں نہ تھی ہر طرف بے گناہ</p>	<p>۱۲۶ کیونکہ کھین برتھا لا حسین بھرت تبول کا پیارا حسین پہ ناک پر علی کا تارا حسین یہ وارثت غریب کا حسین</p>
<p>بابا کی طرح بھائی مرا سر خرد ہوا ہے ہے خضاب ریش جین کا ہو ہوا</p>	<p>لو چل رہی ہے اسکے تن پاش پاش پر جنگل کی خاک پڑتی ہوا ڈاڑ کے لاش پر</p>
<p>۱۲۷ جاوڑا میری جھن گئی کہ میری جوان کھانے گائی میری پشت پر شان جیتا ترا جانے اور عیاں عیاں پر ہے خاک کا جو عیاں</p>	<p>۱۲۷ ناز عکس کا آداب ہون جسم سوار زین چھوئی ہوئی تن سرتے آریار کیا جیتی آراہ وہ زہر کی بوکار چلا ہی ہے بوہو عباس مار</p>
<p>مظلوم جان کر نہ کفن کوئی دے گیا شاہوں کے شاہ تاج ترا کون لے گیا</p>	<p>لوگوں نے کھالو دستر شاہ مدینہ کو غش آگیا ہے لاش نہ عم پر سکینہ کو</p>

<p>۳۲۷ یہ دیکھ کر بیکہڑ ہوئے آزر دہ اشتیاق اور عمر بڑھا دو تو ذرہ لئے بڑھا بیکر بلائیں بیٹی کی بانوں دی صدا لو بی بی شمر آتا ہے کیا غضب ہوا</p>	<p>۳۲۸ زیب لب فرات گئی کوئی کیے سات دیکھا چاکلی لائق ہر دو تکیات ہن منے کے گلے میں پر چھو پھولے بے بیہوش بکار آکر نئے کی بیات</p>
<p>۳۲۹ سننے ہی نام شمر کا وہ کاہنے لگی کرتا اولٹ کے جلدی سے ٹھڈ ڈھا پھنے لگی</p>	<p>۳۲۹ باؤ بیکا رسی یوں قہنہ یہ آنکھ کھولے گی عباس کی قسم اسی دو گی تو پوے گی</p>
<p>۳۳۰ کس کی زبان سے اہ بیان ہوئے وہ بیجا مصو صوبہ خج سے ہوئی لاش سے جدا بیل سے دیر تلب کی جانب کھڑا بارت بچے خون تھیلک کر بلا</p>	<p>۳۳۰ خانانہ لہا لہا کے چلا پین بیان عباس کی قسم تمہیں بو لیکہ جان جاتا ہوں سے تمام کرمی بی کا کارن لازم ہر ان پر تم کہ تو ہا ہوا ہرمان</p>
<p>۳۳۱ جن مرثیوں کے کہنے کی آواز و سنجھے شعبان میں اونکی نظر سے فرصت کسجھے</p>	<p>۳۳۱ آنکھوں کو او سنے کھول کے سب پر نگاہ کی پھر لاش سے لپٹ گئی اور تمہ سے آہ کی</p>
<p>۳۳۲ دل خود خود افسردہ ہوا جاتا ہوا بے باروئے نہیں جسے رہا جاتا ہوا یہ روز روزہ میں کہنہ نوا کی جانب ششپیر کا قافلہ چلا جاتا ہے</p>	<p>۳۳۲ رباعی خفا کہ فرستی سے جو خاک ہوا وہ ہر ساکنان افلاک ہوا مردہ ہے جس میں ہر ایک زندے کا مگر مردہ ہو تو نفس زیوں پاک ہوا</p>

رباعی
 گنجینہ حب شاہ دین جہول بین
 گرد اسکے دل سے مومنین ہر دل بین
 ماسکو جو پتہ تباہ کیوں مومنان کی شکل
 بان مثل حجاب چھہ کر نہیں جہول بین

رباعی
 یا شاہ رسل نائب میزان تم ہو
 قشاہر سے خدا عاشق جان تم ہو
 کیسے بیان ہے مومنوں کا لیکن
 کیسے کہی تم قیام پر ایساں تم ہو

رباعی
 کعبہ حرم مبارک حیدر ہے
 طوبی علم مبارک حیدر ہے
 دین و دنیا بہشت کوڑ سب کچھ
 زیر قدم مبارک حیدر ہے

رباعی
 احسان مومنین کو نیرم عزیزان آئے
 آئے تو بناہ مصطفائین آئے
 گوری ہی کے ن تھے جو بھاری خاطر
 قدیر وطن سے کو بلا میں آئے

رباعی
 کعبہ خلق خدا رومی ہے
 ہرگز پتہ نہ تھا بعد اجداد رومی ہے
 ہرگز نہ پہنچ سہا ایک قطرہ اشک
 اس نور کو خاک کو بار رومی ہے

رباعی
 روشن ہوئے ان پر نور علی عمرانی سے
 پیدا ہوئے ان پر فضل ربانی سے
 کامل ہو کر پاک سے یوں بیت اللہ
 جس طرح سے بیت مصر عثمانی سے

تمام شد

<p>۱۰ اسے شمس و قمر اور کواکب کہتے ہیں اور اسے شمس و قمر اور کواکب کہتے ہیں اور اسے شمس و قمر اور کواکب کہتے ہیں</p>	<p>۱۰ مجمع کو تقاضا ہو کر انشا حضرت یونس مجلس کی نذر اور کون جنت سے بھری ہون چلائی ہے اور فرنگہ زمین نظری ہون خلاص کہتا اور راستے میں برحقان</p>
<p>۱۱ ہر ذرہ چرخ حرم لم یزل ہے حقا کہ یہ دربار حسین ابن علی ہے</p>	<p>۱۱ جو سورہ اخصاص کے پڑھنے میں اتر ہے وہ مرتبہ ذکر شدہ جن و بشر ہے</p>
<p>۱۲ یوسف ابن قدار جیسے یہ ازار کیا دربار ہر جہم یہ دربار ہے کیا کیونکہ درویشی و غریبی یہ جا کیا لاغر ہے نہ لویہ یہ ازار ہے کیا</p>	<p>۱۲ آئینہ تری کھو صنف ماتم کی صفائی عینک ہوتی قابل ذکر ہے حینہ اپنی اک دن یہ جلا شیر عظم نے اپنی پس بہر نے تو قدرت اشد دکھائی</p>
<p>۱۳ جلوہ ہے یہ سب ماتم شاہ شہد اکا دربار ہے یہ مالک سر کا جندرا کا</p>	<p>۱۳ آئینہ کا کیا آئینہ یہ صدائے گمان سے فرووس کا چہرہ نظر آتا ہے یہاں سے</p>
<p>۱۴ جادوئی شمس و قمر و کواکب دروازہ ہی بات حق کا یہ کھلا ہے ہر ایک گنہ گار کی میزان میں تالا ہے ہر ایک گنہ گار کی میزان میں تالا ہے</p>	<p>۱۴ ماتم کا مریخ کی کائنات میں مجلس یہ دروازہ ہی بات حق کا یہ کھلا ہے ہر ایک گنہ گار کی میزان میں تالا ہے ہر ایک گنہ گار کی میزان میں تالا ہے</p>
<p>۱۵ پتے ہی روا ہوتی ہے نادر کی حاجت بے زور کو تین شمس و قمر کی حاجت</p>	<p>۱۵ حیدر کو قلع فاطمہ کو نوہ گری ہے کیا خون میں تصویر ہمیر کی بھری ہے</p>

<p>۷۷ کیوں جوان ہے جسے روئی جوانی کون اودھا ہے سیلابِ آرزو کی بانی کیوں تیرے جسم میں ہے دریا کی بانی کیا تو نہیں دیکھا ہے کوئی ایسی بانی</p>	<p>۷۶ کیوں یاد رکھنا ہے تجا دل ہو گیا یاد آخر یہ بیان کیوں ہے لو نام خدا را ہا اگر کیا نہیں زادہ میرا اور تھا را ارمان میں ہے کہ پر ارمان سدا را</p>
<p>کنتان شہادت کا حسین کون ہے ایسا نور شید لقا ماہِ جمین کون ہے ایسا</p>	<p>لے کاش غلاموں کا یہ ارمان نکل جائے ہے ہے علی اکبر کین اور جان نکل جائے</p>
<p>۷۸ اٹھا تو میں اس جن میں کیا ہے کیا ہے اس کا سر کوئی بن گیا ہوا ہے پہلے نہیں ہے کچھ دل سے سینہ ہے تیری سینہ پہ نکل گیا ہے بسا ہے</p>	<p>۷۹ یہ تم جو عمر گزرا نا نا کہ دل چاہتے ہیں سب کے کہ میں پورا نہ کہ بن اپنی کے لیے نہ تیرے کیا نہ کہ</p>
<p>کیوں پھولوں کے عامے گرے خاک پہ ہے سہرا نہ بند ہا کس سر پاک پہ ہے</p>	<p>آہن ہیں جو زہرا کے تو شکل بنی ہیں حیدر کے جو ان میں جو ان مرگ ہی ہیں</p>
<p>۷۹ کفن لاش کیوں ہے جو کس کی گر تو زبان میں ہے وہم آہن کی چھوڑا نے سے ہے جو کس کی باہت پر زمین کی ہے جو کس کی</p>	<p>۸۰ نوح وہ کہ حسینان جس میں خیدا ہو خال رخشان لکھنؤ کا سیدا نبرہ ہو چوئی کا نوح سے پیدا باہت ہے تو ترنگ مر دی ہویدا</p>
<p>مرنا تو ہے برحق بھی اک روز مرین گے لیکن یہ شبابِ دریاہل یاد کریں گے</p>	<p>گلشن ہیں مگر آہ نہ پھوے نہ پہلے ہیں آمد ہے جوانی کی یہ دنیا سے چلے ہیں</p>

<p>۱۲۱ حق دوست ہیں حق پرین جن کا ہنگامہ نکاحی دباں کا جو ہیں نندین ہوا تیار کہنے کہا حق ہی کہہ ہوا تیار ابرار شہ پر ہے پتھاری طرف سے حق کے طرفدار</p>	<p>۱۲۰ ابن کی طرح نندین دوجا تے ہو ہیں مولا سر تسلیم کر نورائے ہوئے ہیں اس وقت حرم نسیمین پہلے ہوئے ہیں پتھیل نبی ہر دواع آئے ہوئے ہیں</p>
<p>۱۲۲ اب لال لہو میں جو ہر اک در بخف ہے یہ کہتے ہیں کچھ غم نہیں حق اپنی طرف سے</p>	<p>عباس کے ماتم کو تو موقوف کیا ہے اس چاند کو ہائے کی طرح گھیر لیا ہے</p>
<p>۱۲۳ کھانے کی تناہو نہ پانی کی تنا نہ سلطنت عالم خانی کی تنا بھریا ہے فقط مرگ جو پانی کی تنا پہلی ہے یہی احمد خانی کی تنا</p>	<p>۱۲۴ چار دن کی طرف کی تو نشا کا ہوا سزا کوئی جہاد ہی ہو لیکن اس دن لائی ہے مصلحت کوئی انکا کوئی فریاد پہلی ہے یہی صاحب حق ہیں دل جو پیمان</p>
<p>۱۲۵ نیزہ جگر پاک سے جس آن نکالا بے لے کہ خدا نے میرا ارمان نکالا</p>	<p>چہرے یہ بیابان کی جو گرد پڑھی ہے چھوٹی ہن آئینہ لئے آگے کھڑی ہے</p>
<p>۱۲۶ تو ہی عیان تو ہی عیان تو ہی عیان تو ہی عیان تو ہی عیان تو ہی عیان تو ہی عیان تو ہی عیان تو ہی عیان تو ہی عیان</p>	<p>۱۲۷ خالی جو تھوڑے تو ہر سے آتے ہیں عباس ہر وہی تو ہر سے آتے ہیں عباس ہر وہی تو ہر سے آتے ہیں عباس ہر وہی تو ہر سے آتے ہیں عباس ہر وہی تو ہر سے آتے ہیں عباس ہر وہی تو ہر سے آتے ہیں عباس ہر وہی تو ہر سے آتے ہیں عباس ہر وہی تو ہر سے آتے ہیں عباس ہر وہی تو ہر سے آتے ہیں عباس ہر وہی تو ہر سے آتے ہیں</p>
<p>جلدی کا سب شوق حضور ہی خدا ہے وقفہ کی جہت الفت شاہ شہد اسے</p>	<p>حیران ہیں کہ در بار پر ہو گیا خالی ہے رن بھر گیا گھر والوں سے گھر ہو گیا خالی ہے</p>

<p>۹۷ نسبت پیروزوں کی کریں گونگھلام ہم فرزند چھادین کوئی دم کھینچے آرام کہتے ہیں منظر موندگار ہم آرام کی کام شاد و جہان صحتی و فاطمہ کا نام</p>	<p>۹۸ پوریں نہیں بھوک نہیں پائیں نہیں قائم کا قلع با تم عاشق نہیں ہے گھر کھٹے کا سر کھٹے کا دوسرا نہیں ہے اسوت جدا ہو پو پو نہیں ہے</p>
<p>نیں آج کی کہو سینگے تو آرام لے گا اب قبر میں سو سینگے تو آرام لے گا</p>	<p>ہاں میری تسلی کے یہاں طور تو سب ہیں اک تم نہ ہوئے تو نہ ہوئے اور تو سب ہیں</p>
<p>۹۹ کہی ہر کہ بات پھر آتی ہے بانو اسٹھمے نہیں کچھ نہ کھانی ہے بانو کچھ نہیں کھاتے ہیں تو کھبر آتی ہے بانو مرنے ہیں جو نہ تو مرنی جانی ہے بانو</p>	<p>۱۰۰ بابا اتھا امان کے لیے کر کے جدا ہو ہم کھوں کی نیکیاں یہ میری عیسا ہو ہم کھوں کھینک لیں اور میں تھن تھن پو ارشاد و جہاں کہہ کر دنا حق نہ تھا ہو</p>
<p>اک ہاتھ کلیہ یہ دہرے ایک جبین پر آنکھوں کو جھکائے ہوئے پھٹی ہے زمین پر</p>	<p>ہاں کرتی ہوں داری نہ نہیں کرتی ہوں داری نازک ہر زان آپکایں ڈرتی ہوں داری</p>
<p>۱۰۱ کہی گزشتہ کرنا کوئی نہ ساری کہی کوئی کوئی نہ خادوئی نہ ساری پوری ہیں جو جو کہہ رہیں ہمارے کہی کوئی کوئی نہ ساری</p>	<p>۱۰۲ ان جی ہوں جو میں آیا تو غضب ہے کہی کوئی کوئی نہ ساری کہی کوئی کوئی نہ ساری کہی کوئی کوئی نہ ساری</p>
<p>کیا دیکھ کے دل خوش مرا ہوتا ہوں صدقے پہلو میں ہو گو دین پر تا ہے میں صدقے</p>	<p>مر جا نیگی جب ان کو بہت یاد کرو گے سچ کہو پھوچی سے ہی یہ ارشاد کرو گے</p>

<p>۵۱۷ نصحت تو بھلا آنگا پانسیوں آیا غنیمت کا کوئی پہل نہیں پایا پھر کس چوٹوں ہوگی میں نے جو در لایا انصاف کر دیا یہ کیا دولت بنایا</p>	<p>۵۱۸ کافی تری جاہ جو پانی نہ لے گا دل مانع ہے کہ دریاں جو پانی لے گا ڈوب نہ توڑی تو کیا کیا بھٹھے جانی لے گا پیدا احمد نامی ترانہ پانی نہ لے گا</p>
<p>ہیشیا ہو فہیدہ ہو بخیدہ ہو پیارے بیجا میں اگر کہتی ہوں بخیدہ ہو پیارے</p>	<p>انصاف نہ دو ہا کے ہمشکل نبی ہو دیکھو کہیں مجھ سے نہ کوئی بے ادبی ہو</p>
<p>۵۱۹ نگار کا تو کوئی لے کر گلفام یہ سب نہیں تو چھوڑوینا پادشہ آرام تم ازبوزہ خانچہ شاہ خوش انجام کیا کیا میں ہی سا زاریں میں ان کام</p>	<p>۵۲۰ اگر کہنے میں کی عرض کا ادب کیا تیرے بھی تین تھے بھی تین تھک گیا ہم تو تین پر ران ازل میں تیرے کیا فراتے دنیا میں تیرے ہی تیرے کیا</p>
<p>موسم ترے پہلنے کا اب آیا ہو میں صدیے قسمت میں میری پھل ہو نہ سایا ہے میں صدیے</p>	<p>کیا آپ نے تقدیر کو پھرتے نہیں دیکھا بجلی کو کسی باغ پہ گرتے نہیں دیکھا</p>
<p>۵۲۱ لایا ہے نہ ازا کو ہر اس کے کیا ہے تیرے تین بابی کے عوض تیرے کیا ہے زہرا کا چین باغیوں نے لوٹ لیا ہے سائیکو کا لہو کلم کی تینوں نے کیا ہے</p>	<p>۵۲۲ فتم البدل کہ کا بھی کھڑے ہو جو جادو خیزن قلبہ نہ دین کہیہ مقصود دیکھنا نہ ابیاء تو جو مرضی منبوء باقر کی صد عمر کر کے خضر سے افروز</p>
<p>یاں سو گے میدان میں سادات کشتی ہے آگے جو خوشی آگے وہ میری خوشی ہے</p>	<p>یہ دو زہان میں تھیں نتا ذکر سینے وہ بولی کہ اور آپ کہا پیارے مرینے</p>

<p>۱۳۴ کچھ بولتے ہیں کہ جواب بکمانہ آیا مٹھا دیکھتے ہیں تو کمانہ سنا جھکا یا دروازے پھوڑا علی اکبر نے ٹھکا یا ادب بجالا لے یہ مادر کو سنا یا</p>	<p>۱۳۳ ناگاہ نمودار ہوئی زینب عیناں ہمراہ لے کر کلفا م کی پونیاں غصہ سے بدن غنیمتیں اور سنج پیا</p>
<p>لبوس بد لوادورہ تکلیف اگر ہو : ہے شرط نہ لیکن پھوپھی امان کو خبر ہو</p>	<p>کہتے تھے حرم غیظ میں یہ بنت علی ہے یا قاطب اب عرش ہلانے کو چلی ہے</p>
<p>۱۳۲ وہ دینی شکل سے متوازی سوار پونیاں وہی تھی اپنی سوار اسے میں حضور کے سینے پیکاری وہیں چھپی پائی ہو ڈھیری سوار</p>	<p>۱۳۵ اکبر کے شانے کو کہتی تھی زبان سے لے عون وہ بھین لاؤ نہیں کمان سے جو کہا کیا اچھے تھے سوختہ جان سے تیرے ہوتی سپا رہی جب کہے زبان سے</p>
<p>چھپ کر پھوپھی زینب کمان جاتے ہو بھائی سب گنہ کو گسو اسطے رلو اتے ہو بھائی</p>	<p>کیا جان کے دم بہرتی تھی ہتھکل بنی کا کہنے کی باتیں ہیں نہیں کوئی کسی کا</p>
<p>۱۳۱ بس علی اکبر میں کہہ آئیں چوپٹی پیرا ہوتی ہوں گی وہ ہتھکل ہی سے بناؤ تو کیا جا کے کہا بنت علی سے وہ بولی کبھی تھے پیلے پوجی</p>	<p>۱۳۶ باز نہ کرنا کمان میں اکبر کے خبر دار جو چاہیں یہ قرابین نہ تم بلینو زمار ہنوت جلال شہ مردان کے میں اتار واری میں ضلوتیے کے کجاوٹی انکار</p>
<p>کہہ آئی میں اون سے کہ کہیں جاتے ہیں بھائی امان کو پڑی دیکھ سے رلو اتے ہیں بھائی</p>	<p>سیدانیاں بھی دیکھ کے آمد کو ڈری ہیں : خالی یہ لرزنا نہیں غصہ میں بہری ہیں :</p>

<p>۵۱۵ ہٹ ہٹ کے کہو بولی کہ نہ پڑ کر نکالو دم کرتا ہے باہن گلے میں مے ڈراو بان ٹپھی ہر وہ جاو گلے او سیکو گالو پاؤ کی خوشا کر دوسنے کی رضاو</p>	<p>۵۱۴ کیا زینت سبکدوش بر وقت پوجانی ملیس یہ اکبر کی امانت بچین بچھی کرتے ہیں جوانی کی عظمت اگدبار کر کے اب تک وہ عورت</p>
<p>میں پیار نہیں کرتی میں قربان نہیں ہوتی جاؤ میں تمھاری پھوپھی امان نہیں ہوتی</p>	<p>تم والدہ انجی ہو پدہ سرور دین ہیں یہ آج کھلا ہم کوئی اکبر کے نہیں ہیں</p>
<p>۵۱۳ جانی دین وہین خدا تمھاری عین کا ہے کہو بولے نکلے تمھاری جاؤ نہ سواری اسے تیار تمھاری اٹھاو برس کی بون پر تیار تمھاری</p>	<p>۵۱۲ عبات ہو چ او سکا بار انا کیا ہی قابل کے باؤن کے یہ پونک غم جو میں نے بھی پونکا اونھ پہ ملا ہے پیار میں تانی جو ب خدا ہے</p>
<p>کس سے کون کیا خون جگر پیتی ہوں ہے دل پر تو چھری پھر گئی اور جیتی ہوں ہے</p>	<p>کیون ہات سے میری ٹھین سو اس آئے اکبر کو سم دو کہ یہ سہ پاس نہ آئے</p>
<p>۵۱۱ زینت بہت ہے جو اکبر سے چھڑا گیا اکبر نے نہیں منٹ زاری سے منایا نہ جو تھے منٹ ل اپنا سنا یا زینت ہے کہا لو وہی نہ کہو پھر آیا</p>	<p>۵۱۰ بھروسے انکی ٹھیکے منھ زینت بنا جاو ہنسل نبی لٹے پیتے ہوئے سہرا یہی پھوپھی ان میری لک میری خشار میں آؤں غلام آجکا کیوں پین پزار</p>
<p>میں سمجھی تھی ناشاد کو اب شاد کرو گے بیچ تاج عٹے اکبر مجھے برباد کرو گے</p>	<p>ہم چاہتے ہیں تمہیں چاہو کہ نہ چاہو اللہ اب اک بات پہ سکر سے خفا ہو</p>

<p>۵۴۴</p> <p>پسینہ کتنے چلا دیکھ سکون کی جوش نہیں سکتا وہ بھلا دیکھ سکون کی اس غم پر باران بلا دیکھ سکون کی اس جانی سے کے کو دھلا دیکھ سکون کی</p>	<p>۵۴۳</p> <p>تشریح کی ہوئے کو دیکھو فالتے میں کے ایک نظر نے کو دیکھو تہا بیان میں کے نظر نے کو دیکھو پرین سپردن کے جلوئے کو دیکھو</p>
<p>۵۴۵</p> <p>اسنو میرے پوچھے تھے اور لانے کی خاطر کیون لال یہ ملنا تھا پھر جانے کی خاطر</p>	<p>۵۴۲</p> <p>جو دم ہے غم سے کچھ اب حال نہیں ہو رو کا جو مجھے فاطمہ کا لال نہیں ہے</p>
<p>۵۴۶</p> <p>اکبر نے کہا آئی الفت میں قربان اب جندوم کچھ تکلیف چھوٹی جان کشم کا مرقع جو وہ دکھلا دیکھا اسان پھر اپنے ہم نگیں کو جاؤ پر باران</p>	<p>۵۴۱</p> <p>پھر تو یہ چار عبادہ یاد اللہ کی جانی سید زور کو سنا اور جانی پوشاں ہی اونیہ کھکھ کوئی لانی مخرج تن پاک لپٹ جانے سے اپنی</p>
<p>۵۴۷</p> <p>فرمایا مرقع کمان اے ماہ جبین ہے کی عرض پس پشت خیام مشہ دین ہے</p>	<p>۵۴۰</p> <p>پھاڑا غلے اکبر نے گریبان قبا کا اور لوصہ کیا ہائے چاہائے چپا کا</p>
<p>۵۴۸</p> <p>بڑا کڑی کبر نے قفا شاہ کی دکھائی گروان جو ادھر مرزا لال نے پھرائی دیکھا کہ کبوتر سے لڑنے میں بجائی سپاہیہ جلائی کہ اللہ وہ بانی</p>	<p>۵۳۹</p> <p>خانہ نے تو کیسے دکھو بیچ میں ڈالا خوشی سے وہ تھا قریب الیہ دوالا بندھے گا چکا تو پو اظرف او جالا اس درین جو کرد پسر چاند کا ہالا</p>
<p>۵۴۹</p> <p>اس غم کے مرقع کے میں قربان یہی ہے رو کر کہا اکبر نے چھوٹی جان یہی ہے</p>	<p>۵۳۸</p> <p>عقندہ یہ کھلا بانہ نے سے تیغ و سیر کے اک برج میں جلوے ہیں ہلال و ریشکے</p>

<p>۱۷۴ میں اب کوئی نئے شکل بنانا نہیں کہتا یہ تو ہے حضور اسکی بھی پر نہیں کہتا باہر کوئی جزا کا کہتا میں نہیں کہتا کبھی جو غایت سے تری کیا نہیں کہتا</p>	<p>۱۷۳ سر کی جو خوش اور خوشی پائی وضع اور سجا بنا سکر کر ان کی سلامتی گنگھی دل صد چاک کی بار نے اٹھائی جی کھول کر ہر طرف لڑا اس سے بنائی</p>
<p>گرد و دیا ہے تو محل بھی دیا ہے مالک مے جو تونے کیا خوب کیا ہے</p>	<p>لے یکے بلائیں جو حرم عش ہوئے ہر طے پھر موت بھی روئے لگی دامن سے لپٹ کے</p>
<p>۱۷۵ سو ارضابو نامی بازار میں ہے بھولا دونوں ایک بار میں پیا میں ہے بچران تمہیں ہے اسرار میں ہے اب جلد میں آجکا دربار میں ہے</p>	<p>۱۷۶ گلارہ اور گلچین تو نکلیو تاراج ارمان بجا ہے کہ لئے خاکین ہم آج بیجا گئے ورنہ ہم صفا معراج یہ عقب جب سے کہیں کا تاراج</p>
<p>بعد ان کے نہ آتھیں نہ زیارت کے انہی کی اب موت ہی بہت سے حسین ابن علی کی</p>	<p>حضرت نے جو پوچھا کہ فدا ہوئے ہو ہم پر فرزند نے سر رکھ دیا با با کے قدم پر</p>
<p>۱۷۷ چھوڑ کے گئی فرزند حسین پر ادب بھی سے لکھا نام علی علی حسین پر نصرت کیا اور پیٹھے سر راہ زین پر دل صبر کا تر کیا حال نہ دین پر</p>	<p>۱۷۸ گردن کی طفت کھینکے نہ بنے پناہ بچ کر گواہی زہی کا نہی ہے خدا یا دینا بھیاں رت بیدین نے تانا یا باہا کی زیارت ہے جی کثرت اٹھایا</p>
<p>کے سوئے اصطبل جناب علی اکبر خود لائی اصل کس عقاب علی اکبر</p>	<p>لی جان مے قافلہ والو نہی سفیرین تصویر بنی کی بھی نہ چھوڑی مے گھسیرین</p>

<p>۵۵ آوازہ کے جلوہ کو کیا غازیں پر کرتے قدم ناز سے رکھا زین پر سر کے کمانقش چھاپ غریب پر</p>	<p>۵۵ تک میں خود را کی غریب پر بن تکیا کے کہہ کر کے کہہ کر کے جلانے کا تھر وہا نظر آئے</p>
<p>پلکوں سے لیا پیچہ میں شہبازِ قضا کو پہ نعلوں کے نکلنے میں کیا قید ہوا کو پہ</p>	<p>تھا وہم کہ خالی شہ بیگیس کا پر اسے گھر شیر خدا کا ابھی شیروں سے بھر اسے</p>
<p>۵۶ کرب جو ہے جلوہ کلن دان میں پر پھر زین نے آوازہ کے ساتھ زین پر زین سے قدم ناز سے رکھا زین پر سر کے کہا سیر پر غریب پر</p>	<p>۵۶ خدا ادب چنچ کو دوسرے کٹھن جا بیت کے کہا عمر دوسرے کہ گز رہ جا کون سے صدی بن ماجد کو مر جا رن فتنے سے لاکہ ابھی بار پوز جا</p>
<p>کیتا تھے دور ہوا ر جہان اور جہان میں جنت میں براقِ نبوی اور یہ جہان میں</p>	<p>چھینے کا تصور جو کیا عرش نے جی میں گہری نے کہا سایہ ہم شکل نبی میں</p>
<p>۵۷ دہ خورش تھا یا ابن ابی قریب نیکہ سے درست ہے کہ سب خیر ہی جاں جاد تھا خدا کا کھ پھر ایک سب خیر ہی جاں جو زین کے ہم پر بن کی تم سب کی جاں</p>	<p>۵۷ اب عالم حیرت تھا لایوت خاست سب جرم سے تار ہے جو بار چہ پارت سب خوف سے تھر اور تھر وہا پارت سکتہ تھا سلاطین کو زینت لہ تہ پارت</p>
<p>قوت کی طبیعت تھی دیری کا جگر تھا عزت کا بدن فہم کا دل عقل کا سر تھا</p>	<p>بیخود جو کیا روئے در اشخان کی چکانے بالائے زمین ٹیکے ہات فلکانے</p>

<p>۵۶۱ ہزار کے کاوسے زمین خریدی برعرق عرق ہو گیا وہ حقائق رائی پیر پیر عیب کثرت بینے و کھائی ان نظروں نے بیان لکھنا شروع کیا</p>	<p>۵۶۴ دروغ کف مویا بیضا کیا غنہ اباب کو آئین اچھا کیا غنہ علیے کو آئین سبھا کیا غنہ اس کو زور سے اللہ کے کیا کیا غنہ</p>
<p>۵۶۲ یہ قدر عرق کی نہ کسی اد سے بڑھی تھی شہم کبھی نور شید کے منہ پر نہ چڑھی تھی</p>	<p>۵۶۵ ہسم وہ این کہ ہستی کی سدا سیر کرینگے چکھین گے مزاموت کا بھی اور نہ مرینگے</p>
<p>۵۶۳ اتنے کا عرق پاں اڑھی سے ابے سراج سے کئے و در نہ تے تارے چہرے کو بوجہ سے فکر کو بکارے ان فلوز نے سے ہوا کا ہارے</p>	<p>۵۶۶ تقان نے حکمت کی سند پائی ہیں علیے نے بھی کی بھی پائی ہیں ابوبے کی ضد کیا پائی ہیں وہ سلیکان تھی وہ بات پائی ہیں</p>
<p>۵۶۴ اللہ کے بندے ہیں ہم اللہ نہیں ہیں بشر مگر اس طرح کے واللہ نہیں ہیں</p>	<p>۵۶۷ ہم بندوں سے صلغ نے کمال اپنا دکھایا حکم اپنا وقار اپنا جلال اپنا دکھایا</p>
<p>۵۶۵ ہم کو یہ معبود ہیں ہم نہیں اتنے ہم کے گناہ نہیں ہیں ہم نہیں اتنے ہر دست گدا اور ہیں زمین اتنے ہم کو یہ حقیقہ ہے ہم نہیں اتنے</p>	<p>۵۶۸ احکام نہیں اور ہیں اور اپنے پورا اور اہل کی خود اور اور اور خفا ظہور اور نزدیکی آگ اور اور اور آتش اور بنو کا حال اور جو جان زبور اور</p>
<p>۵۶۶ یہ اونپہ کھلا ہے کہ جو خاصان خدا ہیں ہر بند کے ہم نام خدا عقدہ کشا ہیں</p>	<p>۵۶۹ سمجھو تو سہی تم کہ بشر کیا ہے ملک کیا بت کیا ہے خدا کیا ہے زمین کیا ہے فلک کیا</p>

<p>۵۶۷</p> <p>بدون بنا یا جسے کیوں نہ خدا ہی جو حق طریقت ہے امام دوسرے جو غلطی جانب اور وہ پھین کیا ہے</p>	<p>۵۶۷</p> <p>دو لکے اور صفایان نہیں ہوتا ہر اہل عصا سنی عمران نہیں ہوتا پہننے جو کچھ بھی وہ سلیمان نہیں ہوتا تو اگر اس کے دوران نہیں ہوتا</p>
<p>۵۶۸</p> <p>دعائے ایسے اماموں کی جو طاعت کا بھرو تم بت کے بھی خدا ان کا اقرار کر دو تم</p>	<p>۵۶۸</p> <p>لا کر اوج ہو پشہ کا ہا ہو نہیں سکتا بت سجدہ کا فیس خدا نہیں سکتا</p>
<p>۵۶۹</p> <p>خاتون بن ہم حکم بنات دین سے کبوترن آرنے پھرتا ہے نرین سے ان کے تہہ کے اچھے ہون سے کنہے کی گروہ کھلتی ہوتے پھین</p>	<p>۵۶۹</p> <p>عقبت سے اگر ہم بھی تو کربل دین حکم علی حکم کربل دین ہر فرد کے پیکر کربل دین کیا ہی زمانے سے کربل دین</p>
<p>۵۷۰</p> <p>سمجھو تو عدالت کیلئے رب غنی ہے گر آج قیامت نہیں فردا شدنی ہے</p>	<p>۵۷۰</p> <p>ادھے ہوئے طوفان کو ہٹا دین تو وہ گرجائے آئے ہوئے محشر کا جو مٹھ پھیرین تو پھر جائے</p>
<p>۵۷۱</p> <p>تیرے بین زبیرات کو جاری قرآن پڑھتے ہیں وہ صورت کو جاری بان قدرین ناما کی امت کو جاری پہل تو کیا سمجھو وقت کو جاری</p>	<p>۵۷۱</p> <p>کیوں نہ تیرے شکر ہے شکر ہے کئی تیری قبیلہ دین کے برابر کینت پہ حکم کو بیت کا سزاوار پہل زبیران کا یہ کار خفا کار</p>
<p>۵۷۲</p> <p>بانو کا جگر جان حسین اور نہیں ہے اکبر یا نجیب لطفین اور نہیں ہے</p>	<p>۵۷۲</p> <p>قابل یہ امامت کے ہے قائل بہین کردو قرآن کی آیت سے حدیثوں سے خبر دو</p>

<p>۱۰۰۰ اپنے کردار کے نیکو منع میں داری پیلوئی تھی اپنے دل کی جو تھکاری نانا نے یہ جان کئے کہ تھکاری سب کے بھرا بھرا گئے تھکاری</p>	<p>۱۰۰۰ ادری مسے داو کے لیے تھکاری نازل میری داوئی ہوئی چادر تھکاری ادری ہوئے سب کے تھکاری جسے چھپا لایو بصیرت و لومیر</p>
<p>۱۰۰۰ فرمودہ محبوب خدا ہوئی گاہ بیٹا کل بلوئین سر میر اکسلا ہوئی گاہ بیٹا</p>	<p>۱۰۰۰ مکہ کے مدینہ کے جو انوکھا شرف ہوں ازینب کا غلام اورین بازو کا خلف ہوں</p>
<p>۱۰۰۰ تا کہ سب نے طلاق کو پکارا خاتون کو اس فتح حسینی کو کھنڈارا جاکر توڑو صل کی حکومت ہو گوارا وہ بلا درد و دم توڑو کن کیا میں تھارا</p>	<p>۱۰۰۰ شہتے ہر ادب تم ہی ازینب کی جھلانا جو بھی تین مرا خون چھوئی کو نہ کھانا مکن ہو ازینب میری ہوت چھپانا تازہ سبھی روئی وہ تم نہ اور لانا</p>
<p>۱۰۰۰ اس دیو کو ہر اپنی سہ روئے عطا کی اکبر کے لئے روح سلیمان نے دعا کی</p>	<p>۱۰۰۰ جب لڑیو سرکار پیمبر کے خلف کی لینا نہ روایت شہنشاہ نجف کی پ</p>
<p>۱۰۰۰ تھا از تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا عفر کے طریقے بڑا طاق گراہ تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا</p>	<p>۱۰۰۰ ناگاہ یاد اندوئی تہا تہا تہا تہا اس قدر تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا</p>
<p>۱۰۰۰ تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا طاؤس یہ بل کھاتا ہوا سب چڑھا تھا</p>	<p>۱۰۰۰ داری گئی تم آل پیمبر کے شرف ہو سب کنبے کے اقبال ہو سب گھر کے شرف ہو</p>

<p>۱۱۵ تاگر بن طاق عمر پر سحر کیا چلیے لائے ہوئے تیرا دست آریا جبرت کا ترغ وہ سحر نظر آریا این تو سحر الدین بلال ظفر آریا</p>	<p>۱۱۴ نیزہ کے زلفن میں بست اوں خوش کردی طعن پورن اسکو ملی رب جبرت کی پھینچن عجب شکل تھی اس سرور قوی میں فرق میں ایک قلعے کے نیزہ پر آوی</p>
<p>تیرا نکا ہو ازب کمان جنگ کی تو میں رو دشمن تھا کہ اک شمع ہے طاق نہ تو میں</p>	<p>پھر کان پہ آسن کے رکھا نیزہ ہلا کر یا ایس کمان کو کیا پیکان سے ملا کر</p>
<p>۱۱۳ چھو باغ و صدک ان کا تو چلائے کہ یہ ہم قربان رہے تو میں نے نیزہ فوجیہ بلا یہ تو شاد سے عدو کا تن فوجیہ لے تیرے زنی نذر کردل یہاں چھو</p>	<p>۱۱۲ اس نیزہ کے پیچم کے تڑپا وہ کینہ چار آئینہ مگر ہے پورا زخمی ہوا سینہ نرود جو آگ آسینہ میں نے دل تھا ز کینہ یہ سانسپ خیز زہ کا وہ کا فخر خیرینہ</p>
<p>بجور زہ سے نہ سہر مو ہو اپیکان دل میں ستم آرا کے ترا زہ ہو اپیکان</p>	<p>سرکا تو دے پاؤں سر ہانے اجل آئی دو ہات سان پشت سے باہر نکل آئی</p>
<p>۱۱۱ گزشت کی نہ تھوون بغین میں رہا ہے جب جنگ چھا کیا اس تیر قضا نے اور وقت کی عمرت لاک لوت ہی تھا ہے ہنڈہ ہا پیا پیر کے لیے رہا ہے</p>	<p>۱۱۰ تو زینہ نے پھر نیزہ کو زکمانہ لگا یا بر چھوون فلک او چھلے کہ عجب نیزہ آ یا لاشہ پیرت لعین دیکھنے آ یا لے وہ سان پشت میں کھلا نا یا</p>
<p>جان ادسکی تن زشت سے منڈ موڑ کے بھاگی حسرت دل ناپاک کی جی چھوڑ کے بھاگی</p>	<p>ڈہا لو میں ہر ایک خوف کے منڈ ہانک ہا ہو اژدر وزہ کرہ سے وہ ہانک رہا ہو</p>

<p>۷۵ طلحہ جلاز نے پھر لشکر بڑھایا باغیہ پناہ لٹ ہی نہ تر سے نظر آیا کہہ لئے گریبان کی طرف لبت بڑھایا گردن کی گریں پین گھوڑے اٹھایا</p>	<p>۷۵ بعد کے صف بجاکے اکھنڈ شکن آیا مطیع بن غالب بدین بدین آیا تھا اور سکا فرس باہر ان گریں آیا گہرا یہ جان شیر کو چھو ہی نہ آیا</p>
<p>چھٹ جائین رکابین نہ اگر پائے لعین سے اغلب تھا کہ ر ہوا رہی اوٹھ آئے زمین سے</p>	<p>خالی ہو ارب خلیف شاہ زمان سے سر عقل سے رخ رنگے دل تاب تو ان سے</p>
<p>۷۶ جگتین زمین آگئی بان گڑ پھر آیا تقدیر کی گڑش نے بدتر کو رو لایا اک بیج نیا چیرھکے نیچے خط لے آیا جگتین بھنور خانہ جہر سے دکھایا</p>	<p>۷۶ اپنی نے اوستے آئی تلوار کو سونپا اور خاک نے ضرب ہم میرا کو سونپا پھر آئے پیکان شرس بار کو سونپا ہتھوڑے کو ہوائے کوہ نار کو سونپا</p>
<p>گشیرہ نہ تھا طے نہ ناپاک ہو اپر یہ کوڑہ گر چرخ کا تھا چاک ہو اپر</p>	<p>چار ادا کے عناصر تو گئے چار طرف کو کی تیغ نے تسلیم دو عالم کے شرف کو</p>
<p>۷۷ پھرت سب سب کے جواہر میں خوش چھوڑا گھوڑے کے لئے لبت کا سا یہ ہو اڑا ننگ کیا ناراجا کا ہو اگر جو کھوڑا ششدر رہے دو لاکھ تاج اس پر ہو اڑا</p>	<p>۷۷ صراط اور اوبڑے مطلع اسلام تلوار اور ہتھیارے قطع بد انجام بیجان کے مصراع سے برباقہ بصر صفا آلف کے کھانظم دست کا ہے یہ کھنگام</p>
<p>تکبیر کھی دلیر شاہ مدنی نے فی النار کیا تار یونکو پختنی نے</p>	<p>کیا میا مین شمشیر کے فقرے کو کل آئے لومصرہ موزون سے وہ معنی نکل آئے</p>

<p>۵۹۲ چہ تو تم اسطرح طر ازخوشی کا چہ یہ وہ خان میں اٹھے بات سنی کا یوں نہانک ڈانٹنے سے ایک ایک سنی کا بسطوح آگے زور سے ذرا تھکی کا</p>	<p>۵۹۱ دل فتح کا تازہ کیا اس خضر جوان غلط کیا رہیں ظہور آب روان کی آرزو سے غوطہ زنی طائر جان نے بیباکتی نظر کے کما امین واران نے</p>
<p>یوں کفر ملا فوج سے شریعت شہر سے باطل سے جدا حق ہوا حریف سے</p>	<p>وہ بیان سے شمشیر شجاعت نکل آئی نوز اچھ سے جنگ کی ساعت نکل آئی</p>
<p>۵۹۵ کہہ کر کبھی کہے تھی ان بی بی بان کھیلا پیہ تیغ سے وہ کہے ہو چوکان کہہ سے یہاں جوش شجاعت کے کہا بان روانہ نہ ٹھہرے کہنے کے پانچم دان</p>	<p>۵۹۴ مصرع سے مصرع ہو تیغ جنگ ہر کن کٹا زرن بدن ہو گیا بل کا قاسم جو کر ادرشت میں دو دراز کا اس ایک مصرع وہ بنا جہر بل کا</p>
<p>ردو با ہونکو بڑھتے ہوئے اس شیر نے روکا اڈا ہوا طوفان دم شمشیر نے روکا</p>	<p>سالم نہ دل و دیر کہ ملعون نظر آیا ہر بیت میں اس تیغ کا مضمون نظر آیا</p>
<p>۵۹۶ کہہ کر تیغ کی ہر سر پہ پھری کہہ کر کہہ کر کیا ہے آبرو اور وہ پیر کہہ کر کہہ کر تیغ کی ہر سر پہ پھری کہہ کر کہہ کر کیا ہے آبرو اور وہ پیر کہہ کر</p>	<p>۵۹۳ لگا کر زلف کو جری تلوار کے ہلوار اب تو جو بچہ نین ایک ہو جا جا رہا ہے پیر سے تھے جو بچے کے بچا ہمہ جانب میں لاکھوئے زینین جانو بچا</p>
<p>عامل بھی نہ آسیب کو یوں سر سے اوتارے جس طرح سراس تیغ نے پیکر سے اوتارے</p>	<p>یہ سنے عرق ناصیہ فوج بر آیا۔ ہر قطرہ سمندر کی طرح موج پہ آیا۔</p>

<p>۵۹۷ دو کبر کے سپر کو سونا ایک کچی کچی سینہ بین دلائی اول صدیا کچی کچی کچی کچی کے فرس کو کچی کچی کچی کچی کچی طرح لشکر کچی کچی</p>	<p>۵۹۸ اس کاٹ کے معنی میں کتنے کتنے تلواریں تلواریں جو ان کو کس کو دیا گیا اس کاٹ کے معنی میں کتنے کتنے تلواریں تلواریں جو ان کو کس کو دیا گیا</p>
<p>بہر گادیا شعلوں کی طرح آگ لگا کے فی النار کیا نار یوں کے تن کو جلا کے</p>	<p>دو حصہ سن و سال کیے اہل ہوں کے جو تیس برس کے تھے ہوئے ساتھ برس کے</p>
<p>۵۹۸ کچی کچی کچی کچی کچی کچی اعدا کی زرد اور کچی کچی کچی کچی کچی کچی کچی کچی کچی صرف نظر آئی صف نام کچی کچی</p>	<p>۵۹۹ کچی کچی کچی کچی کچی کچی کچی کچی کچی کچی کچی کچی کچی کچی کچی کچی کچی کچی کچی کچی کچی کچی کچی کچی</p>
<p>آرام لے خاک وہ مرد و خود اٹھے آرام کے بھی لفظ کے سب ہر جا رہے</p>	<p>مقتل میں یہ حالت ہوئی بیدا گردن کی پڑنے لگی پوچھا جہنم میں سرورن کی</p>
<p>۵۹۹ تھکے تھکے خون نشہ ہر زردار تھکے تھکے خون نشہ ہر زردار تھکے تھکے خون نشہ ہر زردار تھکے تھکے خون نشہ ہر زردار</p>	<p>۶۰۰ بدی جو یہ مصداق تو کھو گوانی تلواریں کے پانی بیوتی فاخر خوانی مقتل میں عوض خون کے بیٹے گاپانی التدر سے مصداق قضاوم کی روانی</p>
<p>سکرار الہی سے برش کے یہ صلے تھے تو پار پے افلاک کے نعلت میں لے تھے</p>	<p>بھاری تھے زرد پوش مکروہ بھی سبھے تھے آب دم ششیر بن سر ہر سبھے تھے</p>

<p>۱۰۷ جنتی نے نخل سجا کر اٹھایا دریائے نیل سے پانی بنا اٹھایا طوفان بولے پر وہ چاہے بنا اٹھایا کمرہ ظنون نے نخل سجا کر اٹھایا</p>	<p>۱۰۸ کرنے سے پہلے برکتیں خود دن سے بہا رہیں نیل و نی تھی غرق بخون تیغ پہنچے پھر ہی پیش کی صفائی کرے اجازت ہی</p>
<p>۱۰۹ اگر طر ایو نین ہات کھینچے سپرد جان کے پروٹو دینے کے وقت کھلے طا کر جان کے</p>	<p>دریائے اوٹھی خون بہا کر وہ عدد کا پانی سے نہ پھیلا کوئی دہبہ بھی ہو گا</p>
<p>۱۱۰ اس کی شہرے کھٹا کھٹا بولی ظیفروں کو بھی باریک باٹ کیا تیغ کی کیا تیغ کی یاد باریک باٹ کھینچتے بستے رہے ہر کھنڈ کا باٹ</p>	<p>۱۱۱ ہر ایک پر آپ کے اگر آنہ کچھارا جان نخل ان بخش ہی زاوے خدا را تشریح کر کے کا کیا قتل اپنی آوارا نیند کی غلام سے دل پا کر پارا</p>
<p>۱۱۲ جو رنگ تمام جان کا وہ مونی کو دیا تھا دریا کا ہو پانی تمام ایک کیا تھا</p>	<p>اتنا تو کہا کیوں یہی احسان کا صلا تھا پھر بند تھی آنکھ اور گل زخم کھلا تھا</p>
<p>۱۱۳ سب باریوں کو خوف ڈرایا اس تیغ نے طوفان قیامت کا اٹھایا گرد آسین ہر کشتی کو تو بھینچایا اور جو کمرہ راستہ دوزخ کا بستایا</p>	<p>۱۱۴ باؤں سے گلہ تو ہم کہہ کر کھائے لے قلبہ حاجت میں نہاں تھائے جلد آسے یا شاہ کہ ہون گور کنا سے چلائے ختم دین کر ابھی ایسے پارے</p>
<p>۱۱۵ مونی یہ ڈرے تیغ شہنشاہ بھف سے خود دامن یسانین چھپے اور کے صدقے</p>	<p>۱۱۶ لے جان پر یہ تو گور زخم کہاں ہے آئی یہ ندا میں کیجہ میں سنان ہے</p>

<p>۱۱۱۱ پھر دیکھ کر کہ اپنے بنی فانیوں نے تیرے تیرے دیکھا نہ تیرے تیرے دیکھا دل بند کی حالت یہ بڑا دل تھوڑا سید انیسویں نے چلے بن بیابان کو آتی</p>	<p>۱۱۱۱ آواز یہ کہہ کر علی کا پیر آیا کس مہر سے خورشید قریب تر آیا بے ضعف بصارت کے نہ لائے نظر تر آیا تھوڑے گرسے خاک پہ نظر کو جا کر آیا</p>
<p>۱۱۱۱ اکبر کو تو معراج بھی دو غلہ شہ دین پر پر پاؤں لٹکے ہوئے آتے تھے زمین پر</p>	<p>۱۱۱۱ چلانے لگے ڈھونڈہ کے ہاتھ کدہ ہر ہو اے روشنی چشم ادھر ہو کہ او دہر ہو</p>
<p>۱۱۱۱ ابو عقبہ پردہ کھڑی کر تھی عیاری پوچھتے ہی آل سیمیر کو بیکاری سر و تاب لائی میرے لیے کسی سواری چلے گئے تیرے گھوڑے تیرے تیرے عیاری</p>	<p>۱۱۱۱ تھا ضعف یہ کہہ کر نشہ میں بیکار مولا ادھر آپ تین بیخام ہے تھالا ٹھہر کر تین نہرا دل کو حضور اپنے خدارا لائے نظر آتا نہیں حضرت کو چار</p>
<p>۱۱۱۱ ہے نہ کہین اور قدر مر اچھر جائے ڈیوڑھی سے خفا لو کہ نہ اکبر مر اچھر جائے</p>	<p>۱۱۱۱ سب بیخ تو تھے ضعف بصارت ہو اکبے شیر بیکارے کہ جا تم ہوئے جب سے</p>
<p>۱۱۱۱ ناگاہ اٹھا پردہ دران سے عاب کا خیمہ میں ہوا داخلہ شاہ شہد کا جس فرشتہ پر دم نکلا تھا خوب اکا اس دم ہی لیستہ بواو دل تھا کا</p>	<p>۱۱۱۱ بیانی کو کیا پوچھے ہو جان نہیں مانے ایسا نہیں مانے اب جو باب نہ مانے اللہ کو معلوم ہوا جس طرح بیان آئے اب اور جواز نہ کہو باب بجا لائے</p>
<p>۱۱۱۱ طاقت نہ وہی ضبط کی زینب کے جگر کو منہ دیکھ کے زانو پہ رکھا پیار سے سر کو</p>	<p>۱۱۱۱ کی عرض کہو امن سے میرا زخم چھپا دو اماں میری جیتی ہوں تو لے چلے دکھا دو</p>

<p>حالہ اکبر نے اٹھا کر کیا آرزو بجاؤ اگر کو اب یاد کرو جو بھلاؤ ان غرض میں ہوں تو بیان ان کو لیاؤ زیچے کہ باجبابی کہ مرید اور مراد</p>	<p>حالہ بجبابی جو کہین یہ کہہ کر ان کو متاؤ سچھی طرح وہاں پوچھنا ہے اور اگر ان کے زمان میں غصہ نہ دلاؤ زحیٰ ہو کر تیرے سے تم دل نہ لگاؤ</p>
<p>اس وقت بھی دم آپ ہی کا بھرتے ہیں اکبر جلد آدھیان یاد تھیں کرتے ہیں اکبر</p>	<p>بعد ان کے خبر کون بھلا آپ کی لے گا بلو میں ردا مانگو گی اور کوئی ندے گا</p>
<p>حالہ آرزوی باز نے میں اس کے قربان پھر پوچھنا ہی زاریوں کے پریشان آپ کے نظر آنا نہیں میں آزادی اکبر مظلوم کا اور وہ بیان</p>	<p>حالہ باز نے کہا دیکھنے کو اب زخم جگر کو پھر زور دیا اس کے کہنے دیا نہیں اب کس نہاں ہے مچل دن کہہ کر کھلتا ہی ہو میں مچل دن کہہ کر</p>
<p>جگو نہیں معلوم کہ حالت مری کیا ہے فعلین مکر یا کو نہیں ہے سر یہ رو ہے</p>	<p>غصہ کی نگاہیں ہیں نہ وہ پیار کی آنکھیں پھر انگین ہے ہے کے دلدار کی آنکھیں</p>
<p>حالہ سیرانیان میں رو اس پر ڈرا کر کا ہوا تھا سر سے کہ آتش چادر میں نے غم سے کہے تیرے کلمے اکبر جو کہہ کر نہیں نہیں کہا بولی وہ</p>	<p>حالہ چینہ پو اتھا کوئی پھر نوحہ جان کا مرا زور دیا کہ جا ہی تو اس میں چران کا بنلا تو بھگو یہ ہے دستور کیاں کا زنا بھی نوحہ پیکر کسی مان کا</p>
<p>کہتے ہیں کہ میدان سے ناحق میں گھر آیا مرتے ہوئے ان کا کھلا سر نظر آیا بد</p>	<p>ہے ہے نہیں کیوں حشر بہا ہوتا ہی لوگو آگے میری آنکھوں کے یہ کیا ہوتا ہی لوگو</p>

<p>۱۲۱ سر کی زار سے سکتا ہو دہائی نکالیں گے بچے کا دل لگتا ہے دہائی دم سید میں سے طرح لگتا ہے دہائی لٹتے ہیں کچھ بچوں میں سکتا ہو دہائی</p>	<p>۱۲۲ اتنے تین کیا کیا بازی تے تیر اور تیر کے تیر سے ہو اتنوں کا علم بارونے کہا دینف تیر تیر تیر سہین تیر تیر لے علی تیر تیر</p>
<p>گھر اے ہوئے نام علی بیٹے ہیں اکبر کیوں کھینچ کے ہاؤ کو ٹپک تے ہیں اکبر</p>	<p>اس کو کھ جلی کی تو نہ فریاد کو پہنچے دم توڑتے میں پونے کی امداد کو پہنچے</p>
<p>۱۲۳ صفا غیرت کو مناد حضرت کی قسم دروغا بونے کے جاؤ سزا ب لیا جان کیا بکھین تیرا اس جگہ زانگا کو چھائی کر کاؤ</p>	<p>۱۲۴ بچہ بچہ کے منہ میں کیا نیک بکھارا گویا زینا چاہتا ہے لال تھارا بچھوڑی خاطر سے بھلا نبض دوبارا تیر تیر رکھو اسے منگو کے تھارا</p>
<p>مان کہتی ہے بیٹا میری تقصیر جس ل کر تم پالنے والی سے کو شیر جس ل کر</p>	<p>بی بی کہیں سکتے تو نہ اکبر کو ہوا ہو پڑہ کر کلمہ یہ ابھی اوٹھ بیٹھیں تو کیا ہو</p>
<p>۱۲۵ فزوں کے بھولنے سکتا ہو جو سب کچھ گلہ سے سب بگھائی اور ابل ابل بھول کیوں باؤں میں پیسے پیر پالے کر کیا قلبہ کی جانب سے ہوتی اچھیدا</p>	<p>۱۲۶ بون دوسے کے لطف کو تیرے بھینجیا بھولان کو خزان بونے تیرے نہیں بھیا اس جان بونے کو دھلکتے نہیں سب بھیا بون لطف کو بول کھا کے لگتے نہیں بھیا</p>
<p>نظم کی طاقت جو نہیں پاتے ہیں اکبر کیوں گندی کو ٹپک کے رہ جاتے ہیں اکبر</p>	<p>تھا زیت میں کیا حسن جو اس ل ان نہیں ہے رد کر کہا زینے فقط جان نہیں ہے</p>

<p>۱۲۱ پیار سے کہو تو کہے کہ تیرے سوا کسی بلو اور نہ کہے جو ان کو دین واری ہجو یوں کہے کہ تیرے پیوست ہو تھاری سرتیجے چوں کہے کہ تیری ہوتی اری</p>	<p>۱۲۰ پھلا تیں پہلے پہلی کہ میں تیرا بن علی کہ رخصت ہوئے کہ تیرے بچان علی کہ اٹھارہ برس کے تیرے مہمان علی کہ دنیا سے اوتھے آج پورا بن علی کہ</p>
<p>جس سمت گذر لاٹکا ہو حشر گذر جائے دو چار قدم چل کے یہ دائی تری مر جائے</p>	<p>جی کھو کے اب روؤں چوپا کے کی صبا ہو ڈرتی ہوں کہیں روح تمھاری نہ خفا ہو</p>
<p>۱۲۲ شہب کا کفن ہنوی کے کہ کعبہ کا بیٹا ریتی پر مزار آچکا ہو الب و دیا داری میں جاو رہیوں باہر تیرا جھاڑو تیرے مرقوم پہ لکھتے کہ کبرا</p>	<p>۱۲۱ کیوں سوکے گا ان کو دن بیکو نہیں بال نہیں پڑھان کر دن بیکو نہیں سینو کا بیان کر دن بیکو نہیں پورا کر آئی ار ان کو دن بیکو نہیں</p>
<p>آئی یہ ندا کوہ پہ حضرت تو مرین گی داوی مری یا ان آپکے سب کام کہیں گی</p>	<p>یہ رسم نئی آج یہاں ہوتی ہے بیٹا تم روکے نہ مان کو تھیں ان روٹی ہے بیٹا</p>
<p>۱۲۳ اجنت میں تیرے تیرا عجا ہر صبح نوزوں در کونے تیرا اولوئی تیرا نظم و کلام سوز کمان اب تیرے حضرت عباس کہ آغاز</p>	<p>۱۲۰ پہلے سے شہر کہ جہانی کی جہانی داری تھیں چلے ہی میں دو دین بنانی تھی ہی دوسرے ڈنڈے کے تیرے جہانی لہن روح کے لال کی آنا شاہ جہانی</p>
<p>سینے میں ترے سوز ہے اکبر کے الم کا عباس علی داس سے لے سا یہ علم کا</p>	<p>ناکاموں کے بن بیابان کے سلطان تھیں بیٹا جسے کہتے ہیں پورا مان تھیں ہو</p>

<p>مرثیہ کس کی زینب کا غل ہوا چہ بے نین صبح نازیب غل ہوا سامان بیکش زود جو خوشی غل ہوا زینب کے گوش زود جو خوشی غل ہوا دلی جبراع مرقد حیدر کا غل ہوا</p>	<p>۴۴ نیاز کیا جل ہی زینب کے نام سے پیچی تھی میں زبوت بہ نیاز نام سے پیدا ہوا سپیدہ میں کھڑی نام سے چہ بیکے نماز کی خاطر خیام سے</p>
<p>مشاق شام سے تھی کہ اس شب تضا کون لو اب تو صبح ہو گئی لوگو میں کیا کروں</p>	<p>مغرب کا وقت خدمت زہرا میں ہو گیا اب صبح کا فریضہ نہ دنیا میں ہو گیا</p>
<p>۴۵ ثابت جو انتقال جو غم ہو گیا نام میں چاک چیب کا افلاک کہ ہو گیا پیسا کفن کیسے کا افلاک کہ ہو گیا شہر سے آفتاب عیان نکلتے ہو گیا</p>	<p>۴۵ کس گھر میں ان شہر میں ہو گیا کس کا جازنق فنا ہو گیا صاحبو کس کا زینب تیغ کلا ہو گیا صاحبو جب پہرے چھلکیں تو کیا ہو گیا صاحبو</p>
<p>بدلا ہوا جو سب نظر آیا جہان کا رنگ خون شفق سے سرخ ہوا آسمان کا رنگ</p>	<p>بن بھائی کی جو زینب و کلثوم ہوتی ہیں پچھلے پہر سے فاطمہ جنگل میں روتی ہیں</p>
<p>۴۶ دان سینہ جان کی گونج چکا تھا بان دل دہم غم غم زینب کا تھا در زینب کو دماغ ملی سے غم کا تھا مرثیہ اور زینب کی کبک کا تھا</p>	<p>۴۶ گل صبح نیاز ہی خیر انسا کہاں یہ کہہ لاکہاں یہ صفا تقیا کہاں نور اذان اگر گلگون تھا کہاں گل صبح بیرون فوج خدا کہاں</p>
<p>کیا جلد رات چار پہر کی گذر گئی لو صبح قتل ہو گئی اور میں نہ مر گئی</p>	<p>مغرب کے وقت لاٹ ہو اور یہ خیام میں مابین نہر و عصر بہتر تمام ہیں</p>

<p>۱۷ ناگاہ کی دردناک بیزاری تیرے قہر کوئی نہ سمجھ سکی تیرے ہر ایک عمل میں ہر اور حضور کی اب سب سے دو عالم امام غمخوار کی</p>	<p>۱۶ رد کر کے سکینہ بڑھنے چھا پھاٹ پائے برہمی کے وہ سر پر چھیا بس تیرے نصیبیہ فرماؤ انفات ایشیوں کو تو یہی ہواری با</p>
<p>۱۸ ناگاہ داخدا خواجہ حسین کا پردہ اٹھایا تو دلوں نے باگاہ کا تیرے نگاہ اٹھ بولا روشن نگاہ کا یہ سنا تھا ہی سلام کے نعرہ تھا آہ کا</p>	<p>۱۵ سیکھے لہو کو جو تم کے عباس کی دینا ہی کام تھا کہ نہ حاضر ہو چھا تیرے ہی فوج نام میں تھی قائم کھلا حضرت نے بیانی سادات کی</p>
<p>۱۹ تشریف رکھی تھی جان باؤتوں کی عباس آتے تھے وہ ان بصدوب پوچھا مری سکینہ یہ کیوں کرتی تیرے وہ بولی ہی ہے اب ہے غضب</p>	<p>۱۴ قبلہ حرم میں چار طہر کو امام تھے سرخ تھے اور زبان سے جاری سلام تھے تا صبح گرو خیمہ آل عبا رہا اس پردہ میں تھیں یہ تصدق چھا رہا</p>
<p>۲۰ اک نام پوچھن کا ہے وہ بھی مٹانے ہو کیا خوب چار زخمونہ مرہم لگاتے ہو</p>	<p>۱۳ جان دوزخ ان میں باؤتوں کی دیار دوزخ ان کے کپڑے جلنے کی تیرے سر پر کپڑے لگاتے تھے اب بھی وہی بھونکتے تھے ان کے</p>
<p>۲۱ پوچھا کہ ہوتا ہے اب یا کہ سوتی ہے باؤ پکاری روٹھی ہوئی تھے روتی ہے</p>	<p>۱۲ اک نام پوچھن کا ہے وہ بھی مٹانے ہو کیا خوب چار زخمونہ مرہم لگاتے ہو</p>

<p>۱۳۷ بجائی حسین نے بہن کو کہا کہ لائی توں کہیں پہنچو یہ کفن کہاں میت کی قدر بد شعریوں کہاں بہر خازرہ و دوش ابا زین کہاں</p>	<p>۱۳۶ اور پچھلے تو خانیکیوں علی واس پھرائی خانی لاکھ بہن دین کہاں ہنگامہ اس نے تو بولی وہ خوشناس</p>
<p>د کھلاؤ یاں نہ خاتمہ پہنچن مجھے صدقہ نبی کی گور کا مے لو کفن مجھے</p>	<p>حاضر ہیں کپڑے عذر نہیں حکم شاہ میں ضد کر کے لیے ہیں سیکرہ نے راہ میں</p>
<p>۱۳۸ رد کر حسین نے منو حکم و انہن جسکا کہ بجائی ہوسا ہو ہے اردو میں جائز ہے آپ غل و کفن کے اپنے بہن بجائی تو بنو نہ کہو نہیں بننا کفن</p>	<p>۱۳۷ کون جھلکا کہے کہے شاہ چوہدر دیکھا سیکرہ نے ہر ایک اپنے سر کہ ایک کو دکھائی کہے کپڑے چھو سہنی جو لو آج تو سیکرہ کی</p>
<p>اسکی تو ہے امید تھیں سے بہن بہن دشمن روانہ چھینے تو دینا کفن بہن</p>	<p>ہے ہے پھٹا لباس بدن پر سنوارینے کیوں صاحبو کہاں کے با پاسد ہار سینگ</p>
<p>۱۳۹ وہ بولی کیا راہی سنگرا ناٹنگے تو یا با بن بہن زہی جا در اتا ناٹنگے تو سیکرہ گھڑ سیکرہ کے کوہرا ناٹنگے صغریٰ کی بھی لائے یہ راہی ناٹنگے</p>	<p>۱۳۸ انے کہا کہے کہے کیا آپ لائے تو یا با جو تھا کہے تقدیر کے لائے اس جانی سے نانا تو جا بے ناٹنگے</p>
<p>مغرب کی وقت دیکھو جو ظلم ہو گیا سب بولے یہ جو اس بہن کون کر دیا</p>	<p>تھے جو باپ کو یہ لباس کن دیا گواہ شہید راہ خدا کو کفن دیا</p>

<p>۱۹۲</p> <p>کیون ان جا دوستی تو بالکل اپنے کیون ان پھر بھی سینہ سپر لائے ان نے کیا اشارہ کر لیا کہ میں جانے</p>	<p>۱۹۱</p> <p>دانت بند کرو کہ یہ کارواں ہے دب دو مرالیا اس کو جانا تھا ہے نزل ہو دو در لے میں خطا ہے میری کی پرورش ہو کر کی خراب ہے</p>
<p>۱۹۳</p> <p>باہر تو صف کشی ہے ہجوم سپاہ ہے میں داری عید گاہ کہاں قتل گاہ ہے</p>	<p>۱۹۰</p> <p>ٹھنکھ دیکھ کر وہ بولی بجا آپ کہتے ہیں پر میں نہیں سمجھتی یہ کیا آپ کہتے ہیں</p>
<p>۱۹۴</p> <p>یہ تلے جی میں بیچ بیچی سا گیا فاتحہ میں رہا کے پیری منہ چھو گیا تھا سادل جو تڑپا پیدن منہ چھو گیا لہو میں کہیں چھو پیری اور زور گیا</p>	<p>۱۸۹</p> <p>آخر کہاں جاتے ہو پھینٹاؤ جلد آؤ گئے علی اکبر کی کھاؤ رضت تو ہونا پھر میں تھا ہوں تو مرا جاؤ گی آپ سے جاؤ جاؤ جاؤ</p>
<p>۱۹۵</p> <p>آیا جو ہوش حشر کیا سو رو شین سے سہمی ہوئی وہ دوڑ کے لپٹی حسین</p>	<p>۱۸۸</p> <p>کہن بچوں کو یہ رنج یہ حد سے نصیب ہیں کیا اس جہان میں ایک بہن ہے نصیب ہیں</p>
<p>۱۹۶</p> <p>عاقبت ایک اتھو کے ایک ان پو ڈوڑ کے دیکھتی تھی برابر اور اور آخر کہا یہ کس کے کس کے ہر جان پر اس وقت اس کے نہیں کس قدر</p>	<p>۱۸۷</p> <p>بات کو بکاری نہیں پڑا تے ہیں کچھ آپ کی سچ ہیں یہ ارشاد تے ہیں لو آمان ہونو تے ہیں ارشاد تے ہیں اچھی اور یہ بات ہا کر دال تے ہیں</p>
<p>۱۹۷</p> <p>دل کا پتا ہے جان میری نکلی جاتی ہے چاروں طرف سے رو نیکی آواز آتی ہے</p>	<p>۱۸۶</p> <p>کہتے ہیں ضد نہ کر یہ بھلا مان لو نیکی میں پوشاک مانگتے ہیں نہ وہی ہونہ دو نیکی میں</p>

<p>۵۲۷ برانظر عالم غم میں ابھی مجھے گدایا ہے بار بار اس کوئی مجھے زمین بیٹھ کے کھینچتا اور کئی مجھے جہنم جہنم جانتے ہوئے جان چھوڑی ہے</p>	<p>۵۲۸ عباس کی طرف سے بھی جو کئی اس کی طرف وہ اپنے پیچھے پڑا ہے پہننا کفن کی طرح سے حضرت کے وہ لباس ایک ایک دل ہوئے پھر پروردیاس</p>
<p>موتی اتارتا ہے کوئی میرے کان سے شانوں کو باندھتا ہے کوئی ریمان سے</p>	<p>رن کو روان جو یوسف خیر البشر ہوا بے نور مثل دیدہ یعقوب گھر ہوا</p>
<p>۵۲۹ اب جو یوسف کے یہ سب بابا کے بچا رہے ان افونین ہم چین میں اور کئی شے واری کام اس باتی بدوش اور پانچا تم</p>	<p>۵۳۰ سب کچھ میں اور کئی پھر وہ عالم یوں وہ قسم و قسم جانب قابضے عالم جسطرح وہ کئی ایک جگہ سے کام سر آفری میں جگہ جگہ اتحاد تکلام</p>
<p>دراغ فراق اپنا شلی کے ساتھ دو بابا بچا کے ہاتھ میں بیٹی کا ہاتھ دو</p>	<p>آئیے شہ کے جان پڑی جان تار و نمین آیا اک آفتاب بہتر ستار دن میں</p>
<p>۵۳۱ یہ سنتے ہی اپنے سلطان کا نجات فرمایا ہے نہیں مہربان کذات کہ پتہ چلے انہیں بی بی کا دینا انکے زبانی آج کبھی بفرات</p>	<p>۵۳۲ کہنے لگے نگاہ مور کی کھینچ نام کھینچنے سلطان کی بی بی نام کہتے تھے کہ کھانی کے لئے نام سیکھتے تھے کہ کھانی کے لئے نام</p>
<p>ہم جا کے روئیگے بدن پاش پاش پر پیوگی تھے ہاتھوں سے تم اونسی لاش پر</p>	<p>خواہر تبرکات کے صندوق بھید و باہر تبرکات کے صندوق بھید و</p>

<p>۱۳۷ خود پیر شاہ کی اور نگاہِ فطرت دنیا میں اس کی کھول کے پھیلنے کی دوسری بات ہے کہ یہ کون سا تھا</p>	<p>۱۳۶ عبارت ان دنوں کی تھی کری پیر شاہ کے قافلے میں جان شان زندگانی کی ہو سی عیان تے تبرکات کے صندوقِ آگمان</p>
<p>۱۳۸ امان اگر نہ کہتیں آحضرت نہ دیتے کیا یہ نیچے حضور سے خادم نہ لیتے کیا</p>	<p>۱۳۵ سب حاضر حضورِ امام ہدایہ کے مفتاحِ بابِ علم نے قفل انکے داکے</p>
<p>۱۳۹ زینب بکری بنتِ اخیاص بن ابی حائق سی سرزاد قبا عدسے بھلاؤ بادر بھی تو جب کو نہ دینے پر سناؤ بہنو پیر کرانی ہو ساتھ لیتے جاؤ</p>	<p>۱۳۴ بڑا اٹھکے پورھی زینب کی نظر پیکھا سلاح بانٹتے ہیں شاہِ جہور پیاختہ بکری بنتِ اخیاص خدا رسید اور کھڑے ہیں ہر اور</p>
<p>۱۴۰ کچھ آج لوٹنے سے اندازہ کرتے ہو کیا سرفدا کیے ہیں جو یہ ناز کرتے ہو</p>	<p>۱۳۳ آقا ہر اک غلام کے جو ہر شناس ہیں دو نیچے بھی تیج حینی کے پاس ہیں</p>
<p>۱۴۱ بیون عرض کی کہ ہو ناز حال کیا ہم فرمیں میں تین سر کا خیال کیا بہنو نے بھلے عرض کرین حال کیا دینا اور خدیو نہ پھر اسکا مال کیا</p>	<p>۱۳۲ گردن لاکے شاہ نے فریختے اٹھاکے اور بولوں کے سامنے ہر شہر زار کے نہنے سے اٹھ قبائے دین کھڑے رہا ہے بانِ سرفرد ہر شہر زار کے</p>
<p>۱۴۲ اب یا کہ وقتِ عصر یہ سامان کیجئے جب چاہیے غلاموں کو قربان کیجئے</p>	<p>۱۳۱ فرمایا اپنی مان کے اشارے سمجھ گئے کی عرض ہاں غلام تمہارے سمجھ گئے</p>

<p>۱۳۴ حضرت کا خوب لکھنے لگا لیا دیکھو کہ کیا ہے یہ کرب زینب کے دان زین سے پر لیا بازر ہوا اور خراب کیا</p>	<p>۱۳۳ قائم کن کر کے اپنے کیا کلام پہچان کیجین کہ میں کیوں بن اہم دہاوی میرالال تو ہے بلع اہم زینب کا ہی میرا ہی عزیز بن غلام</p>
<p>۱۳۵ عرشِ عطا پہ صلِ علی کی ندا گئی خوشبو نبی کی سبکے دماغون میں آگئی</p>	<p>۱۳۲ پر ایک دم کو پاس بلانا ضرور ہے قولِ قسم کا یاد دلانا ضرور ہے</p>
<p>۱۳۶ زینب نے نظر اہ کیا وہی شاہ کا پہچان کر لیا کہ شہر کی سیاہ کا اک ہاتھ میں تاج کی ساکت بناہ کا اک ہاتھ میں نشان پر شاہ کا</p>	<p>۱۳۱ فضیلت سے خیرات اللہ نے کہا قائم کرو اور پوچھو کیوں کہ بلا تولا باہر نکل کے اس نے خزاں کو دیکھ دیا بہج شرف سے تین تاروں سے جدا</p>
<p>۱۳۷ تجویز کر رہے ہیں کہ یہ عطا کروں منصب ہیں دو عزیز بہت غدر کیا کروں</p>	<p>۱۳۰ اکبر تو شاہ دین کی طرف دیکھنے لگے عباس مٹ کے سوئے بخت دیکھنے لگے</p>
<p>۱۳۸ جہاں کی کاوشیں ہیں اعظم شاہ دین بر بھانجے کہ لڑھکنے سے خاطر نشان ہیں تو زینب کی ہے قاتلہ جو چاہی تین تو زینب کی ہے قاتلہ جو چاہی تین</p>	<p>۱۲۹ تعمیر کے اور کئے تعمیر ہوا تھا قائم کیے پہلے کی یہ گداز میں لے جایا فریاد تو صلیب طلب اس سے کیا راج دو دھبے بننے کا وہ ہے کیا</p>
<p>۱۳۹ حضرت کو ادنیٰ دشمنی کا خیال ہے بن باپ کا پسر زین یو کا لال ہے</p>	<p>۱۲۸ گر چاہتے ہو قبر میں راحت ہو باپ کو یٹھا غلام جاوے اگسہ کا آپ کو</p>

<p>۵۲۲ عرش کے لادوں نے پڑھ لیا کلام عرش پر اپنے مان سے نکل کر تے تمام بیٹھے دیا ہے قباہ کی بے بیہوشی تمام جو آپ کی صلاح وہ مزید کی یاد نام</p>	<p>۵۲۶ پختہ نیت تھی جو سکتی تے ارباب دل پڑ گیا چاکی محبت سے پیغمبر ار پردہ سے نکل نکال کے پوری وہ گلخندار جہاں پر ہے پھوپھی کی سفاقت با جہاد</p>
<p>شکر کی افسری انھیں دو دن کو آج دو عباس کو علم سے راکر کو تاج دو</p>	<p>خاطر مری بھی لے شہ ابرا کیجیے بابا سر چچا کو علم دار کیجیے</p>
<p>۵۲۶ شتاق اس کلام کے تھی اتنا بوسہ عین اکبر کلام کا لیا اور اس کے تاج نبی سے جو کبیر کیا ہر گھون کے چھپنے سے جو کبیر کیا</p>	<p>۵۲۷ بہت کجا ایشاہ نے تے ترائی کو لبیک کی ندوی بہاؤ تے جانی کو دامن علم کا اور کے چلا تے ترائی کو ٹھنڈی ٹھنڈے یاد دلا تے ترائی کو</p>
<p>سرتاج عرش دروشنی تاج ہو گئی اکبر کے سرتاج کو مہراج ہو گئی</p>	<p>رایت تھا پاکہ قاصد رب نام تھا گویا علم کے شفقین غازی کا نام تھا</p>
<p>۵۲۷ نذیرین لگے لکھا جو اتان جدیدی غل خا نام لکھے مبارک ہو افسری کو کھنڈ خطاب بھی کہ تے نام آوری سرتاج نے آہ سر جو تے سے بھری</p>	<p>۵۲۸ کھنڈیا تھا یوں علم طرف از و رام وں سطر سے شیو نکا سے علم کے نام توکل زبان بنا تھا نشان تے نام سرتاج کا پورا چاہتا تھا کیے اذکنا نام</p>
<p>ہونے جو انہ مرگ قیس جفا کو ہنگو شہید اوّل فوج خدا کو</p>	<p>عالم جو دیکھا دوش مبارک کی شان کا بیساختہ پھر دک گیا شانہ نشان کا</p>

قلعہ
میں سے عبادت کا سر انجام ہوا
لام وہ لام کہ جن نام سے اسلام ہوا
یہ سے یاد ہوا مشکل میں ہرگز نہ
صنئے اس نام کے کیا خوب نام ہوا

رباعی
در بار جناب مصطفیٰ آ کر دیکھنا
ان آنکھوں سے نشان کہ آ کر دیکھنا
نزدوں میں ہو چکے جو نجف میں ہو چکے
خبت دیجی جو کہ بلا کر دیکھنا

رباعی
قالک تشریف کیا ہوا آجان نہیں
جبین کہ نہیں عقل ہا افسان نہیں
پکار ہے نہ ہر دوع و صوم کہ نہیں
مگر خوب عقل نہیں تو ایمان نہیں

رباعی
مجموعہ کائنات بر ہے آج
ما شور کے دن سے کیا ہے دن کم ہر آج
ہے صاحب اختیار فقار دنیا سے آٹھا
وہا دیوں حق کا نام ہے آج

رباعی
درد از سب پیشہ ہونگے سب آئے ہیں
احباب نبی کے خبر آئے ہیں
یہ درد وہ ہیں کہ تو کے ہر جرح الام
اللہ کے لگ کر سے اپنے لگ کر آئے ہیں

رباعی
کیسے کیسے جن نجف بھی زارانی ہے
ان دوز کا سما رازل بانی ہے
دن ہے نجف کے کے کتب مولد
یہ بیت خدا کا مصرعہ نثانی ہے

<p>۵۱ وقت ننگا پشت ہوا شاہ وقت ننگا دفتر کتانی کھول دیا دفتر مراد چہرہ پہنچ کے جو کیا آیت سے صدا کا در ہوئی شب تار یک کی بلو</p>	<p>۵۰ بیگم کنون پور علم کما نشان شب نور شکیبانی میں ای نشان شب ہنر ہا جب ہوئی عالی کما نشان شب یانی پھر شجاع قمر نے نشان شب</p>
<p>۵۰ رتبہ سے سرفراز کیا ماہتاب کو عہدہ ہراوئی کا دیا آفتاب کو</p>	<p>۵۰ آئی جو صبح زیور جنگی سنوار کے شبے زرہ ستاروئی دکھدی اوتار کے</p>
<p>۵۰ طغرائیس روز نے پھر جھنڈا کھٹا وہ آیت کھٹے ہو جب حکم قدر کھٹا نور شید کو ہراول فتح کھٹا حر کو ہراول نہ والا کھٹا</p>	<p>۵۰ پھر شکر پوری پھر شتاب پھر شکر پوری کھٹائی آفتاب غلاب کدھر پھر نصیب سے آفتاب یانی رہا چشمہ زیند و شتاب</p>
<p>۵۰ چہرہ جو دو ہراو لنگا ایچھا ہوا پر حر کا نام ہرے روشن سوا ہوا</p>	<p>۵۰ محتاج ماہتاب ہوا آب و تاب کا بلخ جہان میں پھول کھلا آفتاب کا</p>
<p>۵۱ شب ننگا لایید اختر جو کان سے غل آیت کھر کا نا آستان سے اور شور کرسں طلبت سر و جہان سے فریاد و حسین حر کی زبان سے</p>	<p>۵۰ تھی جو بن کون عارضین شائق فصیح آریائے زنت سر و طبق شوق کی نصد آرزو ک افق شائق کھولیں سر شوق صحیفہ شکر و درق</p>
<p>۵۰ نعرہ سا اذان کا خسیام امام سے اور اقلوا حسین کا غل فوج شام سے</p>	<p>۵۰ نچوں شفق میں سرخ تضانے قسم کیا اور خط و حال روز نہادت رستم کیا</p>

<p>۱۰ صرف دارالکیرتین تھا نہ دیہ کے بندوبست میں بھی فوج ظاہر میں آب پزیر قبضہ تھا ابن بن ب کی ملک میں بھی</p>	<p>۱۰ کنہے کا فقو نے فوج کے ان آب میں دیکھا جو ان سے کنہے کے یہ دستاویز بندہ ازناد اور وہ دیکھا جو کیا</p>
<p>آواز آ رہی تھی مزار رسول سے مہر بول چھن گیا ابن بول سے</p>	<p>بولادہ فکر جنگ تھا اضطراب میں اپنے نبی کو ذبح کیا میں نے خواب میں</p>
<p>۱۱ جاوون طقت تھا بکرا جو سپاہ گوریا سپاہ پیش تھا اب دران تمام انم یہ تھا کراک کوڑے تہ کام غمر سے اولت سے تھو جو ابون نے جام</p>	<p>۱۱ بے کرا کہ فوج مبارک سے عمر کا نام حسین اور کا مانی کا سر جلایا تم خواجہ اپنا عجیب تو تھو کو یا سو اور بون تھو کی</p>
<p>دریا جو در پیا سین تھا شہ کی فوج سے منہ پر طمانچے مارتا تھا دست موح سے</p>	<p>مطلق کیا نہ پاس رسول انام کا خبر سے میں نے قطع کیا سر امام کا</p>
<p>۱۲ قیمت ابن سن کے جمع تھا بنام بیجا تھا در دور مس کر سی زنگار جاسوں پہلو پون کھڑے تھے ایلا اد حکیم صف کشی کا تقیبو کوا نظام</p>	<p>۱۲ یہ نکلے حملہ نے کہا خواب میں گویا کہے ہیں نونے دوخت مجھے عطا بن دوڑنا نے تیرے میرے جدا جدا رک بازے حسین اور ان کا کلا</p>
<p>جو قصد تھا وہ دین کے برباد ہو نیکا جو ذکر تھا وہ فاطمہ زہرا کے رو نیکا</p>	<p>بیٹے کا اور پدر کا لہول کے پہ گیا وہ مر گیا تڑپ کے یہ چپ ہو کے رہ گیا</p>

<p>۱۲ بلا اعدا سے کہنے کی کیا آہن اختیار کب بچھ نکھائے واسطے ہے بعینہ آج جس زخم کار فرما ہو جس درد کا علاج آج ابن فاطمہ کے لئے اور سکا ہوا علاج</p>	<p>۱۱ ہر جگہ میں تفرقت امت کی تھی جا کیسی حسین کو ہوا ضیاء آج کیا کہہ سے شاہ کھٹے تھے بیادین کو جا مستثنائی کی اصل میں ہر پاسے برابر</p>
<p>سادات کی ردائیں بھی لاشہ کا سر بھی لو خلعت بھی لاشہ کا بھی لو مال دزر بھی لو</p>	<p>کب اسلو کیو دیا ہے حسین نے تقسیم سبکو صبر کیا ہے حسین نے</p>
<p>۱۳ جاسوس کو تو سب بلا کر ہی بیات تو تم بھی اب کو خبر تیار نکلیزات کیونکہ تغیر اب کبھی یہ تمام رات سرگانداری شاہ جاسوس کو ہوا رات</p>	<p>۱۴ چھلچھل کر رہ گیا مضمون اور دناں نیچے نیچے نکلیزات کا کرتہ کیا تھا جاں منہ پر مٹی بھرا اسکے شہینے طبع خاک تھکے تھکے تھے سب صلح ہوئی لے لے امر پاک</p>
<p>نامہ تو کوئی اہل وطن کو کہتے نہیں بہر حال کسی کو طلب تو کیا نہیں</p>	<p>فرماتے تھے حسین کہ کل صلح ہو سکی لیکن وہ صلح ہوگی کہ سب خلق روئیں گی</p>
<p>۱۵ کب کوئی نے اس کو پختا ہی کھینا فنڈیہ جیوری ہوئی کس شیر کو عطا چھلچھل کوئیہ گاہ میں کیوں شتر بابا کیوں اور قیام ہو میں کے شہید پر مدعا</p>	<p>۱۶ حضرت نے بیگینی کہا جبکہ پرخن گلہ گلے سے بھائی کے روئیں گے بہن بہناتے اپنے پتوں کو چھوٹے سے دو روزن بنیاد ہوئی جو ابی اکبر نے غرہ زن</p>
<p>مستثنائی اجل ہے کہ شوق جہاد ہے جاسوس نے کہا کہ فقط حقلی یاد ہے</p>	<p>غش پر غش آیا باد شہر بے نظیر کو اکبر نے بخشو آیا جو مادر سے شیر کو</p>

<p>۱۲۲ جب بی بی نے اپنے شوہر کو ایک حکم کے لئے پہر خیال نہ کی منیران میں تھے قرنا کا روز شور وہ لوہے کے غلطے تجلی صد خون ہو خشک اور تھکے</p>	<p>۱۲۱ پہلے آئین حسین اپنی ضبط پر ندا اک چشمہ گاہ میں اس وقت تک رہا پہنچے دیا کیا نہ جو شاہ نے پیا دہو کفن ہو غسل کیا اور وضو کیا</p>
<p>۱۲۳ رکش کے تیر و پچ کے آٹا تھا دہیان میں غل کے بے اد نگلیان دیتے تھے کان میں</p>	<p>۱۲۰ نہر بہشت بہر طہارت خود آئی تھی گویا رسول زادے کے گھر میں خدائی تھی</p>
<p>۱۲۴ جاوید کشتی آئینہ زکو بنا دیا نقون نے حیرت گاہ میں دیا بادی پنچام صد شور وہل سے بنا دیا بہر نقیبے دل اعدا بڑا دیا</p>	<p>۱۱۹ پہلے آئینے خیر و کرم کر گیا رکش کے پلٹے نہایتی قدم بڑا آئی تھی آئینے پلٹے کسی بیان ندا تجلی کشتی تھے میری سی اے صد</p>
<p>۱۲۵ غل تھا کہ کوئی دم میں شہ دوسرا نہیں نیز کا اب جہان میں کوئی آسرا نہیں</p>	<p>۱۱۸ خیمہ کے گرد نعرہ شیر آشکار تھا آئی صدا وہ شیر خدا بقرار تھا</p>
<p>۱۲۶ اب سہل حسین کا کھجور لال جاہ بنان شلفہ ہو چن قدرت آہ میدان میں سپاہ خیمہ میں بادشاہ انجم کوچہ میں کرج شرف میں جاہ</p>	<p>۱۱۷ بلا عمر کرکے طرح انجی بظفر بان اس بلبل باہوین جوانان فی ہنر دوڑنے نقیب باندہ کے من ہر اوہر دوڑنے کو لا پست ہے تہل حسین بپہر</p>
<p>۱۲۷ کیا باد قاسپاہ شہ دین پناہ ہے دو دن کے پیاس اونگی وفا پر گواہ ہے</p>	<p>۱۱۶ انصاف کہہ رہا تھا کہ یہ کیا خیال ہے لے ظالمو تمول کا یہ ایک لال ہے</p>

۱ تعلق ابن سینا جو رنگا ہے دو وطن بنا ہوا
 ۲ تعلق ابن سینا بر سر سلاطین ہوا
 ۳ تعلق ابن سینا کو چشم کو اطفال کیا ہوا
 ۴ تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم
 ۵ تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم
 ۶ تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم

<p>۵۱۷ تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم</p>	<p>۵۱۸ تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم</p>
<p>۵۱۹ تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم</p>	<p>۵۲۰ تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم</p>
<p>۵۲۱ تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم</p>	<p>۵۲۲ تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم</p>
<p>۵۲۳ تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم</p>	<p>۵۲۴ تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم</p>
<p>۵۲۵ تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم</p>	<p>۵۲۶ تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم تعلق ابن سینا کو چشم کی چشم</p>

<p>۲۳۵ ابن ابی بن سلیم وزینب کے ایک گار اچھا یہ چار چاندین یا آفتاب چار زقید روزی مرتب و چاہ و ذوق جان باز و سفر و نش و نمودار بار</p>	<p>۲۳۶ شکت نثار شکت عباس نامور اشک کی ہے سیف تو تیر کی ہے عجز و حشم عقیل شہیم صاحب ہنر طیار شہن جعفر طیار جنگ پر</p>
<p>عارض وہ پھول سے کہ تصدق بہار ہے وہ کسنی کہ جسہ جوانی نثار ہے</p>	<p>کتے ہیں گو علم مرا کل مراد ہے سقہ سکینہ کا ہون یہ رتبہ زیاد ہے</p>
<p>۲۳۷ صحیفہ انکار و حسین غم نثار کچھ کچھ عیبان ابنہ خطا و ایک پر جس میں کہ سورہ اظہار مختصر سورہ و مختصر فضیلت زیاد تر</p>	<p>۲۳۸ کبریا ہے نہ پھر ہر آفتاب اس علم سے قرآن آفتاب دو حقہ ایک لفظ علم پر بین آفتاب دو دو جانین اور علی در ابواب</p>
<p>چہروئے آشکار حسین حسن کارنگ سوکے ہوئے لبونہ تصدق چمن کارنگ</p>	<p>کیونکر گرہ کشائی میں بے مثل یہ نہیں شکل کلید جو ب علم میں گرہ نہیں</p>
<p>۲۳۹ دیکھی شاہ فوج سنو شاہ کا آخر ہوا وظیفہ آخر جو شاہ کا کی بات دیکھ کے با کہہ حقین نے جا بار ببول پاک امت کا ہو جلا</p>	<p>۲۴۰ مگر خوف کو اتنا ہر وہ نہیں ہے نظیر امان کی ہے اپنے حقوق نہیں سب سے خفت مانے کہ ہوں آپ کی گیر آتی ہے یہ علی کی نور کے نہیں</p>
<p>سہل است گرد و دوسر من بدم سر سین زینب اگر اسیر شود دائے بر حسین</p>	<p>کوٹا کے سر کو ہو جو فد یہ حسین کا عباس نجیہ دین ہے یہ والدین کا</p>

<p>۵۳۱ زینب کے سبط پیر کے یہ کیا بہتیا نزار جان سے تیر بہن فندا سایین آئیے اس پر سے بے دردا میرا کلاب ہے نہ کلتے اب کا کلاب</p>	<p>۵۳۰ یوں تو ابھی ہوں جائزہ کوئی اور پاسور دین چاہیں سینے میں ان چار اٹبغ باپ جوان کیا تیر سے رو بچار کہوں ان کے سامنے کئی میں جہیز بچار</p>
<p>زندگیاں ہو بے روانی ہو اور شور سنیں ہو زینب کو سب قبول ہے لیکن حسین ہو</p>	<p>جسکو کہ آسرا ہو فقط ایک بھائی کا حال دس بہن سے پونچھے زہرا کی جائی کا</p>
<p>۵۳۲ کہ ہو کون سے نکل مراد کہ ہو کون سے نکل مراد کہ ہو کون سے نکل مراد کہ ہو کون سے نکل مراد</p>	<p>۵۳۱ اس کو سے قیامت کہ اب تو نبی عیان جانی ہیں ان کے زخماں سر روان کہوئے کہ وہ بیان کرتی تھیں بیان کہتے ہیں پر بلا نہیں سکتا کوئی زبان</p>
<p>کیونکہ خلافت مرضی رب قدیر ہو شپیر ونگ ہوئے تو زینب اسیر ہو</p>	<p>شہ کہتے ہیں کہ آج کا دن امتحان کا ہے جانا وہاں ضرور ہے وعدہ جہان کا ہے</p>
<p>۵۳۳ باہن گلے میں آئے زینب دی فندا پٹی ہوں نفضہ اکبر عباس یہ کیا آئے جو کھڑے اکبر عباس یہ کیا لڑتے جانی جان جانی اب کئے نضفا</p>	<p>۵۳۲ قرآن حکم صبر کا بصد شباب عصمت سراسر ہے پھر تو بڑے بوجہ جناب عباس لائے کہ اب ابن ابوتراب جو ہے عنان بات کری یا تو پیر کباب</p>
<p>امان بھی مرگین مرے بابا بھی مر گئے مرجاؤنگی جو یہ بھی مجھے چھوڑ کر گئے</p>	<p>یوں زینب زین وہ سرور دنیا و دین ہوا قرآن پاک رحل پہ چاڑھ کر زین ہوا</p>

<p>۵۳۸ عشق حسین قدرت حق صنع کبریا دل خرا بروں بجام و برق بایا عورشیدین و بدوحین و قمر ضیا گلگون برین کی نزارت کو نہیں کیا</p>	<p>۵۳۷ تیغ و جنگ کا پیغام لائے تیر اہل شہ نے ابو نافر چلائے تیر دوڑی کھجک باسین سون کھائے تیر بے حسین دہرے کی کوئی لگائے تیر</p>
<p>گر دوسہ زن نسیم دم سیر باغ ہو پتہ فوراً نمود جلد سے لالہ کا داغ ہو پتہ</p>	<p>پوچھا سب جو سنے کہا کچھ خبر بھی ہے اک عاشق حسین ہمارا او دہر بھی ہے</p>
<p>۵۳۹ دہ زنت و برق کو پڑا تھا اتھار یعنی سوار و دش بجی ہے سوار بیگال و جبریل عنان ہیں باریاد عشت پتھی کہ باگ لجا اور فلک اپ</p>	<p>۵۳۸ بیان صبر و تحمل و جہاد و زینت کی این سونچیں تیغ زبان علم بولا کہاں ہے جہاد کی صفت لایا ہے کھجک کی شہ کو حرم</p>
<p>ہر گام بدرسم کی ضیا آسمان پہ تھی برق لجام وہ کہ چمک کماکشان پہ تھی</p>	<p>اب تیغ ہو زبرد کی اور حرکات ہوتی اور زیر تیغ حلق شدہ خوش صفات ہوتی</p>
<p>۵۴۰ حاضر حضور شہ بین ہوا ان نر خدا حضرت یکو حکم صفا آرائی کا دیا روح الامین نے پڑھے کیا صدارت چلی چوتھے پہر پورے نور کی ضیا</p>	<p>۵۳۹ صبح سے علاحدہ گزرتین تھا کھڑا انگشت حریف کی تلے اور یہی حیا اللہ تبارہ آہ بڑی بین نے کی خطا سید کو کھجک بیان لایا غصہ کیا</p>
<p>عالم تھا حسن زمین عجب آب و تاب کا چوتھے فلک پہ پھر گیا منہ آفتاب کا</p>	<p>ترغہ ہے ظالموں کا شہہ خوشصال پر ہے پانی ہے بند ساقی کو شرکے لال پر ہے</p>

<p>۵۵۹</p> <p>کہا تو جگہ رشتہ زور پڑتا ہے تو برسوں کا سلسلہ جو ہے وہ آتا ہے تو بچے کے کانپے سات عیبت چھوڑتا ہے تو حاکم سے لے کر تین منگھوڑتا ہے تو</p>	<p>۵۵۶</p> <p>حقانام سے یہ قصہ کہیں جلد پڑھے ہوں داریں سپاہ شہنشاہ جگر ویر کہنے کو یہ ہو کہ یہ غالب و لیب و لیب چھوڑ گیا جب تیر میں گیا یہ لیب و لیب</p>
<p>کیونکہ سنون بین آج ترے اس کلام کو کل کی ہے بات گھیکے کر لایا امام کو</p>	<p>اب حسین دم ابو بڑے کے غضنفر کو ڈو کے ڈو حکم ساری ڈو جکو دے جکو روک لے</p>
<p>۵۶۰</p> <p>کیون بات شہ کی با آڈیہ لایا تھا جو وصلہ تھا دکا نکالا تھا یا نہیں غصہ ملی کے تیر نے نکالا تھا یا نہیں تو بیخ حیدری کا نکالا تھا یا نہیں</p>	<p>۵۵۷</p> <p>بولیا یہ ابن سدر کے آرمودہ کار چروے سے نوڈے خون منظر بہن بنا رہا ہے جگر کر باقتشار ہو گیا ہے جنگ کے سال سے ہوشیار</p>
<p>رہتا اگر وہ طور اسی دم تھا خاتمہ بڑھتا اگر کچھ اور اسی دم تھا خاتمہ</p>	<p>۵۵۸</p> <p>ہے خون خشک برق دم ذوالفقار سے ڈو ڈو گیا بیخونی کارزار سے</p>
<p>۵۶۱</p> <p>ہونے لگا اویں ندامت یہ ہے مجھے مجھے یہ کیا خطا ہوئی تیر سے مجھے ہوں اونے نے خرف کہیں جانے مجھے صدقہ ہوں کہے تیر سے تیر سے مجھے</p>	<p>۵۵۹</p> <p>بیجان کر کر رہی بر آنگا زماں پاپور کہ پھوٹ کے ہو گا بھی بجال ہونگے اس ظلم سے تیر سے عیاں انہوں نے تیر سے تیر سے تیر سے عیاں</p>
<p>سر کاٹ لین تو جرم کی سیر سزا یہ ہے اور بخت دین خطا تو سر اسر عطا یہ ہے</p>	<p>۵۶۰</p> <p>ذلت کا سامنا ہو تو آفسر کی موسیٰ ہے مٹھ موڑ نادغا سے دلا در کی موسیٰ ہے</p>

<p>۵۶۵ صوفیوں کو کاک ادا دہ پرفتن لے صفت نیک صفت نیک نہیں بیابھی تھے سانسے سے پورے جان کر دگا تا ہو خود اپنا</p>	<p>۵۶۲ تیرے سیر و سیر غم و مال تا عمر یہ دیکھی نہ است مجھے کمال فکر کسیت پائیں تنہا غیر احوال محفوظ تو نہ ترے ہے مریضا کال</p>
<p>ترا خیال کس طرف اے با تیرے ہے اولاد سے سو اگونی دنیا میں چیز ہے</p>	<p>رکھنا اپنے واسطے پانی پلا دیا : مرتے ہو ونگو ابر کرم نے جلا دیا :</p>
<p>۵۶۶ گونے گمراہ کا نہیں کچھ خط سو جانیے ہوں ذرا نہنتناہ جوب براہ اس لئے جاتا ہوں پیر صدقے کرونگا اسکو یہ رسول پر</p>	<p>۵۶۳ احسان یہ دنگا دے جلاؤں یہ متو قیادہ سے پیراؤں نہ ہو بیگا دوزخ میں اپنے پائے جاؤں یہ کچھ لئے ہیں کہ وہ دہاؤں نہ ہو بیگا</p>
<p>لیکر رضا امام سے لڑنیو آؤنگا : میں سب سے پہلے گلشن جنت میں جاؤنگا</p>	<p>سب طہنی کے دلکو دکھایا نہ جاسیگا مجھے تو دست ظلم اوٹھایا نہ جاسیگا</p>
<p>۵۶۷ یہ کہے جہنے باک گمراہ بخت عثمان نکلا جاکے فوج سے ہر روز زہر جان : براہ تھے بار و فرزند زہر جان : سایہ کھینچے عیب سے لہشت خاروان</p>	<p>۵۶۴ تیری طرح نہیں مجھے عرض کیا مال جس کے ایسے مال پر جیتے ہر آل بس کہ چکا اطاعت سیدین پونجھال تفلے یہی لڑی چولیا نکا ہوا</p>
<p>لیکر علی کا نام اوس ابوہ عام سے وہ پیر حسین چلے فوج شام سے</p>	<p>بھاتا نہیں یہ عہدہ و منصب نگاہ کو پا مال کر رہا ہوں اس اعزاز دجاہ کو</p>

<p>۵۶۸ حکم پاپہ شام سے یوں جز نامور بیچے کہین سے کہین اکر سے تم مع و متنا زبان سے اورا کھستے نظر یوسف کنوین پورہ نرنگ بنج</p>	<p>۵۶۷ اپنے سے سر لگا کر بڑھنے نام اندر جا تا ہو کہ ارضی بن تھپے ہم کبسا گناہ کیسی خطا کے نکو شہم تیرا تو نام فرزند شہادین اور ہم</p>
<p>غل تھا کہ رود نیل سے ہوسنی نکل گئے ظلمت کا خضر پیر کے دریا نکل گئے</p>	<p>یان آگے مورد ستم درج و آہ ہون تو عذر خواہ کیا ہو میں ہی عذر خواہ ہون</p>
<p>۵۶۹ پنج گھنٹہ نوح خدا جب با وفا خبر جبری نے سبدا ہم پر کو دی صدا لے لے خبر کہہ کر کے کس پر ہم میں خدا وقت میں ہے کسے حکم دیا جان مرقضا</p>	<p>۵۶۶ جہان ہو تو حسین کالے حیا با وفا جہان ہون کہ تیری ضیا کو زمین سیا یہ دن ہو تیسرا کہ نہ پانی ہو نے غذا رتے ہیں کسے پائس اطفال</p>
<p>مجھ جیسے کس سال بہت شرمسار ہے مولا غلام عفو کا امید دار ہے</p>	<p>پانی ملانہ دودھ ملا بے زبان کو پو آتے ہیں غش پہ غش چہم ہیسنہ کی جان کو</p>
<p>۵۷۰ حافظ ابو غنیمت بین وہ ذوقدار بس دور کرتے قدم شاہ نامدار رکھتے کہتے آیت کی عرض بار بار امیدوار ہم کہ ہم سے یہ کائنات</p>	<p>۵۶۵ نہ بے لے عفو ہو گئے رتے گئے تمام جہانی کو اور کس کو دکھا کر وہ نیکی نام بولا کہ اور کو کسی قابل نہیں غلام</p>
<p>میں قابل سزا ہوں سزا مجھو دیکھے یہ بات قطع کیجے سر کاٹ لیجے</p>	<p>فدوی کا سر تو سبدا پمیر کی نذر ہے عباس کی یہ نذر یہ اکبر کی نذر ہے</p>

<p>۵۷۴ شہ سے رضا طلبت ابھر کر بادشاہ فرمایا شاہدین کہ جلد ہی آجی سے کیا کی جس کے عوض سے ابھری جان مر تقاضا ہوئی ہے بدلتے کی جیت بھی عطا</p>	<p>۵۷۵ کھتا ہوں حسن ہر چہ جو فاشست شعبہ آواز دہشکے بھی بختین بہشت جسے لکھا یہ نصف ہوتی خلد سے نہشت روایہ جو کہ نہ ہوئی نہ گفت کی</p>
<p>۵۷۵ لکھتے روئے نہ اب اس تلخ کام کو اکبر کا صدقہ دیکھتے ہنصت غلام کو</p>	<p>۵۷۵ حرم کی طرح بخیر ہوا کس کا خاتمہ سر زانو سے حسین پہ بالین پہ فاطمہ</p>
<p>۵۷۶ کیونکہ اراک سے اشد و نشان پایا سا جہاد کو پایا سونکا میمان ڈنڈہ ہی نقدہ لوی کہ حیدر نگاہ بان اسے دروغا تین تین ہر کی طیبان</p>	<p>۵۷۶ مہرین شرف و فائزہ تختیہ بخت آں عباسی سراج شعیبان علی جو بنائے سرو آرا بن فاطمہ کا نشانی ہے</p>
<p>خوش خوش چو باد لیر سمد لیر پر گو یا سوار شیر ہوا پشت شیر پر</p>	<p>۵۷۶ سے فخر جو غلام حرنیک نام ہو آقا حسین سا ہو تو خراسان سلام ہو</p>
<p>۵۷۷ اچھے بیان انشاۃ تائید کی کیا نکل ہر اول شہ دین کی چکر و کفا قرآن میں انشاۃ کے اس لطف پر کفا جب کہ جانے خراسان پر نہیں کھنا</p>	<p>۵۷۷ جان کر لیا کا یہ بہان ہر بادشاہ آیا تھا پایا پایا ہی منیکو یہ جلا پہر چکے رو بر دو ہو تکیوں آبر و سوا پایا سولے حرم کوئی بہان پنا</p>
<p>گجینہ فیض سے ہے خدا کا بہرا ہوا مضمون میں سے ہر حصہ کا یہ تھا پچا ہوا</p>	<p>دیکھو تو قدر الفت سبط رسول کی اک خشک آب تیغ کی دعوت قبول کی</p>

<p>۱۰۷ حالِ شہید اپنے خفا سے تسکین ہی ضرور ہے کہ یہ بھی جو ضرور تسکین تو دغا پہ جو کئی شاہ کے حضور اگر نہ یہی کہ جو قبر کتنی دور</p>	<p>۱۰۶ بوصفا ہر ادا و ہفتہ ہر اکراہ میں تشریح عارضی حسن کرتے ہیں سیدنا زیاد و تشریح اک شب بھی اوشے کے مقابل نہیں یہ سب نوح و اوج اب پر ہے جلوہ گر</p>
<p>اب بھی بول وار و نقل جو روتی ہیں بان بھی نروئے جیسا کہ وہ حر کو ہوتی ہیں</p>	<p>وہ حسن عارضی ہے تو کیا اعتماد ہے داعی ہے وہ یہ صاف وہ کم یہ زیاد ہے</p>
<p>۱۰۸ بند صفت کا رو دکو آفتاب ما جلوہ گر ہو چہ چہ مثل آفتاب نظارہ جمال عنایت کا آفتاب لا ریب فی زیارتہ و قاتل آفتاب</p>	<p>۱۰۷ کسی سے بان ہو قدر و آفتاب کو مصطفیٰ آفتاب رخ آفتاب کو یہ صغیر وفا ہے بالتمام آفتاب کو مثل سپر عزیز ہے آفتاب کو</p>
<p>لکھا ہوا تھا حر کی ہی سر نوشت میں دورخ میں رات کو تھا سر کو بہشت میں</p>	<p>جاری ورق پہ چشم سے خوناب کیجئے سرخی سے اس عیضہ پہ اعراب دیجئے</p>
<p>۱۰۹ بہر ہے فرد و ستیغی و فنا کفر کے لئے ہے سب بے مصلحتا آزار کفر کے لئے ہے سب بے مصلحتا عارضی و آفتاب و آئینہ ضیا</p>	<p>۱۰۸ اب صغیر خط و حال قابل ہے کچھ اس بند پر ستارہ کو اس بند پر کچھ دل میں بیخ کے لکھنے سے عذر کچھ نقطہ بچھ چاہتے وہ جو کچھ</p>
<p>اک آفتاب علم کا ہے اک یقین کا اک آئینہ ہے شرع کا اور ایک دین کا</p>	<p>وصفِ جمین و عارضیٰ خال آشکارا ہے خورشید میں تھر تھر میں ستارا ہے</p>

<p>۹۶ پیر و پادشاہ شان دو ابرو کو خیال ایک سے بنا اور دوسرا بھی اسی خیال باؤں میں دو پھر در دندان کا دن</p>	<p>۹۵ دو ذلیوں کے وصف کا مضمون یہ ہے شیرینی زانہ میں گویا یہ دو گراہ شکر آرزو نسبت خنیم آرم</p>
<p>دندان در عدن یہ دہن رشک دلچ ہے تیسریں قباب ہیں اور ایک برج ہے</p>	<p>شیرینی دہن کے رقم گر صفات ہوں ہوں نیشکر قلم شکرستان دانت ہوں</p>
<p>۹۷ ایک چشم ہر کی کیوں نہیں جب کہ عین غم و غنا ہے نظر سے دل زہر کا چین ہو عین کیوں نہ نہ پھر غم میں ہو</p>	<p>۹۸ ایک افسوس ہے کہ کل منہ میں کایاں عالم کو صبح و شام کام کرتے ہیں کایاں کاکل پسین صخرہ و ابلیل کایاں رخ سے ہوا ہوں مطلع و انجمن کایاں</p>
<p>ابرو کا ہے اشارہ کہ حاصل مراد ہے عین مدعو شدانت ہوں یہ عین صاد ہے</p>	<p>پیدا قریب چہرہ کے جاوید زلف ہے خورشید رخ ہے سایہ خورشید زلف ہے</p>
<p>۹۸ ہر وقت جانی جو خوشنوار ہوتی ہر بندگیں بیدار بار بار ہر وقت جانی کے کیوں چشم ہوشیار ہر وقت عین عزائے سبط ہر بار</p>	<p>۹۹ ایسے عین ہو سر کر کے نیاز بان ہنید بسکے ہنگام نیاز کرنا ہر وقت عین ہر بار روز ازل سے حق کیا جو نیاز</p>
<p>دفع زمانہ دیکھے حر کو جو چشم ہے لکڑ پلک پلکے سیہ پوش چشم ہے</p>	<p>زاوٹے شاہ تکیہ خواب ہشت ہے اس کے ہم نثار کہ کیا سر نوشت ہے</p>

<p>۵۹۲ قطب کے ہونے کا مظہر ہے اور نور کی علامت ہے جو گری میں یہ غیور ہے عازم جہاں پر شاہراہ نور</p>	<p>۵۹۵ پیش پانچ گونہ صبح و شام شیخ حرم چھلکتی ہے گون گون ہے سلام صبح گلو یہ گون گون ہے تو ہے سلام رومال فاطمہ کا بند ہے یہ مقام</p>
<p>پیا سائتار ہو تا ہے اپنے امام پر نیشان گھر نشان ہے ہر نیک نام پر</p>	<p>بس نورین تو نور کا بیوند چاہیے رومال فاطمہ کا گلو بند چاہیے</p>
<p>۵۹۳ ابرو تین باد و صحر کیست و نغمہ بھر عدد و فقرہ اشعار آبدار شان حسین رفعت گردن آشکار کہو اسی ہلال ابرو ہے باوقار</p>	<p>۵۹۶ لوح بقیانے مہر و فاقہ کا سینہ ہے باب علوم کی یہ دلا کا دین ہے کیا خوبیاں کے کعبہ و کفار ہے وہ کعبہ بین کہاں ہے جو در کا خزانہ ہے</p>
<p>یہ ماہ نور حسین پہ جو بے اختلاف ہے رویت کا یہ ہے کہ مطلع بھی صاف ہے</p>	<p>کعبہ بھی دل بھی خانہ رب جلیل ہے پر دل بنائے حق وہ بنائے خلیل ہے</p>
<p>۵۹۴ سن جہاں حرم پر تانت کی کیا اپنے کی وہ بنو وہ رخسار کی ضیا رخ کے عرف نے ارتقا کا فرمایا جاہ ذوقین جن پر خیر ان کی کیا</p>	<p>۵۹۷ کیا آستین میں اتنی طلعت بنو طور فاقہ کعبہ بین نظر آتی ہے نور کیا نور کا ہے نامن انگشت پر نور تشبیہ ماہ نور کے جو دین صفا بنو</p>
<p>اس جاہ میں جو نبی اور کا نور ہے روشن خض کے چشمہ پر شمع طور ہے</p>	<p>تشبیہ سے ہلال میں یہ آب و تاب ہو بڑھ کر ہلال بدر نہو آفتاب ہو</p>

<p>۵۹۸ طوطے سے قدر کی کیوں قدر ہو سکا نظم پر سر قدر کرین جسکی سب انبیا جوں تصور قدر نوزوں سے بار بار طوطے کی یہ صدا ہے کہ طوطے کلمہ خدا</p>	<p>۵۹۷ طوطے کی شاخ نیرہ ہوتا ہے چین جس سے کسی پر شوق کی دلیل تیج روان اور خضرہ سب طویل کہا اب نظیر تھے تابعدیل</p>
<p>تصور قدر اور سے استاد کہتے ہیں :- یہ وجہ ہے کہ سر و کوازا د کہتے ہیں :-</p>	<p>حیرت ہے ایک قبضہ میں برق و سحاب قدرت یہ ہے خدا کی کہ آتش میں آہ</p>
<p>۵۹۹ ارباب رسالہ کو دیکھیں جو ان کی خود نشان جو ہیں تیج دکھان تیر ہر نقوش نام اکبر اصغر کا و لندیر کیا جوں کیسے کیا جوں صغیر</p>	<p>۶۰۰ وصف حسد میں سے کلمہ قہر وان جسکے حضور تیج اور نبض نا ازان کہتا نہیں کہین صفت تیج و ذہن نظر و نہ چہ کہ پھرتی ہیں آنکھیں</p>
<p>تیج و نشان و تیر کا جو ہر ہے آشکار لاسیف و لافٹے کا یہ محض ہے آشکار</p>	<p>برق شرفشان دم رفتار رنین ہے طاؤس رست ہے کہ خرامان چن میں ہے</p>
<p>۶۰۱ وصف زردہ کے گل گیا یہ از زین گین کو ہوا آہستہ آہستہ پہنچا ہرین صاندرہ بہ بین جلوہ گر چھوٹے زردہ سے شہ اس آواز</p>	<p>۶۰۲ کہہ دین ان عدلے شہ زان ہوا وہ اس سدا سے آواز ایک اشارہ باک اتنا کر کہ بان چہ زبان کہ بعدت کہاں چہ بان</p>
<p>محض لکھا ہے الفت آل رسول پر ہرین یہ نیچتین کی ہیں حسن قبول پر</p>	<p>دونوں کو گر تلاش کر در زم گاہ میں :- تو سن رعد وہ طے موت راہ میں :-</p>

<p>منزل شانِ شکوہ آور کر کیا خیال یہ دیدہ پہ طیطنہ یہ جاہ یہ جلال پڑھتا ہیوں رجزہ حضورِ صفتِ جمال باردین ہوں غلامِ شہنشاہِ موصول</p>	<p>منزل حکومت سے حکم جاری کیا خیال اوتو تخت بھول کر کیا خیال تو ہی ناکِ حرام میں ہوں ناکِ حلال</p>
<p>اوسے جدا ہوں کفر کا جنکو مزا ملا ہے اوسے ملا ہوں ملنے سے جنکے خدا ملا ہے</p>	<p>کیوں رحمتِ خدا کو لاتا ہے ہر مین آب و نیک تو آیا ہے زہرا کے ہر مین</p>
<p>منزل دینا ہوں سب جانِ عزیز کی جان نہاں ہوں ادس کا موت کا جو بیان اوسے زبان میں ہوں جو کل کی جان وہ جیسے ہر جان ہی خدا ہر جان ہے</p>	<p>منزل ناہوں نغین یہ نجات ہے تیرا کسے دل نہیں بلایا جو نہاں چچ بنا پس ناک ہی جو حضرت پہ ہوں خدا وہ پڑھا ہر خاطر سے سونے لیا</p>
<p>اب دامنِ حسین ہے اور میرا ہا ہے میں اوسکے سات ہوں کہ خدا جسکے سا ہے</p>	<p>ملک یزید ہے کہ یہ ملک بتول ہے اب کل یہ کہیو نا تا بھی ادس کا رسول ہے</p>
<p>منزل ولایت ابنِ سعد یہ ہے سنا ہوا ہم کو نہیں سمجھتے کہ کہہ رہا ہے کیا ترا کچھ چا کرے تا ہے اتنی نہیں جیا وہ پریشانی زید کی وہ یہ تیری فنا</p>	<p>منزل تیشین ہوں زید تو کا فر جو کفر پڑھتا ہے سدا کا لیس اور خیر میں نہیں ہوں نیک تھا اور لیر</p>
<p>حق نیک یزید کا کیا خوب ادا کیا تو وہ ہے جس کوشت سے ناخن جدا کیا</p>	<p>گل کر کے شمع مرقہ خیر الا نام کو رودن تو آج کرتا ہے کیا اپنے نام کو</p>

<p>۱۲۱۵ گلدادو ہر جنگ کو حجاج کا سپہ سردار اہل مہینہ بن کر عمر ملوار ایک ہات میں اگلات میں سپہ ہر سو گروہ مسلح اور اور دہم</p>	<p>۱۲۱۶ شرف میں سیرا بقیہ کفار کی نظر تیرے پر تھا اجھنکار کی طرف سے آج سے بڑی بد بظاہر کیطیت اور میں ہوں ابن حیدر کی طرف سے</p>
<p>حرفے کہا اس میں تو آج امتحان ہے میں حیدری جو ان تو یزیدی جو ان ہے</p>	<p>انصاف کر کہ صاحب غزوہ شرف کے کون باطل کی سمت کون ہو حقیقی طرف ہے کون</p>
<p>۱۲۱۷ دو جلوس میں نہ ایک بیگیا خرازمین وہ بو لا بنیال ہے تو روزگار میں غالب ہزار پر ہے صفت گلزار میں حرفے کہا ایک صفائی ہو دار میں</p>	<p>۱۲۱۸ بلا غم و غم کرنا ہے کیا کلام ہا میں نہ سے اور بیگیا کنتہ ترا نام میں کی بعد لاش ہے بھی لکے انتقام چاہتا تھا تیرا سر ہے نذر انتقام</p>
<p>اب ہوں غلام ابن شہ ذوالفقار کا تب زور تھا ہزار کا اب سو ہزار کا</p>	<p>صبر کہا کہ دہشت بیجا نہیں مجھے میں سرکف ہوں مگر سر و پا نہیں تجھے</p>
<p>۱۲۱۹ غصہ سے برق تیغ کا اونٹے کا بیدار تو شہید ہو گیا از برق بے مدار حرفے سپر ہار کی وہ تیغ آبدار تیغ اپنی لو لگا کر ایشاۃ ذوالفقار</p>	<p>۱۲۲۰ تیرے لئے کھینچتی تیرے خوش فکرا اور کھلے باہرین ہو غار منصف جو جی اسے سزا کی تیغ نے طوائف غصہ سے تیرے ہر آواز میں نے کھلا</p>
<p>جالا کی اسکو کہتے ہیں بس اتنی بات میں یہ تیغ اس کے سر پہ وہ تیغ اسکے ہات میں</p>	<p>جنش سو کے یسا جو قطب زمین نے کی سکتے ہیں چرخ آگے جنش زمین نے کی</p>

<p>۱۱۵ جوڑن غامین جنت حرمی فرود کہے بڑا حسین بیڑتا ہوا اردو کیا زردی اہل تھی لڑنے ہو وہ جسود زور سے تھے لڑے ہو وہ قطرے تھی وجود</p>	<p>۱۱۴ جوڑو ہوا یہ تیغ جوڑن خود برکتی سینین خود کاٹ کے سکن اوتھتی چلتے اس کے سانس عدد کی ٹھہرتی ظالم سے پہنچے کہ بود کیر گذرتی</p>
<p>پھر سر پہ نہ تھے نہ بدن را ہوا پر تیغ آئی یا کہ برق گری پنہ زار پر</p>	<p>تن پر گرہ گرہ سے بس کردہ کھلی یہ کیا ہے بند بند کی پھر تو گرہ کھلی</p>
<p>۱۱۳ کرتی تھی تیغ حرمی تیغین صبا تھے ہونے تھے تیرے ناوک فلان جیا زہونے کے تھے کھلے تھے تن جین جدا زہونے کے تھے تیرے سر سے سر جیا</p>	<p>۱۱۲ حافظ ترکیت نام تھا اسکا جوان چہر اگر تو ترکیب پزیر تیرہ بان کر بان تیرہ بار اور جلا تیرا اور ہر لگا راتھر پھر تو جوان تھے اگر</p>
<p>تھی قہر ضرب گزرتن بے شکوہ کو کیا کسے ریزہ ریزہ کیا کوہ کوہ کو</p>	<p>رستے سے مثل طالع برگشتہ پھر پڑا پھر نا تھا بس کہ گھوڑی سے وہ ہو کے گر پڑا</p>
<p>۱۱۱ اہم حضور تیغ سے کہتے کیا ہوا نکل کسندی تم جو جس سے ہنکار بان گل کولایا دان ہوتی جا کر گل ہا سید زمین باغیوں کی تڑپن تھی ہا</p>	<p>۱۱۰ بوجی تھیں حضرت ہوش حواس ہو کیا باجے کہ تھی ترا جو ہوش اس ہو فتناس ہو اگر دل مخزون اداس ہے سوز سیر بیکہ اگر تجھ کو کیا ہے</p>
<p>زہونے کے گل کملانی تھی ہر ایک وار میں کرتی تھی سیر خون کے یہ لالہ زار میں</p>	<p>جرات پکاری جنگ میں گھرا جیو بان لہو لیر شمر کا لیکر آئیو</p>

<p>۱۲۱ تو تھا تو زید زید سے حیدر خان بیعت نہیں کر کرناں تھا بہانہ دیاں ناگاہ اک گفتی کی گئی سینہ پرستان گھڑیے گریزادہ جڑی ہوئے بھجان</p>	<p>۱۲۰ پلٹے جان بحق ہوادہ حیدر خان لائے چکے روئے نہشتا اہل انجان فرائے تھے حسین الیہ سے یہماں من کر کے کونوی ضیا تری بہان</p>
<p>آقا کو دی ندا کہ یہ خادم تیرا ہوا مولا غلام حق تک سے ادا ہوا</p>	<p>جب تو ملے گا بادشہ کائنات سے کو تر کا جام دینگے علی پنے ہا سے</p>
<p>۱۲۲ گشت کر کے لاشہ چاچلی کالال تھوڑے تیرا نظام وہ خوشحال سینہ در تھا کرم بین برف کی مثال بیخوش بین اور تھا لیا بیہ بصد</p>	<p>۱۲۱ عزیز شکرے سارے صحبتات خود لائے حکم لائے شہاؤ تو نصحا تیرا یہ سب کر کے یاد کیجی توست اور حرم سے سب بڑی کرتی با</p>
<p>چہرہ کو صاف کر دیا گرد و غبار سے زانو بہ رکھ لبا سر حرم شد نے پیار سے</p>	<p>کوئی عزیز بیان امین اس خوش صفات کا پر سادو آگے مجھ کو حرم سبکدات کا</p>
<p>۱۲۳ چہرہ کو صاف کر کے کھلا دیا اور سر پوچھا جو تھا بہن تو بولا وہ خوش سر رک بی بی لائے تھی جو خادم کی لاش شہا بون کر کے اور نہیں دیکھا کر</p>	<p>۱۲۰ راضی علی بن امین اور تو خود مصطفیٰ شربت میں سب کو دیا یہاں مرجبا پیار سے تھے تم زائے بھی بائی زمین پیار سے ہوئے ہو گیا یہ فدوی خدرا</p>
<p>شہ بولے فاطمہ تر سے قربان ہوتی ہیں لے کر یہ میری ان تے امم میں روتی ہیں</p>	<p>محسن کو میرے منودہ ہو جنت کی سیر کا بخشو تو اب تم ایسے اعمال خیر کا</p>

<p>۱۷ محبوب خدا فرزند رسولان سلف بی نشان و صیغہ نیندیشنا و نجف ہے مہتمم سے فرزند فاطمہ کا عزیز ہے اندر ہر وہ آفاق حسن جاوید ہے</p>	<p>۱۷ حسین بی بی بیگم فاطمہ خلیفہ نبوت پر طے دین رسول عربی پر تو دین سے بالائے وہ دو دو قدر اولاد معراج کی میں تکمیل کے باعث ہے حیدر</p>
<p>باقی رہے سپر سوشاہ شہدائین کیا بچتیں پاک بھی مقبول خدائین</p>	<p>تو سین کا تھا فاصلہ باقی جو خدا سے جاتا رہا وہ فرق رسول دوسرا سے</p>
<p>۱۸ اچھے کیا رہیں ملک شریعت قائم یہ تھا نقش کہری ختم رسالت بات آئی رسولان سلف کی دولت پانچ شیت پہنچی ہر بندہ نبوت</p>	<p>۱۸ فطیمہ پیر کو نبین و ختمی سزاوار فطیمہ کو نہ ہر کسی نبی اور حق ہے پیار فرمانے تھے ہے شافع ختم نبی لدار زہرا پر تو بیایا ختم آتا ہی مجھے پیار</p>
<p>دی زبیر نبوت کو رسول دوسرا نے کی ہر قبول اونکی نبوت پہ خدا نے</p>	<p>کہو گی یہ دور امت عاصی کے محن کو قربان کرے گی یہ حسین اور حسن کو</p>
<p>۱۹ بیباک نہی تو تھا ویسا تھا و حبیب ظالموں سے ہار نہی نہ طرح ربط کا استو وہ انکا تھا مقصود تو انکا تھا مطلب وہ جمع یہ پروردانہ عاقبت تو مجھ پر</p>	<p>۱۹ اور شہید و شہید کی خطا ہے فضیلت جن کے کہے کہے نبی سے نبوت بہ بد فتنہ مہتمم کی تو نبی سے زینت کہنے جہاں تقدیرین تھی ہر تہنات</p>
<p>جس ہر نبوت سے نبوت کا چشم تھا جس در کا اسی ہر نبوت پہ قدم تھا</p>	<p>کہ حضرت شہید کی تصویر نہ ہوتی ماتم کے مرقع کی یہ تو قیر نہ ہوتی</p>

<p>۷۵ کتنے ہیں انھیں نے اختیار کیا آدمی کان خاک کتنے ہیں مظلوم بصدکم پانچ سو کون ہیں کتنے ہیں باہم زور پانچ سو پانچ سو کون ہیں باہم</p>	<p>۷۴ تھانہ خشت لہلہ ختم نفاط کا لال وہ کجا کجا بگڑا جو ہوا تین سے غریب تھانہ ختم نفاط کا لال کجا کجا وہ کجا کجا بگڑا جو ہوا تین سے غریب</p>
<p>سب دتے ہیں بکس کو محرم کے دنوں میں ہر سیر مظلوم لقب انکا جنوں میں</p>	<p>وہ نیز سے یہ یہ خاک ہے گورا دکھن تھا بتلا دودہ سر کجا کجا اور کجا وہ تن تھا</p>
<p>۷۶ بچا تھا کاشا کے بانی پھول تابش کے لیے یہ کیا ہوئے پھول لائے جو کوئی ہوا لائے میں پھول دنیا بوی صورت ہوا پھول</p>	<p>۷۷ بین شمس کے لائے زردن تھانہ ندیب اس مظلوم تھانہ کیسے کیا کیا کجا کجا سو لائے لائے لائے لائے یہ بچا تھا کاشا کے بانی پھول</p>
<p>ہر شب سے سیر پوش سر صبح کہلا ہے شیر کے ماتم کا عزا دار خدا ہے</p>	<p>مولا یہ تو افلاک مصیبت کے گرسے ہیں ناموس کسی کے نہیں سرنگے پھرے ہیں</p>
<p>۷۹ بارہ بچا انسان کے تبار خدارا وہ بچا کاشا تھا پیر یہ جسارا میں اس دن اور جسے کو ہر کجا پیرا بارہ بچا اسے کجا بارہ کے مارا</p>	<p>۷۸ بارہ بچا کی آہ ہوا کجا کجا طاری خادش سے شاہ گئے سر کجا کجا یہ بچا کاشا تھا پیر یہ جسارا میں اس دن اور جسے کو ہر کجا پیرا</p>
<p>وان شیخ وہری مٹی میان موزے کو دہرا تھا وہ سینہ بھلا کجا کجا اور کجا کجا تھا</p>	<p>جو ضبط کیا شہ نے نہ یعقوب سے ہوتا یہ صبر و تحمل تو نہ اب سے ہوتا</p>

<p>۱۳۷ بھڑی وہ دین ہوئی نے یہ کہ حق میں تھا یار کیا برا زندہ جا جا تری ذات اتنا مجھے وقفہ ہو بس اتنے قاضی حاجات کہوں میں ذرا دقت واد کے کوئی بات</p>	<p>۱۳۶ اب اتنے حلت ہوئی کروں انشا جب موت کا فودہ اک لوگ ہو بوجا زما کے ضمنا بقضائے شہر جا ایک دفتر کے ہیں اور ایک باور و عشا</p>
<p>ان دو دن سے مل لون تو مری لروح جدا ہو دان اون سے جدائی ہو یہاں وصل خدا ہو</p>	<p>ان دو دن سے ملنے کی بہت جگہ ہو س ہے بس ایک نظر دیکھتا ان دو دن کا بس ہے</p>
<p>۱۳۸ بے شک نچین لے غلطہ تویم بے شک نچین لے غلطہ تویم خصوصاً تویم یہ وقت جبکہ ہو مظلوم غناؤ نمودار نے کیا ہے جسے تویم</p>	<p>۱۳۵ بھڑی وہ دین ہوئی نے یہ کہ حق میں تھا یار کیا برا زندہ جا جا تری ذات اتنا مجھے وقفہ ہو بس اتنے قاضی حاجات کہوں میں ذرا دقت واد کے کوئی بات</p>
<p>اوس شاہ شہیدان کے لئے فضل عطا کر مقبول تو اس بندہ احقر کی دعا کر</p>	<p>میرا بھی وہ مالک ہے تمہارا بھی خدا ہے تم بندے ہو جسکے یہ اوس حق کی ضابطہ ہے</p>
<p>۱۳۹ بھڑی وہ دین ہوئی نے یہ کہ حق میں تھا یار کیا برا زندہ جا جا تری ذات اتنا مجھے وقفہ ہو بس اتنے قاضی حاجات کہوں میں ذرا دقت واد کے کوئی بات</p>	<p>۱۴۰ یہ سنے غلطہ تویم لے غلطہ تویم خصوصاً تویم یہ وقت جبکہ ہو مظلوم غناؤ نمودار نے کیا ہے جسے تویم</p>
<p>مقبول دعا کیوں نہ ہو درگاہ خدا میں جب نچین پاک کا ہو نام دعا میں</p>	<p>کیا شوق عبادت کا تھا کیا یاد خدا تھی ہنگام قضا تھا پہ نماز ان کی ادا تھی</p>

<p>۱۹۵ ہوتے اور رضاد کی مالک ہونے کو خدمت میں آئے کہ وہ اللہ کی پادشاهی پر رو کر جائے اور اجازت کے لئے ہم اپنے لئے خدا کو دیکھنے کی ہوتے ہیں ہم</p>	<p>۱۹۴ چھوڑتے ہاں انا کو پاپ سے بچا لیا اس طرح کیا ہے کہ رو دنا آسے آریا میں میں آسے کے بارے میں اٹھایا مضطر ہوئے پھر آسے کو دین اٹھایا</p>
<p>کس راہ خطرناک میں رکنا ہے قدم کو کینا سفور دور دراز آج ہے ہم کو</p>	<p>ہوتے تھے جدا یہ تہہ دلدار گلے سے سو بار چھڑایا لے سو بار گلے سے</p>
<p>۱۹۶ کجا کے کمان سنو کجا ہے آواز اور کھڑے تہیست کھلتے ہونے لال ہوئی آسے کے کجا چھوڑتے اور کجا چھوڑتے ہونے اور کجا چھوڑتے ہیں آواز</p>	<p>۱۹۳ رو کر انا میں متراوان ہے کہ بابا آگے جو سفر کرتے تھے تو تھے ایسا ہوئی نے کہا یہ سفر میں سے ایسا جان جاہوں جن کو چھوڑتے ہیں</p>
<p>مالک نے کیا یاد یہ خوش ہونے کی جا ہے تباوت سواری ہے لہ سونے کی جا ہے</p>	<p>اب تا یہ قیامت تہہ بین یا کوگی بیٹا تم آج سے بن باپ کی کہلاؤ گی بیٹا</p>
<p>۱۹۷ مادہ کی کا اول تھا نبوت کی حشر سے لگتی دیکھنے اور ہونے مضطر چھوڑتے سر ایسے کیوں غنیمت ہوتے نے کہا سنا تہیست اور</p>	<p>۱۹۲ پھر حق سے یہ کی آسے جا بار انا کہن میں ہی پائی آسے صبر و لاسا آئی یہ تہہ بین آسے آسے کو اس میں جانے ہے بغاوت کی</p>
<p>شمس نہ اطاعت ہوئی روئے سرا کی دینش ہے ہند کو ملاقات خدا کی</p>	<p>ہم اسکے مددگار ہیں دکھ اسپر ہے اس کے تیوں پہ مرا پیا رہا ہے</p>

<p>۵۲۵ نو دیکھو درخت اور پتوں کے جھکاؤں فرعون کے جس طرح سے پالا دیکھو کیسی یہ کوئی کڑوا ہوا کالا ہر بندہ یہ کیوں مین ہون پائے والا</p>	<p>۵۲۵ نکل کر الموت نے یہ باتیں سرائے گلاشہ قوروس کیا صیب کے باہر بولے کہ اسے سوچنے کے عاشق داؤد گلاشہ کو وہی بولے سوچنے کے</p>
<p>۵۲۶ میں خالق کل ہوں کے سارے ہن یہ بندے مان باپ کے بڑھ کر مجھے پیارے ہن یہ بندے</p>	<p>۵۲۶ ہستی کا جن صرف خزان ہو گیا دم میں نکست کی طرح روح گئی باغ ادم میں</p>
<p>۵۲۷ اوسم ملک الموت کے ہونے یہ پوچھا کس عضو سے جان میری نکالے گا تو بتلا وہ بولا زبان تو یہ کہنے تلے ہوئے ہر شے کہ تھا در زبان انم خدا کا</p>	<p>۵۲۷ ظاہر میں تو موت کی سختی تو تھی آسان بظہر میں داؤد کے جب ہوئی عمران آگ کے سولان خلف سے پیمان موعی کو طرح جوتج ہوئی جان</p>
<p>۵۲۸ جب طور پہ جاتا تھا میں خالق کی رضا کے باتیں میں اسی منہ سے تو کرتا تھا خدا سے</p>	<p>۵۲۸ فرمایا اگر ہر سر ہو مثل زبان ہو پھر چاشنی نہ ہر اہل کا نہ بیان ہو</p>
<p>۵۲۹ بلبلے ملک الموت کہے بندہ خوش جان قرض کرن ہاتھ سے قبضے کہ یہاں یہ ہاتھ ہی دھکے میں سدا ہر سناجات روشن ہر جان بن پویشی کی رات</p>	<p>۵۲۹ کیا جان کا میں کون دن تھا زلمہ جیسے مثل ہو پھر سدا یہ زخار اور اوسم کوئی باپ چہرہ زشتی کیا اس طرح سے پہنچے کہ جاتا اسے تورا</p>
<p>۵۳۰ درخواست کی اوسنے یونین ہر عضو سے جان کی موعی نے کیا عدد صفت اس کے بیان کی</p>	<p>۵۳۰ کم ہے کہ میں یہ صدر بھی اوس رنج و محن سے کھینچا گیا یون رشتہ جان میرے بدن سے</p>

<p>۵۲۱ اس در صبر دین پورین تیبیا کھانے جو گھوڑے کے گریبے والا ٹوٹی آنہ جی تھے نہ تھا پیا کھانے</p>	<p>۵۲۰ لے بنو بوسے کا ناخدا سارا انصاف کی جا کے کو انصاف خدا را نیکو کرین ظلم سے بیرون نے مارا کس نے ظلم سے بھین کیا کو بھین پیا</p>
<p>استادہ ہراک تیر تو بالاسے زمین تھا اور تیروں کی تو کو نہ وہ جسم شہ دین تھا</p>	<p>ہوسے کو قلق موت کی سختی کا سوا تھا یاں خجربے آب تھا اور خشک گلا تھا</p>
<p>۵۲۵ ہوشی کو نہ جو تھے اے صاحب اولاد زینت میں کے لیکر کا کوئی بیدا زینت زینت سے دہلیسے تھے ناشاد تیبیا کی تیبیا کی جلی اور کو یاد</p>	<p>۵۲۲ ہوشی پر مرنے آفت مٹی بیدا یاں سینہ شہ پیر پیر سوا تھا جلا سیرک کے دن حلق پہ تھا خجربے لا یہ ہم سے گنہ کا رطلے سدا کی یین</p>
<p>تقدیر کی تیبیا میں جو سچھ ظلم رسم تھا ادن صد مومن سے آگاہ دل شاہ ام تھا</p>	<p>کہتے تھے صعوبات اجل مجھ پہ سوا ہوں پر سے مجھوں پہ نہ صدقات قضا ہوں</p>
<p>۵۲۶ آگاہ تھے اس شہ سے سب ببار بار کا کھانے چم ہی تیبیا اور رسم زینت زینت میں حشر میں تیبیا یہ سز قنار لائے تیبیا سے رونے نہ تیبیا سے کفار</p>	<p>۵۲۳ آگاہ تیبیا کی تیبیا کا چھٹا تھا چپ کوئی ہنسی سنا آؤ تیبیا عباس سے بھائی کا نہ داغ آؤ تیبیا ہوسے تیبیا نے زلف آؤ جان جفا تھا</p>
<p>زحمت جو سیکھنے کو کیا ہو گا پورے ہاتھوں سے جگر تھام لیا ہو گا پورے</p>	<p>اس بھوک میں اس پیاس میں اس تھکن میں مذہب قہاشہ ہو کے کس طرح سے دن میں</p>

<p>۳۱۰ جب شہزادے کا ہونے کا اندازہ لگا کر کیا باخون سوتیلی بھئی وہ نادان بھئی سے بد دوستی ہوئی جو کج بھئی کو زندہ ہی بچھوڑ دینا غلطان</p>	<p>۳۰۹ نے لیکے بائیں کیا زینے میں ادا توجھی تھے پیارے ہوا دلدادہ بھی پیاری میں نے سے کہو دین اٹھایا کئی باری ہوش تباہ آتی زینے میں ادا</p>
<p>۳۱۱ زخموں سے یہ حالت تھی شہزادے نشین کی جو ہم گئی دیکھ کے بیٹی شہزادے دین کی</p>	<p>۳۰۸ اسے صاحبو الفت مری تم دل سے اٹھا دو یا جھکو تڑپنے ہی دو یا پانی پلا دو</p>
<p>۳۱۲ مومن شاہ کا اخبار صیبت جہاں پہلے بنقا دو دن کے لئے حضرت گزرتی میرا لئے تھی شاہ میں طاقت کہہ چکے آئی سکینہ کی محبت</p>	<p>۳۱۰ پہلے سکینہ کو آیا اور دین کہ بار بار نے لئے بیٹی کے زخماں سے زخماں ہوش با سکینہ کو آگئی نے یہ گفتار باہر آ آیا مجھے کرنے میں سب بار</p>
<p>۳۱۳ یان آن کے دیکھا تو اسے پیاس بڑی ہے مان بٹھی ہے بالین پڑہ بیوش پر پی ہے</p>	<p>۳۰۷ بی میری خبر آ کے حسین ابن علی نے اب تک تو زمین سے نہ اٹھایا تھا کسی نے</p>
<p>۳۱۴ زینے کے دلور کے گلہ کرنے کے شاہ جیتے ہی سے حال سکینہ کا ہے آہ خبر کا ہے پویش خبر کو نہیں واہ جاوے بن باپ کی شفقت کو لاندہ</p>	<p>۳۱۱ شہزادے ہی بکارا در جان ہم سے اوروں بچھو کہ با بائیں جہاں سے گھاتے یہاں تک کہ سب پیاسی نے چرٹائے حضرت کے سوا کون کے نازا دھائے</p>
<p>۳۱۵ غافل مرے بچوں سے جو اس آن ہوئی ہو بان پال کے اکبر کو پشیمان ہوئی ہو</p>	<p>۳۰۶ بن باپ کی دنیا میں نہ کس لئے سکینہ اگلے کے بلا آپ کی مر جائے سکینہ</p>

<p>۴۹ اوسم کہین حضور خیمہ پٹی اشاد زینبے فرین جاکے چلائی دہ اشاد کس درجہ خورادہ مر مظلوم جو فریاد دیکھو تو ذرا فاطمہ کے لال کی دوا دوا</p>	<p>۵۰ قائمون میں جو اسو رکات وال غیبت اور کینین یمن الفت کا تقاضا انسانہ تو مجھے کہیں خلدین زہرا جانی کا طرف سے جگرخت سے پیرا</p>
<p>۵۱ ڈیوڑھی پہ سواری اور کھڑی سبط بی کی کوئی نہیں تھامے جو رکاب ابن علی کی</p>	<p>۵۲ اسوار کیا گھوڑے پہ اس حسد جگر کو مے کے لئے بھیجیامیس کے پسر کو</p>
<p>۵۳ زینبے کا حیف پہ تہائی شہر ابن خری غیبت کیلے جیتی ہر شہر رومی توفی خیمہ سے نکل آئی دہر جانی یہ خدا اور کے کہنے لگی تفریب</p>	<p>۵۴ زہرا کی صدا آئی کہ انی بنی ہون کیا صبر کھیل مجھے صبر کا کتبہ مظلوم خود فاطمہ ثنائے صبر کا کتبہ مظلوم نہیں لئے جانی ہون کہ خود بنی ہون</p>
<p>۵۵ گھوڑے پہ بچھین آ کے بٹھاتے نہیں اکبر اکبر کو بلا تے ہو سو آتے نہیں اکبر</p>	<p>۵۶ سوزناو پہ بیٹے کا تہ تیغ دہرون کی لے جا کے تصدق سے امت پہ کروں گی</p>
<p>۵۷ اکبر کو صدا دیتے ہو وہ آ گیا مارا کیا مٹی آگھی میں کہ جو جاکو نہ پکارا یہ قدرت آخرت سے رون کیوں گوارا چہرہ ہی سواوت جو رون کا ہم گوارا</p>	<p>۵۸ اپنے چہرے پر ظلمت خالص ہے پیر میں بکھون پہاڑیں تڑپتے ہیں تنہا سر میں بکھون پہاڑیں تڑپتے ہیں تنہا سر میں بکھون پہاڑیں تڑپتے ہیں تنہا سر میں بکھون</p>
<p>۵۹ کہئے تو ہو آپ کا چہرہ پہ لون میں اور تھام کے گھوڑے کی عنان ساتھ چلو نہیں</p>	<p>۶۰ زینبے کہا فائدہ اس صبر میں کیا ہے زہرا کی صدا آئی کہ امت کا بھلا ہے</p>

<p>۵۵ فریاد فرس کر میں ہوں کہیں تیرا کیا ہے سے آرزو جو نہ ہو میں چلتا ہون اپنی گئی اور تجھ کو نہیں ہونچا کہہ رہا ہے سارا تو بھی رہا ہے سارا</p>	<p>۵۵ ایسے کہا ہے میں ہوت چھاری فرزند نہ سارا ہوا مست ہوتی پیاری پھر میں نہ تھکیں کہی بلاتیں کسی باری بولی کہ سدا وہ میں اپنے ماری</p>
<p>تہنائی میں شہسپر منہ مورتا ہے تو بیس جو ہوا میں تو مجھے چھوڑتا ہے تو</p>	<p>است پہ فد آجکو فرماتی ہیں زہرا کس طرح میں روکوں کہ لئے جاتی ہیں زہرا</p>
<p>۵۶ تلوخون گھوٹے کے آرزو تھی چاری کسی عرض بولا سے کہی جانتی باری کیا ہیں مجھے نہ نہیں جان اپنی باری آقا کا دین سے دین دنگا سواری</p>	<p>۵۶ پونے پر لکھو ہے شاہ خوں انجام ناز ہے کہ تھکے ہیں کس کو تھی تمام بولے تھے یہ کہ یہ فاطمہ کا نام ناگاہ کارا دین اپنے پہ نام</p>
<p>حضرت سے جدا ہو کے کہ ہر جاؤنگا مولا ہو ہو کے فدالاش پہ مر جاؤنگا مولا</p>	<p>کوڑا تو اٹھایا تو خیر سال آیا وں کا بس اٹھ وہیں رک گیا شاہ شہد اکا</p>
<p>۵۷ بانی کی توئی مجھے دانہ ہے کہ بڑا ہے جس میں ہے سوسا پیار کبھی میرے اپنے وہ آپ کی دلدار جلا رہا ہے پڑا ہے لیٹے ہوتا ہوں گنگار</p>	<p>۵۷ فرمایا کہ ہے در کے عدل سے پاک پیار ہے پھر اور سے یار دین پاک جھسا نہیں نہیں کوئی موردا قات اس وقت میں تیا نہیں گھوڑا جرات</p>
<p>بعد اسکے جو دو حکم تو یہو نچاؤن میں دن میں مشتاق ہو صغرا کے تو یہج اؤن وطن میں</p>	<p>اسوار سے جی اپنا ہے رہوار کو پیارا اس کے نہیں شہر ابرار کو پیارا</p>

۵۶۱
 پختہ ہی از اجودہ مظالم کفایت
 بچھا کر سگینہ بیغم درد کا جو پیش
 پٹی ہوئی لگے کے سون ہی دو پیش
 زینب بنت جعفر نے کیا کھول کے

۵۶۲
 ہر چند کہ آغوش میں زہرا کے پلے ہو
 پوز تم بھی آؤ زینب سے رضائے کے چلے ہو

۵۶۳
 مشتاق اجل تقابیر فاطمہ تیرے
 بازو اسی عالم میں سے سونیا
 متقل کر چلے گھوٹے پڑو کہ تیرا
 سب کیا یاد تو آؤ زینب کے جی جا

۵۶۴
 بھک بھک کے نظر کرنے لگے دیدہ نم سے
 گہرا کہیں لپٹی نہ ہو گھوٹے کے قدم سے

۵۶۵
 یہ سننے سے خیمہ عمر سے حضرت شیخ
 دیکھا تو سب سے کہنے کی کیوں ہے تیرے
 فرمایا سے کہنے سے کہ کیا تیرے
 سب وار نہ کہنے سے کہ کیا تیرے

۵۶۶
 سب بھائیوں میں ایک یہ بھائی مراد ہے
 متقل میں جو تولے گیا اسکو تو غضب ہے

۵۶۷
 زینب نے کہا دوسرے بار کو دعائیں
 آپ آئے ہیں لکھو لے جی ان تر آئیں
 شہ اوڑے زینب یاد تانک سر کلاہین
 بولی کہ کلاہ آپ کتا تے این کتائیں

۵۶۸
 بھائی کبھی یون بہون کو خست نہیں کرتے
 صد تے گئی کچھ مجھ کو وصیت نہیں کرتے

۵۶۹
 سب بھائیوں میں ایک یہ بھائی مراد ہے
 متقل میں جو تولے گیا اسکو تو غضب ہے

۵۷۰
 سب بھائیوں میں ایک یہ بھائی مراد ہے
 متقل میں جو تولے گیا اسکو تو غضب ہے

۵۷۱
 سب بھائیوں میں ایک یہ بھائی مراد ہے
 متقل میں جو تولے گیا اسکو تو غضب ہے

۵۷۲
 سب بھائیوں میں ایک یہ بھائی مراد ہے
 متقل میں جو تولے گیا اسکو تو غضب ہے

<p>۲۷۷ تنہا جو نظر آ رہا ہے کادوہ بیارا کیا کیا نہ ہوا شک کفار صفا آرا زلف شہسپا کی قریب آ کے بکارا مین وہ ہوں کہ جسے عباس کو بارا</p>	<p>۲۷۶ کی لاف زنی نہ کئے سید والا مین وہ ہوں کہ دنیا کو روٹکا ہوا والا کو آ کر ہوا زون کے پیر نے ہے پالا یہ وہ کے ہنجر کا نہیں روکنے والا</p>
<p>جس تیغ سے عباس کو پیدست کیا ہے ہنر تک کے لئے بھی وہی شمشیر جفا ہے</p>	<p>مین وہ ہوں کہ زہرا کو ستائے نہ ڈرو گلا مین تجھے بیڑا زوے کو اب تیغ کرو گلا</p>
<p>۲۷۸ پھر لہ لہ کر کے بے سے ہوا باہر ہر یاہ رجنہ بڑھتا ہوا شہ کے بارہ جھنسا کوئی شکار مین نہیں آج پھر یہ لہ لہ اہل شکار کا باقی قاتل ہونم</p>	<p>۲۷۷ مین وہ ہوں کہ ہر قاتل شہسپا ہوا وہ ظلم کروں جس کے روتق ہوا وہ کام کروں آل نبی جس ہوں کام اس بچ سے ہنجر نہ زہرا کو ہوا رام</p>
<p>کو فوج نے سب پیاسوں کو تیر سے مارا بچہ کوئی اصغر سنا نہیں تیر سے مارا</p>	<p>جب اہل جہان صبر تو زیاد کریں گے سن سن کے مے ظلم کو فریاد کریں گے</p>
<p>۲۷۹ جلا یا سان بنائیں نیزہ بلا کر مین وہ ہوں جو ہے قاتل ہنجر غریب مین وہ شہسپا اور خلق مین ہنجر اور غلامتہ کا صبر تھا کہ مین ہنجر</p>	<p>۲۷۸ پاتلے جسم کیا اور کئے گلے شاہ کیا لاف زنی کرتے ہو مظلوم سے آہ لو مین بھی اجڑے ہوا ہوں کے کراہ جو مجھے نہ آگاہ ہوا ہوت ہوا آگاہ</p>
<p>زہرا کو علی کو شہر لولاک کو مارا مارا جو اسے پنجتن پاک کو مارا</p>	<p>سید ہوں نبی زادہ ہوں مظلوم ہوں یادو تم لوگ تو ظالم ہو مین مظلوم ہوں یادو</p>

<p>۱۷۵ کون کون کا بلین نہیں دوزخ میں آوارا وہ ظلم تھا اس کے ہے ہم ہمارا</p>	<p>۱۷۶ کون کون کا بلین نہیں دوزخ میں آوارا وہ ظلم تھا اس کے ہے ہم ہمارا</p>
<p>۱۷۷ مین منج نہیں کرتا ستم اور کرو تم مین کون ہوں تم کون ہو کچھ غور کرو تم</p>	<p>۱۷۸ تم مین سے کوئی باس ہمارا نہیں کرتا مین وہ ہوں کہ شکوہ بھی تمہارا نہیں کرتا</p>
<p>۱۷۹ قطع نظر اس کے کہ وہ اب علی ہے نانا جی مولہ ہی تو تم کا بی بی ہے تم کو دین نہیں سنا ساجی کوئی ہے فوج میں چھبنا کوئی فیاض نہی ہے</p>	<p>۱۸۰ کیا ہے کیا اٹھا رہی ماریج کھڑی ہے کبھی کبھی جھلکیا کیا ہے تم کو کبھی دیکھے ہو اور سمجھاتے ہیں یوں اس کو یہ ماریج</p>
<p>۱۸۱ بیٹا سے ابر سا فدا کس نے کیا ہے اصغر سا پسر کس نے رہ حق میں دیا ہے</p>	<p>۱۸۲ دل روتا ہے ابر کا نہ تم ذکر نکالو منصف ہو تو منہ اپنے گریبا میں ڈالو</p>
<p>۱۸۳ شوق افریجا رہ نانا کا ہلے جھنسا اوی جھلایا کبھی شاکتین ٹھلے تم جیسے بول رہتا نہیں میں پائے کہیے بواہن کلہ کو جیسے پیارے</p>	<p>۱۸۴ ابر سے لڑے تم کو وہ تم ہی لڑا تھا بنا لڑ کر نہ اصغر ظلمو کا کیا تھا پتھریوں میں جی ان کے زین نہ چلا تھا پتھریوں کے قابل علی اصغر کا لڑا تھا</p>
<p>۱۸۵ مقدور ہے سب طرح کا حیدر کے پسر کو کاٹا ہے مے باپ کے جبریل کے پسر کو</p>	<p>۱۸۶ بدلہ عیسیٰ ابر کا جو اصغر سے لیا ہے کس بچے کو ابر نے مرے قتل کیا ہے</p>

۷۷
 نظر اگر تو کرے شہ کا نام میرا
 اس وقت بھی جانے دو تم تال دریا
 کہ بکا اور اصفہر کا تو جو اس نے لانا
 پتھر سے عباس بن زین کی بجا

۷۸
 یہ کھٹکتے ہیں جو کھوئے کو بھایا
 دان لا زنیقے کی نینے نظر آیا
 گھوٹے اور کر کے سینے لگایا
 کہیں بعباش کو لست ہو پایا

عباس سے میں جا کے ملاقات کروں گا
 پھر لاشہ اکبر کے قریب آ کے مروں گا

کان اپنے دہرے ہونٹوں پہ شہ کے یہ کیا ہو
 معلوم ہوا ہائے سیکتہ کی صدا ہے

۷۹
 اعلانے کیا جاؤ تم لے بیڑ تو خود
 بانی زمین سینے کے دریائے یہ کہو
 تیرے کہ عباس کی تم چھوے کس
 اور دریا پر ہے کس صبر کی بھو

۸۰
 بے جویم کے دو کی شاہ کچھ کر
 اس وقت بھی جو نام سیکتہ کا زبان پر
 اچھوٹے فرزندوں کی یہ یاد اور
 کہ منہ سے تامل ہوئے کبھی

ہو جاؤں کا غش لاشہ عباس یہ جا کے
 دیکھوں گا بھی دریا کو نہ منہ اپنا پھر آ کے

اچھوٹے تھین سینہ علی اکبر کا دکھائیں
 اور چھوٹا سا لاشہ اصفہر کا دکھائیں

۸۱
 اس ہر کے بانی سے غم کی بجا
 عباس دلاؤ کا ہوا اس میں لاشہ
 اس کا بانی بن پون کہتے راہ
 تھامے سیکتہ بھی لاشہ بنو ہے

۸۲
 یہ تھے تھے جو تھے گانے کے تھار
 اور تو لاشہ آواز کے سیکتہ یاد
 لاشہ سے جلا گیا وہ ہیں بے یاد
 فرمایا کہ اب ہم نہیں آئے کے یاد

اصغر سے زیادہ نہیں پیار شہ دین ہے
 کیا پیار سیکتہ کی مجھے یاد نہیں ہے

اب شوق شہادت کا ہے مقول جفا کو
 تنہائی میں سو نیا تھیں عباس خدرا کو

<p>۵۹۱ دایہ طرف گرنے میں ان کے آقا حلقے کے ہمراہ چلا کر امداد زخمی ہوا تیروں سے وہ غلام سرا آئی تھی صدرا قابولہ کی ہائے شہین</p>	<p>۵۹۲ اس کام کو دیکھیں کہ قدم کون کون نہ چھوڑے جسے زانے کا کاٹنا نہیں جاتا اب تو راجی ترے نکلیں یہ ہے آتا بر حال میں یہ کو کوئی بھی سنا</p>
<p>تیروں کی جو بارش تھی شہ جن دہشہر پر زہرا و عسلے روکتے تھے اپنے جگر پر</p>	<p>گھوڑے سے گرایا ہے شہ عوش نشین کو تو دیکھ تو ہے زلزلہ اسوقت زمین کو</p>
<p>۵۹۳ زخمی تھے یہ بھی حالت خیر نہ دیکھ گرایا نہ ہوا تو کاسب جلال تھا کھریا تھا جلال شرف ہر ایک کا خطبہ شہ سیارہ تھا ہر روز جن حضرت شہ</p>	<p>۵۹۵ گھبراہٹ سے کہ کیا میں میں جو چلا یہ کام ہمارا ہے یہ ہے کام ہمارا بڑا بے بس ہے جو بولنے مارا</p>
<p>ہر زخم سان مصحف ناطق کے بدن پر گویا کہ نشان وقف کا تھا صفحہ تن پر</p>	<p>تو توجہ ہے جگو سپہ شام پہلے شہ یہ فتح کھو گئی میں ترے نام پہلے شہ</p>
<p>۵۹۴ رہا رہی جب بھونٹا اون کے گرایا گرتے ہی زمین پر نہیں کفن آیا قیام کی طرف منہ کو نازی نے پھرایا سب بچنے لگے اسوقت عمر کو رہنا یا</p>	<p>۵۹۶ ہے ہم چلا تپتے سیر وال غولی سے لدا رہے ہیں ہمراہ عین تھا نزدیک حسین آیا جو شہر شہم آرا سینے پہنی بار چڑھا اور وہ اوترا</p>
<p>سے حکم شجاعان عبسہ کو تو بلا کے جو تخریبہ کاروں میں ہوں ہر کاٹ لین جا کے</p>	<p>یاس آ کے جو دیکھا تو اسے ہوش نہیں آئی دستار کہین تیغ کہین شہر کہین ہے</p>

<p>۹۹ تیرا کون سا کون کون کون کون ہوں یا آزاد کے سونے پونچھا تیرا کون سا کون کون کون کون ہوں یا آزاد کے سونے پونچھا</p>	<p>۹۸ تیرا کون سا کون کون کون کون ہوں یا آزاد کے سونے پونچھا تیرا کون سا کون کون کون کون ہوں یا آزاد کے سونے پونچھا</p>
<p>پر چڑھنے دو میرے سینہ پہ راضی ہوں جفا پر شیر نے داد اپنی رکھی روز جزا پر</p>	<p>ہو لا وہ شقی کانپ کے کیا جانے کیا تھا دیکھا ہے وہ مین نے کہ نہ دیکھا نہ سنا تھا</p>
<p>۹۷ تیرا کون سا کون کون کون کون ہوں یا آزاد کے سونے پونچھا تیرا کون سا کون کون کون کون ہوں یا آزاد کے سونے پونچھا</p>	<p>۹۶ تیرا کون سا کون کون کون کون ہوں یا آزاد کے سونے پونچھا تیرا کون سا کون کون کون کون ہوں یا آزاد کے سونے پونچھا</p>
<p>تو کاٹے گا شیر کا سر تیغ جفا سے ڈرتا نہیں ظالم غضب شیر خدا سے</p>	<p>اس دم میں ترا عرش ہلاؤں تو بجا ہے جلا دمرے لال کے سینے پہ چڑھا ہے</p>
<p>۹۵ تیرا کون سا کون کون کون کون ہوں یا آزاد کے سونے پونچھا تیرا کون سا کون کون کون کون ہوں یا آزاد کے سونے پونچھا</p>	<p>۹۴ تیرا کون سا کون کون کون کون ہوں یا آزاد کے سونے پونچھا تیرا کون سا کون کون کون کون ہوں یا آزاد کے سونے پونچھا</p>
<p>جودت کے یہ مہنی ہیں کہ پھر طیش میں آگے شیر کو تو ذبح کر ان سب کو دکھا گے</p>	<p>کیا مثل تو دور دے کے پیاسے کو کرے گا کیا ذبح مرے آگے تو اسے کو کرے گا</p>

<p>۱۰۳ شہزادگان کے صاحبزادے بان اب بھی تو حکم سے بین الاوہین باہر نکلے مرے واسطے تو طبعت پرورد لانا ہوں میں جا کر کبیر کا سر</p>	<p>۱۰۶ خوشنشین کے لئے زونا ہوں میں امت ہی کہنے کو اب تک کی جا کر امت کو دعا دیتا ہوں میں تو تمہیں امت ہی میری ابھوتی اپنے کی جا کر</p>
<p>جس طرح بنے گامین ادسے ذوق کردن گا اتوہ میں کسی سے نہ ڈرا ہوں نہ ڈرون گا</p>	<p>امت ہی نہ سادات کے لئے سے ڈرے گی امت ہی مری لاش کو پامال کرے گی</p>
<p>۱۰۴ پانفازنی کر کے چلا چلے خیر اور غصے سے ایسے کیسے برابر کرتا تھا مگر کبھی کا نہیں بے در نے خوف علی کا ہر خوف خیر</p>	<p>۱۰۷ یہ سنے بھی چھوڑ نہ آیا ہے صلا کھٹکے گا کھٹے خلق نسو والا کھٹکے گا کہیں کی کہیں بسبب اللعاب ہر خون کے قطر سے یہ آواز بھی پیدا</p>
<p>یہ کیکے چڑھا چھاتی پہ شاہ و دجھان کی سوکھے ہوئے حلقوم پہ شمشیر روان کی</p>	<p>سرد در سراہ تو خدا شد چہ بجا شد این بار گران بود او اشد چہ بجا شد</p>
<p>۱۰۵ قابل جو اسدم رخ شیر کر دیا دیکھا کہین خنیش میں بے سید والا بیجا کہے کرتے ہیں نفرین شہ طبا نہیں لے کر ظالم یہ گمان ہو رہے جا</p>	<p>۱۰۸ خاموشی میرا بزمین دل شعل فانی سے دعا ہا ہا کے ہی خنوش بچھاؤ ہدین در کار ہو دنیا کا شعل نہیں ابومرصیر تو مہربان ہو شعل</p>
<p>نفرین مجھے کرتا ہوں نہ شکوہ نہ کلا ہے اسدم بھی وہی خوشنشا امت کی دعا ہے</p>	<p>لذت وہ بے عشق حسین ابن علی میں آسائش دنیا کی نہ خواہش رہے جی میں</p>

<p>۱۱ بیخون سے جب فلک میں مٹھی بھرا نشانِ مرگ بادِ شہر سے کربلا ہوا رخصت طلب کرے جسے باہر دیکھا ہوا خیمین اہل بیچے گشتِ کربلا ہوا</p>	<p>۱۰ دریا کی بہت دیکھنے فرمایا ایک بار عباسؓ کو بھائی کو اپنے کمرے سے منقل کو دیکھ کر کہا باجی تم اچھا کبار کہہ تجھاری لائق میرا یہ بیٹا ہونا</p>
<p>۱۲ ہر اک طرف کو دھوم تھی فریادِ آہ کی تھرا آہی تھی قبر رسالتِ پناہ کی</p>	<p>۹ ہے خاک زندگی سپرلو برآب کو اکبر تم آ کے تمام لو میری رکاب کو</p>
<p>۱۳ کشتہ تھا اہلبیتِ پیر بر آفتاب آہ بودیں بن حسینؑ میں کر چلے تباہ پو و نکو اب شاہکی کفار کی پناہ کیا کیا بلابین آہنگی اندر کی پناہ</p>	<p>۸ زینبؑ پر ہی تھیں تھیں ہونیں کربلا فریادِ حسینؑ کی سناؤ وہ خبر ہے حسینؑ ہی ہوئی دوزخ کی تھیں اگر تو میرے گری پھر چھوڑے</p>
<p>۱۴ او دھٹا ہے آج فاتحہ خوان بھی رسول کا ہوتا ہے گھر تباہ سے علم بتول کا</p>	<p>۷ نہوڑا سے سر کو سید ابراہیم دوتے تھے تربت میں اپنی حیدر گراہ دوتے تھے</p>
<p>۱۵ چھوڑا حرم کو خیمین و زینتِ کربلا نکلے درخام سے با چشمِ اشکبار نوزلے سر سطر اور اودہ تا خالِ نواہ تھیں کیسی بگم نہ کوئی تھا زینتِ مبار</p>	<p>۶ زینبؑ کے سر پہ زینتِ کربلا دان کوڑے فدا کا زینتِ کربلا نکلے کہا اک صبر کو زینتِ کربلا کرباب کو بھٹا ہون کو راستِ کربلا</p>
<p>آیا کوئی رکاب بھی شہر کی نہ تمام ہے لاشوں پہ دو ستر کے نظر کی امام ہے</p>	<p>اس وقت دہیان کس طرف کے با شیر ہے میں ہوں عزیز یا نہیں امت عزیز ہے</p>

<p>۷۸ زینب اس سخن کا ذکر کر دیا جواب دامن قبا کا ہاتھ چھوڑا بھشتاب اونے رکھا سوار جو فرزند نوزاد اس وقت ثبت خاطر نے نقالی کا</p>	<p>۷۷ اور اس کے ذرا بچاؤ نہ تھے عین کی یا سب سے بڑے زمین تقصیر ہو چکی صحت سے نکالے حکم کے ساتھ لیکن قدم ادا تھا زمین کی</p>
<p>۷۹ رونق فرما ہونے شہم بیگس جو زمین پر بیہوش ہو کے گر پڑی زینب زمین پر</p>	<p>۷۶ کیجئے ذرا ملاحظہ چشم پر آگے پٹی ہوئی ہے بالی سیکڑ رکاب سے</p>
<p>۸۰ دو اک قدم چلے تھے نہ سنا کر کیا ناگاہ ذرا بچاؤ نہ دین پھر گیا اس کی جی میں اور بھی صد ہوا سو کچھ اور سن کر پتا اور سے تاپا</p>	<p>۷۵ جھکا جو کئی نگاہ شہ زمین کی کیا کیا پوچھا ہے آہ وہ مولائے نامدار پٹی ہوئی ہے زبان سے کھوڑے پھر بدنی جزا زار وہ مظلوم و فقار</p>
<p>۸۱ ہمیں زگو گیتا شہ عالی وقار نے لیکن قدم بڑھایا نہ اس راہوار نے</p>	<p>۷۴ جاری زبان خشک تو آہ سر وہ ہے اور گیسو دُن پہ اوس کے تپتی کی گرس ہے</p>
<p>۸۲ جان اوس کے سب سے پیارے تپا کہا لے ذرا بچاؤ چل پڑی نظر قضا ہے راہ حق میں آج کھانا کھانے کلا آج کا پتی جان کا ہونق تو نجا</p>	<p>۷۳ ہونے سے اپنے کو روکے گیا آہ کیا ہونے میں سیکڑ کر کے کھینچا گیا لے ذرا بچاؤ چل پڑی نظر قضا آج کا پتی جان کا ہونق تو نجا</p>
<p>۸۳ جاؤ تنگ میں پسادہ کہ جانا ضرور ہے اب قتل گاہ بھی تو نہیں میسری دور ہے</p>	<p>۷۲ کیوں راہ رو کی آن کے مجھ دل والی جاتا ہوں بخشوا نے کو امت پر س کی</p>

<p>۵۱۳ بعض کی سیکینہ نے اپنا بلکہ حضرت اور کو جانے میں رکھوانے اپنا نام لڑی کی لڑی کرے جو پیو ان پر نابت اور نصیب بن پائی نہیں</p>	<p>۵۱۶ قتلے کی کا فاقہ کی نیا کا ذکر کیا کیا کیا تم نہوں کے اور بھی دا مصیبتا پچھو نہ بیان کی گود سے تم جو جو جدا پائی اگر دکھا کے اپنے کوئی بھیا</p>
<p>اب خون دل سے پیاس سیکینہ بھائیگی اور گھر کیان لینوں کی فاقہ میں کھائیگی</p>	<p>تم اس طرف نگاہ نہ خواہش سے کھیو عباس کی قسم تمہیں منہ پھیر لیجو</p>
<p>۵۱۷ بچا پیہم جان کے ہرک شاہیگا پھر کچھ کون میری حایت کو ایگا بچے پر کون پاپ سے بجاو سلا ایگا ابا بطرح کون کے ناز اٹھا ایگا</p>	<p>۵۱۸ کتنے ترس کی اور تیری پاپیں پر اور کوئی چیز جسے منطامو جا بکر پھیلانہ و نیات کو عانتی پر باعث سے وفا طے کہ چھو پونظر</p>
<p>بمھاؤن کیا میں دل کو بتا دیکے مجھے روضہ پہ مصطفیٰ کے بٹھا دیکے مجھے</p>	<p>کہتا ہوں اسلئے کہ نبی کی نورسی ہو نادان ہو غریب ہو اور بھوک پیاسی ہو</p>
<p>۵۱۹ نورشاہ دین نے کہ چھو کر پیر کے چھو اپنا خستہ زین این میں پیر راہیوں کے جانے یہ پونے جو این کہوں چھو پڑے بی بی کو بھگن میں</p>	<p>۵۲۰ نورشاہ سے سیکینہ کا شب کھیو پیر سونا ہمارے سیکینہ کا شب کھیو پیر نقدیہ نے کیا تھیں ناشاد نامراد سو پونہ جاں کر پی کہنے کے پونہ</p>
<p>لو جاؤ گھر پر رہے شہادت کے دھیائیں مرنے کے سات مر نہیں جاتے ہسائیں</p>	<p>نہی سی جان جو قید میں بیتاب ہوئے گی جنت میں اسے سیکینہ مری روح روئے گی</p>

<p>۵۱۲ کیوں آج استحق دلا سائین حسین کہ وہ تھیں نبی کا دلا سائین حسین شرح مخبری کا شفا سائین حسین دریا پین اڑا کا سیا سائین حسین</p>	<p>۵۱۱ یہ تھکے لائے غصہ مستین ایک شاہ کہ تھکے پھر سو اڑا ہو سے شاہ دین شاہ اور وقت وہ الجناح سے بے بہ اکل آہ پہنچانے جلد تر تھکے اب بے تھکے</p>
<p>سویا ہے کون و امین پاک بٹول پر وہ کون ہے چڑھا تھا جو دوش رسول پر</p>	<p>اسے ذوالجناح پس ہی خدمت ہماری ہے اب آخری یہ سبط نبی کی سواری ہے</p>
<p>۵۱۳ لمون تھکے یہ سخن سبط مصطفیٰ بے بسے ہو تم لو اسے محبوب کہہ کر کیا بجائی حسین باب تھا اسے مرقعے پہنچا سب سے تھکے سے حکم کیا</p>	<p>۵۱۴ یہ سنتے ہی ادا ان ہوا سب فاشوار پہنچا جو نہیں حیدر صفا کا یادگار گرو حسین ابھی افواج نا بکار آ کر تھی تھکے اور تن زیادہ بڑا</p>
<p>خواہش ہے لے حسین جو یانی کے جام کی بیوت قبول کیجے اب میر شام کی</p>	<p>کیا بنگھی تھی آہ شہر مشرقین پر چلتے تھے وارہ چار طرف سے حسین پر</p>
<p>۵۱۵ یہ کہہ کر طرف سبزی افواج نمودار نیرنگا کے شہر گور ازابین پہ اس وقت آیا تیرے حسین تیغ کی بجائے بان بجاہ عدا میں شام دین کی</p>	<p>۵۱۶ کیا غنیمت حق تھا سبط پیرو دادا اور وقت بھی تھا دروزبان شکر کبریا کہنا تھا قاتلون سے یہ وہ جنت خدا میں کون ہوں بھگتین پہنچانے ہو کیا</p>
<p>خالق سے التجا تھی یہ ابن بٹول کی یارب تو بخش دیجھو امت رسول کی</p>	<p>ہے جائے رحم شہرہ و مہر مہر حسین سید بے گناہ ہے مظالم سے حسین</p>

<p>۵۲۵ زینب کی جو خبر سے زن کھانے کا دیکھا جھکا ہوا محمد بن وہ شاہ دین پناہ اور سب پرانے بیچ کف نشہ رو سیاہ طاری مرگے سے بیز باغلق آہ</p>	<p>۵۲۳ زینب و طوق پہننے کے بتایا نامدار طاقت نہ تھی جو چلنے کی کرتے تھے ارباب کئی تھی تبت روح علی ہو کے تیسرا گھبراہو نہ طوق رسلا سے زینب</p>
<p>امان کمانی آپ کی جنگلین لٹی ہے پر دین میں حسین سے ہمشیر چھٹی ہے</p>	<p>عابد تمھاری پشت پہ داد کا ہاتھ ہے گھبراہو نہ روح علی ساتھ ساتھ ہے</p>
<p>۵۲۶ لے بار اور اسلحہ سے روایت میں لکھا وہ دیکھ چکے جو تھے صفی شاہ انبیا وان باؤن اپنا شہر نگار نے دہرا کا نا چہری باسے بنی را دیکھا کلا</p>	<p>۵۲۷ سیانیاں علی و عیسیٰ کی پیاریاں تھیں سوزنا ہو میں سب کی پیاریاں ہون نہ راستے زون پہ تھیں پیاریاں جو ہیں جو تھیں نام میں زینب پیاریاں</p>
<p>ادس دم بول روتی تھیں کس شور شین سے بخش کر کہ لپٹی تھیں گاہے حسین سے</p>	<p>ابن مساد یہ نے نہایت غضب کیا دہ بار عام میں انھیں اپنے طلب کیا</p>
<p>۵۲۸ خبر سے خلق سید نبی جب تک ہوا جب سے کہ لسنے کو جلاک کر جفا جب سے نبی کی آگ سے جسے جلا دیا زینب سے جسے جہین کی نکلنے روا</p>	<p>۵۲۹ زینب کی زینب سے کہنے جو نگاہ کچھ لگا کہ کجا پ کے وہ کہہ رہی آہ پایا ہے پیرا شہر خدا شاہ دین پناہ</p>
<p>آیا نہ رسم کچھ بھی کسی بڑھصال کو سرتنگے لائے پلو سے میں احمد کی آل کو</p>	<p>خیر شکن کی بیٹی ہے اور خوف کھاتی ہے اس وقت میں کہہ رہی ہیں کیوں مگر کھاتی ہے</p>

<p>۵۳۱ زینب جو اب دیا سکودہ ملا کیا عرب تیرا اور نصیحت تیری کیا ان کامری جنازہ تو تھا راکھو اور مٹھا اور مجھ پہ جیسے جی عجب جاوڑ پڑا</p>	<p>۵۳۲ زینب سے زینب تمکار نے کہا اب اب لاؤ جلد سب آبل رسول کا آیا تبرکات وہاں زینب ٹاٹا ہوا ایلح حرم کو ملنے لگتے وردا</p>
<p>نامحرموں سے جگو نہ امت بڑھی ہوئی دربار میں ترس ہوں کھلے سر کھڑی ہوئی</p>	<p>زینب یہ یولین جگو تو فکر و دانہ نہیں اب تک کفن عسل کے پسر کو ملا نہیں</p>
<p>۵۳۳ ظہن نصیب سونچ ہو پھر بعین زندان میں گئے حرم بادشاہ دین لوٹا ہوا مکان تھا سایہ زینقا کہین تھکے اس کو لے گئے تھے اطفال زین</p>	<p>۵۳۴ نصیحت ملنے زینب سے ایجاد نامداد راہی ہوسا وطن ہوسا پانچم شکار تھے اہلیت مصطفوی اور نو بیوار تھی جیسی ہر ایک پہرے سے شکار</p>
<p>قیدی تھے وہاں حرم جو پیر کی جان کے زہرا کی روح پھرتی تھی گرد اس مکان کے</p>	<p>کون وہ مکان میں غلام شور و شین تھا ہر ایک کی زبان پہ نام حسین تھا</p>
<p>۵۳۵ اک در آس کچھ پڑا خیال بے جرم قید خانہ میں سبھنے کی آس عاب سے بولا کہ اب پھر وہ بخصال کیا احتیاج تیکو سبھنے خال خال</p>	<p>۵۳۶ اقصیٰ بعد قطع منازل بصدیک ہوئے حرم حسین نزدیک سر بلا لائی نیم خون زینب ان وہاں صبا حال حرم غم شہ دین میں عجب ہوا</p>
<p>عابدیہ بولے کیا سچھے حاجت بتاؤں میں سر سے حسین کا تو مدینہ کو جساؤں میں</p>	<p>زینب جو میں کرنے لگی منہ کو ڈھانپ کے لاش حسین رکھی بسکانپ کانپ کے</p>

<p>۱۲۷ عابد نے الہی سقا اس وقت یہ کہا اچانے سب پاوہ پین عابد کی جا لاش حسین کا بیان خاک پر پڑا ہو سکے سب پاوہ چلے صاحبِ غزا</p>	<p>۱۲۶ تیار ہو چکا جو مزار شہزبان لاش حسین کے لیے جس کا دانا ازان آئے سر کے لیے جس کے بابا اذوقان و دہاتہ پھر دین اور اس پر بیان</p>
<p>لاش حسین پاک سے عابد جو مل گئے لاشے تمام گنج شہیدان میں ہل گئے</p>	<p>عابد نے یہ بیان کیا ساکھ آہ کے یہ ہاتھ میں جناب رسالت پناہ کے</p>
<p>۱۲۸ بہ بل چکا حسین کے لاشے سے نازان پہنے بیچے لئے ہوتے ہمہ کہی جوان ارٹے کیا یہ عابد بیارنے بیان اب جلد کھو دو قبر شاہ و وہ جان</p>	<p>۱۲۷ پھر آئی اور مزار سے عابد کو صبرا جگادیری نیکل کے قربان مصلطہ رکھ کے ہا کے ہاتھ نیو لاش حسین کا لاش نبی کے ہاتھ نیو پناہ نے رکھا</p>
<p>ہے گرد شاہ دین کے تن نازین پر چالیس دن رہے ہین یہ جلتے زمین پر</p>	<p>پھر عرض یہ نبی سے بجان ملوں کی اے نانا جان لو یہ امانت بتوں کی</p>
<p>۱۲۹ تکے پھر مقام دیا قبر کا بنا کھنڈے کی جو قبر شاہ کہلا پہلی زمین جس کے رک لوح برضیا اس لوح پر خانہ قدر کے تھا کھنڈا</p>	<p>۱۲۸ عابد نے قبر میں شہم مظلوم کو رکھا تب اپنی سے قبر کے ایک خانہ لہوٹھا رہے ناز شہزبان کی نعروں کی تھی صبرا پوچھا سبب آنکھوں کو بجا دے کہا</p>
<p>ہے یہ مقام دفن شہ دین پناہ کا ہے یہ مزار سبط رسول الہ کا</p>	<p>حالت تباہ میری بھی اس وقت ہوئی ہے شیر خدا کی روح یہ بابا کو روٹی ہے</p>

<p>۵۳۵ چہ چین فتح قبستان مصطفیٰ آباد تھا اسی کو گوان مصطفیٰ چہ چین مہر خندان مصطفیٰ چہ چین کے چاک گریبان مصطفیٰ</p>	<p>۵۳۴ زینت خیرین میں جی بن نوکر کھیلے تھے یرون کو کے یونین زار حاضرین انبیاء سلف کے جی شیم تر مولانا کے فوج کے کتا دہا پو</p>
<p>سوئی لحد چھوڑون کی اس نورین کی بیٹھے ہوئی میں جھاڑو کی تربت حسین کی</p>	<p>بھگتا رہے ہیں حیدر صفدر بھول کو پر سا ہر ایک دیتا ہے نانا رسول کو</p>
<p>۵۳۶ لاشے سے کچھ چین نہ ہرانے یہ کہا چین کا اپنے باپ سے کچھ کو دھکا دامن بی بی کے ہونے کے یونین کے باج تھوکان کی یونین کے باپ</p>	<p>۵۳۷ فاطمی روح فاطمہ جو تکیہ قرین روز زبان حال سے بولی وہ یونین زہرا کی نازین سے خیر دار کے زین آگے میں زخم کو کو اذیت نو کین</p>
<p>بیدار ہو جو نہ نہ کر شور دشین سے اب سو یو مزار میں ناشر چین سے</p>	<p>آئے جو زلزلہ بھی تو جیش نہ کھائیو دامن میں اپنے چین سے اسکو سلائیو</p>
<p>۵۳۸ زخم آری سے فاطمہ کی خوش ہو گیا غش ہوئے اس کے لہزمین مصطفیٰ ایسے کے حال میں تمیدان کو چین کیا خان کے لئے دیکر بوا اور کو دھکا</p>	<p>۵۳۹ ایسے بڑا رہا ہے جو میر کین تھا سو تابی کے سینہ یہ یہ نازین تھا رنگ قمر تھا لال مراد حسین تھا بفر آسمان وزین بایقین تھا</p>
<p>یارب دعا شباب یہ میری قبول ہو بس کہ بلا کی جسکو زیارت حصول ہو</p>	<p>ہر شیار اس سے رتہ کے کا نشان ہے یہ مصطفیٰ کی روح ہے یہ میری جان ہے</p>

رباعی
کونھی تھی سگینہ قتل بابا بکھن
بھتیاسے صغیر کا بھی لاشا بھیا

اسلام

نذران میں رہی اور طمانچہ کھٹائے
اس میں برس کے سن میں کیا کیا بھیا

رباعی
دشمن کا غلے کی جانی کا ہے
اب تانت نہیں طور بھڑائی کا ہے

حاکم سے کہتی تھی کہ تو جو کر اب
ہبم نزدیکی سے بھائی کا ہے

رباعی
ایسے غم سرور خوش ذات ہوں میں
انہو میں نفاق میں دل لٹ پون

چو بچھت اتھارا وہ میں جاوے نام
کتنے غمے کہ سا راجا دات ہو میں

رباعی
بمناہ نجف اکبر منور تم ہو
در سلم اسی کے ہو کھلم تم ہو

چاندین کتا ہے دیر کے آقا
اگر ہے بند ہو پیر تم ہو

رباعی
غیبوں کی کوئی شے نہ ہو
تبت آخر حجام کو نہ ہو

نوائین سوال جاغی طرک
بہینے لکھ کر سے صدیہ پے

تمام مشد

<p>۵۳</p> <p>جسے صفر شام ہوا وہ صفر میں بہان تھے رخ اہل حرم کو صفر میں سینہ میں خلیق دماغ عزیز تو تھے جاہلین</p>	<p>۵۳</p> <p>یاد آتے ہیں صفر پہلے تک نہیں ہے جھوٹا سا وہ تہہ جاہلین تھا بال جھنڈولے ایسے آگے چلے کہ نہ کھوار میں جھولے چیل تیر کا کھایا پہلے اور پھر چھلے</p>
<p>دربار میں روئے ہوئے بازار سے آئے زمان میں سر پٹھے دربار سے آئے</p>	<p>اب جا کے میں اصغر کو دہان پیار کروں گی اس چھوٹی سی میشت کو کچھ پہ دھروں گی</p>
<p>۵۴</p> <p>کیا شام کے زمانے میں صورتوں کی خبر وہ کھڑ تھا سیاہی میں شب با تم شبیر جہوں ہوئے اوس میں غرض صاحب کعبہ تغیر تھا احوال ہوا اور بھی تغیر</p>	<p>۵۴</p> <p>کہا کہ یہ یوسف تھا کہ کیوں باز نہ آیا سب پیوں نے ملے وہوں تکو بنا یا زہرا کہ یہی ہے نہ کر اب تک نہ بنایا یا بوقت بھی دکھا کا وہوں نہ اور ٹھایا</p>
<p>ہر صبح اسی زون کے لیے صبح غضب تھی ہر شب ہوم شر کے لیے شرم کی شب تھی</p>	<p>دیکھا نہیں یہ حال کسی اور دوطن کا کنگن کی جگہ ہاتھوں میں ہے نیل رسن کا</p>
<p>۵۵</p> <p>ہر آنکھوں میں نہ تھا ابو کا عالم گمراہ کی طرح تھی درد آئے یہ پیغم زینب جہاں سے کہتی تھی اٹھ کے بعد تم کہتی تھی نہ رو کر مجھے کہتا ہوں ارم</p>	<p>۵۵</p> <p>پہلے سے زیادہ تھی نصیبت میں کلمہ جب گمراہی کا تھا تو جان تا تھا سینہ کہتی تھی کہ آئے نہ بیان شاہدینہ تکرار میں آتے ہیں حرم کا مینہ</p>
<p>جاؤنگی میں جاؤنگی کہ صحر کرب و بلا ہے اے صاحبو اصغر مرا جنگل میں پڑا ہے</p>	<p>کس سے کہوں کا زون میں مرے درد بڑا ہے عارض پہ مرے نیل طمانچون کا پڑا ہے</p>

<p>۱۳ ان بیوں کے ہونے کا زور پیدا شاید کیجئے قابل گرفتہ چھٹا بازو نے کہا یہ زور اوصیان ہی کا نہی کے فقیر کو اور ہون کے جھلا گیا</p>	<p>۱۶ دو کھنے لگی آہ مطلق نہیں میرا تھپتھپ کا چھو حال سنا ہونے کو بتلا رو کر گیا بازو نے سنا کیا کہ ہے دیکھا جب سے ہرین تکی لائے تھے اعدا</p>
<p>۱۴ وہ بات کرن کیا جو ہون ہاتھ کے قابل ہم ہاتھ کے قابل نہ ملاقات کے قابل</p>	<p>۱۷ اک گچ شہیدان ہین رستے میں ملا تھا اوس روز حسین ابن علی قتل ہوا تھا</p>
<p>۱۵ کمانڈر نے یہ عرض مطلق ہے ہارا فرمانے کیا ہے یہ نہیں تھا غیر کا چھب حال کو ہے خدارا نہی ہون نہیں ہے مجھ کا پیدارا</p>	<p>۱۸ لاش بھی جہنم اور کا نظر آیا تھا ہم بلکہ اسے روٹے تھے غلام پہننے ہی اس کی کہ جا بندہ زین پر رو کیا ہے لیکر چھوڑا رخصدار</p>
<p>۱۹ کس جا کا ارادہ مرے مولا نے کیا ہے کیا حضرت زینب کو بھی ہمراہ لیا ہے</p>	<p>۱۹ افسوس کہ بن بھائی کی زینب ہوئی افسوس اور فاطمہ کے نام و نشان اب ہوئی افسوس</p>
<p>۲۰ ان کو زینب زین بانڈا ہی گویا گھر میں جو دین میں ہوئی پیدا زینب میں کسی سال سے تھی دیکھا چھوڑے تھے زینب کو بھی مچھلے گدرا</p>	<p>۲۰ پھر باوت اور وی کی بندہ زینب بنی بھین تھے میں مال زینب اب یہ کہو زینب کو کہ صبر کی تقدیر بازو نے کہا دین کہ کتاب دن تیرا</p>
<p>۲۱ کچھ اور نہ تم جانو میں خاک نشین ہوں میں ہوں عجبی آل پیر سے نہیں ہوں</p>	<p>۲۱ بیٹا ب جو اس ضبط سے ہونے لگی بانو فضتہ کی طرف دیکھ کے روٹے لگی بانو</p>

<p>۱۹ دھیان آیتا ہے کہ میں مجبور ہوں کہ وہ ہند سے کئے گئے ہیں معلوم ہوا ہے معلوم ہوا ہے معلوم</p>	<p>۲۰ ہرے پہ ہے اک دید بہ کو خاک نشین ہو کیونکہ کون تم فاطمہ کی کوئی نہیں ہو</p>
<p>۲۱ دل ہند کا زینب کی صدا ہے وہ کلیر ہے کہ اسل وار سے آواز ہے آواز</p>	<p>۲۲ یہ کسی صدا ہے مجھے تشویش بڑی ہے آگے کہیں کاؤن میں یہ آواز بڑی ہے</p>
<p>۲۳ پڑھتی تھی جبکہ سب بجا و خالی کہ وہ فاطمہ ہر اس کی کہانی کہیں کہیں سے عزت تھی ہائے کہانی</p>	<p>۲۴ ہٹ جاؤ میں تنہائی میں کچھ آئے کوئی اگبر میں بجاؤنگی میں جہل میں نہ ہونگی</p>
<p>۲۵ زینب کی بہو بیٹیاں سب خاک نشین ہیں وراثت نہیں فرزند نہیں بھائی نہیں ہیں</p>	<p>۲۶ کیا ہا ہا ہے مجھے زینب کا نام کہ وہ فاطمہ ہے وہ معلوم ہے کہ اسل وار سے آواز ہے آواز</p>

<p>۲۵ زینب زینب کی گری بندھاوار اور بی ردا اور اڑھانے زلی کی یاد زینب نے کہا ہند ٹھہر جائے غفار کر آئی ہون قلیبر کے لاشے کچھ اقرار</p>	<p>۲۳ زینب زینب کی گری بندھاوار زینب کی گری بندھاوار کوئی بھی نہیں آتا اور وہاں کچھ بچہ بر کرنا بھی ناپسی نہیں ہوتی اور</p>
<p>۲۶ تقدیر ہی جانی کے لاشے جو لانی کتنی تھی مٹی ہوئی اور کسے جانی ناگاہ ہوئی لاشے سے تیز جانی عجز سے لاشے نے یہ آواز سانی</p>	<p>۲۴ ایک ٹھنڈی سی تپ تپ لاشے بھری فرمایا میں کیا حال آئیے کون آگاہ تو مان کو ہوسیا ہی تو مبارک کرے اللہ غم دکھ میں آئیں کیا چاہیے کچھ تو چاہ</p>
<p>۲۷ زینب ہمیں محتاج کفن چھوڑ چلین تم لاشہ مرا جنگل میں بہن چھوڑ چلین تم</p>	<p>۲۵ تم خلعت زہر پہنو کہ آرام سے تم کو کہرتا جو پھٹا ہے مرا کیا کام سے تم کو</p>
<p>۲۸ میں نے کہا گھٹیا ہے کچھ نہیں جانی ہوتا جوڑن ہوا سے بالوت اٹھانی جاوے جو نہ جھپٹی کون نہیں جانی پر اب بھی یہ وعدہ ہون ہے جانی</p>	<p>۲۶ دل بند کی پی کا آئندہ آیا نہ سکے اور بارہکے ہاتھ کو کیا نہ سکے پرتاک بھاؤں زنی دعوت کون اور وہ بولی ہی گھٹے ہوا سے لے لے لے</p>
<p>لاش آپکی عریان ہے، ذرا دعا کی جفا سے زینب بھی سر اپنا نہیں ڈھانپے گی رو سے</p>	<p>زندہ ان میں رہنے دو ہمیں یاد پیر میں کیا جاؤں پھٹے کرتے سے بھینا ترے گھر میں</p>

<p>۱۲۱ سکیٹہ کا اچھا تھا یہ قرینہ دیوار پر آیا جو سر شاہ دین اور وی یہ صلیب تیار آسروید لے میری اسیر لہری نظام سکیٹہ</p>	<p>۱۲۱ چھانچھ کر کے سید انیس کے پاس بیٹ کر لے چکی کی اور بی بی بیدیں ان کتنی تھی انہوں نے بی بی عین کے پاس تھا میری سکیٹہ کا نہایت ہی زین</p>
<p>۱۲۲ مان بہنوں سے تم مل لو کہ رحلت ہی تمہاری زہرا کے یہاں خلدین دعویٰ ہے تمہاری</p>	<p>۱۲۲ وہ ہوتے تو تابوت بھی سامان سے اٹھتا مردہ مری پیاری کا بڑی شان سے اٹھتا</p>
<p>۱۲۳ ہر کسے تو فاطمہ شکر کا وہاں سے زندان میں ہوا سکیٹہ سے شان سے کتنی تھی کیا ہو گئے با اب جان نہ تھے جگہ کی پھر اپنی زبان</p>	<p>۱۲۳ افسوس سکیٹہ کو کیا دن بصد غم کیا تم لٹنے لٹنے زندان کو چھو جس کا غم نام ہوا اس افسوس سے جا کر دم کھا ہے براف کا دیا کراہی دم</p>
<p>۱۲۴ کیوں رد تھی ہو یا با تر سے قربان سکیٹہ اس شب کو یہاں اور ہے یہاں سکیٹہ</p>	<p>۱۲۴ اسباب بھی منگوا دیا ب آل بیٹی کا اک سر نہ دیا اسے حسین ابن علی کا</p>
<p>۱۲۵ زندان کے گھر لے گئی بہت سیکر اس وقتے میں طالت جو ہوا جزو نورا بچو دیا جا کے سسر سے سبب یا صبر نہ کی تو سکیٹہ کو دیکر</p>	<p>۱۲۵ راہی اس سے تاجد مع اہل حرم آہ کتنے بین بی بیوں کے بے ہوشی کا گاہ دورا تین سزاہ ماہان انہوں نے گاہ بلا بی بیوں کے حرم سکیٹہ کا گاہ</p>
<p>۱۲۶ صدمہ ہوا پھر اور سکیٹہ کے جگر پر قربان ہوئی ہے پر رکھے پر پر</p>	<p>۱۲۶ فرمائیے منظور نظر آپ کو کیا ہے اس سمت دیکھو اور ہر کر بے بلا ہے</p>

<p>۱۱ ہر شے کا منتزعیہ بیان کر لیا عالم کا یہ دو پہلوئے زمین کر لیا صفحہ زمین پہ ہے فرمان کر لیا ہر جگہ کا ہر سجاوہ کر لیا</p>	<p>۱۲ ہر شے کا منتزعیہ بیان کر لیا عالم کا یہ دو پہلوئے زمین کر لیا صفحہ زمین پہ ہے فرمان کر لیا ہر جگہ کا ہر سجاوہ کر لیا</p>
<p>۱۲ جسکی زمین ہے عرض یہ وہ آسمان ہے اسکی کین کے زیر نگین ہر مکان ہے</p>	<p>مضمون خاکساری حیدر کے چھن گئے ذکر خدا کی واسطے تسبیح بن گئے ۷</p>
<p>۱۲ سب سے پہلے شہنشاہ کا ایک ہے صحت کو دروہ اور دو خاک ایک ہے اور آت تاب ببقا خاک ایک ہے اور زمین سے قبل از خدا خاک ایک ہے</p>	<p>۱۲ دنیا اور حب صرہ دنیا روم ہے دنیا اور حب صرہ خاک اہم ہے دنیا اور حب صرہ خاک اہم ہے دنیا اور حب صرہ خاک اہم ہے</p>
<p>۱۲ اس خاک پر خدا کو یہ سجدہ پسند مثل اذان من از کا تب بدستند</p>	<p>۱۲ سب کو خزانے دولت ایساں کے مل گئے بے رنج صرے گنج شہیدان کے مل گئے</p>
<p>۱۲ گلاب و خاک ایک خدوان کی واسطے غارہ و غازیان خوش بیان کی واسطے آریہ و عیسے و تقان کی واسطے جردن جی پور و ایشان کی واسطے</p>	<p>۱۲ حق نے زمین کو پیکر کیا پیدائشی ہزار برس پیش کر گیا باہی زمین کو پیکر کیا کھاسے غر و کبک پیکر کیا</p>
<p>۱۲ کل آبرو سے زراہ شاہ زمن ہے یہ سنے کے بعد شیون کو چھڑکھن ہے یہ</p>	<p>۱۲ یکتا ہوں کائنات میں اور بے عدیل ہوں یعنی زمین خاندان رب جلیل ہوں</p>

<p>۸۷ پوچھا خطاب حق کچھ حق کا نہیں بل سے زین بین سخن مستبر نہیں کیا کہلا کے دیو کی بجائے نہیں کہ ذرا اس کے سامنے تیرا نہیں</p>	<p>۸۸ لازم نہیں تقابلہ کر بلا نہیں واجب ہے خدمت بس مصلحت نہیں بارگزر خیال جو ایسا ہو نہیں ہم خاطر حسین دیکھنے نہیں</p>
--	--

<p>۸۹ یکتا وہ بارگاہ ملائک پناہ ہے آرام جان فاطمہ کی خواجگاہ ہے</p>	<p>۸۹ گر کی برابری مرے قدیم کے شہت دوزخ میں سرنگون تجھے ڈالنے کرتے</p>
---	--

<p>۹۰ شاہ خف کا لال ہو خف یہ ہے اسی در شاہ دار کی گردانہ یہ ہے بی بی کا میر سولی کا خلق ہے تیرا حرف مریم کا حرف ہے</p>	<p>۹۰ صحت ہوئی کہ تیرے خاک تھا یہ ہے کسی زین بیا زمر کہ بیا یہ ہے مہو ہو کر زین پر نہیں</p>
--	--

<p>۹۱ دان روشنی بنی کے ستارہ کی ہوئے گی تربت اب تو اب کے پیاروں کی ہوئیگی</p>	<p>۹۱ زندہ ہیں شاد رحمت پروردگار سے مرد و نکو بھی پناہ ملی ہے فشار سے</p>
---	---

<p>۹۲ تو زریا ہے کہ بے پناہی ہو پناہ وہ اتنی سوسن سوسن جلاہ کر تو اتنی آبرو سے ہے اسد رجا بہرہ ور دریا کا پانی سوتی کے تارے تین تھلا</p>	<p>۹۲ روشن چیل چراغ کی دین ہے شمع طور غلین و تارے ہیں دین زاہر حضور شبنم کا ہم دیکھتے ہیں سب خدا کا نور پانی کا تیرا ہے دین زاہر و شہوار</p>
--	--

<p>۹۳ لاکھوں بھرن جو حلقہ سوزن تو غم نہ ہو دریا کا ہر وہ خط کہ قطرہ بھی کم نہ ہو</p>	<p>۹۳ کر سنی نشین فلک پہ جو عیسیٰ پاک ہیں اک وہ بھی کر بلا سے ملی کی خاک ہیں</p>
--	--

<p>۱۳ گنگ کر بلا میں کر کے میں وہ کہاں زور سے آج اب شور سے آگاہہ جہاں یان ابور سے ذائقہ سے بجز زبان</p>	<p>۱۶ نورا کی ایک جوان ہوا تے میں آشکار بلا کہ اسے حسین کے جہاں تر سے فشار آگے نہ بڑھو ویلے خبر دار ہو اختیار اس دم تر گزار نہ تو کا سر گزار</p>
<p>دان اقیانگھروں سے اگر حج کو جاتے ہیں یان انبیاطوان کو جنت سے آتے ہیں</p>	<p>تو بھی ترا ارادہ بھی پھو پختہ اسٹاک مشکل ہے آنا قبشر کر بلا ملک</p>
<p>۱۷ کھٹے میں اب کی جیم خانہ یعنی شہید کرتے تھے زوار در کویلیہ ماہر کا ایک محب تھا ابو حمزہ سعید سلمان اسب میں حبیب بن حید</p>	<p>۱۸ بیخون فوج میں مارا جو کبیا پیل ہوئی اسید پھر آیا یہ تغیر پھر نیکل صبح میں کھینچا ستمے گزار بارہ کر بلا دی موزہ گزار</p>
<p>خود رفتہ بہر خاک شفا وہ جوان ہوا کونے سے کر بلا کو بہشتی روان ہوا</p>	<p>نعرہ کیا کہ اب بھی نہ قصد طواف کر زوار حسین کے لیے پھر جامعات کر</p>
<p>۱۹ ان کے ایک شے میں پھر سکینام بیان کے لیے سینہ میں داغ عم امام گذری جو نصف شب باخواب نام راہی بوغرا کو کرتا ہوا سلام</p>	<p>۲۰ راجو کی پون آشوش ہو کہ جو روچکا تو از آرزو میں شاہ کے مسطونہ ناقص کے اشک کا کافر اور بوچکا منہ پر بیان کی کوڑی نور جوچکا</p>
<p>پھو پختہ قریب قبر تو مسزور رہ گیا پاس ادبے بخت رسا دور رہ گیا</p>	<p>ہوتا ہے مجھ پر جبر میں بے اختیار ہوں روکا ہے قاعدہ سے مگر شمسار ہوں</p>

<p>۱۹ زار کے بار آ رہا ہے تیرا کر م کرین اسرار کھولین آپ نہ اصرار ہم کرین کہتے نہ کیوں زیارت شاہِ ام کرین دوسرے کہیں صبح کو شامی تم کرین</p>	<p>۱۸ قلمی جی کہو جب کہ شہزادہ زار میں شرفی سب تقرب پروردگار میں کہنے میں ہر سونے میں شہزادہ میں تاملے سے قدیوں کے کلمت پیرا میں</p>
<p>تو نہ ڈرہ سہ شہیر ہو گیا گر ہو گیا ادب سالا تو اندھیر ہو گیا</p>	<p>وہ تو نہ ڈرے تو نہ پھر دل کو کل پڑے آہوں کے ساتھ مٹھ سے کلپہ نکل پڑے</p>
<p>۲۰ کہنے سے محض تیرا تین تین مفرد ہم میں کیا تو عیال لے تین بان و نونوں نے عزت منہ اوچھا میں حسرت کی رو سے صد اٹھانے میں</p>	<p>۱۷ تیری کے ساتھ قدی عالی خاں میں شرفی کہو جب کہ شہزادہ میں تیرا لڑائی میں شہزادہ میں ہم جین کے کلمت پیرا میں</p>
<p>زار اہرت بول کے پیار کو پیار سے ہیں پھر آپ کون روکنے والے ہمارے ہیں</p>	<p>سب کی صدی بلند جو ماتم میں ہوتی ہے زہرا کی روح حلقہ ماتم میں روتی ہے</p>
<p>۲۱ اوس کے محافظہ ہو میر کے کلام سے ہوئی تیرے حسین کے جان میں شام سے روتے ہیں اور پتے ہیں تو بارام سے نصرت مکیا ہے نہ درد و سلام</p>	<p>۱۶ ہوسے بطبع صبح کا کرتے ہیں انتظار جالین وہ آسمان پہ تو آسمان ہزار زار کے پوچھا کون ہو تیرے سکون ہزار لڑا دیکھا کے تیرے نصرت کا ہون آوار</p>
<p>پیشہ جلیل وہ عالی صفات ہے جتنے میں اُسکے آج زیارت کی راستے</p>	<p>زار بھی اور مجاور شاہِ ام بھی ہیں بسطہ نبی کے خادموں میں ایک ہم بھی ہیں</p>

<p>۲۵ ہر کے ساتھ تھے کہ مختصر بیان آئے ہیں ان میں پہلے کہے آسمان ہیں چکھتا تھا خاک میں زہر کا نشان جسے سر پہ لیا تھا کین سیکان بیان</p>	<p>۲۶ بار و قرار و صبر کا ابل اور پھرا کھوڑتے تھے قدم سے اپنے زمین عرش کا قار جسے سر پہ لیا تھا کین سیکان بیان</p>
<p>۲۷ جو لان ہند تھے بدن یا شس یا شس زینت نے بال کھولے تھے بھائی کی لاش پر</p>	<p>جسکی لحد کے گرد تمام انبیا پھر میں نیرہ پہ اسکے سر کو لئے اشقیاء پھر میں</p>
<p>۲۸ دو کا حق نے سونپے ہیں ان کے زمین آقا کا سوک ضیعت زار شاہ دین زار کے سے غلام کو غلام دین نبین گام بڑھوا میں کہتا ہے افرین</p>	<p>۲۹ سز کی میں گزشت کہوں با بیان آئی رشتے کی واردات ناؤں دن کن آئی قدرت کی دھول لائیں جسے کفن آئی جانی کی موت اور سیر ہی بن آئی</p>
<p>۳۰ دامن تو اب گریہ کی دولت سے پھرتے ہیں اور زاروں کے قافلے کو نذر کرتے ہیں</p>	<p>شہروں کھینچا کھینچا پھر اکتیہ امام کا کوئے لکھ داخلمین لکھوں یا کہ شام کا</p>
<p>۳۱ شہینے کا وقت یہ وہ صیبت جلی جلی کے گرد پھرتے ان کے انبیا نیرہ پہ لیا ہے سر کی زیارت ہو چکا تنگ جفا کا تین اسی سر پہ اشقیاء</p>	<p>۳۲ یارب عطا نگاہ کو عرفان کا نور کہ نظر آدہ چراغ تجلی طور کہ بردہ امام عصر کی دوری کا دور کہ صبح ظہور مسدوی دین کا طور کہ</p>
<p>۳۳ سر تاج عرش تہر کا جسکی غبار ہو پامال رہا ہوا دن سے وہ شہسوار ہو</p>	<p>۳۴ اعدا سے انتقام مجاہد خاص لین خون حسین ابن علی کا قصاص لین</p>

<p>۳۱۷ لڑائیوں میں ایک ایک جگہ آئی تھیں کوڑھی تھیں اور کھڑے اور کھڑے تھیں دلین خیال ہی بسبب کا لائی تھیں لڑائیوں میں ہی یہ باہر آئی تھیں</p>	<p>۳۱۷ کا اعداد نے اپنے پیروں ہی بہرا لاشوں سے قتل ہو رہی ہے جی بہرا غنہ کا بھی شان پر اس رہی بہرا خالی کیا علی کا جہر آگہ رہی بہرا</p>
<p>غیر دستے بس میں کیسے ذلیل و خیر ہیں ہم تم اسیر جیسے ہیں یہ بھی اسیر ہیں</p>	<p>۳۱۸ بازار و عین حرم کو کھلے سر لے پھرے شہر و عین اہل بیت کو در لے پھرے</p>
<p>۳۱۹ کوئی تھی کوئی میری تو ایسی جفا نہیں باکب جی بے قصور تھیں مارتا نہیں انہی کو ظلم تھے میں اور بے خطا نہیں جہر میں سیرا کو بے قصور تھے نہیں</p>	<p>۳۲۰ تا سورد کون کر شان تا زیادتی باہن وہ چھوٹی ہر شان در زیادتی وہ آجے قدم سے وہ کاٹنے زیادتی وہ غلام نہ تھے وہ تم قید خانہ سے</p>
<p>فقون سے موٹھا اور گیا ہے ہر غریب کا بارانہ کس طرح سے ہو لکھا نصیب کا</p>	<p>۳۲۱ جس کو ذہ کے امیر جناب امیر تھے ہے ہے اسی میں آل پیر اس تھے</p>
<p>۳۲۲ دیکھن چھپکے جاہن کی پتلی ہیں زبیر اہل حق کے ہیں اقبابین چہر میں تو کس کے ہیں بلا کے حصارین آف کرنے کی مجال میں اضطرابین</p>	<p>۳۲۳ فانی تین بہ زینت کی ہیں سیر غم کونہ کے تھید خانہ میں جتک ہے غم اثرات را دیوں نے نہ کھا دیوں قدم چھوٹیوں نہ پوچھا کھا دیوں قدم</p>
<p>پیادوں کے داغ تازے ہیں کیا دلگوں پر ہے سب غضب کی قید میں پہلے پہل پر</p>	<p>۳۲۴ آریا نہ کوئی پڑے کو بھی بھائی جان کے گویا گناہگار تھے سائے جہان کے</p>

۳۵
 زمان میں تصویرت اور شان میں
 مجھ سے زیادہ ہوم سے مراد نہ کہ پیر
 نہیں اس عورت سے اسے اٹھا پیر
 نازان ہون صیغے لڑکے بلندی پر

۳۵
 ایسا ہی اول شخص کے کلید غور
 بعض سخن پیر کرک اور کلمہ ضرور
 کیوں کہ وہیں بیان کر دین بیوں کہ خطو
 لڑکے کہیں لڑکے ہوں میں غیور

۳۶
 یہ وہ وہ گونے خطبے میں کھولا زبان کو
 گویا کیا بلن دیزیدی نشان کو

۳۶
 پیٹو یہ دھیان کر کے مگر اس بیان پر
 وہ کیا سخن تھے جو نہیں آتے زبان پر

۳۷
 خضار کے خضو یہ اپنے بیان کیا
 فکر اور خدا کا جسے حق کو بیان کیا
 یعنی عیسیٰ کا چاند زمین نہان کیا
 ابن سعاد یہ کو ایسے لڑکے کیا

۳۷
 جب طعنہ زنہ آن بجایا تھا
 دان اک محبت خاطر ابن غضیف تھا
 علی بن ابی طالب کا اسم زلف تھا
 بہت میں نوجوان تھیں بن غضیف تھا

۳۸
 دعویٰ کیا تھا مثل پیسہ عروج کا
 کیا ہی مزا حسین نے پایا خروج کا

۳۸
 شتاق سپر خلد تھا چشم امیر
 برین کفن تھا نور کا موئے سفید

۳۹
 اس فتح سے عرب میں ہوا کئی
 زائل شدہ بچپن ایک ہو کئی
 ان کے عورت شہ لڑکے بن جائے کئی
 دولت اور اب کی بن جائے کئی

۳۹
 خیر جو اس کی آنکھ میں تھے چشم کبریا
 مثل ایک یہ ادنا کلمہ بیان تھا کبریا
 اک آنکھ کو جب میں تبار علی کیا
 جسے میں ایک آنکھ کو صفین میں دیا

۴۰
 مکہ میں اور مدینہ میں بجلی گرائی ہے
 تلوار بوسہ گاہ نبی پر پھرائی ہے

۴۰
 آنکھوں کو کھوکھ کے عین سعادت حصول کی
 خود پتلیان یہ بن گئیں چشم رسول کی

۵۲۶
 روشن زادان چشم کا سلا ہو گیا
 اچھا ہوا کہ دور یہ آرزو ہو گیا
 آنکھوں کا نور کہو کے نمودار ہو گیا
 وہ نور نذر سر کر رہا ہو گیا

روشن کیا ہوا غور و فائدہ نگاہ میں
 نور نظر نثار کیا حقلی راہ میں

۵۲۷
 آنکھوں کا آنکھوں اور عین تر عطا
 اپنے بیکھا کرنے میں نیت کہ لے لدا
 ہر شے کے بھی باغ سے ہر گاہ خوش نما
 حیرت میں جو عین میں انقص جان کر گیا

خیر شکن کے شیون میں یہ صفت شکن ہو سے
 خود شے خیر سو چشم کے آلو ہرن ہوسے

۵۲۸
 چمک کر عین میں عین عین
 اور عین عین عین عین عین
 کوئی چو آکاہ اسکا صلہ ہی عجب لا
 عین عین عین عین عین عین عین

گویا وہ ہے جو عارف اسرار عین ہے
 جس آنکھ میں نہ ہو یہ ہر عین عین ہے

۵۲۹
 یہ ہر فوٹن راہی خضر گرو شکر
 چلائے اور کو اسکا عین عین عین
 بس بس اسے ہی اسے ظالم لکے شکر
 سر ڈاب نو ہے تیرا لہو اور زار میر

جن پر وہ پڑھکے لاک پاؤں پڑتے ہیں
 یہ انکے حق میں نکھت سے تیرے چول جھڑتے ہیں

۵۳۰
 گل حیرت خیم تر ناستال کا
 باخاؤں فلک کے تکانوہ جلال کا
 نہ ہو سے ان سفید چوونے کے کمال کا
 جہان کے ہی بلال کا چہر ہی بلال کا

مردم عبت ہیں آنکھوں کے یاں اشتیاق میں
 ہوتے نہیں چراغ نہر لکے طاق میں

۵۳۱
 آئے ہیں شانی شانی حقلی کتاب
 میرا ادبی شانی شانی خطبہ یہ کام
 برپا ہے لہر عین صدا قرآن نام
 تو فکر کر رہا ہے طاقتور کا نام

بے مثل تکیوں میں مجھیں کبریا کے
 جھلن میں تو اور نہیں سر مہر برآ کے

<p>۱۴۵ لے تو ہی کہتے ہیں کون ہے ہر جہان میں اس شہ پیر کا کون ہے حیدری اور کون وہ حیدر کا کون ہے دارالتجلی سے خطبہ و ممبر کا کون ہے</p>	<p>۱۴۶ آنکھیں لاکے مانا لے از نادیدہ کیا شے گلے میں ڈالے باہر کون نہیں یا سب سے یہ پیار دیکھ کے سر جھکا لیا ہر کون خطبہ ادا لے ہوئے ہر دنیا</p>
--	---

<p>تو چون لے مارا تیر و شان سے حسین کو زخمی کیا ہے تو نے زبان سے حسین کو</p>	<p>صد مہ ہے اسکے صدر سے عین اسکے عین سے یار حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے</p>
---	---

<p>۱۴۷ عظیم کہتے تھے پیر زمان جو حضرت حسین اے سائے عیان طو کر گئی کہ سدر جبیبہ ناگمان مہر کا اور وعظ کا پیر زمان</p>	<p>۱۴۸ آنو تاد و عظیم کیا پیر ہی تو ہے کیا پیر حق آل عباس ہی تو ہے بن کر جس وقت عباس ہی تو ہے صوفی سلاۃ سے جو سوا کسی اور ہے</p>
--	--

<p>مانا اِدھر وہ مانا کا پسا اِدھر گرا خورشید اس طرف کو تارا اِدھر گرا</p>	<p>قران کیا ہے مع علی و رسول ہے ایمان کیا ہے الفت آل رسول ہے</p>
---	---

<p>۱۴۹ جیلا کے ہاتھ دوئے شہنشاہ سلیم کہیں پیر کی کنیاں سر کئے حسین زانو بھی دبا لے کبھی چہرہ کی حسین پوچھتے ہیں صدیوں تو پیر کی حسین</p>	<p>۱۵۰ رتبہ سے تو اسے پیر گرا تا ہے کیوں جھپٹا پیر ایمان میں داد گرا تا ہے جلی کلام سخت سے دل پر گرا تا ہے قران کو رطل سے پوچھ گرا تا ہے</p>
--	--

<p>آنکھیں نہ ڈبڑا با و عین دلچ ہوئے ہیں لوہنس و دواہ شیر کین کر کے روئے ہیں</p>	<p>تج کو عوض خدا سے ملے اس کلام کا مطلق نہیں ہے پاس رسول اتام کا</p>
--	---

<p>۷۷ آئی جو تیغ اٹھتین باز دوقی ہوا قہقہے سے لاک تیغ پہ قابض جری ہوا توتوں جہاد میں جو کھڑا رہ وی ہوا دل بڑھ گیا یہ پیش لائے علی ہوا</p>	<p>۷۸ مانا کوئی واسطہ اگر بڑھی پاہ نذر کھلے نہ خدیج ایک بولی وہ رنگ حیدر کی خاستی تین ایشی کی شاہ ننت پہ پوری ایک تیغی کی نگاہ</p>
<p>سینہ تنہا آپشت خمیدہ بھی تن گئی قدرت خدا کی تھی کہ کمان تیر میں گئی</p>	<p>کس کو بلا کون بہر مدو آہ کیا کردن اللہ کیا کردن سسر اللہ کیس کردن</p>
<p>۷۹ تیغ تیغ غلاف کیا کج کلجی تیغ تیغ کج کلجی سے کج کلجی تیغ تیغ کج کلجی سے کج کلجی تیغ تیغ کج کلجی سے کج کلجی</p>	<p>۸۰ آفت اپنی ٹیغی کی اروادہ تکرار ارا کہ صبر سے کھینچو دکانست ایسا بنا ہے موت کا آخر موتی حیات تیر لفسا کے اٹھتین شاہوں تیرا</p>
<p>یہ سر پہ تیغ مدنگہ اس گھڑی ہوئی زند دنگے سر پہ آکے قیامت گھڑی ہوئی</p>	<p>مضطر نہ ہو کہ لطف خدا ہر بشر پہ ہے اٹھتا ہے پیر اسایہ تو اللہ سر پہ ہے</p>
<p>۸۱ قلعین خدا کا دنگو دنگو چو ہر سے گنجی ہر من تیغ کج کلجی ہا چھپ کے یعنی کرین جگ کج کلجی سائے سائے میں لیا کج کلجی</p>	<p>۸۲ کیا اپنے شاخ از کی کو خیرین جو قلعین کا سینہ کو اور خیرین تم گھڑتین او تو زاد کی ہے کہ گھڑتین کب از باری نیچو دود و خیرین</p>
<p>کی آفتابے بھی نہ جو ہرے چار آکھ دان ایک آکھ دیکھنے میں یان ہزار آکھ</p>	<p>لو اب قریب شکر ابن زیاد ہے تلوار جسد لاؤ کہ وقت جہاد ہے</p>

<p>۱۷۷ عمارتیں اتنی تھیں کہ گدہ راست گاہ پتوں کی نگاہ تھی دل خواہ کج نیرادوں کی کینہ خواہ تھی سیدھی آس کے یہ بات کر لیں گی نگاہ تھی</p>	<p>۱۷۷ بڑھ بڑھ کے تو خیم تانی تھی بار بار لڑی تیار تیار جا جات ہو تیار اب وہاں طرف میں ہیں اب یہاں اب آئے آئے اور یہیں تھی تیار</p>
<p>۱۷۸ غل تھا کہ تیغ اُن کے لئے شمع راہ ہے روشن بغیر آنکھوں کے بد نگاہ ہے</p>	<p>۱۷۸ کور آنکو کنا دوار ہے عارف کی شان سے نورنگہ تو بول رہا ہے زبان سے</p>
<p>۱۷۹ خیم چمن نشانی ہو تھی یہ نام یون صنف کے حکم پر لایا ہے نام صنف نصف ہوئی کہ یہ ہے نام نیران میں کجی برالف کے یہ تعلق نام</p>	<p>۱۷۹ لاشوں کے گھر اور دونوں دنوں بعد ابھرا فریج کسٹم کا تو نہیں ہر اک پر ابھرا چولا اٹھلا محتاج کا بھیل دہر ابھرا یون تانی آئے تھا جین زخموں کا ابھرا</p>
<p>۱۸۰ پیمان نہیں الف کے یہ رمز آشکار ہے آئینہ فتح کا یہ دم کارزار ہے</p>	<p>۱۸۰ تھا زخم سے جو زخم کا دامن ملا ہوا تن پر تھا ایک باغ جراحات کہلا ہوا</p>
<p>۱۸۱ کسے اس صام کے کیا بچتیں جان بطن سے سایہ کو مال و تارے وان بچھکا ڈالے تو کائے بیان کئے دیکھتے ہی جاتے اُدھا دھندلے</p>	<p>۱۸۱ اس کی ایک بار تیغ کے جگر خراش تن کے سبز زین کے کسے بے شمار بڑھ بڑھ کے اس کے ہونے سے جوار میں گرائی تھی یہ جا چار</p>
<p>۱۸۲ عارض کا سب تیغ سے بد زیب ہو گیا سب اس الف کے وصل سے آسب ہو گیا</p>	<p>۱۸۲ تن ناریوں کے خونین شرابو رہو گئے پیاس اسکے ضربے شہ زور ہو گئے</p>

<p>۵۹۱ ابن ابی حبیہ واصلہ الفت حشین مشکل بن کام ایبیر کا زین جب کیوں ہو اعلیٰ کو اب بھی زین جایگا در زعمو سے ایگا دکو عین</p>	<p>۵۹۲ حافظ بن علی بی بی سے دبیر بھرا کیکن شاہ کبیر کو زین کے سر بھرا موجود دون بن تیج کے خلق بھرا سجا کر نہ کاٹو نیلے بر بھرا</p>
<p>۵۹۲ بڑھ بڑھکے میرے سامنے اب بولتے نہیں مشکین تمہاری شاہ نجف کھولتے نہیں</p>	<p>۵۹۲ کیا کیا نہ رنج آل پیر اٹھا جسکے کوڑھے کر بلا کو کھلے سر تو آپسکے</p>
<p>۵۹۳ ابن عقیق کے کر اوائے ہستم آنکھیں بندین در نہ دکھائیے مجھ کو شاہی تیرا اگر آئی ہو شاہی ہو اگر ہم حب علی ہو جی ہر شیوے کے حکم</p>	<p>۵۹۵ پیرانہ تو اٹھا کبیری تھی دعا ہو بد زین خلق کے اٹھن خون فکر ضرور کہ آج لے گا وہ یہ عالم جلاد کو تھی نے بدادی کر جلدا</p>
<p>۵۹۳ یہ ذایقہ عمل کے موالی سے پوچھ تو ابن حرام اسکو حسلائی سے پوچھ تو</p>	<p>۵۹۳ نازان ہے یہ دلائے شہ نامہ الہ پر تنبیہ خلق کے لئے کھینچ اُسکو دالہ پر</p>
<p>۵۹۳ جبار و اپنے درو کا کب خیال ہو زعم بن حشین کا بجو لال ہے بے نیابہ ہائے دھوپ بن حیدر لال ہے زیر کے دلے کھاؤ کا خیر خیال ہے</p>	<p>۵۹۴ جلاد نے ہمارے تمام بی عواہ کرنے کے قریب نہ ہو جی کی نگاہ اگر ہر سو رہے سجا را وہ بلیناہ اسے اہلیت شاہ نجف ہے بیوہ عواہ</p>
<p>۵۹۳ باندرھے گئے ہیں آج ہی اس باوفا کے ہاتھ عاشور سے رسن میں ہن آل عسکے ہاتھ</p>	<p>۵۹۳ مردم میرا نام سعید دن میں کیجیو ہا محسوب کر بلا کے شہید دن میں کیجیو ہا</p>

<p>۵۹۰ زیب بکار ای بلبل کے گوگیا کرون رہی بند ہی اور ماتھین کیو نکو واکرون کسطح اس حجب علی کو رہا کرون اس دور و لاعلان کی کیو واکرون</p>	<p>۵۸۹ دست و عا تبراد تھا قبل کی طشت آئین کہہ رہے ہیں غزا و صفت صفت ابن عقیف کا ہوا جس کی زینت ایسی ہی ہے ہیں مجی لائے زینت</p>
<p>سید اینو مقام ہے یہ شور دشین کا کھنچتا ہے ہائے دالہ طبع عاشق حسین کا</p>	<p>عصیان سے پاک مٹھہ پختن او ٹھین جو آج رو رہے ہیں وہ کل خندہ زن او ٹھین</p>
<p>۵۹۱ دارت بھی اٹھا شیو کا شیو کھنچتا ہے آہ کیو نکو واکرون بلا ہون یہ کیناہ انہی کے جبکہ قتل ہو یہ عاتق الہ تکو رو رو رہے ہیں دیکھو یہ سیاہ</p>	<p>۵۹۰ ایمان سے جسے چھ بھی تقاضا نکلا جیور کی دلا میں ہے توقف نکلا سہ ساقی کو ترک محبت میں نجات اس چاہ میں جو گر اوہ دین نکلا</p>
<p>بیٹی ہی اسکی لاش پہ گریان نہو نیگی تقدیر نے کہا کہ بتول اسکو رو نیگی</p>	
<p>۵۹۲ ابن عقیف کے لئے لڑتے تھے جان دان سلیند دار پہ تھا وہ مسجدم قائم و فاکے جاوہ میں اسکے ہے قدم سراج بابی صفا سراج کی ہے</p>	<p>۵۹۱ رباعی تعمیر خانیں اور جو مثال ہے اپنا بھی اسے نور سے آٹ گل ہے اس رابطے سے خبت کی نڈا ہے پیر قابل ہیں تھے ہون اور قابل ہو</p>
<p>یارب یو این وہ پیر بہ ترا کرم رہے یہ پختن کے عشق میں ثابت قدم رہے</p>	

۵۱
 کیا چین کا حشک بن گیا
 کیا تو بے ضابطہ نظر آؤں
 سحر جادو میں تو قدم راہِ وفا میں
 دل با دھار میں تو زبانِ کرنا میں

۵۲
 آنکھوں کی سفیدی سیاہی کو کہوں کیا
 دیکھو جو در شام تو میری نذر ہو افسانہ
 ہر وہیہ اور رقیب بندیدہ دنیا
 خاصا ف سیاہی سفیدی پیدا

انکے لیے قرآن تھا وہ قرآن کی خاطر
 سیدہ سیر حفظ تھا ایمان کی خاطر

دنیا میں جو کچھ ہوتا تھا ہر شام و سحر میں
 وہ حال شب و روز تھا سب انکی نظر میں

۵۳
 ہر تارِ نقیشتہ اجزائے نیت
 باز تھا ہر اک فوت باز کرامت
 نظورِ نظرِ چشم کو مومِ عقیقت
 اور دستِ کبریا کو در شوقِ عبادت

۵۴
 زبان جو کہ تھق دین معدن کو ہر
 تقریر تھی سبک در نہوا کے ہنر
 بجز ہر سے کلے جو کچھ ہو کر کبر
 اور نیتِ کلے سے نکلنے کے باجم

رفنا نے روشن یہ کیا تھا رہِ دین کو
 عینکھا ہر اک نقش قدم اہل زمین کو

یا قوت سا ہر نیت جگر سرج ہوا تھا
 اسوقت دہن معدن یا قوت بنا تھا

۵۵
 لکھا سحر ایک تالیفِ آواز
 جو بآبی سے منا بہ تھادہ سورا
 اور سرج و سفید آری تھا ناکِ طہر
 سرون کی صفا طلعت نور شیدہ

۵۶
 سجاد حسن بن ہر ہر
 عشقِ حنات ابی سے ہوا یہ نام
 اس خاصہ اللہ کا انعام تھا یہ عام
 سب خاص بھی اور عام بھی شوقِ نام

رخسار سے نسبت نہیں کچھ شمش و قمر کو
 اک شب کو تارا سپہ کروں ایک سحر کو

آنکھوں میں حیا زوہ خدا داد بدن میں
 موجود تھے سارے حنات ایک حسن میں

<p>۱۷ طفلی حسن کہلے تھے چونکہ ہمراہ ملازم اصحاب محمد ہوتے ناکاہ خوش ہونے کے لئے حسن سے زیادہ</p>	<p>۱۶ حضرت نے کئی بار زوال دکھا کر صحابہ پروردگار کے گردین زوات کو اٹھایا ہنس کر کہنے لگے کہ اب یہی کو دین آیا وہ کہنے لگے کہ اب یہی کو دین آیا</p>
<p>وہ چاہتے تھے کہ دین میں ہر شرف کو پروردگار نے چھوئے تھے حسن چاروں طرف کو</p>	<p>یہ سب دے کر حضرت نے زوات کے دہن پر پھر سوچ کے کچھ ہونے لگے حال حسن پر</p>
<p>۱۸ مولادہرتے تھے یہیں سے کہتے تھے جاتے وہ اور ہر کوئی حسن اس طرف آتے اس میں بنیائے حسن کے جوہر پاتے دانستہ نبی پاؤ کو آہستہ اٹھاتے</p>	<p>۱۹ بچپن صحیح کہتے تھے زیادہ اللہ ہی تو انامی اور اللہ سے ارادہ اور بڑھتے باہمی کیا عالم کا جزو وہ تاخیر سے عبود کا تہیہ جزو زیادہ</p>
<p>یعنی کہ نہ خاطر شکنی ہوئے حسن کی کسی چیز ہے بات مر غیب نہ ہن کی</p>	<p>پایان عبادت ہے نہ کچھ حد سخن ہے اس کی زیادہ ہے تو وہ اس سے سوا ہے</p>
<p>۲۰ حضرت نے کئی بار کئی بار کئی بار نانا میں کئی بار کئی بار کئی بار حضرت ہی فرماتے تھے ابو حسن تو ہم جانتے ہو کہ ان کو کچھ پوچھتے ہیں ہم</p>	<p>۲۱ کئی بار کئی بار کئی بار کئی بار کئی بار کئی بار کئی بار کئی بار کئی بار کئی بار کئی بار کئی بار کئی بار کئی بار کئی بار کئی بار</p>
<p>نانا سے پر اس بات کا اقرار کرو تم کو ہم کو دین لے لیں تو ہمیں پیار کرو تم کو</p>	<p>کیا علم تھا قربان شہ جن و بشر کے کھانا لگے کھانے وہیں گھوڑی سے اتر کے</p>

<p>۱۳ جب کھانچکے کھانا پھر صاحب مہراج بولا یہ فقیروں سے وہ کہیں کا مہراج تم کبھی حج میں بھی ہوں ایک بندہ محتاج محتاج کی دعوت بھی پیرا کرو مہراج</p>	<p>۱۴ وہ جوان تھا تینوں نیاض کشادہ اور جھلے سے جسے تھا زرق آبادہ تھے پانی کے سوا تو لیسے غلام شادہ اور صرف مدارات و عالم کا قزاقہ</p>
<p>جسٹا نہیں مسکین و غریب اور جہالمین تم آج قدم بچس کر دیکھو مکانین</p>	<p>بابا کا تو یہ حال تھا الطاف و عطائین قابم کو نہ پانی بھی ملا کرب و بلا میں</p>
<p>۱۲ اب تو میں بھر کے وہ کہنے لگے فقار کے تیرے اخلاق کے طیش غفار رہا بھی نہ کہ عیب کہ تم میں گنگار حاضر ہے وہ چشم بین لے سلیبار</p>	<p>۱۵ کہتے ہیں بڑے بڑے وہ سبائین جوان زمین سے تصدیق کیا ایک آس ان مازنی خاطر تو ہے دعوت کا یہ ان ہو گی بہت تحفہ غدا کے خوش نشان</p>
<p>لذت وہ کہاں نعمت دنیا کے دنی میں ہے ذائقہ جو آپ کی شیرین سخی میں</p>	<p>حضرت سے کہا صد قرین یا شاہ کھاکے بندہ تو غذا کھائے گا ہمراہ کھاکے</p>
<p>۱۵ آئے در مولا پسر شام وہ ہمان بن محتاجوں کو کھلونے تھے کھانا خوشیا آپ بھی طلب کر کے کیا مورد احسان اور سائے ہر ایک کے آجی نعمت ازان</p>	<p>۱۶ مطلب آج کھانچکے کہ اچھا بولا مازنی دیکھو کہ جو خانغ ہوئے بولا خادم سے کہا فوت ہوا رہی اٹھال ہمان سے فرمایا کہ تو ایس کے</p>
<p>وہ جوان کرم مثل فلک پیش نظر تھا جو طسیر تھا وہ غیت خورشید و قمر تھا</p>	<p>ہمان نے جو دیکھا کہ غذا اور نہیں ہے تھوڑا سا ناک سوکھی سی اک نان چون ہے</p>

<p>۱۹۵ تاج سے حضرت نے کہا ہنکے کہنے کا وہ ہو کے چل گئے لگا لگے شہ والہ یہاں جوین لویا دا توں سے صلا شے کہہ ہم تو ہی کھاتے ہیں بیٹیا</p>	<p>۱۹۶ بھڑو طعام اسکے لگنے نہنگایا اتفاق سے الطاف ہو جان کو کھلایا یہ خلق جو حضرت میں کہی نہیں آیا خالق سے فقط یہ ہی ہم نے پایا</p>
<p>۱۹۷ وہ مخفہ غذا خاص برائے فقہر ہے ہم فاقہ کشوں کی یہی دنیا میں غذا ہے</p>	<p>۱۹۸ لطف و کرم و حلم و حیا ختم انہیں جو دو ہم و ہر دو فنا ختم انہیں</p>
<p>۱۹۹ تہا جن کھاتا غذا تہی جو بہتر نماون کو اپنی میں کھلا دینا مقدر انسان جوین سے تہا زیادہ برادر کہتے ہیں بھی میں تہی ہے میر</p>	<p>۲۰۰ ہنگام ضیوئے نظر اور کچھ بشار ہر عضو کو تہا تمام طاعت غفار تہی بعد نماز دیکھنے صلیبی کفتار جو جوڑے سانسے ہے تہا رنگتار</p>
<p>۲۰۱ لذت جو ہے اس میں وہ سوائی نہیں جاتی جوڑا کہ بنی اور سے کھائی نہیں جاتی</p>	<p>۲۰۲ عقیدے حکر سے عصیا تکو جمل کر اور نور سے عرفان کے نور مراد ل کر</p>
<p>۲۰۳ ہے والد ماجد کو اس کے بشار یہ ہے جوین تک یہی نہیں زہار روزے کو علی اوس سے کیا کرتے ہیں انظار کہتے ہیں سب کجا بھی خیرین کے نور</p>	<p>۲۰۴ گلینا کا بارہ بیوہ دین دو بار مال و زر و اسات بائی کہما زہار کجا کہنے لگے کہ کھاتے یہ خبار اسراف میں تو خیرین کے شہ ابرار</p>
<p>طالب ہوں ہر اک لحظہ غریبوں کی خوشی کا غمگن ہوں محتاجوں کی میں فاقہ کشی کا</p>	<p>حضرت نے کہا خیر میں اصراف نہیں ہے اصراف میں ہے کجی انصاف نہیں ہے</p>

<p>۱۷۴ اسی کا کہہ کر نہ ہی کرتے تھے تقریباً ایسا ہی ہے، مگر کئی صاحب نے یہ مانا ہو ہی سکا پر صاحب نے یہ داندھ کر کوئی نہیں جانتا پتہ نہیں</p>	<p>۱۷۳ بیاراجا جگتھم دولویہ اتنی ہے ہمارا ہو گی جو نفاذ نٹ ہو گا مین تھا یہ کہنے کو غٹ لیا پھر کو دو بار یا نا بھی لوار سو نکو تھا اس میں بیار</p>
<p>باعث مری زینت کے یہ دو ماہ جین ہیں ایسے کسی نانا کے نواسے تو نہیں ہیں</p>	<p>پہلے تو وہ رو دیا کے بالین سے ہٹ کر پھر پہلو دین سو گئے نانا سے لپٹ کر</p>
<p>۱۷۵ لکھا ہے کہ بیار نے بیوہ کو سات بیٹے عبادت کو گئے فاطمہ کے سات بیار نے بیوہ کو سات بیٹے کے سات فرزندوں پر لڑنے کو بیوہ کو سات</p>	<p>۱۷۶ چشم بھری دو دو بونے جو ایک بیار اور نٹ بھی بیوہ کے سات احمد غٹار دیکھا نظر آئی نردان اور غٹار گھر کے چلے دل کے پیر کے کئے</p>
<p>بیار کی بالین یہ نہیں لڑتے ہیں پیار و اب گھر میں جلوم کہ نہی سوتے ہیں پیار و</p>	<p>بیہوش ہیں یہاں جد خوش ادقات ہمارے پہونچانے کو چلتے تھے نبی ساٹھ ہمارے</p>
<p>۱۷۷ پھر ہوش نہ آئے پھر کہو جو آریا کہ پھر ہوش نہ آئے پھر کہو جو آریا کہ پھر ہوش نہ آئے پھر کہو جو آریا کہ پھر ہوش نہ آئے پھر کہو جو آریا</p>	<p>۱۷۸ تاریک تھی شاہ تھا بارش بیگان کہ بہن و نشان تھی کہے بعد تو نشان عجا ہے پرانے دنیا تھا یہ سامان ایک اور تھا جس کی طرح کہے نایا</p>
<p>بیار ہوں تپنے مجھے کم زور کیا ہے دسواکس تکو نہیں گودی میں لیا ہے</p>	<p>تپا ریش باران سے نہ اصلا سہ وقت تھا ایک ایک قدم ہر کر م سایہ فگن تھا</p>

۱۲۴
 وہ راہ نمائے دو جہان بھول گئے راہ
 ادا بھول کے کہ باغ میں واردے ناگاہ
 ہون گھریز آتے تھے بھدرا جاہ
 اگلے کرتے تھے رشتا پہنچنے سے ناگاہ

۱۲۵
 اس واقعہ سے بھول گئے اپنے بھی آزار
 اور روئے سوسے قلبی ہی کرتے تھے ہر بار
 باہر بن خانے سے گئے ہیں مس وکلا

۱۲۶
 دستے میں ٹھکے تھے جو وہ دلدار علی کے
 دان سو گئے وہ طالع بیدار علی کے

۱۲۷
 اس عارضہ میں مجھ کو عنایت یہ دو اہو
 مل جائیں تو اسے تو ابھی مجھ کو شرف اہو

۱۲۸
 بیان گھر میں تیر چھوٹے عورت بیدار
 بیان آجھے بیابان فاطمہ باجاہ
 اس عرصے میں وزارتے ملک میں کین
 یہ پوچھا کہ جان میں سر پیکے کے دلدار

۱۲۹
 دروازے سے نکالے جو بی مضطر و بجاہ
 وہ نور فقط راہ فتالی تھا نامور
 یہ نور آئی ہو اور اسی عقبہ

۱۳۰
 کہتی تھی کہ آنے ندیا منہ میں بنی آنے
 بیادون کو سلا کھا رسول عربی نے

۱۳۱
 جس باغ میں نیند آئی تھی بسطین نبی کو
 یہ نور وہین لایا رسول عربی کو

۱۳۲
 اور یوں کہیں کہیں وہ نہیں لال
 حضرت میں بنی گئی وہ مضطر لجال
 کہ پڑ گئے باہر فرزند نوحہ لقبال
 اور یوں کہیں کہیں وہ نہیں لال

۱۳۳
 جب مثل صبا آپ پھر باغ میں آجا
 خواہیہ لڑا سو کو عجب شان سے دیکھا
 باران تو بہتا ہے پائیز میں اصلا
 سائے کے لئے ابر کا دامن بھونٹیا

۱۳۴
 بھوکے وہ یہاں آئے تھے مان باپ کے گھر سے
 کیسا جانے کس سمت گئے آپ کے گھر سے

۱۳۵
 پیسیر کا تو ہاتھ ہے پیسیر کے گلے میں
 اور ہاتھ حسن کا ہے برادر کے گلے میں

<p>۱۳۴ ایک ایسی ہی تعلیم کے برابر بن صورتی ہوئے بدن کے لئے اور قدرت اللہ سے جو عود میں وہ کہ یہ سب بچھا کر زمین کی پٹی پر</p>	<p>۱۳۳ حضرت دعاوی سے آئی ہی بنایا کا نہ سے پورا سو کو چاہے است ٹھیلیا اور نغ سے نکلے تھے کہ حیدر کو بھی پایا پوچھا کہ وہ ہزار نے ہی کیا حال بنایا</p>
<p>۱۳۵ بکیر کی اگڑ مرسل نے خوشی سے وہ مار سید ہٹ گیا آواز بنی سے</p>	<p>۱۳۲ آگاہ کرد فاطمہ زہرا کی خبر سے وہ ڈھونڈنے کو اُنکے تو نکلی نہیں گھرتے</p>
<p>۱۳۶ بولنے کہا اوس کے حال بناؤ تیل اچھا زبیر کے وہ ارضی ہوا گویا میں سب ہوں جنات کا لئے تیل وال کہ یہ قرآن کی تحقیق کو بچھا</p>	<p>۱۳۱ حیدر نے کہا اپنے زہرا کا نہ بھال دروازے پر تھی سب کو بھی لئے پھال اور نہ دعا حق ہی کہ طہ کین مریال فیکر لے کہ کو تیرے دلوں میں قبائل</p>
<p>۱۳۷ اس دم تھا فقط میرا گندہ آپ کی جانب دل آپ کی جانب تھا نظر آپ کی جانب</p>	<p>۱۳۰ پر تے ابھی صفت حضرت کے بدن کو شہ پیر کو لین آئے دیکھے حسن کو</p>
<p>۱۳۸ دار جو ہر اربان تو ذرا آئی یہ کیا بار کیوں جاتا ہوا کرتے ہیں بیان اچھا مختار اس نغ میں سوتے ہیں سرور سے دلدار فرزند نے زہرا کے خیر خواہ</p>	<p>۱۲۹ حضرت نے سکن کئے ہر طرف کے اٹالکے تم آگرو دین بابا کے چلوئے مریے پہلے تو حسن نے بنیں پھر یہ کالے کیا دوس بندوں کے کا نہ ہے تھار</p>
<p>۱۳۹ اس وقت تاک تابع فرمان خدا ہوں گنجیت زہرا کا نگہبان رہا ہوں</p>	<p>۱۲۸ خپیر سے پوچھا کہ رضا آپ کی کیا ہے وہ بولے وہی جو سر بھائی نے کہا</p>

<p>۵۲۶</p> <p>جب ازین تخت ماست بوسے مولا اعلامین ہوا مشورہ رقتل ہر اک جا دینار لکھے کم اور بیت طسک دنیا دین سے خبر حضرت چارہ کوئی دیکھا</p>	<p>۵۲۷</p> <p>لے بارونتی شیر و شیر کی تقریب اب یاد کرو حادثہ درستی شیر وہ ظلم و تجاوز ہر کی وہ بریں دو روز کے لئے رہے برا بھلا کھر</p>
<p>۵۲۸</p> <p>شیر کے آس پاس بہتر رفت تھے دو چار بھی ایسے نہ یہاں اہل و فتنے</p>	<p>۵۲۹</p> <p>یکساں ہن شہادت میں مصیبت میں بلان ام و تبرہن بہت میں شجاعت میں سخا میں</p>
<p>۵۳۰</p> <p>کھا سے مائین بن جانے شہزادہ ادرس سے کن کی تین ہو سکے آگاہ جو دروغ تھے ظاہر میں دیکھ گئے خواہ خارگت کو چاہئے ختام حرم شاہ</p>	<p>۵۳۱</p> <p>مغناہ دون تھے منظر کو شیر کے باور ہاگڑے ہوئے وہ اور اسے سب بظہیر گر اپنے ہونے کا درو کو اسے نہیں پر تپتی بن کر تھے کیے شیر</p>
<p>۵۳۲</p> <p>مانی نہ کوئی بات امام مدنی کی بیت شکنی ایک طرف دشمنی کی</p>	<p>۵۳۳</p> <p>گر نیزے لگے دل میں شہزادہ من بظہیر و ن کا برسے جانے پہ سکے</p>
<p>۵۳۴</p> <p>کچھ نہیں پتھر پتھر ہوتے تاروی کچھ نہیں پتھر پتھر ہوتے تاروی کچھ نہیں پتھر پتھر ہوتے تاروی کچھ نہیں پتھر پتھر ہوتے تاروی</p>	<p>۵۳۵</p> <p>شیر کے اندر وہ لوہا پتھر ہونا دیکھ کر شہنشاہ بھی پتھر سے حاد کیا کیا کلی پتھر کے پتھر سے حاد کیا کیا ببار لگے گرفتار دین ایک دیکھا</p>
<p>۵۳۶</p> <p>لی آ کے عباد و ش سے شاہ دوسرا کے سجادہ ملک لیکے حضرت گورگور کے</p>	<p>۵۳۷</p> <p>جی بھکے نہ مان کے لئے روئے تھے جہانین جو ہو گئے بن باکے ماہ رمضان میں</p>

<p>۱۵۶ ناموشن زمین کے مقررہ مندر زینب پر صد اوقیہ تھیں تو تم نے بجائی کی کینہوں کا تو تم نے اپنے کرنا چھینو گئے زینب کا بیوہ کی جاؤ</p>	<p>۱۵۵ ظہری نے سب عورتوں کو باہر سے کہہ دیا کہ سب تیار ہوں کہ سبھی بھلون بن کر لیا اس اس کے مددگار کے تھے چند روز</p>
<p>۱۵۷ یہ دست درازی ہے شہ عرش تین پر بے شادہ ہاک تھن گیا بیٹھے ہن زمین پر</p>	<p>پھیلے تو حرم محل دہودج میں نہان تھے اور گھوڑے پہ آگے شہ ابرار روان تھے</p>
<p>۱۵۸ نانا بھی بابا بھی تھی میں زینب پہ بھی لگے کیلے ہوئی چادر بھی نہ پردہ کیلے ہوئی اور گردن پر بیوہ کا کچھ</p>	<p>۱۵۹ مولا کے قرن این ان سے بن کر کیا یوں جو کلمہ سخت سے پھینک کر کہیں بیوہ اقدس پر پھینک کر کہیں بیوہ اقدس پر</p>
<p>۱۶۰ لوگو یہ مدائن ہے کہ یہ کرب و بلا ہے کیا آج حسین ابن علی قتل ہوا ہے</p>	<p>قاتل کو نہ کچھ منہ سے کہا شاہ زمین نے پر قتل کیا اوسکو رفیقان حسین</p>
<p>۱۶۱ جین ہی زینب کی کو بھانے رشتہ سے سجادہ طاعت کے لئے جہاں کے نانا کو عیاش کے لئے لئے غضب کی عیالوں میں</p>	<p>۱۶۲ بیوی نے جو دامن سے مدینہ پہنچا گلشن بھی شہاد کے رسیا ہے فرزند کو زہرا کے دیار میں سخت دل زہرا کا چہرہ کیا</p>
<p>۱۶۳ تم ادسکو ستاؤ گے اگر بعض سے مانا کی مسکریٹھ لگے گی نہ سے</p>	<p>ہوتا تھا جو صدرا شہ ہر کا بھی پر جا جا کے تڑپتے تھے حسن قبر نبی پر</p>

<p>۱۵۵ ناگاہ میں آئے گریبان کے چاک قلم حقیقہ سے لکھے جس کے ہاتھ خان زینب کے ہونے کو کہتے ہیں جن کا ہر چند مرنے کا تم کھا لینے شہیر</p>	<p>۱۵۵ لو بار دیا نہ ہر یہ بطلتے آرا کیا آخر کو اورین باقی میں اس پلایا ان فی کے پی پی یہ بنو کوٹ نایا لو اب میں تقدیر نے تم سے بھڑایا</p>
<p>۱۵۶ آتے ہی گلے بھائی کے لپٹے شہر وال دردوں کے کہا خیر تو اسے مر گیا حضرت نے کہا خیر کہ ان کو بچ ہی اپنا بے نور نظر ہے چاہے تو بلال لائے</p>	<p>پانی میں بھے سو دہہ الماس دیا ہے اس پانی نے سو ٹکڑے اکلے کو کیا ہے</p>
<p>۱۵۷ فتنہ نے کہا سامنے اس طشت کو دہرے لو دیکھو یہ سب ٹکڑے ہن بھائی کے جگر کے</p>	<p>۱۵۶ کلتم سے فرمایا جگر تمام لو میرا زینب کے کو طشت کو حاضر کر لوں گا قلم سے یہ درد کر کہا اور ایس دیکھا بے نور نظر ہے چاہے تو بلال لائے</p>
<p>۱۵۸ شہیر نے کی آہ کچھ کو یہ کہ ناگاہ نظر آ گیا وہ زہر کا ساغ بی بی کے ارادے اٹھانے کے ستر پھپکیاں اس کو نہ کرنے کے لیے</p>	<p>۱۵۷ یہ حال سنانا نہ چچا جان کو اپنے بد چاک ذرا کر لو گریبان کو اپنے</p>
<p>۱۵۹ سوچو تو شریعت میں رو ایسی قضا ہے اب کون تینوں کام سے تیرے سوا ہے</p>	<p>۱۵۸ پیپر کی جانب تو چلے قائم فقط بان طشت کے سامنے زینب نے اٹھا کر حضرت نے جھکا باطن طشت میں کٹ کٹ کے جگر و اندھے سے لگا ہوا</p>
<p>۱۶۰ پیوش جو ہو جاتے تھے اندوہ دمن سے عشق میں بھی لہو بہتا تھا حضرت کے دہن سے</p>	<p>۱۵۹ سوچو تو شریعت میں رو ایسی قضا ہے اب کون تینوں کام سے تیرے سوا ہے</p>

<p>۱۷۷</p> <p>ابن خط کو تو یہ طے نہیں کر سکتا تھی جو موت کی پہلی عین ایک سو آری ادد دوس نے کی قالب قدس جبرائی تو یہ نے رو کر کہا آخر ہوئے جبرائی</p>	<p>۱۷۸</p> <p>یہ نام تھا سے ہی تو پٹنے کو لکھا ہے یہ لکھو پورا نام سے کو علی ہی ابھی کیا ہے کیا ظالموں نے آ کے تعین کھیلو کیا ہے یہ کس نے بھی از زمین سا ان فغان ہے</p>
<p>۱۷۹</p> <p>زار می تھی عجب درد سے شاہ شہد کی تھراتی تھی میت حسن سہر قبا کی</p>	<p>۱۸۰</p> <p>اس دم تو دم غم سے ہو فریاد و بکا میں یہ بڑھو تم اسے مہر کہ کرب و بلا میں</p>
<p>۱۸۱</p> <p>اب تھی عیاش کھڑے جاگ کر بیان اک تھی قائم کے زلف کو پیر نشان اک کب یہ تھا اور زبان بسے چچا جان زلفاں زمین ہی تھی منکر کا تھا سا ان</p>	<p>۱۸۲</p> <p>یہ سوچ کے بجا بولے کہ مری تھی فیہ نے خط کھلو لا وقت ہوئی طاری زیبے کے کھینچا موی جاتی ہر واری حلا کے پڑھو سیدان شتاق ہیں راری</p>
<p>۱۸۳</p> <p>جب غسل و کفن سے چلے فرزند علی کو تا بورت حسن نے کے چلے قبر بنی کو</p>	<p>۱۸۴</p> <p>شہر بولے یہ اسرار عیان کر نہیں سکتا تم سن نہ سکو گی میں بیان کر نہیں سکتا</p>
<p>۱۸۵</p> <p>زرد کیناق نبوی ہو چکے جو ناگاہ تا بورت حسن رو کا لعینوں نے سراہ اور تیرے گلے لگنے سے تا بورت پہ ناگاہ نظام کی میت پہ کسی میر گلے آہ</p>	<p>۱۸۶</p> <p>لکھا ہے کہ جب نبوت تھا میں جو جانا اک رات کا دو لٹکا کے قائم کو بنا نا لبوں شہانہ مر سے بیٹے کو نہ بنا نا اور ججا کو تو جو پوسیدان کو روانا</p>
<p>۱۸۷</p> <p>کہتے تھے کہ ٹھہرو نہیں تلوار چلے گی اس روضہ میں تو قبر حسن کو نہ لے گی</p>	<p>۱۸۸</p> <p>قائم کو یہ لکھا ہے میں قربان تھا رے وہ کرنا کہ راضی ہوں چچا جان تھا رے</p>

<p>۵۹ بجا و جبار کو خف میں آئے اچھا پیپر سے تھیں واسطہ ہے کیا پینتے بن غصے سے پیپر کا گانا</p>	<p>۵۸ تباہت کے جن صدا تے میں آئی نین پڑھو کے لئے کرنا نہ لڑائی کر تم بھی اوتھے نقل گو گھر کی سے صفائی کر یا ایک تہو کو نہ تم یا ایسے بھائی</p>
<p>فرمایا کہ میں وارث پیغمبر دین ہوں تم دوست پیپر کے ہو میں کوئی نہیں ہوں</p>	<p>عزت کی تباہی کا نہ سامان کرو تم قاسم کو تو پچھن کی طرف دھیان کرو تم</p>
<p>۶۰ ہر کو بھی خون آ کر تے تھے دو بار بدمعاشی بچ گیا اب ہمارا کھو دی نہ بچ کر تے در و در کے کنار دانستہ کہ میں بھی ہوں ہی شہر کا بیار</p>	<p>۶۱ بان پہلو سے زار میں بچنے کو کہتو امان کا بھی پہلو مجھے نانا کا کہے پہلو تہ بچھ کے روئے کو پکائے تہ جو ناچا تہ ہون نا زار میں پھر اقا ب</p>
<p>غصہ سے جو کھینچو نگا میں شمشیر سے یہ جان لو باقی نہیں رکھنے کا کسی کو</p>	<p>جی چاہتا ہے میں بھی کروں ترک وطن کو اس روئے کے قابل کوئی سمجھانہ حسن کو</p>
<p>۶۲ تھا کرو جبار کے عجیب و رسم قائم کا یہ عالم تھا کہ خوار تے تھے ہم روئے یہ بتیائے تھے شہنشاہ دو عالم عباس پو کہتے تھے کہ پوئے فلانم</p>	<p>۶۳ آواز بونی قبر میں رہ پیدار بیت تہ سے بھائی کی کھتے تہ زانا نا اب ذوق میں بھائی کے نہ وقوع کو دینا تہ تہ سے لفظ نے چکا ہوسے زہرا</p>
<p>زینت سے یہ دردا کسی نے جو کھی تھی ڈیوڑھی پہ کھڑی سینہ دسر پیٹ رہی تھی</p>	<p>تو بھائی کی میت کو لحد میں جو دھریگا تانا بھی دہیں آ کے اسے سے پیار کریگا</p>

۵۷
 کیا ہے جن کا خون افشا نہ بود
 تر گریز دما میں اور دیر بید بود
 بسطی قدرت میں ہی تو فرد
 پنجلسی خاک جس ماری کی گرد

رباعی
 خاک زلی نعمت دوراں میں علی
 جان پرور جن دولت جان میں علی
 گن لوگت علی کے اعداؤں میں ایک
 یعنی تک خیر ایمان میں علی

بہتر ہے غلامی تری سو عز و شرف سے
 کوشش مری جان ہے کشش تیر پیر سے

رباعی
 خاک زلی سے جو خاک ہوا
 وہ جس کسک ان افلاک ہوا
 زدہ ہے جس مریک زندہ کا گم
 مردہ جو ہوا نفس زبون پکے ہوا

رباعی
 اسے اہل فلک اوج ہمارے کیجیو
 مضمون بلند کے اسٹاک کے کیجیو
 ہا ہا ہم میں نیک اختر و کجا جلوس
 چھلکے پوسے دو پر کو تاکے کیجیو

رباعی
 پیرو ہوں گلے موسیٰ کا ظلم کا
 طالب ہوں عطائے موسیٰ کا ظلم کا
 حکو اب سے شاد ہوتے ہیں پیر
 تابع ہوں رضا کے موسیٰ کا ظلم کا

رباعی
 دنیا ہے اور اس دن ہی بلوٹے آج
 عالم غم و اندوہ سے معور ہے آج
 غیبت میں ابوسہید نام ہنقم
 ہم پنجی کو روز ما شور ہے آج

<p>۳۱ رندین بوستان پیپر مو اتباہ نقد حباب ناب حیدر بو اتباہ سیدان تباہ بوین گھر بو اتباہ سردار قتل ہو گیا تکر بو اتباہ</p>	<p>۳۰ تکر کے لیے تکر کے تکر اور اس کے ابن کے تکر کے تکر جی چاہتا ہے اب بٹا دین تکر کا نام ہفت روزی صلاح سے کا نام</p>
<p>۳۲ مجوس فوج میں حرم محترم ہوے شب باش قتل گاہ میں اہل ستم ہوے</p>	<p>۳۰ مجھ سے شقی کا ساتھ دیا آہ کیا کیا سید کا ہنسنے خون کیا آہ کیا کیا</p>
<p>۳۳ کئے ہیں راویان گلبر سوز کلام آہل تین چار کھڑی ن بو نام شکرت ابن سید بلاتر شام منظور ہے کہ ہیں آج ہفت نام</p>	<p>۳۱ وہ بولا چھ کو تو سہی میں نے کیا کیا اب اسے شفق بچھارت کرے غرا اب کیا کر گیا نام ہی تو سٹا جگھا انقض جگھو بوط پیسے انقض تھا</p>
<p>۳۴ ایک جسے استادہ حضور نگاہ ہو شب بٹاس میں آل رست اپنا ہو</p>	<p>۳۱ سید ایون سے آب طعام اب جو دور ہے پیاری بیویوں کا بھلا کیا قصور ہے</p>
<p>۳۵ ایک نیک علیحدہ زمین بیابا ہوا اس میں ہر قسم کے پھولوں کو بلا ایک نیک رادوں نے لکھا ہی اجرا اب اب وہ طعام تھے اب ان مطلقا</p>	<p>۳۲ یہ تم عرب کی زبان کا گاہ ہے قوم عرب بن تارے جبکہ عرب کھانا اسے کھانے میں ہے اور حاضر ہی بھی ہے میں</p>
<p>۳۶ آسائش طعام تھی ہر بدخصتال کو اور تے تیسرا تھا محمد کی آل کو</p>	<p>۳۲ بھوکا ہے تین روز سے کنبہ بٹول کا فاقہ نہ لڑتا آج بھی آل رسول کا</p>

<p>۷۵ قلم نے سب کو جو اہم کیا طعام آل بنی کی بھوک ہم روکنے کا کلام حکما اور اخلق میں کھانا ہوا حرام برحق اور سنگدلی تجھ پر ہے تمام</p>	<p>۷۴ بولا عمرو کے تو جا اب تک اس عباس کا تو اب کو کتا ہے فترت دار اسنے کو امین سے زیادہ ذوق کرا نزل کے کہ سینہ نشین ہو اسوار</p>
<p>آل بنی کے واسطے فکر غذا نہیں تجھ کو محبت عرب ادبے جیا نہیں</p>	<p>میں نے کیا تہید شہر قین کو میں نے طہانے ما کے تیم حسین کو</p>
<p>۷۶ دیکھ کر تھا جو ایک تہوار بول تھا بان سے تیسرا اسم فریبان ہم کی جا اسم میں اسنے خیر کے نزدیک تھا کھڑا نہی ہی ایک طرف سے کھانا طلب کیا</p>	<p>۷۷ انکا جاننے میں ہو کیا سب کے بولا پھر تو نے زرد چمر کو چلایا بولا یہ کھانا کیسے تو اہل حرم میں جا کہ نامی طرفت بہت غمزدار تھا</p>
<p>مادر نے رو دیا وہ بے آس ہو گئی اسخوردہ کھنے کیلئے رو رو کے ہو گئی</p>	<p>شوہر تو اسے خدیہ شہر قین کا دنیا تو تھہر باؤ کو پر ساحین کا</p>
<p>۷۹ بولا ابن سعد کہ لجاؤ تم شباب جاننا نہیں جو ان کے اور جو جام وہ ایک ایک نے یہ عمر کو دیا جو اب سہ سہ نظر سے آئے جانے اسے چاہا</p>	<p>۸۰ جاتے تھے بعد موتی جسم وہ بادشاہ ہم راہ اسنے خواہر نام کو بھی کیا ہاتھ بھی ایک یہ تھا کہ اس کا ساتھ اسنے تین تین تیر تیر ہوا</p>
<p>پیادوں کو انکے سامنے نیزو گائین ہر سہم اور حاضر ہی بھی انکے لئے لیکے جائین ہر سہم</p>	<p>خو ان کے گرد پیش پیادوں تمام تھے شعل کی روشنی میں وہ خو ان طعام تھے</p>

<p>۱۳ مٹی کے آگے زوج و ختمہ کی دستار زخمی ختمہ کے جو در تک ہو اگزار کچھ روٹی کھجی خیمے میں بائی نہ نہیں دیکھا کہ ایک بی بی کو روٹی پی پیرا</p>	<p>۱۶ بچہ جاکے آگے تھے ابھی غذا بھلا کے ان بھون کو ابھی سبلا دیا ضامن عدا ہم نہیں کر کے کچھ غذا پہنچ میں تھاری سر شاہ کر دیا</p>
<p>۱۴ یہ بات کہنے ہوتی ہے سفول آہ میں ۶ اصغر ہے قتل گاہ میں یمن خیمہ گاہ میں ۶</p>	<p>۱۷ اس سے منہ پھرا کے کسے منہ دکھائینگے قرآن بیچ میں ہے نہ ہم بھاگ جائینگے</p>
<p>۱۵ شعل کی ادنیٰ جو زینے کی نگاہ بری کہ پھر آئی تین لٹنے سیاہ پھر اس طرح بگاری ہو اسے کیا گنا کو اور زوار کے غضبے کیا براہ</p>	<p>۱۸ یہ بات کہنے کو جب ضروری ہو پردہ اٹھا کے خیمے میں آئی وہ باوفا براہ ساری عورتیں کرتی تھیں بجا خوان طعام کہتے خیمے میں جا بجا</p>
<p>۱۶ کوئی بھی پوچھتا نہیں اس واردات کو ۶ لٹے ہو ڈنکو لٹے آئے ہور ات کو ۶</p>	<p>۱۹ سب عورتوں کی شکل تھی پتھان نقاب سے زینے سے سڑ بھکایا ایسا جھاکے</p>
<p>۱۷ گم اور پھولان ہو کر لوٹن شمار جاکا نہیں ہے کوئی تھا رانا گناہ کار موجود ایک جاہل تھا کہ قصودار اس کے لوگ ہم بھون کو روٹی کیا بار</p>	<p>۲۰ زینت کو دل بیٹھنے لگا گناہ خیر ان کو زینت یقین نہیں ہو سکے پوری جاگاہ ہوئی زوجہ حریاس آن کر لوٹی سلام کرتی ہوئی ہی کو نظر</p>
<p>۱۸ کل ہکو لوٹ بیچو اب کیا ضرور ہے تے قیدی بھگے جاتے ہیں نہ صبح دور ہے</p>	<p>۲۱ میں عاشق حسین کینز بتول ہوں ۶ میں زوجہ ہر اول سبط رسول ہوں</p>

<p>۱۹۷ آری زبان درود خیر جو یہ کلام تعلیم کو کھڑی ہوئی وہ خود امام بولی اور اس کی رو سے اسے نبی کا بیخبر بننے کو واجب کر گیا وہ کلام</p>	<p>۱۹۶ زینب کی سیرت کچھ کے بانوں سے کیا اس کی بان جی میں وہ اٹکا تھا دلیرا اور کے ہوتے پالنے کے لئے کیا تقابیر اٹھ دو قابل مصطفیٰ</p>
<p>۱۹۸ پہلے خبر نہ آنے کی زہرا کی جانی کو سزے ننگے آتی در پہ تری پیشوائی کو</p>	<p>۱۹۵ زینب کے ساتھ رو علی اکبر کی واسطے ہمراہ میرے رو علی اصغر کے واسطے</p>
<p>۱۹۹ یہ کہنے اور سکو اپنے برابر تھا کیا جاوڑھی جو دھارے سے نظر دینی تو نہ کھنڈیہ باٹھا کھلے لگتی نے اور کھا پر سائین حر کا دینی ہون لا ساؤ کو</p>	<p>۱۹۴ جہاں بھرتے خواہر سائین نے بھی کیا زینب پوچھا کون ہے تو عمر کی مبتلا وہ بلدی میں کئی یوں غضب کی باوقا بھائی پر آپ کے بھائی ہوا ذرا</p>
<p>۲۰۰ وہ رو کے بولی تمام نہ لو اس غلام کا میں تگ و دینے آئی ہوں پر سا امام کا</p>	<p>۱۹۳ زینب پکار میں عاشق شاہ زمین ہے تو کلثوم میں بن مری یا اک بہن ہے تو</p>
<p>۲۰۱ بانوں نے حر کی رو سے درد سے کیا ہر دو میں بھی تری ہوں لے غم کی مبتلا بانوں کی شکل دیکھ کے بولی وہ باوقا میری اور کھینٹھوئی تری آپ پر ذرا</p>	<p>۱۹۲ بھائی تو شہید ہوا زمین کی بنا جہرہ آڑ گیا ہے تازہ حال ہی شاہ بھائی کا داغ اپنے کے دل کو آئی زینب کے غم میں صبر چھلے مر آئی</p>
<p>۲۰۲ اکبر تھا لال آپ کا اٹھا رسال کا بڑے سا تو جھد سے لیجئے اس جو شخصال کا</p>	<p>۱۹۱ ہنستا ہے شہر سن کے مری آہ سرد کو اس سے بیان تو کیجیو بھائی کے درد کو</p>

<p>۵۴ زینب نے روکنے کو روک دیا کہ یہ کھانا بنا کر تیرے بیٹے کو کھانا کی سبب ہوا کی عرض سے لڑکی کی قیمت ہوئی رہا پھر بین ابن سعد نے جو ان کو لہذا</p>	<p>۵۳ کسانچہ جان اصفاء کو روکنا بی بیوں کی سونہری زبان پیش نظر ہے جہاں کی سونہری زبان پیاسا ہوا ہے بند علی اکبر جو ان سہاڑیوں کو لہذا تھا صوبہ لہذا</p>
<p>کہنے سے اسے کھانے کے ہمراہ آئی ہوں یہ حاضر ہی حسین کے منہ کی لائی ہوں</p>	<p>جب تک قضا نہ آئے گی مجھ جو اس کو رو ڈوٹی پیاسے بھائی کو اور انکی پیاس کو</p>
<p>۵۵ شہنشاہی نام حاضر فی شام کفین زینب کا سینہ لگ گیا تھرانی خستین بولے کہ اسے لے کے جا لے بیٹوں اس غریب کو کھا گیا بیٹی اور جان</p>	<p>۵۶ وہ بولی کوئی غمزدانہ بی بی نہ لائے فاقے کے توڑنیے لے لے کھو تو کھائے ان بھوکے پیاسے بچوں کو چھو بی بی بھگائے اس کو لہذا لہذا بی کو کھلا لے</p>
<p>دنیا میں یادگار ہوا اس شخص مر ۶۱ تم نے نہ ہاتھ اٹھا کے دیا فاتح مر ۶۱</p>	<p>اب فاتح لڑیں آپ بی بی مر کی واسطے پانی بھی پی لیں ساقی کو تر کے واسطے</p>
<p>۵۷ پین کر کے روک دیا کہ یہ خطاب کھانا تو لیکے آئی تھے بھی ہوا زاب فاقہ کشوں کو نہیں توں طعام آرب کھا رہے غم زدوں کے مر زکا حجاب</p>	<p>۵۸ زینب کو تھا جزا جو کالان پاس جہاد کو بیکاری خذرا اور میر پاس جنگ کام زینب کے تھے جہاں جہاں پاس زانی لے تو بھول گیا جاہاری پاس</p>
<p>ہم سب حسین پیاسے کے ماتم میں روئے ہیں کہ کھلا میں پیسے بھی اس وقت سوتے ہیں</p>	<p>دو فاتح حسین کا پانی کے جام پر صدقے میں انکی پیاس پر اور انکے نام پر</p>

<p>۱۲۷ بیٹے کی وہ آہ کہ خوشتر ہو ایسا پانی پوچھو یہ پوچھو بیٹے ہو خدا</p>	<p>۱۲۸ پانی پوچھو نہ مرے دل کو پانی میں داری چھا کہاں میں خنجر کھنجر میں شائے کہ میں نہ کرنا سے بڑی بولاش</p>
<p>۱۲۹ جاگو ابھی تو واسطے پانی کے روتی تھیں کل تک تو اپنے بابا کے سینہ پہ سوتی تھیں</p>	<p>۱۲۹ اٹھو بیٹو یہ پانی ہے نذر امام کا اب فاتحہ ہو اسے شتر تہہ کام کا</p>
<p>۱۳۰ پانی کا نام ابلیس کینے نے جب بنا ایک بار اسی میں ملتی ادھی اور یہ کہا پانی تو تم یہ بند تھا پھر جس طرح بلا کیا آئے نہر سے مرے عمو نے بونا</p>	<p>۱۳۰ یہ کہنے جاوے ایک کینہ کو بھڑکیا وہ بیٹے کی تو جام کو زینے کے دنیا پانی وہ پھرنے کسی سے پھرنے میں تقسیم ہستی میں کھانیا پھرنے کی</p>
<p>۱۳۱ دن کو تو فوج گھیرے ہوئے تھی فرات کو پانی چھپا کے لائے ہیں عباس رات کو</p>	<p>۱۳۱ اللہ سے فیض زمینت عالی صفات کا توڑ دیا وقت سب حرم نیکذات کا</p>
<p>۱۳۲ پھر پلانچہ کھانے کا کتنا زانے حال وہ بچو چاہتے ہیں کہ دھنکے چاکر ال میں سرخوچی سے ہوئی تانکو دوا جلال جک پوچھنے کے نھتے تہا تھا انفعال</p>	<p>۱۳۲ اس دم حرم کی زوجہ پینے کی نظر دیکھا دانت کرتی ہیں کچھ اور اور ہر زینے پوچھا کیوں یہ تڑو دی اس قدر وہ بولی لے لے فاتحہ لے کے بیان</p>
<p>۱۳۳ کہ دون گی میں چھاسے کہ مجھ سے خفا رہیں تم جو جدا رہے تو چھی بھی جدا رہیں</p>	<p>۱۳۳ میں سن رہی ہوں دیر سے اک بی بی روتی ہے دیکھا ہر اک طرف نہیں معلوم ہوتی ہے</p>

<p>۵۳ زینب جو اب یا ہو کے بتیزار جسم تھا سر سینه برتے پیر بھوڑا اس وقت تک توکل کا نقل میں ہی گزارا بنت نبی سے چنگیاب کو تر مزار</p>	<p>۵۲ جسے اسد اس وقت آئے تھے قبل بن کر کہتے ہیں اسے فرشتہ وہ ہی سب ابان کدرا زہرا نے بال کھولے ہیں بیٹے کی لاش پر خیر علیہ کہتے ہیں عقیقہ سے کانپ کر</p>
<p>سنٹی ہے جس معظہ کے شود و شین کو زینب کے ساتھ روتی ہیں زہرا حسین کو</p>	<p>مرنے کے بعد بیٹہ بنی پرستم کیا ہاتھوں کو میسے بیٹے کے کس نے قلم کیا</p>
<p>۵۴ تھا نام ابھی سخن بنت مفضل ناگاہ کا بنے کا سب ان کی بلا اور اس وقت شور مٹھا داغ شد جا بیٹے ابھی کے پوچھا یہ کیا ہوا</p>	<p>۵۵ ہر چیز اقامت روایت نہیں ہنوز کہ برائے دیر آئے جسے جو زمین سوز اور آہ و ہنوی کر کے شمع جہان فروز کر یہ دعا خدائے ارک ہر کیا ہوا</p>
<p>آگاہ راز غیبی تم لا کلام ہو ۲ تم وارث حسین علیہ السلام ہو ۲</p>	<p>گردش میں گو سدا فلک کینہ جو رہے یارب عشی کے دوستوں کی آبرو رہے</p>
<p>۵۶ جا بیٹے اپنا بیٹے کے کوئی کہو کیا پھٹتا ہے میرا سینہ نہ پوچھو یہ اجرا اس وقت تک کہ میں بڑا حادثہ ہوا نہ تازوں میں کہ اتنی جی ہو کر ہوا</p>	<p>تمام شد</p>
<p>سر زہرا حقائق سے شہ مشرفین کا اب ہاتھ ساربان نے کا تا حسین کا</p>	

<p>۴۱ جیسا کہ پہلی سہولت کا نام ہے کھانے کا نام ہے جو کہ کھانے کے لئے کھانے کا نام ہے جو کہ کھانے کے لئے کھانے کا نام ہے جو کہ کھانے کے لئے</p>	<p>۴۲ جیسا کہ پہلی سہولت کا نام ہے کھانے کا نام ہے جو کہ کھانے کے لئے کھانے کا نام ہے جو کہ کھانے کے لئے کھانے کا نام ہے جو کہ کھانے کے لئے</p>
<p>۴۳ روئی اور ظالموں نے جفا بے شمار کی آخر چیبہ دیکھ کے موت اختیار کی</p>	<p>۴۴ دم رکھنے لگتا تھا اور سن کھول دیتی تھی سنکڑ صدائے شہر رسن بانہہ لیتی تھی</p>
<p>۴۵ گر آہ کی تو شہر کا آج خوش ہو اور چیبہ ہوئی تو لے پیر کی بانی دو گزشتہ عیش میں بکاری کر بانی کو گزشتہ آہ کی رہی با بانی کو</p>	<p>۴۶ قانون سے زخم زخمی از غم و ہوا مشکل سے بھتی بھتی تھی غم کی مبتلا آواز بندہ صفت سے نہد بانی سے کھلا نچا پست کر گل کی طرح سے جا</p>
<p>۴۷ سوئی جو آنسو پوچھ کے چشم پر آسے ہے ہے حسین کہ کے پھر آٹھ بیٹھی جو آسے</p>	<p>۴۸ جاری تھے آنسو آنکھوں سے اور خون کان سے پیدا تھا شور ہائے حسینا زبان سے</p>
<p>۴۹ دل میں آگ لگا تھا تو نہیں کھلا سینے میں جی بھری تھی گھبرا فریاد چھینا ہے کہ کہ کہ کہ کہ زبان بجا و آہا ہے وہ ہے وہ</p>	<p>۵۰ حرف درشت ظالموں نے ابر کر کہا ہمیں نے سن لیا کہ تو برا کہا اللہ سے صبر چھوڑی نہ تو چھا کہ کیا کہا سچا فالک کو ایسے اور باندھا کہا</p>
<p>۵۱ زینب پھوپھی چھپا لو کلیہ و ہر طکتا ہے جس کا بھائی دیکھو وہ خولی گھر طکتا ہے</p>	<p>۵۲ کیا کیا نہ خلق کلمے حقارت کے کہ گئی یہ کیسی سے دیکھ کے منہ سب کا رہ گئی</p>

<p>۱۷</p> <p>پھر کہے بولی آپ ہی جاہلیان کتبہ سیریس برابکن کمان عالم عدو زانہ بی خرف جهان کیا کسی وقت ہے پھر کلامان</p>	<p>۱۷</p> <p>اب کیا لیکمال نہیں زینین را اکبرین علی مغربین را رنج کو قید خانہ را کھر حسین را پتھوین بیان کر ز یوزین را</p>
<p>بیکس ہون کر دیا جو اسیر رسن مجھے ہے کون بعد مرگ جو دیگا کفن مجھے</p>	<p>دولت ہے کونسی جسے زندا میں کھوونگی رونا تھا جسکو رو چکی اب کس کو روونگی</p>
<p>۱۷</p> <p>اب میری موت الیسی کر کر غصہ مرتے ہی میرے قریب کتبہ ہو را جاتا ہے بجا براو کا ہے دو را خست کون راوان ہون تیرا تو با</p>	<p>۱۷</p> <p>کہہ تم ہو اور یہ بجا داناوان گرجی ہے زونا آرزو نہ ہون نشان وہ بولی سب بیگے سلاست پیمان جان کھا خاندن کر سے آہ میری جان</p>
<p>غل ہو سکینہ لے کے بلا سب کی مرگئی حیدر کی پوتی مشکین آسان کر گئی</p>	<p>وہ بولی کھل ہی جائیگا امان جو ہوئے گا بابا کی رونے والی کو کل کتبہ روئے گا</p>
<p>۱۷</p> <p>ماہی ہے پھر کیا جو حجت کین پین جانا بند کرنے کو جو قبر کی پین پھر ہے بازون دیکھ لے پین ایسے لڑیں اولیے پین</p>	<p>۱۷</p> <p>جسے تمھانے قید کا ایسے پین کا آئے کے زینور پھر پائی کا بچا کلا نہ طوق سے بجا دجانی کا حاکم نے سر دیا نہ شہر کر لائی کا</p>
<p>تکلیف تم نہ کرنا کہ حالت تغیر ہے مدفن وہیں ملے گا جہان کا نہیں ہے</p>	<p>عصہ کفن پینے میں اپنے بھی کیا رہا پوجیف سر پھو پھی کامری بے ردارہا</p>

<p>۱۹۱ تھکے لگے گودین لٹنی ہوا گھر زہر کھینچ کر تائب میں آؤ دین پد کر پڑے لو لمان میں ایک خون میں لیکن نہ ہاتھ جسم مبارک میں بیجا نہ</p>	<p>۱۹۲ دوا خری سلا کر جا کے با کلو اب تبت میں فاطمہ نے کیا اور تھیں طلب وہ بولی پھر لوگے نہ شائستہ عرب فرما حق کو دیا یوں خلیفہ بن کر</p>
<p>۱۹۳ شہر گ کٹی ہوئی یہ کرامت دکھاتی ہے بیہ صد اسکی نہ سکینہ کی آتی ہے</p>	<p>۱۹۴ عزت سے باب خلیفہ میں جگہ بلائے گا تن جائے گا تو سر سے لینے کو آئے گا</p>
<p>۱۹۵ بچان کر سکینہ کے شہ زان سکینہ کے لڑکی کہا وہ بابا جان سکینہ کے لڑکی کے کھانے ہو بیان سکینہ کے لڑکی کے کھانے ہو بیان</p>	<p>۱۹۶ پھر پھر اٹھوئے پھر پھر پھر پھر پھر پھر اٹھوئے پھر پھر پھر پھر پھر پھر اٹھوئے پھر پھر پھر پھر پھر پھر اٹھوئے پھر پھر پھر پھر</p>
<p>۱۹۷ کھلاؤ دنگی گلے کو میں ہاتھوں نے با کے سو ہاتھ بھی نظر نہیں آتے ہیں آپ کے</p>	<p>۱۹۸ یہ ہم ہیں اور بچے ہیں عیشین پڑے ہوئے اوسے کہا پد رگی ہمیں کھے کھڑے ہوئے</p>
<p>۱۹۹ شکستہ لال کو ہاتھ کیے میں نے سنا تھا زخم کو ہاتھ کیے جہاں جہاں آئے ہاتھ بھی دوزخ جہاں گر ایوان زخم سے شاہ برابوس</p>	<p>۲۰۰ ان نشان دن غلام آتی ہو دین کیا سب سے پہلے سوتی تھی تیرا جی چھینا ننگ کا خون نہ رہی تیرا نہیں ہوا کب سے پہلے اور تم نے ہاتھ میں جدا</p>
<p>۲۰۱ وعدے پہ سر دیا تھارتے بابا جان نے اسے پٹی ہاتھ کاٹ لیے سارا بان نے</p>	<p>۲۰۲ ہے ہے طبق نہ ارض و سما کے اٹ گئے سر تو کٹا تھا ہاتھ بھی بابا کے کٹ گئے</p>

<p>۲۷ کرتی ہوں آن وصیت آخر میں سو گوار امان چاکی ارج سے جانی ہوں تیرا کچھ بوسا کا تہ چھتے وہ چھپا ہونے تیار دنیا میں جب بلال مر ہوا ہیکار</p>	<p>۲۸ سنا کر حال ہو گیا سب نے باں کھولے سچوں نے کرد سکینہ پونے باں نیکو چاہے انقدر کہ لرا عن نون اجلال تو باطل سے چو کا تہیز یون بحصال</p>
<p>میری طہنہ سے فاتحہ سنے کا دیچو ہشتم کو حاضری مر سنے کی کچو</p>	<p>بولین جو اصین ہی یہ سب شور شین کا مان سے سکینہ مانگتی ہے سر حسین کا</p>
<p>۲۹ یکتے سچکا دیا پیش سر پر اور بولی ہی تو ناب تشکل کشا کا سر لے کر تو میری موتی کو سخی کو سہل کر ہرئی نہ کھڑے تین علی ہی کر پڑے</p>	<p>۳۰ سنا کر طہنت میں چھپا یا شکر کا سر بیٹی کے لینے کے لیے آیا سر پر رکھا گیا جو طہنت طلالی زمین پر سر لہری سکا اور طلالی سکینہ دور کر</p>
<p>سر کی جین پہ اپنی جین دھر کے رہ گئی گلہ بڑھا بلائین لین اور کے رہ گئی</p>	<p>حسرت سے باپ بھی نے باہم نگاہ کی سنے بھی رو کے آہ کی اسنے بھی آہ کی</p>
<p>۳۱ جب گل ہو جواغ حرم ملک میں بیچی سکینہ تہی یاد امام میں دلچسپ تہم تہی تہی دارالکلام میں نئے کے سلام کوئی دارالکلام میں</p>	<p>۳۲ سنا کر گھبرا کر کوئی پلاؤ زنجین آجی دین سے پانی کوئی پلاؤ جوان مر گیا سے پانی کوئی پلاؤ لینے کو یا اپنے تین نصرت کو میری پلاؤ اب ان کفن چکا اور سواری میں پلاؤ</p>
<p>دنیا میں داور سس تہ ملا داد خواہ کو جا کر نشان طمانچون کے دکھائے شاہ کو</p>	<p>قا سم بھی پیشوائی کو اکبر بھی آئے ہیں لودیکھو گھٹیوں سے افسر بھی آئے ہیں</p>

<p>۱۲۳ کی عاشق نے کی قصا گل کی حسین تو بایا نہ م ذرا باو نے بھنک بھی تو بایا نہ م ذرا جلائی صفتے جاؤں مجھے نے کی دنیا اپنی کی نہ میری تھی آہ کیا کیا</p>	<p>۱۲۴ ٹھوٹھ صانع کا وقت کچھ لاپرواہ بااثر سر ساروی ہوئیں نہ چھپا بھیا کرتے سے کھو کو دھانکے پہلوں پہ جا مان صدمے کیوں میں تہا آواز بولنا</p>
<p>۱۲۵ اصغر کو کچھ پیام بھی میں نے دیا نہیں تم چل بسین اور امان نے رخصت کیا نہیں</p>	<p>۱۲۶ ماتم سرا یہ گھر تھا ترے بن کرنے سے زندان سونا ہو گیا بی بی کے مرنے سے</p>
<p>۱۲۷ بابا بی بی ان کی لاری تھی آج کھول رانی ہون کر کے میری بی بی وہاں کھول مان نہ ہی کر دیکھ کہ ہر شان کھول نہ مان کیے کھلے سے نجاریاں کھول</p>	<p>۱۲۸ بیان کے بے بین نہ کر بلا نہیں بی بی کے تارا ٹھانے کے خاطر چھپا نہیں ناوار بیان آری بی بی میں روز آئیں ہر ایک فن کے واسطے ہر جہاں آئیں</p>
<p>۱۲۹ دادی کر ڈھینگی آؤ کی زھین شو اڑوں بی بی کا یہ پھٹا ہوا کرتا اتار دوں ۴</p>	<p>۱۳۰ امان کے پاس رہنے کی ایذا اٹھا چکین بی بی طمانچے شمر ستار کے بکھن چکین</p>
<p>۱۳۱ صنبر کی بھولی باتیں بٹنار مان کہ کھڑ کر کے لار بٹنار مان پیلے کائیں کہو کھاؤ بٹنار مان بابا جو جائے دیکھ بلاؤ بٹنار مان</p>	<p>۱۳۲ تہے جو مقام کہ مر سنا زونہ پر دہرا میں کیسے بھی تھی کہ کان کا چھوڑ دو کہم ہوا آئی سہرا ج سونپو جو دوسری ملقا اس درد لاطلاج کی بھجوتھی تھی کیا</p>
<p>۱۳۳ ماتم کے غلغلے ہیں نہ دیکھے جوش ہیں بی بی جواب خموش ہیں تو سب خموش ہیں</p>	<p>۱۳۴ آباد گود کی تھی مری خالی کرنے کو کیوں بی بی آج سوئین مرے پاس نے کو</p>

<p>۵۱۰</p> <p>دشمن تھی جو بی بی کو ملک میں لداہ پیارا اس سبب ان کا زیادہ ہوا تھا آہ کہتی تھی مجھ سے شام کو ہوا جاؤ گی تباہ باد نہ بچو آہا تھا لے لو رہیم شاہ</p>	<p>۵۱۰</p> <p>اب تک میں بیرونی پیدا اور یہ کہنا جا کر جو دم سے کہ لے آل مصطفیٰ حسن سے میرے انا کر عفت و حیا سا ان مجھ سے لیا کیسے دن کا</p>
<p>۵۱۱</p> <p>مجھ سے لہ فین بیٹی مری آہ چھٹ گئی ۷ بچی تھیں تم میں لٹ گئی دانش لٹ گئی ۷</p>	<p>۵۱۱</p> <p>پر دے میں شہ کے سوپ دو اس میکیزان کو دادی کی طرح دفن ہو پوتی بھی رات کو</p>
<p>۵۱۲</p> <p>اک جہان ہونے سے بابا کے حکیم مغرب سے اور تم سے بلیتا تھا میرا غم اب با امید ہو گئے و دل میں غم نعمتیدہ میرے کھ کی صلا تھی غم</p>	<p>۵۱۲</p> <p>آئے کئی ملازم حاکم سے حرم حاکم نے جو کہا تھا سنا یاد دیکھ قلم زینب بچاری آل رسول کے ساتھ بعیت ہمارے تھا اور میرے ساتھ</p>
<p>۵۱۳</p> <p>تقدیر کیسی ہو گئی مجھ خسروہ حال کی ۷ ششما ہے وہ گذ گئے تم چار سال کی ۷</p>	<p>۵۱۳</p> <p>عرصہ جو اسکے دفن میں ہو گا تو کیا ہوا بے گور باپ ہی تو ہے رن میں پڑا ہوا</p>
<p>۵۱۴</p> <p>ابو کے بن سکے حرم سے شہنشاہ سکر یہ نعل بیکار ازبیک شہنشاہ بھیا ایشہ کا سہمی اور انکو زمین قرار ہر تھی کہ باجے بی بی بونی شہنشاہ</p>	<p>۵۱۴</p> <p>لوہے کے کارہ کرتا ہی اب با بی جفا لاش آسکی دفن ہوا پوہ میں سے خاندان اچھ جاگتی غریب کی سب سے اٹھا کیا پولیسے شامیانہ زمین زمین ذرا</p>
<p>۵۱۵</p> <p>ایسی کیسی موت ہو گی زمانے میں ۷ سید اتی بے کفن ہے پڑی قید خانے میں ۷</p>	<p>۵۱۵</p> <p>خیرات کو نہ نعل نہ یا قوت چاہیے تھی سی قبر چھوٹا سا تابوت چاہیے</p>

<p>۵۳۴ اپنی دراصلتے تو سرنگے بن بول اور پانی کی بال کھلے روئی ہیں بول بین اور میں پتے و خشک نشاند بول سر بیان عرض کا ہے ان نزل</p>	<p>۵۳۳ اب تو اس کو تو تیری لکے ساتھ آیا ہے لوٹ میں جو ہارا تبرکات بھوادے میں سے علم شاہ نیکدات اور وہ روا کہ اور ہی ہئی ہرے تا ذات</p>
--	--

<p>پھرتی ہے گرد روح شہیدان کر بلا قبر اسکی صاف کرتا ہے ہمسان کر بلا</p>	<p>زندگان سے اپنے گھر جو سیکہ نہ روانہ ہو بس وہ روانہ کن ہو علم شامیسا نہ ہو</p>
--	---

<p>۵۳۵ اسطرح میں اسے کو کیا چلے حرم انڈیا سبیلے کے کھولے ہوئے ہیں حکم جب مقبر سے بن حکم کے ہو چکے ہیں حکم اور بن وہ مردہ انا حکم</p>	<p>۵۳۶ جب سپہ حکم کے حکم اسکا اسباب بننے بھی یا ایت پوئی پیا سادات میں دوبارہ قیامت پوئی پیا کفنا کے مردہ نھے سے تا ایت میں پیا</p>
--	---

<p>بالا سے قبر اہل حرم روانے شور سے آواز آئی بچے کے رونے کی گور سے</p>	<p>زنجیر بن ہنہ اہل حرم اٹھ کھڑے ہوئے میت کے گرد ان کے چھوٹے بڑے ہوئے</p>
---	--

<p>۵۳۷ جھک جھکے دیکھا بوند نے تو نظیر صغیر کو دین لے بن سرور ہوا صغیر سے ادنیٰ کو دین جو ہر کو رو لہا زینب نے لے کے مرے کو اپنے پیو پیا</p>	<p>۵۳۸ کہہ نہ کو ڈال کے باوت میں کہا بھینا وطن کو جانے ہو یا جو کہہ لیا رو کہ کیا ہی باکو کہ اسے ال مصطفیٰ بلا دو حادثہ یہ نہ یا جھ پو پیا</p>
---	--

<p>اپنی نشانی دستر زہر شکن سے لو لو بھائی جان اپنی امانت ہن سے لو</p>	<p>باہن پہ یا کہ پائنتی کو خاک اڑاتی ہی مان کس طرح سے پٹی کی میت اٹھاتی ہی</p>
--	---

<p>۱۴۱ بی بی کو بلا یا بھج کر بلا لائے یاد رکھو دون بھج دو در پھر لائے کیا ایک بھجے کو کے عزتین لائے بی بی کو کیا تم پھر لائے</p>	<p>۱۴۲ سوئی تھی زین پر دعا دعا کیا کچھ نہیں بچا دیا ہے بولوا جاو تراکھ کے پھر یہ کرمان شاربو سوئی ہو کیا کہ روئی ہو بی بی جاو</p>
<p>آئی تہا کہ قید کی مدت گذر چکی ۶ اب نخلصی ہے مرنا تھا جسکو وہ مر چکی ۶</p>	<p>اس قہر سے چھین کہ جہان سے چلی گئیں دادی کے پاس روٹھ کے مان سے چلی گئیں</p>
<p>۱۴۳ پیکے باؤ کر پڑی غش کے آج ادب کے دن نیت معصوم کر گیا باؤ کو بڑوں باؤ وہ دیکھی ہی گیا اپنی سوز تیر ہر سوز لایک بھلاسا</p>	<p>۱۴۴ بی بی کے بھولنے کی نیت پر خدا بی بی کے بھولنے نہ بی بی نہ کر گیا سونے کو یہ مقام بند کر گیا اب تو بھلا قرب نہیں کر گیا</p>
<p>بجلی قلع کی صبر کے خرمن پہ گر پڑی بزل کی طرح دوڑ کے مدفن پہ گر پڑی</p>	<p>پھر کیا کرونگی چھٹ کے جو تیر ب کو جاؤنگی آئی تہا سے فاطمہ میں روز آؤنگی</p>
<p>۱۴۵ بولی بی بی لپٹ کے لٹکے وہ اپنی ہر سب سے پیہری جا رہی کسی سے کہن میں کو لے کے نزل کے ہونے ہی جو ہے ہے پیہری تھی ہی کی بنیابی ہے</p>	<p>۱۴۶ ناگاہ آئے اس نے غصے سے یہ کہا اب تیر خانے کو چلو اسے آل مصطفا بنیں لکھنے سارا کہینے بھی بن لکھا زین بیکاری تیر کہہ کر گیا</p>
<p>مجھ سے نہ پوچھا تیر پہ سختے پچھا دیے کس یہ خاک میں سے ارمان ملا دیے</p>	<p>جانیں کہاں جو اس ہمارے بچا نہیں مرقد پہ فاتحہ بھی ابھی تو پڑھا نہیں</p>

<p>۱۰ خورشید کی مانند سے جیسا کہ تھی وہ آہ آہنہ زار سے زندہ ہونے سے آگاہ نشانے کو بھی کہہ کا کل میں منتہی آہ تھانہ زارہ نفس بد قدرت اللہ</p>	<p>۱۰ دوران جنان تخت کا پالیسے سے کتنے میں جلوہ در لیامان سے وہ بی بی جویں کی اس طرح کا لیکر جھج جھجے پانے کو بیسے کی ماور</p>
<p>جب کتا تھا کوئی یہ عجیب خصلت جو ہے آتی تھی صدا صاف یہ زہرا کی ہو ہے</p>	<p>کچھ اور بجز قدرت اللہ نہیں ہے سامان ہے شادی کا یہ زشاہ نہیں ہے</p>
<p>۱۱ گویا زور دار اسباب اکل طینتین قناعت تھی طبیعت تھیں کسے عین مشن عن خان و خلیل پارہ کی گھٹنے میں تھیں</p>	<p>۱۱ تخت آقا قریب بائیسے آیتا را قریب کو خاؤن منتظر نے اتارا کس بیار سے ابو ابو تھے کجا را رفت کا یہ کلمہ قناعت کا آیتا را</p>
<p>خلخال کی آواز سے شرم اد کو بڑی تھی عفت ہاں خخال کی جا پاؤں بڑی تھی</p>	<p>سراوس کا رکھا سینہ اقدس پہ اٹھا گے ہاتھوں سے بلائیں لین کیجے سے لگا گے</p>
<p>۱۲ کب تک وہ ہوئی تھی اس وقت تھا سیدار کیا تھی ہر خواب میں ہا عاتق نقاد بالائے زمین آیا تخت فالت اتار اس بی بی جو اور صفت عرش دار</p>	<p>۱۲ پھر زلف منبر سے ملا حد کا منبر تھا چھوٹا لگا امین شانے سے منبر بچھانے وہی شانے سے کیسے منبر آغاز لویہ تھا کولے وٹے منبر</p>
<p>وہ تخت سے یا بخت بلند اہل زمین کا خاؤن معظم ہے شرف عرش برین کا</p>	<p>اٹھا دین سال آہ جو اکبر نے فضائی تھی خاک و ٹھین گیسودن پر کرب و بلا کی</p>

<p>۱۳۷ فانی جو توئی فاطمہ علیہا کے وہ گیسو گلزارِ جنبت کی گیسو کی زیب دہ رو اور لڑکے جو گیسو کی زیب دہ رو بڑی گیسو کی زیب دہ رو</p>	<p>۱۳۶ گداہی کی غیبی گیسو کی زیب دہ رو مکن بین بان غیر کو سیدنے سے گلکارا بانو سے ایک سبب تو نے بنانا تھا حیدر صفدر کی بوجھو بنانا</p>
<p>۱۳۸ بے کو فیون نے بغض شہنشاہِ زمیں سے باندھا تھا اٹھین بازو و نگو کے رسکن</p>	<p>۱۳۷ طالع ترے بیدار ہیں گو خواب میں تو ہر تو صاحبِ مہراج کی دانش ہو ہے</p>
<p>۱۳۹ حیران ہوئی عواہین با تو توئی اظہار نہ بچم اٹھان نزل آپ کی ہر حرکت غفا یہاں سب مبارک ہر ذرا ایسے اظہار کیا سب مبارک ہر ذرا ایسے اظہار</p>	<p>۱۳۸ کافی تیرے ہر تیرے گود لیت عشقا پڑنا تیرے ہر تیرے تیرے جو دریا ہر تیرے ہر تیرے اب تیرے تیرے اسے صفا انصاف انصاف</p>
<p>۱۴۰ شانہ بھی کیا زلفون میں شادی و فرح سے مجھ پر شفقت آپ نے کی مان کی طرح سے</p>	<p>۱۳۹ پانی ہے جہان ہر تیرے زہرا کے وہ سب سے قطرہ نہ بلا سبب پیمبر کو غضب سے</p>
<p>۱۴۱ وہ یونین تیرے بنانا میں معلوم وہ تیرے فضائل میں ہر تیرے معلوم تو زور سے ظلم سے میں اور ظلم زوال تیرے ہونے امام اطوار معلوم</p>	<p>۱۴۰ غمِ خوابین ہر تیرے با تو ہو گیا نام تیرے تیرے تیرے تیرے زہرا نے کہا ہر تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۱۴۲ میں فاطمہ ہوں اور مرا باپ ہی ہے تو زینت پہلوئے حسین بن علی ہے</p>	<p>۱۴۱ ہر چند سب اولاد علی نیک ہے با تو بر ساری حدائی میں حسین ایک ہے با تو</p>

<p>۱۹ گوئی کہ تو سوز ہر اک جا بقین ہی سہا سہاں نے کھنکھن تو جا ہے جہاں پوچھو ہے جا پوچھو ہے پوچھو ہے پوچھو ہے</p>	<p>۲۰ یہ ذکر تھا بیدار جو با لوبہ بی ناگاہ کچھانہ وہ بی بی بوزہ تخت خاک چاہ رو کر ہی کہتی تھی میں کیوں جو کون آج ان کچھ ہے کہ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>ہے سبط نبی اور دل و جان نبی ہے شہزادہ جبریل ہے فرزند عیسیٰ ہے</p>	<p>اس خواب کی امید پہ سویا ہی کر دنگی پر عالم رویا میں رو یا ہی کر دنگی</p>
<p>۲۱ ہر قدر تھی تیرا وہ او کو ملا ہی خفا ایشیت دست و ایش و سہی نظموں ہی در وہی شاہ شہلا ہے مقبول جفا ہوئی توج تھامے</p>	<p>۲۲ اے کچھو کچھو کچھو کچھو کچھو کچھو اور دین جو تھیں وہ کچھو کچھو کچھو نرا وہ کچھو کچھو کچھو کچھو کچھو کچھو کچھو کچھو کچھو کچھو کچھو</p>
<p>ایسا کوئی ذی رتبہ نہ دیکھانہ سنا ہے ایسے میں آدم کی ہو گانہ ہوا ہے</p>	<p>سینہ تھا ورق اور ہر انگشت قلم تھی اور شام و سحر نام شہدین کی رقم تھی</p>
<p>۲۳ دانی و صفائی میں نہ سزا ہے محتاج تیرے کھانے میں کچھو کچھو ہر شہ پاناما کی ہے وہ باب کا درنا سزا ہے جو تیرے میں تیری جاؤں نہ را</p>	<p>۲۴ آخر آئی نہ وہ تیرے کسان جو گنہگار کہ کچھو کچھو کچھو کچھو کچھو کچھو سنی کہ تم کچھو کچھو کچھو کچھو کچھو باز بھی گری باؤں تیرے اور دین کی گویا</p>
<p>پیشے کی مرے خشک غذا نمان جوین ہے یہ کبھی ہے کبھی اور کبھی یہ کبھی نہیں ہے</p>	<p>طاقت نہیں اعضا میں کہ جو اٹھ کر کھڑی ہوں میں وقت شہدین میں بیمار پڑی ہوں</p>

<p>۵۱۴ نے خاطر لڑائی کے لئے زور دیا اور کچھ ہاتھ اپنا کر لیا اور کچھ اور کچھ ختمان کر دیا کل یہ کر دیا اور کچھ کئی فغان و غم میں کر دیا اور کچھ</p>	<p>۵۱۳ لڑنے کے لئے کہا گیا اور اسے درود کی تہیہ ہونے سے پہلے عرض کرنا ظاہر ہے کہ یہ اس وقت ہجران کے وقت میں ہی کیا گیا فرمایا یہ تہیہ لڑنے کے لئے ہے اور یہ تہیہ</p>
<p>جز نام حسین اور کوئی یاد نہیں ہے فریاد کہ اب طاقت فرما زمین ہے</p>	<p>نظارہ پیشیر بھی خوشنودی رہے منظور کر اسلام تو حاصل ابھی سے ہے</p>
<p>۵۱۵ نام اپنے گھر کو شہ کا لگا دیا اور بن نام لگا دیا یہ نشان کچھ نہیں آیا یہ نام لگا دیا اور ہر ایک وقت میں آیا سو باہر میں رہے ہوئی سو باہر لایا</p>	<p>۵۱۴ باؤں جان بونی اس وقت سلمان کچھ نہیں ہے حجاب کچھ کیا اللہ کے ہجران تاکہ قضا اور قدر کو پورا فرمان مان اب سے پیشیر کی دکھلا دے نشان</p>
<p>تعمیرت میں غمزدہ نام مشہورین ہے آنکھوں کی تسلی کو مگر کچھ بھی نہیں ہے</p>	<p>گو حسن ہے اس وقت سے سوا ابن علی کا دکھلا دے غریبی کہ یہ حصہ ہے اسی کا</p>
<p>۵۱۶ یہ گھر کی کسی کی کچھ کیا بیدار اس وقت میں کئی کئی کئی کئی کئی یہ گھر کی کسی کی کچھ کیا بیدار اس وقت میں کئی کئی کئی کئی کئی</p>	<p>۵۱۵ بان تو دین باؤں کے غمزدہ تہیہ ہمارا کچھ تو دین باؤں کے غمزدہ تہیہ ہمارا ہونے سے پہلے اس وقت میں کئی کئی کئی دکھا دے غمزدہ تہیہ ہمارا</p>
<p>کچھ اور بھی کیوں خاموشی یاد بھلا دی سفر سے مجھے درد دیا اور نہ وہ ادھی</p>	<p>قامت تو ہے وہ جسے لئے صل علا ہے پر سانچے میں مظلومی وغریب کے ڈھلا ہے</p>

<p>۱۳۱ آنکھوں سے عیان ہو کر آج جس سے چینی درکری ہے نودار گلزار حجاز جن پر فدا وہ گل رشا زلفین شب موعج حسین طلع اوزار</p>	<p>۱۳۰ باہر سے تو شکل نہیں مظلوم کو دیکھنا نیدار تھی گر روز زیادہ ہوئی شدیداً پیاسا خستہ کار عشق کا نغمہ کیا ایسا جو ہو گئی اس قوت کا درجہ بیخوش</p>
<p>۱۳۲ قامت سے ہویدا ہے جو عالی جسی ہے یہ قد شجر شجرہ عالی نسبی ہے</p>	<p>۱۳۱ پایا شد والا کو نہ پھر خیر لہسا کو اٹھ اٹھ کے لگی ڈھونڈتے نقش کف پا کو</p>
<p>۱۳۳ قفل مخزن عجاز در کرامت کھولے گئے جو کب وہ بغیر حادث کیسے تھے کہ شیرازہ اجڑے زینت آج کی بڑائی تھی وہی کرامت</p>	<p>۱۳۲ پوشیدہ رہا مصحف اعجاز کا آریا پھر کیا بولتے سر فرس گر آریا کہ آہ کی ایسی کہ زینت بھی بلایا</p>
<p>۱۳۴ حقی اور کو غرض عقدہ کشائی جہان سے موجود تھے بندھنے کے لئے چوہنسان سے</p>	<p>۱۳۳ یہ دو ناقابس اور نام حسین ابن علی تھا سچ یہی ذکر یہی درد یہی تھا</p>
<p>۱۳۵ کتب از خدا سینہ شہید لوح کلام کی بے قرآن بن زفیہ نشوونما کی جیسے اقامت دم کی جلالت کی یہ گویا تھا گلوبی نہ کی</p>	<p>۱۳۴ بندہ بچھین کر تھی تھی بے سہرا دن رات سی شکل سے تھی قافلہ آگاہ گر ایک میں آتا تھا کوئی قافلہ آگاہ کہ تھی کہ تھی نہ دراجا و سہرا</p>
<p>۱۳۶ پانی کا نہ شربت کا نہ ہوں شیر کا مشتاق میں پیاس کا مشتاق ہوں شمشیر کا مشتاق</p>	<p>۱۳۵ دریافت کرو دل مرا نا شاد و حزن ہے اس قافلے میں یوسف زہرا تو نہیں ہے</p>

<p>۱۱۴ سب بڑے بڑے کی تھیں اور خاؤنیر پیام پر جس شخص کا کھینچے نفس فراموشی سے فاطمہ کا لالہ پر شہ پر سادہ ادبی کوڑے سے اب کی سب پر</p>	<p>۱۱۳ میں آہ کی تھی ہوں ہر کسے مانو خط لکھے کہ نہ بکارتھیں بھیب سے بانو شہزادی میں گوڑوں میں چھوڑی ہے بانو سب سے بادل سے چلائی ہے چھانو</p>
<p>گو خلق میں اب یوسف یعقوب نہیں ہے ایسا بھی خدا کا کوئی محبوب نہیں ہے</p>	<p>خود نکون بھین ڈھوڑھنے کو تصدیہ ایسے زہرا کی ہو ہونے کا پر محسوس ادب ہے</p>
<p>۱۱۵ خوشبو تو تھا عیان مچھنے گام تو نہیں خوشی رائے کے وہ تا کام بیانشہ داری ہوئی جاتی تھی لب لب کچھ نیکوئی کرتی تھی چھٹی ہی بیام</p>	<p>۱۱۴ بیانشہ نبوت اور امت کا تصدق محبوب خدا شاہ ولایت کا تصدق محتاجی خالون قیامت کا تصدق چشم کرم و مہر و محبت کا تصدق</p>
<p>آگاہ نہ تھی شبکو جھینے سے پلاک کے تا صبح گنا کرتی تھی تار و نگو فلک کے</p>	<p>کچھ ایسا سبب کیجے ہم اپنی دعا سے آسٹھین ملوں جا کر قدم آل عبا سے</p>
<p>۱۱۶ ہوتی تھی خیال و اللہ کہ آقا آگے تھی میں بیدین بچہ پیر تھانیا اب کے تشرف نہ لائیکہ سب کیا ہر شے ہے ایک کیادین بھی اپنا</p>	<p>۱۱۵ کیا عقدہ کشا ہی فاطمہ کا نام باگاہ آن میں گیانت کر اسلام اور کر کے صنایہ عجم کو نہ جو مصام پھر مکی آغا کر تھاج کا انجام</p>
<p>ان سچ ہے نہیں قابل لطف سے دین ہوں شہزادی ہوں بیشک میں نبی زادی نہیں ہوں</p>	<p>بانو کے محل میں بھی عجب لوٹ پڑی تھی در بند کے جسے کاجیران کھڑی تھی</p>

<p>۵۲۷ زہرا سے جو بن با اٹھانا حضرت زین اس کے کھینے کا وہ تھا اور دینے کے ذیشان کوئی تھی علی سے مری شکل کو آستان آتی تھی صدقہ اطہر سے بی بی کربان</p>	<p>۵۲۶ اقصیٰ کربیت سے فانی ہوئے مندر نے طوق سلاسل کیا ابو کو گرفتار رکھیں زینبا سے کہ کیا اسوار پہنچے جو ہوئی قیدی تھے قیدی سے آزاد</p>
<p>۵۲۸ اللہ سے اعجاز حسین ابن علی کا بانو کیرت ہاتھ نہ اٹھتا تھا کسی کا</p>	<p>آخر کی اسیری تو قیامت تھی بلا تھی ناقہ پہ نہ ہو دوج تھے نہ پردے کو رد تھی</p>
<p>۵۲۹ بانو نے زمین آپ ہی زیور دیا سارا اور انکو دینے بھی نہ اس بی بی کو لٹا اپنے کہ یہ نہ زادی ہو صاحب سوار کا نہ کیا اس میں لادوں نے کیا</p>	<p>۵۲۷ ازوی کہ نہیں تھیں چارو باجم بی بی نظر کرنی تھیں مگر بصدغم بانو نے کہا شکر اسلام سے اور ہم جو بندے ہیں یہ خان کوین سو ہم</p>
<p>۵۳۰ وہ کیا کلمہ گو تھے رسول عربی کے لڑھا تھا اسی بانو کو خیمے میں بنی کے</p>	<p>یا تو یہ چلین ہاتھ کھلے ساتھ ہمارے گر یہ نہیں تو باندہ دو دم ہاتھ ہمارے</p>
<p>۵۳۱ اسلام میں زکا بھی سب تھا سطور کس کے سب سے سب کو رعایت ہوئی منظور زہرا کی ہو کر بلالین تھی یہ نہ ہوا نہ ہر تھا حسین در سیر عابد نہ خواہ</p>	<p>۵۲۸ ہزارے زکا کی کسی کو بھی ہوا بانو کی تیرے سب سے کھول دے ات ان کے لطف سے کہہ اپنے خوش ذات کھا دینے ہاتھ اپنی تیر دن بھی ہوا</p>
<p>۵۳۲ کچھ شکر کو فر کو نبی کا نہ ادب تھا زیور کے لیے نیزے لگاتے تھے غصہ تھا</p>	<p>بیتاب ہوئی ہونٹیں کیا دلخ و سخن سے کراہ سکی نہ جو بندھی ہوں گی رسن سے</p>

<p>۵۹ دیندار اور سیرت کو لیے ختم و فوٹو درج ہونے سے پہلے میں نے قطعاً مجھ سے اس پرانے عہد کو یاد دلایا تھا جس میں اب اسے جو ایک بہتر عالم</p>	<p>۵۸ حاضر تھے فیضانِ علم کی تقریر پڑھنا نہایت عمدہ کی گئی تھی اس کے بعد حکم ہوا اور اسے اپنے اس کے بعد حکم ہوا اور اسے اپنے</p>
<p>سب عورتیں انصار و مہاجر کی دین تھیں حلقہ کے باوجود کئی عورتیں تھیں</p>	<p>اس بات میں کمزور ہر ایک ہم قوی تھا حاضر نہ وہاں بابِ علوم نبوی تھا</p>
<p>۵۵ بانو نے عجب سے تعان کیا میں نے ہر قسم کی سبکی سے سبھی کو یاد کیا ہے کہ میں نے ان سے کتنی کئی</p>	<p>۵۶ اس علم کو ہونا تاکہ کہ جاؤ کہ جس کی بہو اس کی سبکی سے یاد کیا ہے کہ میں نے ان سے کتنی کئی</p>
<p>بجس یہ نبی کی یہ میں سے ہے نبی کا یان بھی نہیں دیدار حسین ابن علی کا</p>	<p>مردہ بھی مری خاطر کہ شب کو ادھکا ہو بلوے میں ہوا دسکی ہے کب یہ روا ہے</p>
<p>۵۷ حاکم زادہ کو کیا دیکھنے کے خاک تب بولی زبان مجھ سے یہ وہ خاک کہ کالے تختے کا اور وہ خاک کہ میں نے اپنے ہاتھ سے کیا خاک</p>	<p>۵۸ حسین در علم کی جو در آیا حاکم نے کہا اب اس کی تقریر سے آیا کہ کالے تختے کا اور وہ خاک کہ میں نے اپنے ہاتھ سے کیا خاک</p>
<p>ناخروں سے سامنا ہے پردہ نشین کا زندہ مجھے پیوند کرے کوئی زمین کا</p>	<p>ہم کو تو ہدایت سے سرد کار ہو بی بی اب عقد کی اپنے تو ہی مختار ہے بی بی</p>

<p>۵۶۱ یونانی شیرین سخن کتابت و اشعار یونانی شیرین سخن کتابت و اشعار کھا کے کھینچنے کے بعد حضرت سجاد سیرت میں سوا سب کو کیا ہے آزاد</p>	<p>۵۶۲ بازو نے سجاد کے کلام شہرا را شیرین سپر از این سخن صدق و دینار اور اپنے پیچھے کا دیا خلعت نذر تار اپنے بن جو بقا حلقہ حیات کے گرا تبار</p>
<p>مشہور ہے شیرین سخن شاہ ہر کی شیرین کی بھی اک دن لب شیرین سے ثنا کی</p>	<p>فرمایا کہ اب خوف جہنم کا بھی کیا ہے آزاد تھے مالک جنہ کے کیا ہے</p>
<p>۵۶۳ بابو نے سوار اور ابان شیرین کو سزا کی خود زید و بلبل بنجا یا اسے اپنا پیش نشہ دین کے لئے پوئی کہ آقا موجود ہے شیرین اور سے بن تھیں</p>	<p>۵۶۴ حضرت نے کہا اور بیان آزاد میں رہی باد اور نہیں کیوں ہے: علوت بیسے بھارا وہ بولیں برفوں میں آگے واری وہ اور بیان تھیں میری آوری ہو</p>
<p>جیسے مری طاعت میں اسے عذر نہیں ہے بازو بھی یوہین دل سے کینز نشہ دین ہے</p>	<p>ان سب کو ہر ہر دھرتی کسری لے گیا ہے آزاد اسے دلبر زہرا لے گیا ہے</p>
<p>۵۶۴ پیش نشہ منظم ہے جاری اور سے آسودہ کھنے لگے گرو کو جھکا کر نشہ منظم نم زنیب و کفتم کی ہو زینت بیلو تھیں ہے بدیہہ کو گرو کا سر</p>	<p>۵۶۶ اقتضیٰ کہ شیرین جو بولی جلتے پیار پھر زنیب کے ساتھ آئی حضور شہرا را اور اپنے لگی تھر کو جھکا کر وہ دعا داد نہے کیا کیوں تھی جو جلد کر لڑھار</p>
<p>سننے دیا اور مننے لیا اسکو خوشی سے آزاد رہ حق میں کیا اسکو خوشی سے</p>	<p>غیر وہ پر کرم کرتا ہوں اپنوں کو میں پہلے جو مانگنا ہو مانگ لے جو کہنا ہو کہہ لے</p>

۵۶
 شیرین گمان شوق بانہ مجھے جانا
 ہر غرض جی دل سے نہ ڈھونڈو جیو جھلانا
 اور باہین کر کے مجھے پہلے بلانا
 جسے کہا گئے تھے تیرا جیو پورا نا

۵۷
 کتا ہی لڑوی گھر اس بلان کا
 باہین رہ دوں میں سر عجیب تھا
 دیکھتے وہ قریب تھا سر کوہ چربیا
 غائب ہوئی کاوان مسکن ادا

۵۸
 بدنام بھی اگر یاں کین جائیے شیرین
 اک وز ترے گھر میں ضرور آئیے شیرین

۵۹
 تورت کا حافظ تھا عزیز اس کا لقب تھا
 وہ قریب جو تھا اسکے قلم و مین وہ سب تھا

۶۰
 شیرین گمان کب تک کہ میں تیرا
 ہر کھون پیری تیرے قدم لے کر تیرا
 نہ سے کہا چھ دن کی زمین تیرا
 قریب ضرور آئے تیرا ہو گیا جانا

۶۱
 تیرا شیرین گمان بوا غواں بیاہ گاہ
 آئے ہیں جی بوی عیان بھی ہیں ہمراہ
 کتنے ہیں کلیم کے گاہ وہ آگاہ
 ہر دین عین کین تیری والدہ

۶۲
 کچھ آل نبی ہدیہ و تحفہ ترا لین گے
 اور ہم تجھے کھانے کی بھی تکلیف نہینگے

۶۳
 موسیٰ نے عیان او سپہ رہ دین خدا کی
 اور دولت اسلام محمد نے عطا کی

۶۴
 شیرین گمان نے کہا لے فاطمہ سے کیا
 فرمایا نہیں اور کیا وہ وقت ہی آیا
 اب نہ بھولو چھ خدا کو تجھے سو گیا
 نصرت ہوئی شیرین گمان کی ہر جا

۶۵
 ہر غور بین اس چھوٹے گویا
 آئی ہے شیرین گمان فاطمہ زہرا
 بوجھ و طلب اسکے دل نے کسے جا
 شیرین سے تر اعتقاد ہو گیا

۶۶
 رستے میں قلق تھا سخن شاہ ام سے
 شیرین کو حیات اپنی غرض تلخ تھی غم سے

۶۷
 تھکو خط آزادی دوزخ دیا ہن سے
 اور اسکو بھی آزاد کیا شاہ ام نے

۵۴
 بلا بے غزیرے شرف آدم و نوا
 یہ آپکا ارتقا کی دلیل سے پتہ چلا
 دیدار حسین ابن علی کی تھی
 فرمایا یہ کھڑے ہو کر دیکھو

۵۵
 جو اپنے غم میں کھنکھاتا تو ہرگز نہیں
 اب اس کی گھبراہٹ میں پھر ان کو دوزخ
 اور کربلا کی شہادت پر وہ غمخوار شدین
 تھے جن کی خاطر جبرائیل سے دوزخ میں

پتھر کا سراہیگا یا ان اور سرم بھی
 نہ ہر ابھی حسن بھی اسدا شہر بھی ہم بھی

بجگو بھی قلع سے ترے اندوہ دلی ہے
 کیا کچھ خبر بہرے کرا قاک کی ملی ہے

۵۶
 ہم عقدا صبح سے تا گشتہ خاور
 بان گھر سے کیا ہے کو شیرین باہر
 اور بعد تک اپنے گھر آ جاوے کیا
 نقیضین شیرین بچان اور عدہ سزا

۵۷
 وہ دلاضرا جھوٹے بچے کی نمانہ
 مسلم کوئی بجائی نہیں فاطمہ کا ہے
 بااگیا وہ نے میں نے اور پڑا ہے
 نہ پیر بھی ان متصل کرے بلایا ہے

بسن دین زلف و رخ سلطان عرب کی
 شب صبح کی اور صبح اسی یا دین شب کی

کونے سے بھی اور شام سے بھی فوج چلی ہے
 منظور تباہی حسین ابن علی سے

۵۸
 تو ہر سے ہمیشہ کیا کرتی تھی تھری
 لپٹے اور صاحب خبر آ رہے تھری
 افسردہ کے جلے رانا اور حسین تقوی
 کرتے عشرت میں تیرے صاحب بکلیج

۵۹
 یہ شہنشاہی دی ہی رخ شیرین چھائی
 پھر بونج خبر پڑی حسین نے اور انی
 تیرے سپرے رست نہیں کر کے کی برائی
 اور کسی قرار تک تو ارف سے خدائی

تو دیکھ چکا خواب میں تصویر نبی کو
 اب دیکھو ہم شکل رسول عربی کو

کلمہ پڑھیں گے دم بھی محبت کا پھر سنے
 اور خون بھی احمد کے نواسے کا کرینگے

۱۷۵
 یوں کہو کہ تکیں گبول کوڑائی
 اکدن خبر کی عورت ہر سائے لائی
 تھیں پوچھ پوچھ کی امت نے دیا
 ہوں گی وہم اور وہی

۱۷۶
 بی بی تو ظالمینوں کو کہتے تھے
 زنیب کی اور چین کی کھوپڑی لائے
 اور نیت تیلواری کے مضے بھی لگائے
 اور دست بجاؤ شکر و سپاہ بگھائے

دیر یا کو تو سب ظالموں نے چھین لیا ہے
 پانی پسر فاطمہ پر بند کیا ہے

جس پر تھے بہت پیار حسین ابن علی کے
 نیلے ہوئے زحار طماچون سے اوسے کے

۱۷۷
 حسین اگر ندرتی تھیں ان خبرین
 ابن کریم بلائیں تھے گرفتار بلائیں
 جس لڑنے کے اور دینے کے نہ گمراہ
 گرفتار تھا پانی کا گھنے زعفران گراہ

۱۷۸
 اسوار کیا اونٹ پر نشتر دین کو
 نقل میں دکھایا ہے گویا بونہ کو
 روم نے بیابھائی کے لائے ہیں کو

آفت کا ہر اکٹن تھا ہر اک ظلم کی شب تھی
 سب لائیں تو یقین پر شب شہر غضب تھی

خاقان نے جسے عمدہ امامت کا دیا تھا
 اعدا نے شتر بان او سے لادڑوں کا کیا تھا

۱۷۹
 ہر وقت غائب رہا از کرب تری سہا
 دین کو تو سب لٹ گئی نہ ہر سہا
 یا حضرت زینت سپہ نام نے باہنی
 بارے کے تھے تھیں پوری شہر باہنی

۱۸۰
 بی بی صاحبہ کوئی ہو بیگنا نہ ہو
 ایک عمدہ تھا زینت اور ایک حق تھا
 نہ کہیے وہاں نے کیا وعدہ عفا
 بن باہن چلے جا تب شیرین بولا

بس عصر کے تو وقت کٹا شہر دین کا
 اور شام تک لٹ گیا سب گھر شہر دین کا

لا شاکھا کہیں ہاتھ کہیں باؤن کہیں تھے
 لیکن قدم نیزہ سے راہی شہر دین تھے

<p>۵۱۵ قتل من ظلم کا جلال تھا جو بی عیب تھا خروج اسے کیا تھا ایک ایک طلبکار خاص تھا تھا اسے میں عرض کیا جو خون تھا</p>	<p>۵۱۴ اس کی بی بی نے کھپو کی ہوتی تیرے پیر میں ہاؤ کو یو یو ای ہوتی نے خلق نہ خاطر نہ ذرا خ نہ درارت کیا اس میں تیرے سزاوار اوقات</p>
<p>۵۱۶ بستی میں وہ لیکر نہ آئے تھے حرم کو تاشیعہ نہ لیجا میں اونہیں مالکے ہم کو</p>	<p>۵۱۵ بانو کی بھئی عزت دو قہر نہیں ہے بان بیج ہے وہ بیوہ ہوئی تیر نہیں ہے</p>
<p>۵۱۷ شہ پانہ میں فوج وہ ان سے تضرار جب قلمے پیر میں کی عمارت تھی لارا گن گن کے قافلہ بیرون کو اوتارا اور حفاظت پر وہ لنگر پور لارا</p>	<p>۵۱۶ تیرے آٹھ اور جواک فہم کو کھایا اور جواک بضمیوں تمام کو کھایا وہ بلا بی جواک کھنے لگا کتنے تھے بی اوٹھ کر لڑا سا لارا</p>
<p>۵۱۸ نو کو نہ سنانوں کے تو سر تھے شہد کے بیرون کے تلے سر تھے کھلے آل عجب کے</p>	<p>۵۱۷ سب کب نہ قلمہ مراد و تا ہے بھائی اور چین سے اس رات کو تو سوتا ہی بھائی</p>
<p>۵۱۹ تیرے بی بی جی جی جی جی جی جی یا چیرت تیرے قلمہ سے اک لڑے پیرا آہی تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے چہ شہد کہ بان دشت لارا کو پیرا</p>	<p>۵۱۸ یہ کتنے قلمہ آہ لڑا لڑا کھیا لادنے سے ان شخص سر قافلہ ٹھیا پوچھا کہ کدھر قافلہ سالار سے پیرا جاہ نے اشارہ کیا پوچھا پیرا</p>
<p>۵۲۰ بان قدیو اس کشتہ شمشیر کو روڈ مظلوم کو روڈ مرے شمشیر کو روڈ</p>	<p>۵۱۹ سر زلف بندھانیز سے جو خون میں تر ہے ہم قیدیوں کے قافلہ سالار کا ہے پیرا</p>

<p>۵۹۴ اقرا کے بعد آج اپنے تئیں قربان لکھنا لازماً لکھائیں گے کہ مگر مٹی کے گمان آنا تھیں منظر تھا ان کے سر سلطان کہانے کے عوض بس کون بائیں کامیان</p>	<p>۵۹۱ انہ کے کما چھ نام تیرے کہ شیر یار کے سر تیرے پیر کے لب تقوی شیرین تیری زور جو ہے فنا تویر کر اس حسین آیا ہو کسین درگیر</p>
<p>کیوں حاضری آقا میں تر سے مرے کی لاؤں دعوت میں ہی تیرے تمیوں کو کھلاؤں</p>	<p>ہستی نے نہ آست نے نہ دنیا نے وفا کی پر وعدے پر جسے تم سے آقائے وفا کی</p>
<p>۵۹۵ کے سمت گئی جان کس کوئی پھر نہیں آئے کسی کی وہ پرتی ادبیلے منی عالم کے تیرے یہ جوق رک چھوٹا سا سر تیرے سے جو کوئی تہی رک اور کی ہے تیرے سے جو کوئی تہی</p>	<p>۵۹۲ تیرے کو اور آقا کمان ٹھنیا گھر کا نہ پھری کے بچھے وہ چلی تھی کیا جانی کہ صبر ان سے جان سے آقا حاضر جو یہ پڑھی مسکے پیر مولانا</p>
<p>جو ناک و گھٹی زہر بار پھر کھکے زبان سے وہ کہتی ہے لاؤں ترے بابا کو کمان سے</p>	<p>لکنت جو زبان کرتی ہو کیا نشہ وہاں ہو آقا مہر امری نسیم کسان ہو</p>
<p>۵۹۶ چاہا بھی شیرین نہ چاہی کیا نہ لاکے تیرے منہ کے کراؤ کراؤ ! انھیں خالوں قیامت کی بود انہ کے کراؤ بھی بھول گئی بو</p>	<p>۵۹۳ تیرے نظر آیا سر سید بار ادبیلے منی کھڑی کھڑی کنی بار جانی کہ ہے باخدا اور بلالین کھڑا خلفا حرم خستار</p>
<p>بالوین وہی ہوں پہ وہ عزت نہیں اسے قیدی تو مرانا نام ہوا اور یہ وہ لقب ہے</p>	<p>شیرین سے کیا وعدہ وفا آئے ہے مگر اب گھر میں بھی میرے چلو نیز لیے اوڑھ کر</p>

<p>۵۹۷ اکدن تھانہ لہے ہوا بنی بنایا اکدن کہ زور لیا کہی نہ بنجایا سرا لہے پیر سے رکھا تیر جیسا سرا پائے بر وقت مہی بی بی پر آیا</p>	<p>۵۹۶ تیرے گنہگار کی تیرے تیرے تیرے گنہگار کی تیرے تیرے تیرے گنہگار کی تیرے تیرے تیرے گنہگار کی تیرے تیرے</p>
<p>یا تو وہ چشم دولت دزر لٹتا ہوتا اور پر یا ایسی ہو محتاج کہ چادر نہیں سر پر</p>	<p>فریاد شہ کرب و بلائی گئے مارے یہ شرم ہے بین جیتی ہوں بھائی گئے مانے</p>
<p>۵۹۸ بھڑولی کیلینے کہ صوبہ تیرے جاؤں نہزادی کے گھر چلو تیرے جاؤں بدون پیٹھا کہ تیرا کہ نہ بنجائوں وہ بولی کہ کیا حال ہے پائے جاؤں</p>	<p>۵۹۷ بانجائی کا لاشہ آئے ہوا با بال دیکھا لاشے بن اور خراب کیا جا بال دم اور کسے از او پے سے دون کی بال اور لاشہ کہ چھٹی بن کی بال</p>
<p>پوشیدہ پھٹے کرتے سے میرا تو یہ تن ہے بھائی چھہ نہیںے کا تو محتاج کفن ہے</p>	<p>کافر کے لیے بھی تھا مقام او سپہ ترس کا مارا سے اُمتے پر اٹھا رابر س کا</p>
<p>۵۹۹ تیرے گنہگار کی تیرے تیرے تیرے گنہگار کی تیرے تیرے تیرے گنہگار کی تیرے تیرے تیرے گنہگار کی تیرے تیرے</p>	<p>۵۹۸ تیرے گنہگار کی تیرے تیرے تیرے گنہگار کی تیرے تیرے تیرے گنہگار کی تیرے تیرے تیرے گنہگار کی تیرے تیرے</p>
<p>خیرین نے کہا اون کے میں صد فہ کہان میں بانو نے کہا دیکھ کے تجکو وہ نہسان میں</p>	<p>اک شب تو بھلا تو صہ کروں شاہ اکم پر زہرا کی صدا آئی یہ احسان ہے ہم پر</p>

<p>۱۰۲ شہزاد بلال ایسیر کے دربار فقیر سے مل گیا جسے بھیجی صرف دینار وہ دیکھ کر کہ پھر لوہی وہ ناچار اپنے ہاتھ سے قفل اکٹ کی تونین طلب کیا</p>	<p>۱۰۱ تمام اہمان ہوا سپہ آریہ اور طور پر بھیجے روکی دعوت کے بناؤ کالی کفتی لائے بھیجے جلد پنجاب اس اور پیکو اقا کاغزا دار بناؤ</p>
<p>۱۰۳ راضی غم سے ہوا کے یہ تقویٰ شہزاد کے چلی عاشق شہزاد شہزاد کا سر پہ حرم صاحبہ کی تھپی وہاں جو ہوئی گھڑن کی تھی تقویٰ</p>	<p>۱۰۰ ایک شہک لیے آسیر شاہ شہزاد سے جانے کی سے گھڑن اسیر و نکور رضا سے</p>
<p>۱۰۴ شہزاد نے کہا کہ کیا دیکھا سامان سید نے کہا کہ سامان ہی بادان ابونے کیلئے کہا کہ سامان ہی بادان اور غنا تھیں وہ ہا ہوں بادان</p>	<p>۱۰۵ شہزاد نے کہا کہ کیا دیکھا سامان سید نے کہا کہ سامان ہی بادان ابونے کیلئے کہا کہ سامان ہی بادان اور غنا تھیں وہ ہا ہوں بادان</p>
<p>۱۰۶ شہزاد نے کہا کہ کیا دیکھا سامان سید نے کہا کہ سامان ہی بادان ابونے کیلئے کہا کہ سامان ہی بادان اور غنا تھیں وہ ہا ہوں بادان</p>	<p>۱۰۷ شہزاد نے کہا کہ کیا دیکھا سامان سید نے کہا کہ سامان ہی بادان ابونے کیلئے کہا کہ سامان ہی بادان اور غنا تھیں وہ ہا ہوں بادان</p>
<p>۱۰۸ شہزاد نے کہا کہ کیا دیکھا سامان سید نے کہا کہ سامان ہی بادان ابونے کیلئے کہا کہ سامان ہی بادان اور غنا تھیں وہ ہا ہوں بادان</p>	<p>۱۰۹ شہزاد نے کہا کہ کیا دیکھا سامان سید نے کہا کہ سامان ہی بادان ابونے کیلئے کہا کہ سامان ہی بادان اور غنا تھیں وہ ہا ہوں بادان</p>
<p>۱۱۰ شہزاد نے کہا کہ کیا دیکھا سامان سید نے کہا کہ سامان ہی بادان ابونے کیلئے کہا کہ سامان ہی بادان اور غنا تھیں وہ ہا ہوں بادان</p>	<p>۱۱۱ شہزاد نے کہا کہ کیا دیکھا سامان سید نے کہا کہ سامان ہی بادان ابونے کیلئے کہا کہ سامان ہی بادان اور غنا تھیں وہ ہا ہوں بادان</p>

<p>۱۳۱ منعوق عن دیکھنے کو نہیں ہوا اوست سے چھٹا ہی مزاج کا جو ہر پتھو کا عن روعن بادا سے بہتر عاض کا پسینہ ہے کلاب گل حمر</p>	<p>۱۳۰ شیرین زمین زمین کی جوا اوست کا کھنا مارا ہے یاوت کھانا یاوت کا کھنا مارا ہے یاوت کھانا یاوت کا کھنا مارا ہے یاوت کھانا</p>
<p>قطرہ نوح پر نور پہ دہلتے ہوئے دیکھو عطر گل خورشید نکلتے ہوئے دیکھو</p>	<p>چوسا ہے یہ لب مثل رطب حنکے ولی نے یاوت کا لوسہ لیا کسروز غسلے نے</p>
<p>۱۳۲ ن کنگان منہ میں زبان بھر گو یا منہ میں ایک گل تر ہے کب غنچہ دکھ کرے منہ میں لڑکے بیچ میں جو تیرے باہی کا لڑکے</p>	<p>۱۳۱ جان فصاحت فصاحت ہے تیرے ہر کلمہ میں جو ہے یاوت کا لڑکے اجازت ہے جی کی کہ اوست کا لڑکے یاوت کا لڑکے کہ اوست کا لڑکے</p>
<p>تعریف میں ہونٹوں کی چولہ تر ہو امیرا دنیا ہی میں قابول کو تر ہو امیرا</p>	<p>یون ہونٹوں نہ تصویر سخن وقت بیان ہر یاوت کا گو یا رگ یاوت عیان ہے</p>
<p>۱۳۳ منہ جو روایف نعتیں ہیں کیا قافیہ غنچہ کا بیان میں ہے اب صبح دہن کا ہے آہنگ ہونے منہ کا نام اوست کے لئے لڑکے</p>	<p>۱۳۲ اب اصل میں سخن کی تصویر طفلی میں کمالا جلیبہ غنچہ ہے پہلے یہ خبری کہ میں ہوں قافیہ پیر س شردیم باور نہیں غنچہ دیا</p>
<p>غنچہ کہا اس منہ کو حذر اہل سخن سے سو گئے کوئی بو آتی ہے غنچے کے دہن سے</p>	<p>منہ حیدر کرار نے میٹھا کب لیا کمان کو شیرینی اجاز سے منہ ہے پلکوں کی سانگو</p>

<p>۱۲۵</p> <p>تاہو سے فکر کا ترنا نہیں جاتا فکر ایک طرف ہم بھی جانا نہیں جاتا یہ فکر سنا کا میری دو نہیں جاتا نصیحتوں پر اس کے کہنا بند نہیں جاتا</p>	<p>۱۲۶</p> <p>اس کے تازہ ہر آن بکنے پایا عینے شہر دان نے نصیر کی جو بلا پایا جان بختے ادوات کا گویا ہے یہ آریا میرم دم روح القدس کا نظر آریا</p>
<p>۱۲۷</p> <p>اب زبیر کمر تیغ شہر بار جو کی ہے عباس کے شعلہ کو گرہ بال سے دی ہے</p>	<p>۱۲۸</p> <p>دم قالب بیجا نہیں جو دم کرتے تھے عینا ان ہونٹوں کے اعجاز کا دم بھرتے تھے عینا</p>
<p>۱۲۹</p> <p>ملاقات ہون کا عالم بالائی ارد کا پیش ہے مضمون علم دار کے قد کا یہ ہے قدر بالا ہے شہر صدر کا پایا یہ مجسمہ مورا اللہ احد کا</p>	<p>۱۳۰</p> <p>دانتوں کی لڑکی پر لڑی عقل صداد وہ بات ٹھکانے کی کھون کی ہے یاد یہ گوہر عباس میں پائے کئی بنیاد عباس خجف ایک بین کئے اسرار</p>
<p>۱۳۱</p> <p>اس قدر وہ دوا برو کی کشش کیا کوئی جانے کھینچے ہیں دو مد ایک الف پر یہ خدا نے</p>	<p>۱۳۲</p> <p>سودن کے شرف ہیں یہ جواہر کے شرف ہیں دن دان در عباس ہیں تو در خجف ہیں</p>
<p>۱۳۳</p> <p>یہ خجف کے سوڑے ان کے شکل کاوا یہ پیمانے سے اعراد ان کو یہ بیلاوا یہ ہے ترکیب عناصر کے علاوہ اللہ کی قدرت ہے پھیل بل بچھلاوا</p>	<p>۱۳۴</p> <p>اشع عشر حجاب کین اوتو کا نظار دن اور ٹھکیان میں علم نہیں صفت خجف کا ہے خجفی کو یہ اشار اسے اور غور سے کین علم کھتا جارا</p>
<p>۱۳۵</p> <p>چلتا ہے غضب چال قدم مثل ہر تضا کا توسن کہوں رنگ در ہے یہ ہوا کا</p>	<p>۱۳۶</p> <p>شیرین سے آقا میرے سالار کو رونا گھر میں مرے زریوں کے علم دار کو رونا</p>

۱۲۱
 گزشتہ میں جبرائیل کے رابعی ہلالی
 بنی بن میں نعل اسکے روشن پاپلی
 راجح کی جوڑا نے غسان میں پاپلی
 جہتی سے ہے مضمون لیکار بیکار بھی خالی

۱۲۲
 ڈور سے لڑا کہ تین نظر آئے
 شہباز ہوا کا کہ تین نظر آئے
 راکب ہی نقطہ امن دین نظر آئے

سرعت ہے اندھیرے اور اوجالے میں غصہ کی
 اندھیری ایسے چاندنی ہی جو وہوین شب کی

اس راکب و مرکب کی برابر جو نشا کی
 یہ علم خدا کا وہ شیت ہے خدا کی

۱۲۳
 کہ بھی ہر قدم کا پیر و خوار
 وہ قافلہ کی گرو ہے یہ قافلہ سالار
 وہ صنف کے زیر و زور ہے جو یہ خستار
 یہ نام ہے وہ ناک ہے خیر و عار

۱۲۴
 نونہا میں برسی میں ہر شہی
 طوفان میں راکب کے لئے لوح کی شہی
 کہ باقی دور زمین کا ایک شہی
 یہ شہی ہے وہ شہی جو بی شہی

اک جست میں رہ جانے ہیں یوں ارض سماؤ
 جسطرح مسافر سے دم صبح سرد اور

صحرا میں چین فصل بھاری اکر چین میں
 رہوار ہے اسطبل میں تلوار اڑیوں میں

۱۲۵
 جوڑ پینے کی ہر شہی بھری ہر
 ان قطروں میں پیران سو آری ہر
 کشن میں صبا باہین یہ کلت کی ہر
 فاقوں میں پیرانہ شہی پین ہر

۱۲۶
 ان شہنشاہوں کو عیاں اور تارے آئے
 کوس میں الملک جاتے آئے آئے
 یہ کبھی سو تو جاکو جاتے آئے آئے
 کہ تیغ ہر کتب لگاتے آئے آئے

یہ ہے وہ ہما جسے جلو دار ملک ہیں
 سایہ کی جگہ پر کے تلے ہفت فلک ہیں

بے جلے کے کھینچے ہوئے ابرو کی کمان کو
 بے ہار کے تانے ہوئے پلکوں کی سناٹکو

<p>۱۵۵ کھائی موند کر کے گبر و لاد ہفتہ سے فرس تھا میان صف لشکر زمین کھینچیں دل دب باطن بد کر کے ہم نہ زور لایا تھا کسی</p>	<p>۱۵۴ تالیف علی ابوی زمین جولایا اس کے کوچے سے گئے یہ نایا اڑتے تھاجس تیسرے سہنکا وہ آیا اس کی پسے سے گئے وہ جان اٹھایا</p>
<p>۱۵۶ تقدیر زمین شریف سے لائی غلوین سے بات کرنے یہ نائی دیش اس ساداک سے بھی لائی وان پختی جبرین بان ری لائی</p>	<p>۱۵۵ بانا خدا زمین قدرت کے خدائی جھین تیرا اور یہ وقت خدائی کی نصیبت سے ہی حرکت خدائی ہے کہا بھیجی غنائی کے خدائی</p>
<p>۱۵۷ ابر کا نہ قاسم کا نہ شپیر کا ڈر ہے دو لاکہ کو اللہ کی شپیر کا ڈر ہے</p>	<p>۱۵۶ جاعدر نکو نام ہے مرد و نکا اسی سے تو دبر بے زورین کیا کم ہے کسی سے</p>
<p>۱۵۸ ولادہ از کر مراد کجی سو اس شپیر کا نہ قاسم کا نہ شپیر کا ڈر ہے اس کا بھیجی کی کوئی ہے اس اور کہی رو ز اور یہ کوئی ہے اس</p>	<p>۱۵۷ بدل کی طرح سے وہ گرتا ہوا بھلا جلدی میں سے جگتے تجا ہوا بھلا ہر کام اب وہ کجی تجا ہوا بھلا اور اسے تقارہ بھی تجا ہوا بھلا</p>
<p>۱۵۹ ہم بھی بن بہادر زمین ڈرے بن کسی سے پر روح نکلتی ہے تو عباس عسلے سے</p>	<p>۱۵۸ غالب تھا امتن کی طرح اہل جہان پر دہستی تھی زمین پاؤں نہ رکھتا تھا جہان پر</p>

<p>۵۵ تیرا کہیں آج تک نہ ہوا تیرا کہیں آج تک نہ ہوا تیرا کہیں آج تک نہ ہوا تیرا کہیں آج تک نہ ہوا</p>	<p>۵۵ تیرا کہیں آج تک نہ ہوا تیرا کہیں آج تک نہ ہوا تیرا کہیں آج تک نہ ہوا تیرا کہیں آج تک نہ ہوا</p>
<p>۵۶ وہ رخس پہ یاد دنی تخت زری پر غل زمین اوٹھا کوہ چڑھا کبک دی پر</p>	<p>۵۶ جو جو تھے یلان کہن اس دورہ زمین تن اوٹکے تہ خاک مین سر میری جلو مین</p>
<p>۵۷ اس میں ہے وہ تخت پر کبک دی اس میں ہے وہ تخت پر کبک دی اس میں ہے وہ تخت پر کبک دی اس میں ہے وہ تخت پر کبک دی</p>	<p>۵۷ یلان سفیابان سفیابی یلان سفیابان سفیابی یلان سفیابان سفیابی یلان سفیابان سفیابی</p>
<p>۵۸ زندہ ہی ہے بس نہ ہر صفت بڑھے تھے سر مردو کے نیز دہنہ تماشے کہ جھے بڑھے</p>	<p>۵۸ طاقت ہے ہمارے اسد اللہ کی طاقت پنج مین ہمارے ہے ید اللہ کی طاقت</p>
<p>۵۹ کبھی نہ ہو کہو الہا کبھی نہ ہو کبھی نہ ہو کہو الہا کبھی نہ ہو کبھی نہ ہو کہو الہا کبھی نہ ہو کبھی نہ ہو کہو الہا کبھی نہ ہو</p>	<p>۶۰ عتد القمرا کل تو داغ جا گیا عتد القمرا کل تو داغ جا گیا عتد القمرا کل تو داغ جا گیا عتد القمرا کل تو داغ جا گیا</p>
<p>۶۱ ہم پنجہ نہ رستم ہے نہ سہرا ہے میرا مرحب بن عبد القمرا قاب ہے میرا</p>	<p>۶۲ مقدور رہا شمس کی رحبت کا پیر کو روٹھ کر طے چھانے کیا اونگلی سے قمر کو</p>

سوار سترہ

<p>۵۶۱ خوشیدر شنائین تا اور کیا کلہ دین باہ پے سطور سے کیا اور سوزہ و دشمنین کو اور کیا نور سے اور ہر تقدور اور کیا</p>	<p>۵۶۲ کیونکہ فادہ ہوشیہ ہمارا سزین خدا کرنا پیچھے ہمارا پن شہر خدا حسین وہ پیچھے ہمارا عاری ہر حال میں پیچھے ہمارا</p>
<p>یہ صاحب تقدور بنی اور علی بن یا ہم کہ غلام خلف الصدق بنی بن</p>	<p>ہم جزو بدن او کے ہیں جو کل کا شرف رشتے میں ہمارے گہر پاک نجف ہے</p>
<p>۵۶۳ تو یہ تو جدا جاتا ہے تم کو وہ شام کو تو تا ہر وقت پہنچ کر ایمان سے بچھو اور شہرین اور شہر کو سب سے پہلے جہنم میں یہ اہل نظر کو</p>	<p>۵۶۴ جو شہر خود عارندین اور وہی ارادہ ہر عقیدہ کا جان سے پیچھے کی گاہ ہے تلوار سے اپنی گلہ ہر کردار ہے گاہ ہر جہیل کو جس پہنچ ہے پیچھے</p>
<p>خورد شہید بنی فاطمہ تو شاہ امم ہیں اور ماہ بنی ہاشمی آفاق میں ہم ہیں</p>	<p>سرخود و گلہ کا نہیں محتاج ہمارا شہیر کا ہے نقش قدم تاج ہمارا</p>
<p>۵۶۵ دو جاہل کوئی ہر آنکشت ہجاری سب سے پہلے کی ہر آنکشت ہجاری جو شہر ظفر وقت اور وقت ہجاری سب سے پہلے کی ہر آنکشت ہجاری</p>	<p>۵۶۶ احمد سے چاہیے پیر حیدر صفدر کل کا پیچھے کی ہر آنکشت ہجاری اور شہر ظفر وقت اور وقت ہجاری سب سے پہلے کی ہر آنکشت ہجاری</p>
<p>قدرت کے نستان کے ہم شیرین ظالم ہم شیرین اور صاحب شمشیرین ظالم</p>	<p>اور شیر و شیرین سر دار ہمارے ہم اوٹے غلام اور وہ مختار ہمارے</p>

<p>۶۶ قاسم کا غزا دون اکبر کا مین غزا شاہ کا عیلا دون سرور کا جلودار بن کر تباہوں پر وہ اور ہم پر تین سوا تھا شاہ کو بھیاں خیام شاہ ابراہ</p>	<p>۶۵ شاہ کو بھیاں غنائے ہی گل کو بھیا ہر ماحول میں کر دیا ہم نے خند تیرے در قلمہ کو لیں کر دیا ہم نے کہ خبر وہ تھا گلوتے گل کو بھیا</p>
<p>۶۷ اب تازہ یہ بخش ہے خدائے ازلی کی سقا بھی بنا اسکا جو پوتی ہے علی کی</p>	<p>دہو کا نہو یہ سب شرف شیر خدا ہیں پھر وہ نہ جدا ہے نہ ہم ادسے جدا ہیں</p>
<p>۶۸ اب تھے بن ازلی ہر بنو غفار اجم کی سکا کے بن لکن و غفار تراق کی سکا کے جو سکا بن یلوار جو دقت جو روزین کھیا لیتے ہیں</p>	<p>۶۷ ناری کو بھیا کے خبر تیرے سدا یوں جلکے تے جلکے ملعون بدایا کر کے سقا کے عیب نہ ہو کر دیا اور روزین کھیا لیتے ہیں</p>
<p>۶۹ ہیں عقدہ کشادست کشا قلمہ کشا بھی پر صبر سے بند ہوا تے ہیں رسی میں گل میں</p>	<p>نفرین کی خدانے اسے عین کی ہونے بجا کیا عباس کو یان فتح و ظفر نے</p>
<p>۷۰ اس کے قدم پر کا قدم ہے ہر لیا تو ان کیا جب پیر کے پیر لیا تو ان کیا جب پیر کے پیر لیا تیرے سر کے سر لیا شاہ پھر لیا</p>	<p>۷۰ تو ان کیا جب پیر کے پیر لیا تیرے سر کے سر لیا شاہ پھر لیا تیرے سر کے سر لیا شاہ پھر لیا تیرے سر کے سر لیا شاہ پھر لیا</p>
<p>مشہور جو عیاس زانے کا شرف ہے شیر کی نعلین اوٹھانے کا شرف ہے</p>	<p>یہ گرگ وہ یوسف یہ خزان ہر وہ چین ہر وہ چاند یہ عفر کے وہ سورج یہ کین ہر</p>

۱۷۷
 اس نولے تو باد باختر جاگے
 کہ جگر کا جاوے تو عمو کی جنب سے
 کہ جگر سے اور مرے جگے پیدار کو
 کہ جگر سے اور مرے جگے پیدار کو

۱۷۷
 تیرے کہا کیا دے علی انی ہوگی
 نانا نے میرا کیا یہ خبر یہ انی ہوگی
 کیا خاطر فرود میں کھڑی ہوگی
 کہ جگے وہ تشریف بیان انی ہوگی

۱۷۸
 اک فوج بھی گردِ علمدار ہے زمین
 لو ماہِ نبی ہاشمی آتا ہے گن میں ۲

۱۷۸
 بند و نہ عیان زور خدا کرے ہن عباس
 پیالے مرے دیکھو تو کہ کیا کرتے ہن عباس

۱۷۹
 کہ توئی با ہے کھینچے تار
 کہ کرا کرک حاکمین ہن فیصلہ کار
 کہ کرا کرک حاکمین ہن فیصلہ کار
 کہ کرا کرک حاکمین ہن فیصلہ کار

۱۷۹
 حکم سے کہیں نال
 حکم سے کہیں نال
 حکم سے کہیں نال
 حکم سے کہیں نال

۱۸۰
 اللہ کرے خیر کہ ہے قصد شر او سکو
 سب کہتے ہن مرحب بن عبد القمراو سکو

۱۸۰
 پیدا ہو سر کھول دو سجادہ بچھا دو
 دشمن پہ علمدار ہو غالب دعا دو

۱۸۱
 علی ابن ابی طالب کا حرب
 علی ابن ابی طالب کا حرب
 علی ابن ابی طالب کا حرب
 علی ابن ابی طالب کا حرب

۱۸۱
 تعمیر قیامت ہوئی تو پوچھا
 تعمیر قیامت ہوئی تو پوچھا
 تعمیر قیامت ہوئی تو پوچھا
 تعمیر قیامت ہوئی تو پوچھا

۱۸۲
 مرحب کا نہ کچھ اوسکی تو انانی کا ڈر ہے
 فدوی کو چچا جان کی تنہائی کا ڈر ہے

۱۸۲
 صدے کروں قربان کروں اہل جفا کو
 دو لاکھ نے گھیرا ہے مرے ایک چچا کو

<p>۹۷</p> <p>ہم کو بین ظلم تم کا ہے کھانا تیغ بے نسا ہے کہین تلوار اڑھانا کوئی بھی رو کرھتا ہے سید کا ستانا جاڑ ہے کہ ہی بیسے اپنی کا چھپانا</p>	<p>۹۶</p> <p>غازی نے کہا میں ہی تیرا تھا بھلا کچھ اندھا لکھنؤ سے خیر کا انداز کھینچتی ہے اسل نہارت سے تیغ شہر انداز چھوڑے گی تھی منہ سے ڈرنگلی آواز</p>
<p>ہفتم سے غذا کھائی ہے نے پانی پیسا ہے بیرجمون نے کس دکھ میں بہین ڈال دیا ہے</p>	<p>یان خوف سے قالب کو کیا میان خالی وان قالب اعدا کو کیا جان نے خالی</p>
<p>۹۸</p> <p>اچھی مری مان کے تیغے کو بلاؤ کدو کی کینہ ہوئی آخر لہر آؤ اب پانی زمین چاہے باوت منگاؤ کاٹھ سے لکھنؤ کا زور اٹھاؤ</p>	<p>۹۹</p> <p>تیغ سر اچھو بہ نظر میں پھر جاوے تن میں نہ کوئی اور ہستی نے کہا تو بضا بوی دو باہمی انصاف پکارا کہ ہے قصبے میں چھڑتی</p>
<p>لنے مری تربت کے گلے آئنگے عباس یہ سنتے ہی گھبرا کے چلے آئنگے عباس</p>	<p>لو فوج مجسم کا وہ سر جیب سے نکلا نصرت کے فلک کا مہ لو غیب سے نکلا</p>
<p>۱۰۰</p> <p>اس عرصہ میں گلے کے حربے ہاں کاڑھو پر ایک بھی تن بچتی یہ نہ چلاوار ہاندوں پر ہم سر اک غصہ تھا منشاہ جاری ہوئی تلوار مخالف ہوا ناچا</p>	<p>۱۰۱</p> <p>جلی گری جلی یوں سے اس محل پر ان زلہ طاری ہو کر دو سے پہلے پہل پاسے سے کر کے نظر سے مہل پہل جو زلہ تھا منہ سے مہل پہل پہل</p>
<p>جب تیغ کو جھنجھلا کے تیغ پاک یہ کھینچی تلوار نے ادھلی سے الف خاک پہ کھینچی</p>	<p>یہ ہول دیا تیغ درخشاں کی جھک نے چوتارون کے داتوں سے زمین کپڑی فلک نے</p>

<p>۱۷۵ کتب کا طبع نے عباسیوں کو لادہ نیکوئی کے اندر سرایا یوں میں جو ہر سکن کر کے ان ضرب میں دو ہوا تو اس میں میں عیان ہوئے جو ہر پھر</p>	<p>۱۷۴ جو حال جلادہ ہوا اگر وہ پشیمان پھر نہ کہہ پھینچا جو کراچی میں سیدان تیر کی لڑائی میں لڑا تو غنہ سیکان تیر کو پھونک کر لے گا تیغ و پشیمان</p>
<p>۱۷۶ لے روک مرے دار تو ہے پاس سپہر زخمی نہ کرو دنیا ابھی اٹھا رہے ہر</p>	<p>جو ہر سے نہ تیروں ہی کے پہلے غافل کھے گزشت کے تھے ساٹھ آچلہ کے جس لکھے</p>
<p>۱۷۷ کلاں سے پھر کیا قابل ہوا یوں یہ سید یہ بڑو یہ کراؤ یہ کرون بٹلانے لگے تیغ سے یہ ضرب کی ہرن پیچو پیچا بڑو تیرے وال ہوں</p>	<p>۱۷۸ اس تیغ نے سر کھینچ کر کیا پھر غل تھا کہ تیرا نہیں گری باقی چھوڑ بڑو تیرے لکے اس کے اور سے تیرے جوب ہو انصاف صفت لڑے پھر</p>
<p>۱۷۹ کس دار کو وہ روکتا تو ابر کہاں تھی آنکھوں میں تو پھرتی تھی نگا ہونے نہاں تھی</p>	<p>بڑو کر کہا غازی نے بتا کسی نطفے اب مرگے اور تو ہے یہ تیغ اور یہ ہے</p>
<p>۱۸۰ کب تک پھیراں نہ تلوار نبھالی کب بات سے سر کٹ دتا نبھالی ظالم نے نشان غصے کے کیا نبھالی اس کیسے تیرے تیرے بار نبھالی</p>	<p>۱۸۱ نام نہ نہ پونیدہ کیا بکوار کی اور پھینچ یا پھر مندی کر کے پھر لڑا اور ہر سے جلا اور تیغ اور ہر اور سوت ہر لڑاں کی پھینچا</p>
<p>تانی جو شان اوستے علمدار کے اوپر تیرے آڑے لگے تلوار کے اوپر</p>	<p>انہرے شمشیر علمدار کے جو ہر جو ہر کے اس پھر خونخوار کے جو ہر</p>

لہ جو ہر پھینچا نیست ذرا دود ۱۱۲

<p>۵۹۱ بجز جو کا تاؤ وہ ٹھہری نہیں پڑے ٹھہری نہ سپر زودہ سپدی کی سر پر سپدی کی سر پر زودہ سپدی صدر کو مگر سپدی صدر کو مگر زودہ سپدی قلب کو مگر</p>	<p>۵۹۲ جو زودہ تھے افظتہ لکن کارے سرور نے نہ زودہ جو تھے وہ کارے ڈاکٹر نے نہ زودہ کارے کارے جوش ہوئے کے علمدار نے شاہ کجاہے</p>
<p>۵۹۲ تھی قلب و جگر پر تودہ تھی دامن زین پر تھی دامن زین پر تودہ راکب تھا زمین پر</p>	<p>۵۹۲ یان تو ہوا یا حضرت شیر کا نسرہ شیر نے نہ کر کیا تکبیر کا نسرہ</p>
<p>۵۹۳ زبان اور جھلک کر تادہ کفر کو مارا قدرت نے بجا کر کہ یہ سب زور مارا عید سے نبی بولے یہ سب زور مارا حیدر کہا میری شاہی کا تارا</p>	<p>۵۹۵ کہیں کہیں کی کجاری کہیں کہیں کی منار کی بونہاری کہیں کہیں کی بونہاری کی بونہاری عباس کی این بونہاری کی بونہاری</p>
<p>۵۹۳ پر دانہ شمع رخ تابان ہو میں زہرا سخن کو لئے گو دین قربان ہو میں زہرا</p>	<p>۵۹۶ مرحب کو تو چیرین بد اللہ نے مارا ہمنام کو ابن اسد اللہ نے مارا</p>
<p>۵۹۳ ہنگامہ ہو اگر نہ ماری جو ہو اسکو وان فوج نے لی باگ ایان جو ان مرد طاہر کی صدائے سر قاری میں ہو ارد بگڑتے خا اعلیٰ طین لٹنے کی گرد</p>	<p>۵۹۶ سلوین علیہ السلام نے کئے تھے افسانے میں تاور اٹھانے کے میں جید باہم علم و فن اور ٹھانے کے میں جید اس باب میں ان کی زبان نے کئے میں جید</p>
<p>۵۹۳ قادر دن کا زور گنج نہانی نکل آیا یہ خاک اوڑھی رن سے کہ پانی نکل آیا</p>	<p>۵۹۶ سقا بنا پیا سون کا ہر دت کے تصدق بیس کر کیا شہزور و کو قوت کے تصدق</p>

<p>۵۹۷ تم تو دنیا ہوتے نگہبان خدا ہو دلچسپ جو بھی آنکھ سے غارت ہو فنا ہو درد کی بلا کیے یہ ناجانی خدا ہو اور کہہ کافر کے بن دیکھے کیا ہو</p>	<p>۵۹۶ دریا کو طے اب صفت سائے برق دریا کے تیرے کھجکے آ کر تھے فرق سردارین اور فوج میں باقی باقی حسب کھیلے حسب کھیلے ہیں</p>
<p>منہ چاند سا چمکو جو دکھائیں تو میں جانوں دریا سے سلامت جو پھر آئیں تو میں جانوں</p>	<p>تلوار کی اک موج نے طوفان اٹھایا طوفان نے سر پر وہ بیابان اٹھایا</p>
<p>۵۹۸ زینتِ بکرت بیان کرتے تھے مولا ناگاہ کیلینہ نے سنا نوح کا منوا چلائی میں صفت تیرا اچھی میری جا جلد بلایں سے عورتوں نے</p>	<p>۵۹۹ پانی توئی اور نوح زور کھینے میں لمبوں میں نیشے تیرے کھنے میں نچوڑی زباز تو کھو گئے کہتے میں کہ تیغ سے تلوار کو جواری کیا میں</p>
<p>دکھ پیاس کا کھرا دھین مہوش کرنا پر یاد دلانا کہ فراموش نہ کرنا</p>	<p>حیدر کا اسد قلم شکر میں در آیا اٹھ سے ہوے بادل کی طرح نہر پر آیا</p>
<p>۵۹۹ اپنے زبانیں گئی نصیب سے جگہ عباس نے آئے تو نے دیکھا اسے ناگاہ جلا سے کہ پھر جا میں ہوا آئے سے ناگاہ کہہ بنا سکی نہ سے میں باوی دا</p>	<p>۶۰۰ دریا کے نگہبان تیرے ہونے کو دریا کے بھلی کھیلے ہیں اب کھنچے ہوئے ہو تو کھیلے جو کھیلے کہہ پانی جا تو کہہ کھیلے</p>
<p>دل پیاس سے بی بی کا ہوا جاتا ہی پانی لیکر ترے بابا کا غلام آتا ہے پانی</p>	<p>دریا کے نگہبان ہو پر غفلت میں ہے مانند حباب آنکھ میں بنیائی نہیں ہے</p>

منزلہ
 نثر کا یہ کیا کردہ شمع نجانی
 نثر کا یہ کیا کردہ شمع نجانی
 نثر کا یہ کیا کردہ شمع نجانی
 نثر کا یہ کیا کردہ شمع نجانی

منزلہ
 دریا میں ہو اگل کردہ درخت کا پتہ
 الیاس خضر بولے ہمارا شرف آیا
 عباس شہنشاہ نجف کا خلف آیا
 بابوس کو موتی لئے دست خدا آیا

لب خشک این بچوئی زبان پیاس سے تپ ہے
 دریا ہی سے تم پونچھ لو کس پیاسے کا حق ہے

یاد آگئی پیاسوں کی جو حیدر کے خلف کو
 دل خون ہوا دیکھ کے دریا کی طرف کو

منزلہ
 غازی نے کہا ہاں ارادہ ہو تو تیار
 غازی نے کہا ہاں ارادہ ہو تو تیار
 غازی نے کہا ہاں ارادہ ہو تو تیار
 غازی نے کہا ہاں ارادہ ہو تو تیار

منزلہ
 اعلان کیا اور دست تیز و کا نشانہ
 اعلان کیا اور دست تیز و کا نشانہ
 اعلان کیا اور دست تیز و کا نشانہ
 اعلان کیا اور دست تیز و کا نشانہ

لا سیل کو اور برق شرر بار کو رو کو
 لا ہوار کو رو کو مری تلوار کو رو کو

فرمایا کہ کیا کیا مجھے خوش کرنے ہو بیٹا
 پانی مری پوتی کے لئے بھرتے ہو بیٹا

منزلہ
 سلاخ بجا کہ وہ طوفان بلا خیر
 سلاخ بجا کہ وہ طوفان بلا خیر
 سلاخ بجا کہ وہ طوفان بلا خیر
 سلاخ بجا کہ وہ طوفان بلا خیر

منزلہ
 فرق تیری کشتی کو شمع نجانی
 فرق تیری کشتی کو شمع نجانی
 فرق تیری کشتی کو شمع نجانی
 فرق تیری کشتی کو شمع نجانی

بھپکی پلک اس حس کو جب تہرین دیکھا
 پھر آنکھ کھلی جب تو دان ہرین دیکھا

اک خوشی نہرا نکھون سے زہر کے ہی ہے
 رو نیکو تیری لاشہ سر کھول رہی ہے

<p>۱۱۱ شک و غم و تیغ کو آئین بی بی بھال اور عیال عاشق روئے نوردال پر ابن طفیل سے سطر پڑھتا ہے بھال پر چھپے کی اتنی تو کیا دل پہنوال</p>	<p>۱۱۰ دریا سے جو نکلا اسد اللہ کا جانی قاشورہ کر وہ سیر لے جاتا ہے پانی ہر راہ میں حال ہوتے سب ظلم کے پانی تھکانے سینہ کی یہی مہربانی</p>
<p>اور تیغ کی ضربت سے جگر شاہ کا کاٹا وہ ہات بھی فرزند دید اللہ کا کاٹا</p>	<p>قبرین بنی وحید روز ہرا کی ہلا دین بر چھوئی جو زو کین پھین کیجے سے ہلا دین</p>
<p>۱۱۲ نظر سے کٹی ابو نیشہ کی ہر اکبر انڈر بان نہ نہیں لیا تیرا ستر ہاگاہی تیرے گلے آسے برابند اک شاکت اگر آتکھ پور ایک ہن</p>	<p>۱۱۳ وہ زونہ تھا تیرا جو دلیر نہ آکا شکیبے کے پائے سو خون بہا یا تیرے تھوڑے تھوڑے جلیجے سے سنایا عباس جو بوجھ ل کی گھاہ سے آیا</p>
<p>مشکیزہ سے پانی بہا اور خون بہا تن سے عباس گرے گھوڑے اور مشک و من سے</p>	<p>مڑ کر جو نظر کی خلف شیر خدانے سناؤ نکو تم تیغ کیا اہل جفٹانے</p>
<p>۱۱۴ گر کہ زینبھی سے علمدار کیا را کہہ کوئی بیایو نے کہ تھا گیا را شاقی صدیۃ امیران نے قضا را زینب سے کہا لو نہ را کوئی اجارا</p>	<p>۱۱۵ لکھا ہے کہ کئی نخل و کھجور میران ابن درقز لیوین دین تھا بہان پنجاب جو وہاں سردان شہ مردان چو باد تھا شک و غم تیغ کے شایان</p>
<p>اصغر کا کلا چھد گیا اکبر کا جسگر بھی بازو بھی میرے ٹوٹ گئے اور کسے بھی</p>	<p>واراد سپہ کیا زید نے شمشیر اجل سے یہ پہو لی پہلی شاخ کٹی تیغ کے پھل سے</p>

<p>۱۱۱۱ کو کیا اس وقت طبعی ہے جسے ظالم نے طبعی ہے بھی میری پڑی کو ہی میں ہے جو دوکان بندہ کے لئے عباس کے غم میں ہے ہم کو کرنا ہے</p>	<p>۱۱۱۱ ایک کے سہاگے سے طبعی ہے ہر وقت کہ میں تھا غم میں کبھی کسی بھی کھانا ہے کہ ایک ہے تو میں کو اعضا کہ ایک بات تو نقل میں ہلاک ہو گیا</p>
<p>۱۱۱۱ اعدا میں ہو غل مالک شمشیر کو مارا یہ کیوں نہیں کہتے ہیں کہ شمشیر کو مارا</p>	<p>۱۱۱۱ زہرا کا پسر زمین جو زیر شجر آیا اک ہاتھ تڑپتا ہوا شہ کو نظر آیا</p>
<p>۱۱۱۱ کہ کہ نہ دلائے یہ اگر سے کہی بات لے لال دھواؤ کے بازو کا ہے ہاتھ یہ بات کھلے سینہ یہ وہ وارثیات نہ چا جو سر اترے عباس خوش وقت</p>	<p>۱۱۱۱ زینب کے کہا ہے تھیں کہ بھائی کہنے کو عباس فنا کہہ گئے بھائی آفاق سے اب ہمزہ دیکھو بھائی بچھڑیں جا کر میں کھلے گئے بھائی</p>
<p>۱۱۱۱ ہے بات قلم تیغوں سے شانے نظر آئے سکہ یاد اللہ سر ہانے نظر آئے</p>	<p>۱۱۱۱ میں جان چکی قید مصیبت میں پڑی ہوں اب گھر میں نہیں بلوین سکہ کھڑی ہوں</p>
<p>۱۱۱۱ بنی ختم سے یہ کہنا شاہ نے ہاتھ کہ لے لکھے لہو سیر کا وا حسرت دروا پیسے یہ سکہ اور یہ نیرہ یہ کھلیا وا تر وہ دریا مس کے وا ہجرت کیا</p>	<p>۱۱۱۱ تاکہ صد آئی کہنے فاطمہ کے لال جلد کہ لال شہ اب تو باہی یال زینب کے کہا زندہ بن عباس کے لال تم جاؤ میں بان بہر شفا کھوئی بان</p>
<p>۱۱۱۱ کچھ منٹھ سے تو بلو میرے غم چوارہ برادر عباس ابو الفضل علی دہرادر</p>	<p>۱۱۱۱ تم بولے لب گور سکینہ کا چچا ہے اس فوج کا مارا ہو کوئی بھی بچا ہے</p>

<p>۱۲۱ اد جان فکرتی من جو نشانہوں مولا فطیمہ کی نسبت میں کہے تھانہ کو بیگیا چھریوں سمیٹے کہ نمون باپنی آقا بیگیا کے بیگنیف کر کے لے کر تیرا</p>	<p>۱۲۰ دریا بھی گھر گئے تھے ایتھا ہے بابا کے چچا جان نہیں لے کر گیا تودہ ہین سے پیر بڑا لے کر تھاکے بابا کو چچا جان لے لے میں بابا کے</p>
<p>کی عرض میں پہلائے ہوئے یا دن پڑا ہوں حضرت کے یہ فرمایا سرانے میں کھڑا ہوں</p>	<p>تھا عشق جو عباس سے اوس نیک خلق کو بڑہ بڑہ کے نظر کرتا تھا دریا کی طرف کو</p>
<p>۱۲۲ بان تھی قیامت بان خیمہ میں خیمہ در تھیں نئی زاویان کر کے سے نشوون تھی کیوں از انکو لے لے تھو عباس کی فرزندوں سے تھیا باجر</p>	<p>۱۲۵ ناگاہ پھر اپنا منہ کدوہ پر نشان زینے کہا خیر لو میں نے قرآن چلا کر انعام کی یہی کاہر سا مان چھپا علی کر کے بنے بھی پڑا کر بیان</p>
<p>تن رعشے میں جو رشید و زشتا کی طرح تھا دل ٹکڑے تھو تھے گریبان کی طرح تھا</p>	<p>بن باب کا بچپن میں ہمیں کر گئے بابا مردے سے لپٹتے ہین چچا مر گئے بابا</p>
<p>۱۲۳ صد کرتا تھا مان سے بابا کو بلا دو میں نہر چو جاتا ہوں مرا بیچو بلا دو ان کی بھی بابا کو سکینے کے دعا دو بابا بھی چچا کو کو بابا کو بھلا دو</p>	<p>۱۲۶ پیل تھا جو مولائے کنگل کے ہمیں کر کے پیر سے امام ام آئے اور کر کے علم بابا کے پھیر کے زینے کہا کہ تھیں بن لکھتے تھے</p>
<p>حیدر سے زین سال چہڑایا تھا اٹھانے واری ترے بابا کو بھی پالا تھا چچا نے</p>	<p>بھائی کے تیمون کی پرستار ہو زین تم مہتم سوگ علی دار ہو زین</p>

<p>۱۲۱ بان کو حیدر کے نرسن بچاؤ بن رخت عرابین صندق بنگاؤ دو بکریوں سے عرادار بناؤ سپر کی عزا کا میں بلوں نہیاؤ</p>	<p>۱۲۰ بھڑیہ علم نرسن لائے بچایا اور بیوہ عباس کو جو لائے بچایا تھے غنے سپر نرسن خدین کے سنا جس کے جوان بھائی کا بھئی عرا</p>
<p>تم پہنودہ کالی کفنی آل عباس میں جو فاطمہ نے پہنی تھی نانا کی عزامین</p>	<p>ناسور نہ کس طرح سے ہو دین جگر میں ماتم ہے علمدار کا سردار کے گھر میں</p>
<p>۱۲۲ عباس کی یہ سونہیں سونہیں عباس کی انتم کو کھڑے جو براب نئے میں نہ عباس کے کہ یہ ہے جوین کر کے کہ ہے اسے جیتا</p>	<p>۱۲۱ اپنی کوئی دستور عرار نہ بنائے زینب میں ہے اس کے جس سے جانے ایک نرسن ان کے یہ عباس کے لئے ایک نرسن ان کے یہ عباس کے لئے</p>
<p>سب لوٹو بیان یوں روین کہ آقا گیا مارا چلائے سکینہ بھی کہ بابا گیا مارا</p>	<p>یہ جعفر و حمزہ کا یہ حیدر کا ہے ماتم شیر کا اکبر کا اور اصغر کا ہے ماتم</p>
<p>۱۲۳ زینب کا ہا میں نرسن بچاؤ دینے ان کی ماتم کے جو ہے وہ ناکام نصیب سے کہا سوک کر نرسن ہون انجام محمد ہوا ہے علم نرسن اسلام</p>	<p>۱۲۲ سب نرسن اپنے نرسن کی بیاری بان کر کے بنی بنی ماضی سے بیاری نصیب سے کہا نرسن ماضی سے بیاری اپنے نرسن علی کی بیاری کی سواری</p>
<p>زہرا کا لباس اپنے لئے چھانٹا ہی ہون عباس کا ملبوس عرا بانٹ رہی ہون</p>	<p>متھ زیر علم ڈھاپنے علمدار کی بی بی پر سے کے لئے آتی ہے سردار کی بی بی</p>

<p>۱۳۳ باز نہ فرم چکھ کر کہا فرشتے پہ پہلے ہاں بھلا دیا صغیر کو کھلے سر پھر کئے علم پی ڈوری وہ یہ کہ تو زبان دعا پڑھی لے باز نہ فر</p>	<p>۱۳۶ بین تعین ہونے کا باز نہ ہوا نہ ہے میری کیا پیغمبر کو دلایا کوزہ پہ سدا را اسرا اللہ کا جایا اور نہ سنے کا لڑا ہر حقے بین یا</p>
<p>سنتی ہوں تمہ بیخ ستم ہو گئے بازو دریا پہ ہشتی کے قلم ہو گئے بازو</p>	<p>انصاف کرو لوگو یہ کیا کر گئے عمو این پیاسی کی پیاسی رہی اور مر گئے عمو</p>
<p>۱۳۷ عیاں آرزین نہ جھتی تھی بازو بن آہو تیری تھی اولادہ مجھے بازو اس شیر کے مچانے کیوں نہ فر بجان ہوا حلقہ جان عالمی کہ</p>	<p>۱۳۸ جبرائیل پہ اشارہ کر لو آئی ہونے ہونے تشریف ہی ہونے گھر لائی ہے ہونے گنگوٹ کو ادا تے ہونے تشریف ہونے کوزہ ابرو اس کے املو آئی ہونے</p>
<p>سب کہتے ہیں حضرت کا راور گیا مارا پوچھو جو مرے دل سے تو اکبر گیا مارا</p>	<p>ذیب نے کہا ہونے فرزند حسن ہے یہ کیوں نہیں کہتے میرے قاسم کی دامن ہے</p>
<p>۱۳۹ آستین ہی ابلیس کی دہائی زینب کے کما روح علیہ اس کی آہنی جو ہے آتو وہ پورے کی صافی کہتی تھی سر زینب کے شاہو بیانی</p>	<p>۱۴۰ اور پوچھا کہ دولہ تر کیوں نہ آیا اور پوچھا کہ دولہ تر کیوں نہ آیا اور پوچھا کہ دولہ تر کیوں نہ آیا اور پوچھا کہ دولہ تر کیوں نہ آیا</p>
<p>تغیر دو یاد خیر شیر کو بخشو کس طرح کہو نہیں میری تغیر کو بخشو</p>	<p>پر سیکو تو آئی خلف شیر خدا کے پہلا ترا چالا یہ ہوا گھر میں چچا کے</p>

<p>۱۳۹ ناگاہ فغان ز عظمیٰ ہوئی پیدا سیدنا دودا دعباس کو پیا نظم کر سب اڑھے کرے نالہ زہرا بیچے کہا ان وطن میں وہ دکھیا</p>	<p>۱۳۸ لوتیہ یو وار دعباس بنین زہرا و دفاطہ کی روح کو عباس کا پیرا ایک نہیں فتنے کے ہیں شر والہ ہے کہ ہے سردار و علمدار کا لاشا</p>
<p>آئی یہ ندا پاس ہون میں دور کہاں ہوں عباس مرا بیٹا میں عباس کی ماں ہوں</p>	<p>اردنے نہیں دیتے ہیں عدد آں نبی کو تم سب کے عوض روو حسین ابن علی کو</p>
<p>۱۳۷ زور سالہ ہوئے ہیں پناہ کیوں آئی ایک خانہ پر زور میں فرود آئی عباس اہم کی نصف تھے بھائی سا ان سو اہو کا تیر چلے مائی</p>	<p>۱۳۶ خانوں میں سب کہ نہیں نظم کا یارا بیچ کا دل خیر سے ہے دیارا کافی اٹھتے ہیں وہ سب سے ہمارا کہہ تھے میں تصنیف کیا تیرا</p>
<p>تم روز سوم ہے روان شام کو ہوگی جہلم کو کفن لاش علمدار کو دوگی</p>	<p>تجھ پر کرم خاص ہے یہ حق کے دلی کا یہ فیض ہے سب مدح جگر بند علی کا</p>
<p>۱۳۵ رباعی کوہین پہ خالق کا ولی غالب ہے ہے علم خدا روح علی غالب ہے اظہر ہے مطلوب نبی طالب ہے کیا ذات علی بن ابیطالب ہے</p>	<p>۱۳۴ رباعی درد اگر کہیہ در وہ جہان آئے ہے نامم ہے شروع اور رمضان آئے ہے یہ ماہ محرم ہے کہ ہے میرا آئے ہے وہ ان عشرتہ اول ہے ہر آن آئے ہے</p>
<p>تمام شد</p>	

۱۷
 ہر مورچہ لہزاں ہو سیما کی آراہ
 توغیر نہیں مویسی عمران کی آراہ
 سب سے غنیمت میں طوفانی آراہ

۱۷
 فتح و ظفر نصرت و شہید و دوسرا ایک
 تو وہاں جہت میں دینے سب ایک
 مولای سیر و زفاک سبقت سب ایک
 انصاف خدا اور نظر فیض ان سب ایک

۱۸
 جن سیر کو نکلے گلے پہ ہمیشہ مرے ہیں
 پر یونہی طرح ہوش سلیمان کے اڑے ہیں

۱۸
 رعب شہ صدف سے طلا تم یہ بیبا ہے
 سر خود سے دل سینے سے جان تن جدا ہے

۱۹
 مطلع بنانی سب سے آراہ
 زمین سب سے فاح سب سے آراہ
 صف گری سب سے صدف سب سے آراہ
 مباح شرف سب سے کندر کی سب سے آراہ
 شاہ سدا بسط سب سے آراہ

۱۹
 لہجہ صبر کی ہر نشانی کسا از ظنم
 وہ کہتے ہیں یہ کہ وہ درخشندہ طلا تم
 ہر جگہ کی زمین میں گری پڑنے میں ہر جگہ
 سب سے آراہ

۲۰
 پیشانی جنات و ملک فرش زمین ہے
 چتر سراقس پر جبریل امین ہے

۲۰
 خالی ہیں رگین خون سے اور خون رگوں سے
 ناموں کے حروف اڑتے ہیں مہر و نگے گلوں سے

۲۱
 تو آج سید کو دستہ زور گھٹا کہ
 نزدیک سب سے فاک کجا اور ان کہ
 زنی موی جانی ہوشیادھاوی ہٹا کہ
 سب سے آراہ

۲۱
 دنیا اور فقط بخیر کی خبر آراہ
 بان تورا بان علی ہر آراہ
 بالائے سرفراقت سب سے آراہ
 سب سے آراہ

۲۲
 تیار ہے کہ پیارہ ہر اک ماند ہوا ہے
 پیارے ہیں کیا فہر ہر ہر چاند ہوا ہے

۲۲
 ہر تن کو ہے دشوار بچا نادل و جان کا
 آناشہ والا کا ہے جان نادل و جان کا

۷۷
 ہر کونے کی پانچ پانچ روزہ دین سے
 آواز آتا اللہ کی بے پناہ عزت سے
 جہے پانچوں فرشتوں کی جبین سے
 انصاف کے قدم گام نشتر عرش نشین سے

۷۸
 ہر کونے کی پانچ پانچ روزہ دین سے
 آواز آتا اللہ کی بے پناہ عزت سے
 جہے پانچوں فرشتوں کی جبین سے
 انصاف کے قدم گام نشتر عرش نشین سے

سائے کے اگر پائون پھیل جائیں بجائے
 پانی کے عوض نور کا چھڑکاؤ ہوا ہے

اب عقل کہاں ہوش کہاں فوج عین میں
 سب گرد ہوئے راہ سندر شد دین میں

۷۹
 ہے نور سے معمور اک منور کائنات
 جہے جہاں سے سواری سے عین رند
 ہے ہر شے کو کہ نور سے وہ عین
 ہے ہر شے کو کہ نور سے وہ عین

۸۰
 ہے نور سے معمور اک منور کائنات
 جہے جہاں سے سواری سے عین رند
 ہے ہر شے کو کہ نور سے وہ عین
 ہے ہر شے کو کہ نور سے وہ عین

آرا سجتے رہا سہ محبوب کی صورت
 پروین نے کمزور بندھی ہے جا رہا کی صورت

تلوار و ننگا زہرہ ہے صف جنگ میں پانی
 دریا میں شرارت چھپتے ہیں اور ننگ میں پانی

۸۱
 ہے نور سے معمور اک منور کائنات
 جہے جہاں سے سواری سے عین رند
 ہے ہر شے کو کہ نور سے وہ عین
 ہے ہر شے کو کہ نور سے وہ عین

۸۲
 ہے نور سے معمور اک منور کائنات
 جہے جہاں سے سواری سے عین رند
 ہے ہر شے کو کہ نور سے وہ عین
 ہے ہر شے کو کہ نور سے وہ عین

ہے دونوں جہانین یہ امام تقیوں ایک
 جس طرح خدا ایک ہے اس طرح حسین ایک

اور فوج پین شست ہے کیا شاہ امم کی
 حسرت کی نگاہیں ہیں تمام اہل حرم کی

<p>۱۳۰ ہر جزو بدن پر زہے ہے ہر عضو جدا ہے دفتر میں شہادت کے مگر نام لکھا ہے</p>	<p>۱۳۱ ہر جزو بدن پر زہے ہے ہر عضو جدا ہے دفتر میں شہادت کے مگر نام لکھا ہے</p>
<p>۱۳۲ ہر جزو بدن پر زہے ہے ہر عضو جدا ہے دفتر میں شہادت کے مگر نام لکھا ہے</p>	<p>۱۳۲ ہر جزو بدن پر زہے ہے ہر عضو جدا ہے دفتر میں شہادت کے مگر نام لکھا ہے</p>
<p>۱۳۳ ہر جزو بدن پر زہے ہے ہر عضو جدا ہے دفتر میں شہادت کے مگر نام لکھا ہے</p>	<p>۱۳۳ ہر جزو بدن پر زہے ہے ہر عضو جدا ہے دفتر میں شہادت کے مگر نام لکھا ہے</p>
<p>۱۳۴ ہر جزو بدن پر زہے ہے ہر عضو جدا ہے دفتر میں شہادت کے مگر نام لکھا ہے</p>	<p>۱۳۴ ہر جزو بدن پر زہے ہے ہر عضو جدا ہے دفتر میں شہادت کے مگر نام لکھا ہے</p>
<p>۱۳۵ ہر جزو بدن پر زہے ہے ہر عضو جدا ہے دفتر میں شہادت کے مگر نام لکھا ہے</p>	<p>۱۳۵ ہر جزو بدن پر زہے ہے ہر عضو جدا ہے دفتر میں شہادت کے مگر نام لکھا ہے</p>
<p>۱۳۶ ہر جزو بدن پر زہے ہے ہر عضو جدا ہے دفتر میں شہادت کے مگر نام لکھا ہے</p>	<p>۱۳۶ ہر جزو بدن پر زہے ہے ہر عضو جدا ہے دفتر میں شہادت کے مگر نام لکھا ہے</p>

<p>۱۹ ان کا بندہ ہر اک بڑا خطا ہے ہر ایک کو جو پیر سے وہی اذرا خطا ہے یہ عین کہ موعین خاصین عطا ہے</p>	<p>۲۲ کیا غلطی اور بے سوچے اپنے تعریف کو راج کرے اور خطے میں اپنے تئیں کی نظم کا گایا خطے میں نیز ان کی طرح نصیب جبر سے اپنے</p>
<p>لیکن کا یہ احسان ہے ہر بندہ حق پر یہ کھینچتی ہیں سرمہ کا آنکھوں کے ورق پر</p>	<p>ابرو کا رخ صاف میں پر تو نظر آیا نور شید کے دہن میں نہ تو نظر آیا</p>
<p>۲۰ ہر جگہ حق محققین کی شکر آیا ماننے نے جان کے پیر میں کھایا نور نظر ان کے آفاق نے پایا یہ ہے جو ان کے دین میں لایا</p>	<p>۲۳ نیکیوں کی نقطہ چاہیں خلق میں ان کی اور یہی ہے جا بڑے بندوں یہ باہر کی سال کے یہی ہے حیل شکر کی کل کے تیر میں چاہوں</p>
<p>سہری سلائی اسے درکار نہیں ہے محتاج عصا مردم بیسار نہیں ہے</p>	<p>بڑھ کر رخ روشن سے یہ کاڑھے پڑھی ہے تو قدرت حق ماہ سے یہ رات پڑھی ہے</p>
<p>۲۱ سہری ادھر کرتے ہیں ایسا کہی ان کا نہیں چھوڑتے ہیں اچھا کہی اپنے کو چلے آئے ہیں غلام کہی پڑھو نیکان شان کیا کہی</p>	<p>۲۴ ابواب کی نشاۃ نظر ہے عارض یہ قدرت میں روشن ہے وصفت و کین میں بان جان ہے اولاد رضا میں طبیعت کا زخم ہے</p>
<p>یا ذکر ہے یا شکر اسے رب ہذا کا ساچھ ہے یہ منہ نام خدا نام خدا کا</p>	<p>ابواب فصاحت کو وہن کھول رہا ہے موتی ہی زے وقت سخن کھول رہا ہے</p>

<p>۵۲۰ باری کی عبادت میں توازن زکوٰۃ کی عبادت میں توازن پیر ہے بیان خط و کتابت میں توازن ثابت ہوا ایسا نہیں توازن میں توازن</p>	<p>۵۲۱ اسے چھوڑا اسم نہ ہوا ہی نہ تھا ہی سب کے لیے اسے سب سے سب سے باری سلطان اور العز کی اتنی ہی سواری اب نہ خدا کے لیے نہ خدا کے لیے باری</p>
<p>تازہ ہے یہ رخ چہنہ امید کے مانند یک رو ہے بد دنیا کے خورشید کے مانند</p>	<p>بخشنده تاج سر شاہان سلف ہے سدن میں دو عالم کے یہ اک درخف ہے</p>
<p>۵۲۲ سکتے ہیں اگر چاہیں کہ یہ لفظ کو آرا کی کا صلہ ہے گزرتی ہیں سے سچ کے واؤ کو جلا ہے دنیا میں ایک بین کیا ربط و راز ہے</p>	<p>۵۲۳ جاگہ یہ یوں کہ یوں یوں جاننا زبوں یوں یوں یوں ہر گز کو آواز و جوں کو چکا رو کلے کسی حلیہ کا چاہاں سنو رو</p>
<p>ان موتوں کے رشتہ میں یا قوت اگر ہیں یہ فعل وہ ہیں جنگی قرابت میں گہر ہیں</p>	<p>وہ بولے کہ خود چھندے میں پڑ جائیگا ظالم یہ نور خدا جاں میں کب آئیگا ظالم</p>
<p>۵۲۴ ایشیاء میں سے میں کو کرنا تنہا صفت کا تھے ہیں کے مائے ایک ایک کو ٹھہر کے یہ کرنا تھے عبادت میں درختے سوئیائے سدا ہے</p>	<p>۵۲۵ کب حال میں ٹھہر گیا وہ اپنے خاتمے یہ طائر آواز میں اک عباس ہے یہ کشت عطر گل پیم و رضا ہے یہ نور خدا تان خدا میں صلے</p>
<p>اب رن میں یہ کس عمر کہ آرا کی ہی آمد وہ کہتا ہے عباس کے آقا کی ہے آمد</p>	<p>کیونکہ یہ فریب پہ شام ہیں آئے سایہ کے نہیں جسم کہ جو دام میں آئے</p>

۵۱۴
 وہ بلا کہ سوچا زمین کو جس کی
 ہم بھی زمین دروہل کی جو دریا
 دیکھیں تو ہی ہر پہلو صفا کیا
 اسے کہا اللہ زمین جنت بنا دیا

۵۱۵
 فکرتے کہ اور جو بلا غصے آجائیں
 بھڑکے کہ کبھی ہر گے ہم نے سوچا جابین
 اور جابین فکرتے کہ یہ حال سما جابین
 اس غصے سے کائنات کو زمین جابین

۵۱۶
 بیدم ہو سے جانے ہو یہ عرب شہین ہر
 شیر ہے انسان ملک الموت نہیں ہے

۵۱۷
 اب طائر جان ڈر کے جو پرواز کرتے
 کیا موم کہ مین آج برسی موت مرینگے

۵۱۸
 بی بی اگر جا تے ہو تو زمین آو
 عبا کے لئے کو سیراہ لٹاؤ
 اگر کہے کھینچے گا زمین دکھاؤ
 شہر زمین آؤ فستوں اور یہ بناؤ

۵۱۹
 ایک سبک علتے مین دروہل آو آیا
 ظالم نے بلایا لئے اور کان جھکا یا
 وہی اسنے دعائیں خبر نہیں لایا
 چلو کے آؤ گا کہ جب تو وہ ہو یا یا

۵۲۰
 گھر آپ کا خالی ہوا دن بھر گیا شیر
 ان پھولوں سے جنت کا چمن بھر گیا شیر

۵۲۱
 لاتے ہیں خبر دل کی یہ ہے کام ہمارا
 لے آپ بھی شگوائے افسام ہمارا

۵۲۲
 ہم نے سنا ہے ان کے سب کو
 یوں کہتے ہیں کہ ان کے سب کو
 تو سن کی غمان چھوٹے کہ ان کے سب کو
 تمہارے سب کو

۵۲۳
 اب میں دیکھتا ہوں تانین جالو
 لےو بیٹے حکم میں اپنا بچاؤ
 پوچھا ہے کہ میں نے کہا ہے
 خود ذرا کر میں میں ہیں تو

۵۲۴
 پھر قتل ہے آسان پس ضمیم حق کا
 شیر تو کہتے ہیں بہت کے قتل کا

۵۲۵
 رے کیسا کہ لائے یہاں جانو تکے پڑے ہیں
 ہم سوئے عدم جاتیکو تیار رکھے ہیں

<p>۱۱۰ اوستے کہا کہ تے تو بھلا عرض کر رہی ما کہ میں یہ سادات عزت باری گفتار میں یہ بندہ تلواریں عاری ان میں ہر کام وہ سچی بجا ہو پیر چاری</p>	<p>۱۱۱ کہ کانپ کے کر کو کہتے سے شانے گزری عبا تو ترن مر کو اڑھانے مڑ کے سے کہ تہ سبک بیٹانے مروت سے روٹی کہ بینانے</p>
---	--

<p>لیکن ابھی سے میں جو کہرام پڑا تھا میں دیکھتا تھا واقعہ گو دور گھرا تھا</p>	<p>میں کیا کھوں ک لڑکی تم شاہ امم سے ہر بار لپٹ جاتی تھی گھوٹے کے قدم سے</p>
--	---

<p>۱۱۲ اب کیا یوں ظلم کی نصرت کرانا وہ خمیہ میں جانا وہ بیہوش کا بلانا وہ ایک کے بعد ایک کا کیم کو آنا بیوہ کا وہ گھبراؤ وہ لڑا کا بولھانا</p>	<p>۱۱۲ رور سے کفران اڑھتی تھی اسکے گلہ بڑی وہ دھوکے آؤں چھٹی ہون پیر سے اڑھتا ہے شہنشاہ کا سایہ و کس سے میں بھی نہیں ہی جو بد چلتے ہیں کھ سے</p>
--	--

<p>میں جانتا تھا ہوگی قیامت کوئی دم میں اڑھی گئی جب سند شیر حرم میں</p>	<p>روٹھے ہیں مجھی سے مجھے تم قدم پہ نہ ڈاؤ لدر سے قبلہ و کب کو سن لو</p>
--	---

<p>۱۱۳ اب ہر دم کو جو فضا خمیسے لانی نہ تھوڑے کرون میں نہ تھوڑے صبحانی تھانے جو دکا با نہ تھوڑا تھا بھائی تھوڑے تھوڑے کی نوا ہی</p>	<p>۱۱۳ لہر سے قصور اتنا کہ تھی تشہہ دہانی سوا کے علمدار سے نکلا آیا تھا اپنی کیا جاتی تھی ہر دم میں ظلم کے بانی ہارا بھین اور شاہ کی بیرون چھانی</p>
---	--

<p>دم توڑا جو کہہ رہے تو ایسا نہ خلق تھا زینب کے نکل آنے سے منہ شاہ کا فاق تھا</p>	<p>مرجساؤنگی یہ کم نہ کرن پیار کو اپنے کیوں روٹھے ہیں لہین مجھ سے علمدار کو اپنے</p>
---	---

۱۲۷
 آجائے گزراں کو تو بیکری طرف سے
 ٹھہر کر میں داد کو لانی ہون چاہے
 ایک بن وہی عقدا کے سلف سے
 اپنے کفن میں چھپ کر نہ رہے

۱۲۸
 جانی میں آنکا بن میں تھا ہے
 آنکھیں بستے کو لائے سے ہائے
 ہاں غصہ نہ کرنا جو در شہر اتا ہے
 باہری سیکھنے کو اٹھانچے کوئی ہائے

شانوں سے کٹے ہاتھ ملا جائے دادا
 حضرت کے برادر کو جلا جائے دادا

وہ بولی محل دم بسد اد کروں گی
 پر یاد تم آؤ گے تو فریاد کروں گی

۱۲۹
 آئے تیرے ہر وہ اہوداد کے گھٹنا ہی ادم
 ہونے لگا سورج سلطان دو عالم
 مٹانے کا عزم ہوا شہر کا عالم
 مٹانے کی سعی ہے کہاں کرے
 تیشیر

۱۳۰
 خائف ہو تو دیکھ کے آد کا فریاد
 حارث علی دہب شاہ مدینہ
 قافلے میں سوار لے میں تان ہو سیدنا
 ہر جا اس طرح پکارا تو بھی پوجیت

پر غم سے یہ رشتہ تھا تو اسی کو ہی کی
 جو تھا می نہ جاتی تھی رکاب میں علی کی

پر زیر سلخ زخت کہن پہنے ہوئے ہیں
 زندہ نہ آنکھیں جان کفن پہنے ہوئے ہیں

۱۳۱
 بھر پھر ہی گھوڑے کے زنب کی رہی
 ادھالی سے قدو تہہ پین لکھنے بکھاری
 ہے آگے گھر بڑی بان روح جاری
 اسید بھون باز بھون پین رہی

۱۳۲
 شکستے مٹنے کہا دیکھا اقبال
 حال دیکھا یہ تو دیکھ کے ہوجاں
 ناخ توڑ حال ہے تو دیکھو یہ کھوڑ حال
 کہہ کہہ بہت تو بولے یہ وہ بڑا حال

اب پھر بھی سواری شہ ابرا پھر سے گی
 حضرت کے کہا خلق پہ تلوار پھر سے گی

اپنے تو رگ دریشہ میں ڈر پھو گیا ہے
 کیا پاؤں ادھیں دن کو کہ جی پھو گیا ہے

<p>۹۴</p> <p>باز آواز شایع نظر آریا ہے پردہ رخ تیرا نظر آریا پھر کوئی نہیں نظر آریا نثار سفیدی و سیاہی نظر آریا</p>	<p>۹۳</p> <p>و نیامی دنی فانی کناں مرا مانو اس خاک کے خاطر نہ کچھ میرا اچھا نو خدایتی اور نہ کوئی بلو ہی جا نو سر سیاہ جوان گریا کون مہین جوانو</p>
<p>فعل ہم تو سن سے شرارے ہوئے روشن دن بوج فلک بنگیا مارے ہوئے روشن</p>	<p>کیا کیا مہ و خورشید نگاہوں سے نہان ہیں جو صبح مرے پاس تھے اسوقت کمان ہیں</p>
<p>۹۵</p> <p>اد کا شہر دین نے فرس رقابہ ٹھہرا لیا سر جہاں نے ہو کر حضرت نے صدای پیر الہاں خبا کہ جب جو فضل کے ہو اور بولون خدا کہ</p>	<p>۹۴</p> <p>بچھوئے اچھا دو عالم کا تیجا جاؤں اور بے کو توڑ نہیسی جا ہانا ہے پیرا مانی ہے خدایا نہ ہے جس نے ہے ایک پھولن جیا</p>
<p>فردوس کی رعیت نہ جہنم سے خدا ہے لے بے خبر و تکو بچلا کچھ بھی خبر ہے</p>	<p>الاس ہون میں تاج سر آل عبا کا دل بند ہون میں دست زبردست خدا کا</p>
<p>۹۵</p> <p>تو بیت میں فرما تا ہی خالق عالم جاؤں عجب کہ ہے پرست کا قائل کہ طرح وہ دنیا میں پھر شرم و خند سوا ہون کہ ہو کر ہے دین پر نزل</p>	<p>۹۴</p> <p>گر لاکھ برتن تیرے گزروں ہوا کہ میں جاؤں پیدائشی عنوان میں پیش آن اس کے سیاہ پڑھ سلطان سارے دنیا میں کہم ہے میں</p>
<p>تہا جسے مرقد کی سکونت کا یقین ہے کیوں خلق کی الفت سے وہ پیرا زمین ہے</p>	<p>ہر صحف حق میں ہے بیان ابن علی کا جس طرح شریک کلمہ نام نبی کا</p>

۱۵۴
 آج جو سولان ہا بیت شہادت
 کیا خیر آرزو الہیہ ہے
 گراہ گریہ پارتے ہیں
 اللہ کر سب جان کے جیکہ ہم کرے

۱۵۳
 دل از لطف ناک مر جاں نفاش
 تیران ہوں چھپے کدور تھین جو
 آرزو خا طین کے صدق صفاء
 چھپ جو بوجہ عکس کر لیں سے ارادہ

اک لات میں غرتے کو کیا دور حرم سے
 بت خاک پہ سکر کو جھکے اپنے قدم سے

تھا تمکو مناسب مرا گھر صاف کر دو تم
 لوین نہیں کچھ کہتا ہوں انصاف کر دو تم

۱۵۵
 کہنا تھا جو چھپے ایک لڑکے کیا ہو
 تباد کیا سب پور اب اور یہ خطا ہے
 وہ کفر ہے یہ دین وہ ہے جلیب
 عدا زنی کوئی تو یہ بات جلا ہے

۱۵۴
 تیرا تیرا کہنے کی سب جانتے ہیں ہم
 تیرا تیرا کہنے کی سب جانتے ہیں ہم
 تیرا تیرا کہنے کی سب جانتے ہیں ہم
 تیرا تیرا کہنے کی سب جانتے ہیں ہم

روینگی نبی فاطمہ کے بال کھلین گے
 خیر اسکے تھین گے ران حال کھلین گے

گلزار علی ہم نے جو تارا ج کیا ہے
 کچھ کچھ یہ قصاص احد و بدر لیا ہے

۱۵۶
 ہم تارا جو تیرا ہوتی کا کون
 تارا جو تیرا ہوتی کا کون
 تارا جو تیرا ہوتی کا کون
 تارا جو تیرا ہوتی کا کون

۱۵۵
 تیرا تیرا کہنے کی سب جانتے ہیں ہم
 تیرا تیرا کہنے کی سب جانتے ہیں ہم
 تیرا تیرا کہنے کی سب جانتے ہیں ہم
 تیرا تیرا کہنے کی سب جانتے ہیں ہم

پرسش میں اماموں کی علی چکے ہیں تھے
 قائل جو ہمارے ہیں یہ وہ آپ کہیں گے

سرتنگے ہوں اور پادشہ میں زنجیریں بڑی ہوں
 سیدانیاں دربار خلیفہ میں کھڑی ہوں

۵۶
 حضرت کے کہا ہے کہ ہاں میں نے اپنے
 فرزند علیؑ کو اس دنیا کی تہ پر
 اور عین ناموس کو اس کی تہ پر
 اپنے اور ہر مومنین کے لیے

۵۷
 وہ حق کی سچ اور وہ قیض کی جاو
 مغنوں کی صورت اور لکھاوٹ
 گہرے کوئی نونے کوئی بناوٹ
 شہرہ خلاب اس کا قیامت ہی و

ہتیار ہو تیخ دوزبان کھینچتی ہے زمین
 جان ہوگی بدن میں نہ زبان ہوگی دہن میں

بجلی کبھی گرد و سپر کبھی فرش زمین پر
 بجلی کبھی کوندی پر جبریل امین پر

۵۸
 پھل پھول گیا اس دنیا کی
 تیار کا پھل پھول گیا اس دنیا کی
 تیغ نے لٹا کر شاہ زمین سے
 یون نکلا نیام کر شاہ زمین سے

۵۹
 قفس کے تھے تیغ شہر دوسرے
 پی تھی کو اسی ہی آؤ کو اڑھا کے
 بالک ابن بنی علیؑ رضی اللہ عنہما کے
 دوڑے ہیں اللہ کو ایک خدا کے

چلائی شکست اوج گھٹا فوج عمر کا
 لوجوصلہ نکلا وہ دل فسح و ظفر کا

دو گوہر کچیدہ خاتون زمین ہن ۷
 دو لال پیسے کے حسین اور حسن ہن

۶۰
 ہتھیار ہوتی تیغ دیر اللہ براہ
 نصر کے قبلہ کا ہوا ماہ براہ
 ارفع کے پہلی ہوئی گو یا سر جھکا ہوا براہ

۶۱
 وہ تیغ ہیں کفر کی زمین صاف
 رن ان کے ظالمون خانہ زمین صاف
 صاف ہے زمین صاف ہے زمین صاف
 زمین جو ان کے لڑنے کوئی زمین صاف

اس حسن کا شعلہ نہ کبھی طور سے نکلا
 ظلمت سے سک رہی نہ اس نور سے نکلا

پوشیدہ کوئی بدمزگی میں نہیں رکھتی
 مطلق سرو گردن کی لگی میں نہیں رکھتی

<p>۵۶ اس کو حرم بادل نے جو نظر کی نظر لفظ کر لیا اور چھپی گئی غصے سے چھپی بھون اور ہنق دوسری چھپے لگتی پٹی سیر نوح عمر کی</p>	<p>۵۵ چھپتی ہے اس کو سر چھپتی دوسری خون نیکے اس در نشین میں اگلے سائی منگھوون پھیلائیے دسے کیے وہائی دھاوی کلج پیوہ پالون کھجکائی</p>
<p>بانی تھا نہ دم خوف سے یغین گھٹی تھیں یغین نہ کہو یغین تیاہون کی چھٹی تھیں</p>	<p>خود رفتہ تھا ہر تیر یہ رفتار نہی تھی ما انگریز انی کالینا بھی کمان بھول گئی تھی ما</p>
<p>۵۷ دم کس دم و غم کا تھا کس کس کیا جو بیان پتھر دوسری تھیں بجاری تھی ہر اردن وہ اس تیغ کی کبھی تھی کرا تھیں کس کس</p>	<p>۵۵ کہ نشین گنہ گیمین سے نکل آئی گرہین جن پتھر تھیں سے نکل آئی اندر اودا من زین سے نکل آئی گر وہین چھپی اور زین سے نکل آئی</p>
<p>پر گئے سے جبریل ملک جان گئے تھے اس تیغ کے دسے کو ملک مان گئے تھے</p>	<p>باندھی وہ ہوا جس سے بگولا ہے ناری شرمائے جلے آگ بولا ہوئے ناری</p>
<p>۵۶ سب کو حرم کی شاہ نے بن بن بکرم چھپی گئی کے بدن بن زینین غائب تھی بن بدن بھی نو سرست کی چھپے بدن</p>	<p>۵۵ غصے سے زارہ زینین صفا کر آئی حال آئینہ کو کلا کے یونین در آئی بننے بن رہی علی بن چھپی نظر آئی منگھوون چھپائی اہل بن کھرائی</p>
<p>جلا زمین سا یہ تھیں جلا و فلک تیغ یہ گا زمین پر تھا تو مرغ ملک تیغ</p>	<p>کڑیاں نہ زہرہ یغین نہ دم اہل سمین دم بھاگنے کے واسطے ٹھیرا تھا عدمین</p>

<p>۱۷۷ مٹی نہ خراگرتی تیغ نہ رانداز دوزخ کا مزاج ان تلک تک بے بار علیہ تھے پر مرغ نظر بھی ہم ہر دوز بگم مٹی بان پھونکے اور بھی مٹی دوز</p>	<p>۱۷۸ ایک ایک کتا تھا کجا کچھ پانے دریا بن چلے دو ب مرن اس زمانے طالع باریان کا کوئی شاہ و در جہان سے بریلین و بقرادہ نہ نکلتا تھا از بان سے</p>
--	---

<p>جل جل کے تین اہل جفا ڈھیر ہوا تھا اس تیغ کے پر کا لون کا ڈھیر ہوا تھا</p>	<p>نوار کا یہ کاٹ سنا تھا نہ کسی سے سر پاؤن نہ تھا بات کا بھی تیغ علی سے</p>
---	---

<p>۱۷۹ جلتا کیوں تک اگر کھلتا کیوں تک کھول کر تیرے سہمی خلق میں گل پھر توڑیں کیا پانی ہوا غصہ نسل کا برون رخ مریا ہوا پیکر میں</p>	<p>۱۸۰ کیا خبر بگائی مٹی مریا ہوا بڑا تھا قول کفر بھی سکہ اسلام مٹی میں جو تھا نقد حیات کی پشام صرف اصل بن گیا تھا علم</p>
--	--

<p>ہر حلقہ جو شن مین وہ روغن جو در آیا پھر تیغ جو چمکی تو چراغان نظر آیا</p>	<p>کھوٹا نہ کھرا کچھ سر بازار گھنے گا اب نار مین ہر قلب کا دینا رہنے گا</p>
---	--

<p>۱۸۱ گرتی کے سبب کہے اس کا ٹاٹا کیسی تھوڑا پیکر تیرے کاندھارے تیر شہادت نہیامون میں چھپے صورت تیر لاش کے لوشن لو تیرے لوشن</p>	<p>۱۸۲ کھلی تیرے صف میں گرتی تیر جلی تیرے اس غون دہانی تیر تیرے کبھی پھول لٹاتی تیر دھالوں سے تیرا تیر تیر تیر</p>
--	--

<p>بجائے جیا یون کے پڑے تھے چوہین شمشیر شہر بار نہ ساتی تھی لہو میں</p>	<p>لشکر کے علیادہ کو کم کر دیا اُس نے نیرون کے نیستان کو قلم کر دیا اُس نے</p>
--	---

<p>۱۰۷ جن جن میں جست پر ان غلام رشتوں افلاک کو بھی چنچ میں لایا وہ پری میں حافظہ بچے جو بنائے فلک کے ہونے چاہے کیا بیان کو یہ جن کو کہتے رشتوں</p>	<p>۱۰۶ بیٹ پڑوسی سے جلانی وہ کوئی شافی جیتے ہو تو آزاد ساز دیجئے جہانی حضرت کی صلاح چنچ قطع سے پری سبھی بے سارا شہ کی جہانی</p>
<p>شہر انہ فلک رخس میں کیا تیز پری ہے شیشے کو اوڑالے گئی یہ کون پری ہے</p>	<p>ایسا نہوان سب میں میں فرزندہ ہون زینب گھسے نہ نکلنا ابھی میں زندہ ہون زینب</p>
<p>۱۰۸ افسوس ہم گھاروں کی خیمے کی پیر زینب کے گری کہ اسے گئے شہر پہنچے پیری دن میں جو پہل سے گئی چھوڑے چلنے نہ کہنے نہ گئی</p>	<p>۱۰۹ سزا اور ان کے مخاطب سے مولا تمہو سے جو کہتے تو نہ تیا میں بان کیا کیا میں گیا تم کو جو کبھی نہ تیرا سیرا افکار بولے زلف کرو اتنا</p>
<p>سیدانہ نہیں وہم قیامت کی چھے گی گر یہ نہ کیا جان کسی کی نہ بچے گی</p>	<p>بھو لومرے آگے تو نہ زینب کے ادب کو سرنگے مرے بعد پھرا ایچو سب کو</p>
<p>۱۱۰ ایک قول زینب پر آرتے بکارا زینب سے بھائی کو بھی تیرے ارا پیری چلی پیری بھی سے فضا را نصیب ہے کہ جو ہے پھر تو خدا را</p>	<p>۱۱۱ یہ نکلے جو رو نکلے ناموں عمر سے ارشاد خدائے کیا اظاف و کر مے روشن ملد رہا کہ دانے قدیم سے ہوئے جو خدا ایک سے کیا کا حرم</p>
<p>خالق نہ کرے تیغ جب اس سر سے ملے گی تھرا اینکے افلاک میں دن کی سہے گی</p>	<p>کیون امت عاصی کے لئے دکھ میں پڑی ہو لاؤ مرے عرش کی پہلو میں کھسے ہو</p>

۶۵
 تولا نے عثمان پھیرتی سچ شہیدان
 گھوڑے اور گریز سے ہرگز نہ توڑا
 فریاد سے قافلہ ہے ہر سامان
 ایک بین بلبان پتھر کی زبان

۶۶
 کہیں کی زمین کبھی دو بال کیا تو نے
 عیبی کو ایسی خاک پید کیا تو نے
 جو بیٹے نے قافلہ یہ کیا کیا تو نے

۶۷
 کیا جانئے کیا بعد مرے حال ہو یا رو
 اعلیٰ ہے کہ تم گھوڑوں سے پامال ہو یا رو

۶۸
 ٹھنڈا ہوا بان مادر عیسا کا کلیجہ
 کٹ کٹ کے گرے تیغوں سے زہرا کا کلیجہ

۶۹
 تیرے تھے جوڑے پڑی نورین باری
 تیرے تھے کہیں سے تم عرواری
 تھلے تھے سچ شہیدان کی بجاری
 فریاد ہو پادشہ سے خالق باری

۷۰
 شہو قافلے تھے تین خاک شفا ہون
 آرام کہ نامیہ محبوب خدا ہون
 بیزارہ لڑائی تیری نہیں کیا ہون
 محتاج دو داغ تھے ہون اور کل کو دان

۷۱
 اب عرش معلا ترا قائم نہ رہیگا
 ہنتم سے جو پیا سا ہے لہوا و سکا ہے گا

۷۲
 دیتی ہوں تجھے واسطہ زہرا دہنی کا
 بچھرنہ گرے خون حسین ابن علی کا

۷۳
 اسد مطبقہ زمرے دنیا سے اٹھائے
 کھینچ کر لوٹے مہرے دہن کو بجائے
 کہیں نہ بین اب کب اس وقت سنبھائے
 ہرگز کے کچھ پیوہ لکھے کہ کھائے

۷۴
 آوازی بانگے کہ لے اسے ارض مقلد
 کہ روز زار علم آہی میں یہ کڈرا
 کہ چھپے کہے قطرہ خون شہر والا
 نے زور سے اتنی قافلہ اور دنیا

۷۵
 بس میں مری خاطر یہی الزام بڑے ہیں
 زمین چمن فاطمہ کے پھول پڑے ہیں

۷۶
 واقف ہے تو کیا شاہ شہیدان کے ادب سے
 ایشہ سمجھتا ہے زیادہ اٹھین سے

۹۱۲
 اہوتت فتنہ کو تو ہوا کلم آہی
 بان اور کے تہیے لیلیٰ بجد ہورای
 آئی ہے ہرما از شہ مردان پر تباہی
 طرہ ہا ہر وہ گھر میں دروغ نے جاہی

۹۱۳
 نخلان حسین لائل لائل لائل
 لائل لائل لائل لائل لائل لائل
 زلفی حسین جہرین حسین کی نشان
 ہے ہر سے دہا بنا تھا فاکہ لائل

یہ خون کے تلے ان میں کیچے ہے نبی کا
 نیشون میں بھر د خون حسین ابن علی کا

آلودہ بخون ریشل امام دوسرا تھی
 اس شان سے تیاری دربار خدا تھی

۹۱۴
 نہ میں دھڑکے سب خیر کا
 یہ خون ہے اللہ کا محبوب خدا کا
 گز خون گز خاک پر شاہ شہدا کا
 اپنی نہ گھونگا میں نشان ارض کا

۹۱۵
 لب علی اکبر علی اکبر
 سیدی جو کبریٰ کو کہا ہے برادر
 بدست سنا جاتے تھے خالق اکبر
 یہ کھینچتے ہی قلیوں کیٹ لیا

مکن نہیں یہ گا د زمین ہوش میں گئے
 یحییٰ کا لہو بھرنہ کہیں جوش میں آئے

چلائے یہ حلقہ نبی آدم سے جدا ہے
 افسوس نبی زادے کا کیا حال کیا ہے

۹۱۶
 دارودہ لاکھ لاکھ لاکھ لاکھ
 کرب کہ از بوشن تھا شاہ زمین
 تار سے زبان لگتی تھی خاک زمین
 چلن پیچھوئے کہیں سے زمین

۹۱۷
 پھر نیشون کا منشاہ از جموںے گا
 نیشونے لے لے لے لے لے لے لے لے
 نیشونے لے لے لے لے لے لے لے لے
 نیشونے لے لے لے لے لے لے لے لے

زخون کو نہ پوچھو وہ ہزاروں سے سوا تھے
 فرماتی ہیں زینب کہ ستاروں سے سوا تھے

مشرنہ کہیں عرش منظم کے تلے ہو
 امان سے نہ کہنا جو یہاں دیکھ چلے ہو

<p>۹۶ شیخہ نے اپنے بچے کو لاکھ فکاک پھیل گئی خون کی برکت برابر دورانِ نبی نے دین کھول دیا اغلب تھا کہ بوجائے اوتو بیہ کو تر</p>	<p>۹۵ فواد تائی کی بھرنجین دکھیا مکڑے جو ہوا تھا مے شیر کا کلیجا اردن بھی یوں بنے یوں ل تو باغیا شبِ شیرِ شیرِ شیر کی ہے مر اچھا</p>
<p>۹۷ آنگھون سے سراپیل کی دو چشمے بے تھے جبریل امین سدرہ پہ سر پیٹ رہے تھے</p>	<p>۹۴ کیا جائے مظلوم پہ کیا جو رد جفا ہے دس ل کے بعد آج وہی درد ہوا ہے</p>
<p>۹۸ عجان گر ٹپے پیکل پر وال ہنر کی صفین ب روئین یوں والی جا اپنی چن خلد کی سر دکا وال جب خوردن نے نیل کی طرح کھو گیا</p>	<p>۹۳ زہرا سے چھپا پیتا چھوڑنے لیا ہر فاطمہ نے دی قلم حیدر را اس قصص میں آخر نہیں کیا کرتے ناچار دکھائے دو شیشے کہا ابدیہ جو بنا</p>
<p>۹۹ وہ شیشے جو رکھے گئے قصر شہدین میں پھیل گئی خون کی فرودس برین میں</p>	<p>۹۲ دل پھٹتا ہے جس سے وہ اسی خوشی ہوا ہے ان شیشوں میں زہرا ترے بیٹے کا ہوا ہے</p>
<p>۱۰۰ بیباختہ فرودس بن گھڑتین زہرا پلایا بلا غم کے کھڑتین زہرا ہنر کے تہ عرشِ عطا کتین زہرا چھوڑتے تھی تھانے کلچا کتین زہرا</p>	<p>۹۱ ان شیشوں میں کو وہ پی کر غش کیا ہنر کے چو چلی سے بکھڑ اور کیر کیا لچھڑ چھڑ سے ناز و شکے کیا چھوڑتے تھی تھانے کا لونا کیا</p>
<p>چلا میں یہ کون آیا ہے دنیا کی زمین سے بوخون کی شیر کے آتی ہے کہیں سے</p>	<p>یہ تو کوزھی ہے کہ وہ وح ہوا ہے آئی یہ نہما طلق پہ اب تیغ جفا ہے</p>

<p>۶۰۱ زہرا اپنے سے کرنا جلد رضا دو نظام سے نقل کی مجھے راہ بتا دو گستاخ جگر پیر اجمان دانکا پتا دو منہ کھول کے غنیمتوں کا لہو نظا دو</p>	<p>۶۰۲ یہ کیسے گلے سے تنج سر کو گایا سینے میں کلجے کو ترنا ہوا ایسا اس صدمہ نے نزل فاقہ زہرا کا بلایا منہ کھلے کلجے پیر کیسے سنایا</p>
<p>۶۰۲ بتلاؤ تو مقتل میں جو میں جاؤں گی بابا جیتا ہوا شیر کو اب پاؤں گی بابا</p>	<p>۶۰۳ پچھڑی ہوئی بان سے تو گلے ملتا ہواداری پھر اے کلجے ترا کیوں ہلستا واری</p>
<p>۶۰۳ چوتھیں جو غصہ دیکھی ہیں کیا کواراڑے سر کو جلا رہا ہے کیا اب جیسے چھانی سے اکادو وہ کھٹا شیر کے صدا آئی ہوا بان بھرا</p>	<p>۶۰۴ شاہ شہرا خلق بیدہ سے کیا ہے آفت فلک لے آئے ہیں ذوقیہ کیا ہے چھریاں پھر بان کا کلجے یہ کیا ہے جاننا ہے جسے کہہ کر ہیں کیا ہے</p>
<p>۶۰۴ حسین کرہ شیعوں پہ قربان ہوا خادم کوا کے گلا شاہ شہیدان ہوا خادم</p>	<p>۶۰۵ اک صدمہ یہ ہے عش جو ہوا شہزادی سے قاتل مرے سینے پہ چڑھا ہے ادنی سے</p>
<p>۶۰۵ وہ بولیں ہادی اور منظوم حسینا اے عاشق باری مرے منظوم حسینا کیا دم میں کاری کے منظوم حسینا خون ابھی ہواداری مرے منظوم حسینا</p>	<p>۶۰۶ برباد ہو گیا بتا ہاڑے صفا و تقیر باز سے ہجر کی بھی یاد آئی ہے آکیر قحطت طلب کیا کیا میں کیسے دو آکیر کیا ابھی حالت تھی چلی چھوٹی پیر</p>
<p>۶۰۶ تقدیر سے آگاہ نہ یہ کہ جسلی تھی تم ہو گئے بے سر میں پچانے کو چلی تھی</p>	<p>۶۰۷ دو ہنکڑے جدا اسکے کلجے کے ہوئے ہیں اصغر بھی ہوا ہے علی کبر بھی ہوئے ہیں</p>

<p>۱۱۵ نانا قحامی ان کے بیٹے بن گئے بیس کی وصیت یہ قائم کوئی رہتا است اس جیادوں کو کیوں چاہیں ہیں اٹھارہ بی فاطمہ ان نہ بنتا</p>	<p>۱۱۶ اس وقت حضور نے بھی بیٹے بنوائے فدوی کے گلے ملتی ہیں مگر وہ بکارت بابو کے گلے بھی بابو سے جدا ہیں نہ ہانے کہا ان کے فتنے بھٹے ہیں</p>
--	---

<p>آتی ہے صداکان میں چلاتی ہے زینب کونے کی طرف بال کھلے جاتی ہے زینب</p>	<p>اب حال کو بہنوں کا کیا اون یہ نبی ہے سر پر کوئی وارث نہیں اور بے وطنی ہے</p>
---	--

<p>۱۱۷ بیٹے بیٹی غنیمت تھی خود کو سر کھول کے دوران بیٹے کے بیٹے ہیں خاتون میراب قلم لوح اس کے چہن خالق سے دعا با بک سی فکری ہیں</p>	<p>۱۱۸ چھوڑ کر گئے داری امی زینب کہاں رہ گئے بیٹا مری بی بی نہیں نہیں جاتے بولان بڑے کہ خدا کو سوجائے کیا حال ہیں کاہن کاہن یہ بیٹے</p>
---	--

<p>مخشرین مجھے رتبہ معراج ہو یارب نعلین ید اللہ کی سر تاج ہو یارب</p>	<p>بلوے میں بہن آج ہماری گئی امان چادر سر زینب ہے اوتاری گئی امان</p>
--	--

<p>۱۱۹ رابعی احمد کا وصی اور براء و حیدر وہ شہر علوم میں تھے اور حیدر داماد و حبیبے جانی و حرم بن دو نوجوان گواہ حیدر</p>	<p>۱۲۰ رابعی کچھ تو نہ سکتا کے ولی کا نام آخر ہوا داماد بنی کا نام اس جہد کو ہونے میں دو مکان و راع اک ماہ صیام ایک علی کا نام</p>
--	---

تمام شد

بوعون و

<p>۵۲ زبان دکھانے کی جگہ پر زبان دکھانے کی جگہ پر زبان دکھانے کی جگہ پر زبان دکھانے کی جگہ پر</p>	<p>۵۲ کو بیچنے اور اور نقصان ہو تم کو بیچنے اور اور نقصان ہو تم کو بیچنے اور اور نقصان ہو تم کو بیچنے اور اور نقصان ہو تم</p>
<p>۵۳ ادھر تو شاہ کو یہ صدمہ جسگر پہنچی ادھر تو شاہ کو یہ صدمہ جسگر پہنچی ادھر تو شاہ کو یہ صدمہ جسگر پہنچی ادھر تو شاہ کو یہ صدمہ جسگر پہنچی</p>	<p>۵۳ جواب دو پندر نامراد اکبر ہو جواب دو پندر نامراد اکبر ہو جواب دو پندر نامراد اکبر ہو جواب دو پندر نامراد اکبر ہو</p>
<p>۵۴ ہونے غرق آٹھ سے لے کر چھکے ہوئے ہونے غرق آٹھ سے لے کر چھکے ہوئے ہونے غرق آٹھ سے لے کر چھکے ہوئے ہونے غرق آٹھ سے لے کر چھکے ہوئے</p>	<p>۵۴ بن کر کی زینب کی مینہ نشتر ہے بن کر کی زینب کی مینہ نشتر ہے بن کر کی زینب کی مینہ نشتر ہے بن کر کی زینب کی مینہ نشتر ہے</p>
<p>۵۵ یہ حال دیکھنے قاصد کی اس ٹوٹ گئی یہ حال دیکھنے قاصد کی اس ٹوٹ گئی یہ حال دیکھنے قاصد کی اس ٹوٹ گئی یہ حال دیکھنے قاصد کی اس ٹوٹ گئی</p>	<p>۵۵ ظہیر اور حبیب آپ کے مصاحب ہیں ظہیر اور حبیب آپ کے مصاحب ہیں ظہیر اور حبیب آپ کے مصاحب ہیں ظہیر اور حبیب آپ کے مصاحب ہیں</p>
<p>۵۶ اور تیرے ناقہ سے آداب وہ جلا لیا اور تیرے ناقہ سے آداب وہ جلا لیا اور تیرے ناقہ سے آداب وہ جلا لیا اور تیرے ناقہ سے آداب وہ جلا لیا</p>	<p>۵۶ حسین کچھ ہم سب کے غمخوار حسین کچھ ہم سب کے غمخوار حسین کچھ ہم سب کے غمخوار حسین کچھ ہم سب کے غمخوار</p>
<p>۵۷ قرار دو مجھ میں بیقرار ہوتا ہوں قرار دو مجھ میں بیقرار ہوتا ہوں قرار دو مجھ میں بیقرار ہوتا ہوں قرار دو مجھ میں بیقرار ہوتا ہوں</p>	<p>۵۷ سپاہ ظلم نے تمہا سچے کے گھیرا ہے سپاہ ظلم نے تمہا سچے کے گھیرا ہے سپاہ ظلم نے تمہا سچے کے گھیرا ہے سپاہ ظلم نے تمہا سچے کے گھیرا ہے</p>

۱۰
 شافقتہ و کمان تیرے سر پر کرے گا
 ابھی جرات بولیں حسین تم کو
 شافقتہ یہ کہنے سے ہر اکے لشکر کا
 ابھی ابھی تو ایوانِ فائدہ بہتر کا

۱۱
 وطن کا صدف تو از زمین آیا ہے
 ایوانِ صدف نے گردن پیتر کھایا ہے
 گلے سے لاکڑی نہیں پیرے لگا یا ہے
 سلام کے لئے فاقہ صدف چھلکا یا ہے

۱۲
 جو شیر خوار کی جھکو تلاش ہے بھائی
 یہ دیکھ لے مرے ہاتھ تو یہ لاش ہی بھائی

۱۳
 وہ پوچھتا ہے کہ آس آپ کی یہ اور گئے
 حسین کہتے ہیں اکبر بھی ہکو چھوڑ گئے

۱۴
 شہسوار کا آہ وادایا
 حسین آئینِ فردی تری فاقہ صدف
 نشانِ اوستے و ایتھا جد اجد اسکا
 امام عصر کو بھوکھو کھر بیضہ یا

۱۵
 ہٹائی جبر سے ایتھوئے خون
 بیستہ بوت کا تھے سے بوجھا تہ
 بکاری مرد کی آنکھوں کو چھوڑا کھو
 کابھی ہی خاٹنے دیدہ بوسی صدف

۱۶
 لیا حسین نے ہاتھ تو یہ لاشہ صدف کا
 عزیزہ ہاتھ تو نہ رکھا مریض و شتر کا

۱۷
 گواہ رہیو کہ فاقہ سے جھومتا ہے حسین
 اور اُسکے بھائی کی آنکھوں کو چھوتا ہے حسین

۱۸
 نگاہِ این نیتہ وہ خطا کا نہیں
 کبھی کوٹھے سے کبھی سے ہوئے ہیں
 شہسوار کا نظارہ دیکھا کہ یہ جھوٹے ہیں
 بیستہ بیضہ ایتھا دل پر باقی ہیں

۱۹
 نبالوں ننھی تری سبکی تو خیمہ سیر
 دیکھا یوں بیستہ بوجوان کے لاشہ سیر
 پڑھو صوفی لاشہ اکبر پر نامہ شہسوار
 تیرے کھوئے تھے اوستے الامر و شہسوار

۲۰
 جواب کون لکھے گا یہ ر تو مرتا ہے
 اب اک نیت صدف حسین کرتا ہے

۲۱
 زمین قبر کی خاطر پسند کرنے لگے
 مزار کھود کے نالے بند کرنے لگے

۱۳
 ہونے سے قبل تو اصغر کو بھی تضا
 ملی بعد اس کا ذریعے خاک شفا
 وہ بھی قبر وہ تھا اس کا جسم اصغر کا
 ازار قبرین کے کا خون بھرا لاشا

۱۴
 بلادن دور سے لیکے پھر کیا بیان
 بن زری بھی ہی زینت دار سے لانا
 اکیلے سوئی سکن خدا کے آسان
 اچھڑا پھر سے نہ گھر تو یہ بیان

بر اپنے چاند کو جب خاک میں چھپانے لگی
 جگر ٹپنے لگا اٹھ تھر تھرانے لگے

تمہارے چاہنے والے گلے لگا سینگے
 مجھے یقین ہے جناب امیر آئینگے

۱۵
 یہ حال کچھکے فاصلے کی مدد گاری
 کھدین انکھیں سے خاک کی آباری
 بکھاری تھیں در سے یہ باور کھیاری
 یہ کہے قبر کی ہوئی جو زمین پر

۱۶
 عرض کہ فاطمہ صفحہ کی قبر پر چڑھ کر
 حسین لکھنے فاصلہ لاش اکبر
 نظر طریقی سے دوٹھاکے قاتل ہر ماہر
 ہوئی ہمدی سے اپنا تھا پوان لاش

حسین بولے نئے خاوتے گذرتے ہیں
 تمہارے ہنسلیوں والے کو دفن کرتے ہیں

اور آس پاس حسینی سپاہ سوتی ہے
 برات جیسے کہ دوٹھاکے گرد ہوتی ہے

۱۷
 گری زین کا پیر کہے وہ باچار
 بکھاری میری کمانی کے زین تیار
 نہ مردہ جا بویو جان میری بددردار
 زین میں تیرا نشانہ اور کے کہیں تیار

۱۸
 دکھائے لاش کو ہلوین گریٹ سے شہر
 عام میں بھی بجا زین کے اوپر
 نہڑ کیے کہنے لگا باکے اسے تنیب
 بکارا اسے علی کے عمرہ و جعفر

زیر خاک تو یوں فاطمہ کا باغ ملا
 مجھے یہ پھول ملا اور ہر کو داغ ملا

اسے غضب یہ مرنے مشا دیا کس نے
 شہید احمد مختار کو کیا کس نے

۱۹۵
 کہا حسینؑ کو چکا و بنین
 چکر کے ختم سے مرے کا ہاتھ اٹھاؤ بنین
 بنین خطین لوجہائی کا لگا و بنین
 حضور شانہ بلاین تو خطنا و بنین

۱۹۲
 نہ چکر سے یہ ہوگا کبھی خدا اٹھ
 کہ دیکھے سبط پیمبر کو زریہ خیر آہ
 نہ بار ہے نہ دربار اور فوج ہی پڑ پناہ
 نہ پناہ ہی جلادوں نہیں صلی کی پناہ

خطاب انکا جوان مرگ اس دیار میں ہے
 بہن کھڑی ہوئی وان در پہ انتظار میں ہے

بہن کی آل پہ ظلم شدہ پید ہوتا ہے
 رسول حق کا نواسہ شہید ہوتا ہے

۱۹۶
 یہ حال تھا کہ عدو صرف زارا ہوئے
 بلند چاروں طرف نور کی دروار ہوئے
 کف اہل میں عثمان کی شہ سو اہل ہوئے
 حرم حسینؑ جسے میں تیار ہوئے

۱۹۳
 بیان نبیؐ کا نکلے شاہ
 کہا اور ایسے ہیں بیکس آراہ قاصدا
 سواضے زمین صوفیوں نے کی پناہ
 نگاہ حق پر کو چکا پورا نگاہ

نکل کے لوٹڑ بیان کئے لگین دہائی ہے
 کہ چار لاکھ کی اک جان پر چڑھائی ہے

تو جانتا ہے کہ ہم بیکسی سے مرتے ہیں
 سقے امت جد کی رہائی کرتے ہیں

۱۹۷
 کہ کبھی نام سے کھینچا
 تیرا سر چکر میں چھپے خدا
 کہا حسینؑ کو لاٹھریں کھینچیں ہرا
 ہے آرزو کہ مجھے خستین قاصد صغرا
 وہ آیا فدیہ پیمبر قاصد صغرا

۱۹۴
 یہ کہہ رہا تھا ابھی وہ امیر ابن ہبیر
 کہ کب تک نکالنی نیام سے ہنیر
 زبان حال سے تاج علیؑ کے تقریب
 کر کے عیو لازل خرا بنیا پیر

زہے شرف کہ ہر دکا ہی حسینؑ کروں
 شہید ہو کے ابد تک جنان میں حسینؑ کروں

جو نیک ہیں تری مطلوبیت پہ روٹینگے
 جو بدگمان ہیں وہ قائل کبھی نہ ہونینگے

<p>۵۲۴ بین جانتی تون کی پختہ شاہ گو پختہ ہر جگہ جو ہری بین علی کی تیغ و تیغوت کی لگائی بیرون بین قضیبین و فرقہ پاک</p>	<p>۵۲۵ بجاری تیغ تعین ک کبریا کی تم جلال حمزہ واقبان مصطفائی تم تعین لگے تشبیران کبریا کی تم مجھ پیام شاہ لافا کی تم</p>
<p>۵۲۶ کہلا ہے واقعہ خیرین سب سب میرا پڑا ہے سکہ پر چرخیل پر میرا</p>	<p>۵۲۷ یہ تیغ کہتی تھی جو حکم بر ملا پہونچا کر وہ جہاد یہ فرمان کبریا پہونچا</p>
<p>۵۲۷ حسین بنے کہنے لفظ شیر خدا مقام صبر جو عمل طہین جدا ازل سے تم ہم بین شیطانی تیرا کہین مجاہد غازی کہین خلیہ فدا</p>	<p>۵۲۸ سام بیان کر لی موفی آئی سے سبیدہ تیغ کا پیدا ہوا سیاہی سے تیغ کے یون اگل آئی وہ خیر خرابی سے کہ جسے حضرت یونس بان آئی سے</p>
<p>۵۲۸ برائے نام نہ جرات نہ صبر کرتے ہیں خدا کی راہ میں لڑتے ہیں اور مرتے ہیں</p>	<p>۵۲۹ ہلال تیغ کا ابر سیاہ سے نکلا اوٹھا یہ شور کہ یوسف وہ چاہ سے نکلا</p>
<p>۵۲۹ تیرا وہ سکہ بابائے زور دکھلایا کہ گھلا بھی تو کہن کیسی سے بندھوایا قضیبین کے سانسے و زہ تبیل نے کھلایا تیغ بیابان سے کھینچی غصہ فرمایا</p>	<p>۵۳۰ فلک ہفت سپر کھدی پیش شاہ زمان تو کہ در سر اویش بین بلا گردان کان دکھا کے کہ کشتان تیغ تو جان شہدایا اپنے نذر تیر شغافتان</p>
<p>۵۳۰ جلال میں نہیں زہرا کا لال آنے کا کہ زوہ الجلال سے وعدہ ہو سر کٹانے کا</p>	<p>۵۳۱ نظر جو مہر نے ل شاہ کی جلالت پر کرن کے پٹکے سے بانہ جی کمر اطاعت پر</p>

۵۲۴
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

<p>۵۲۵</p> <p>یہ کہتے تھے کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا رام عزت نشین کو اگر ادایا ہے سر اپنا پیٹ کے بولے بی بی فاطمہ سر راوا سے محبوب کی بی بی فاطمہ</p>	<p>۵۲۴</p> <p>جہاں میں ابھی شہول تھے شہلا قدس اور اب حکم کہ لیں حسین پائے ہیں قلم نہ چھوچ پھر پھر دستان فرس جہاں کھڑی ہوئی دوقی اور کلوں</p>
<p>بہن حسین کی چہرے پہ خاک ملتی ہے چھری کلچہ پہ خیر انسا کے چلتی ہے</p>	<p>وہ رضامین سراپنا فدا کر و بشیر کیا ہے تھے جو وعدہ وفا کر و بشیر</p>
<p>۵۲۶</p> <p>غضب کے شعلوں میں جڑھا کے گل فلک حسین پہ تھی لسنی من بی بی فاطمہ زینب کے بی بی فاطمہ جو وہ عدو نے فدا کیا حسین فاطمہ ایساں سے تو جا</p>	<p>۵۲۵</p> <p>بے کھنچ نہ سداں پھر ارام تورا فہم کو چم کے قاصد سیکارا مثل غلا یہ قدرت ایک حصے میں تھی بولا جو ان میں سے کیوں جان میں دیا</p>
<p>کئے گا سر سر آغوش فاطمہ قاصد تو جان لے کہ ہو امیرا خاتمہ قاصد</p>	<p>جو اب عاشق حق نے یہ بید رنگ دیا جب اُس نے صبر و ایثار باطن جنگ دیا</p>
<p>۵۲۷</p> <p>یہ کہتے تھے اور وہ صاحب ابیر اور آہ نیند پر عجز پر پڑھا ہے پیر کیا تھا چند قدم آئے قاصد و کلچہ پیر جو غل ٹھاکر انسان پر پڑھا ہے پیر</p>	<p>۵۲۶</p> <p>پہ افضا سے خدا کے کبر کھاؤں میں ہونے کی رائے نہ رہا پیر کھاؤں میں نبی کے سامنے ہے سر جو ان سے جاؤں میں اور اپنے نانا کی امت کو کھاؤں میں</p>
<p>لڑائی ختم ہوئی شادا اہل شام ہوئے حسین قتل ہوئے بختن تمام ہوئے</p>	<p>جو ذبح ہوئے میں ہوں دلکا مدعا نکلی اخیر وقت زبان سے خدا خدا نکلی</p>

<p>۲۷ رسول دبان آنکھن میں باہر ملائے ماری تھیں نہ سب ضبط بیکاری تھیں کہ ہر حسین بھائی کہ ہر تھا کہ تھیں جو بڑھتا ہوا ہے</p>	<p>۲۷ یہ سکتے ہیں دوزی توں کی بجائی بٹ کے لئے سے بیاضیہ طاری عزیم بھائی اٹھو ہے ملین ہن آئی یہ ہن میری کہی تم فرج اس کے بھائی</p>
<p>بکار لوہین اکبر کی روح کا صدقہ جواب دو عسل اصغر کی روح کا صدقہ</p>	<p>حسین بھائی مری اس قم بھی توڑ گئے اسیر ہونے کی خاطر ہن کو چھوڑ گئے</p>
<p>۲۸ بتادو کہ گمان لاشہ والا ہے کہ ہر رسول کی آنکھوں کا وہ آجال ہے کہان پہ قافلہ کی گویوں کا بازار ہے کہ ہر وہ میرا گلابی مانتے والا ہے</p>	<p>۲۸ یہ کلمے کہتے ہیں کہ نہ یاد فرمایا یہ کلمے کہتے ہیں کہ گلا نہ کھوایا یہ کلمے کہتے ہیں کہ حضرت کا لاشہ تھا یہ کلمے کہتے ہیں کہ میرا گلابی</p>
<p>زمین ماریہ سلطان کیا ہوا تیرا بتادے ہنر کہ همان کیا ہوا تیرا</p>	<p>و عایہ مانگ کہ شیون کو چین ہو یارب ہر ایک گھر میں عزائے حسین ہو یارب</p>
<p>۲۹ ملاش کرتی تھی حضرت کی لاش ہنوم جو ایک لاش پہ سیرت کے گری کا ہنوم بیکاری لئے ہن آئے لاشہ منوم زیارت کے کہ کو بارگاہ کیا حلقوم</p>	<p>۲۹ یہ حاجی زینب یہ حاجی زینب یہ حاجی زینب یہ حاجی زینب یہ حاجی زینب یہ حاجی زینب یہ حاجی زینب یہ حاجی زینب یہ حاجی زینب یہ حاجی زینب</p>
<p>فغان ہائے سینا بلند ہوتی ہے یہی ہے لاش کہ چہرہ بولوتی ہے</p>	<p>تمام شد</p>

<p>۳۱</p> <p>بازو کے شہر خوار کو ہنرمند سے پیا جی نے دودھ اور زبانی کے لئے آج تھی اور اس میں خبیثی تھی</p>	<p>۳۰</p> <p>میں اتنی ہی خفین اتھین باونگی شاہ خف کا اکوٹھا اور بناونگی ہنگلی پیک کے کر کے پھراونگی ہر ایک خفین کو زمین بیلادونگی</p>
<p>۳۲</p> <p>کتی ہو کیا کروں میں وہاں حسین کی پتلی پھری ہے آج مے نورین کی</p>	<p>۳۰</p> <p>منت کے طوق بڑھ چکے پروان چڑھ چکے یسین کا وقت آگیا قرآن پڑھ چکے</p>
<p>۳۳</p> <p>فریاد اعلیٰ میں کہہ جاؤں اعلیٰ ان دونوں کو کہنے کے لئے اعلیٰ کس طرح اسی سائیں کے لئے اعلیٰ اپنی کا تھا اور میں اعلیٰ</p>	<p>۳۱</p> <p>اب کتنی بڑھ چکی ہیں تیلیاں جیسے زخمت کے لئے تیلیاں تیردیل کے لئے تیلیاں کے لئے تیلیاں</p>
<p>۳۴</p> <p>پھیلے کو آنکھ کھولی تھی بکھولتے نہیں روتے نہیں کہتے نہیں روتے نہیں</p>	<p>۳۱</p> <p>باتی جو اس پیاس سے مصوم کے نہیں منہ میں انگوٹھے لیتے ہیں اور چوستے نہیں</p>
<p>۳۵</p> <p>اگر کبھی پائے نہیں زلف خور پارہ ایسی جوانی کہ کاغذ کے رو پھری ہے کان کی سونگ جین ہے کہا لہنے کو دیکھ کر پری ہے</p>	<p>۳۲</p> <p>رونا نہ جانتے تھے سدا سدا تھے پیلا کے بات کو دین کی اتنے تھے خاطر سے میری جو پوچھ لیا جانے تھے جانی تھی جی ہوا اور نہ پوچھ لیا تھے</p>
<p>۳۶</p> <p>اصغر کا پاترا ہے اکبر سدھا ہے میں کیا خاک میں ملا نیو میر ہی پیا ہے میں</p>	<p>۳۳</p> <p>کس کی نظر لگی کہ میں نظروں سے گر گئی وہ چاؤ پیار ہی نہ رہا آنکھ پھر گئی</p>

۱۰
 ہر مسکریہ نے بھائی کی آئی ہے
 آئینہ چھوٹے بھائی کو اپنے دکھائی ہے
 ننھے سے ہاتھ چوکرو کر شانی ہے
 من جاؤ بھائی جان سیکڑہ سنائی ہے

۱۱
 آ کر کیا یہ سبے بلاؤ رام کو
 لاؤ خدا کے واسطے لاؤ رام کو
 اس سبب زبان کا حال سناؤ رام کو
 سنبلی رہیں گلے کی دکھاؤ رام کو

۱۲
 کر دھتی ہیں اتان آنکھ کو تم کھولتے نہیں
 اللہ ہم بیکار تے ہیں بولتے نہیں

۱۳
 اکبر کی لاش لے گئے ہیں قتل گاہ میں
 کوئی پکار لو وہ ابھی ہونگے ماہ میں

۱۴
 غصہ آ کر جبکہ ایشی آہ
 خان کی مہر علی کی تھیں پناہ
 آج کے سپاہین اپنی صراوہ
 مہر کی پھراؤ مہر آج کے کیا گاہ

۱۵
 حضرت اٹا ہے تھوڑا لڑتے جوان
 جو پوچھے کلبند ہوئی بوڑھی خان
 بولے کہ میں بھائی کو بچھائی کرمان
 آ کر تجاری لاش خان کا بیان

۱۶
 تیرون سے مشک چھوڑ گئی مجھ بھو اس کی
 پیاسی بہن سے لے لو قسم اپنی پیاس کی

۱۷
 ہم خمیہ گہرین جاتے ہیں اصغر ملاتے ہیں
 اوکو بھی لاکے پاس تھالے سلواتے ہیں

۱۸
 کھانگے کو چھوڑے کے کھینچے ہیں
 پھیلا ہے ہن سے ہونے باتوں کو تم
 کسم پھر دھلا ہوا لے کھتے ہیں مہم
 سینیہ پہ ہاتھ رکھے کھتے ہیں

۱۹
 ننھے جوان بیٹے کا تارہ لگانے
 ہاتھ سر میں گنہ سولن شاہ کے
 سبب نبی کو نژدہ چھوڑے بس لائے
 جیکے ہاتھ باؤن بلاؤ زخمین

۲۰
 قرآن کی ہو اکھی گھبرا کے دیتے ہیں
 بانو کو دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں

۲۱
 کی عرض جان ہو لو تپہ ہے شیر خوار کی
 حالت ہے غیر پیاس سے اس گلغدار کی

<p>۱۳ چھوٹے سے اٹھنے کے لئے کھانے کو تیرہ گھنٹے پہلے کھانا کھانے سے پہلے کھانا کھانے سے پہلے کھانا کھانے</p>	<p>۱۳ چھوٹے سے اٹھنے کے لئے کھانے کو تیرہ گھنٹے پہلے کھانا کھانے سے پہلے کھانا کھانے سے پہلے کھانا کھانے</p>
<p>۱۴ بولی سیکھنے بابائے مشکل کفائی کی ہو امان مبارک آنکھ کھلی میرے بھائی کی ہو</p>	<p>۱۴ یہ سیکھنے میری گود میں جھولے سے آئے ہیں کھانے کو تیرہ گھنٹے پہلے کھانا کھانے</p>
<p>۱۵ چھوٹے سے اٹھنے کے لئے کھانے کو تیرہ گھنٹے پہلے کھانا کھانے سے پہلے کھانا کھانے سے پہلے کھانا کھانے</p>	<p>۱۵ چھوٹے سے اٹھنے کے لئے کھانے کو تیرہ گھنٹے پہلے کھانا کھانے سے پہلے کھانا کھانے سے پہلے کھانا کھانے</p>
<p>۱۶ لب پر تبسم آنکھوں سے شکرے نظارہ ہیں مادر نہیں عزیز ہے بابا ہی پیارے ہیں</p>	<p>۱۶ خاطر سے انکی پانی کے سائل بھی ہوئیئے اس پیربان کے حال میں دشمن بھی اونٹینگے</p>
<p>۱۷ کیا ہے یہ بچہ جو چاہے کہہ دے کیا ہے یہ بچہ جو چاہے کہہ دے کیا ہے یہ بچہ جو چاہے کہہ دے</p>	<p>۱۷ گذری میں ایسے پانی سے پلوئے نہیں ابدال مراد باہنگا بھلائے نہیں</p>
<p>۱۸ آئے ہو پہلوے علی اکبر میں سونے کو چلتے ہو میرے شیوہ نیر قربان ہونے کو</p>	<p>۱۸ پچھ ہے میرا پھول اور آفت کی دھوپ ہے لوجھل رہی ہے اور قیامت کی دھوپ ہے</p>

۵۱۹
 شہزادے کا کہنا کہ میں نے اپنے جاننے والے
 بانی اور لیکھا ڈران کو بلا کر اپنے پاس لے گیا
 جتنا خدا جو لایکا زور لگا کر اپنے پاس لے گیا
 کہ جسے گا ہون ہی کو لگا کر لے گیا

۵۲۰
 شہزادے نے اپنے جاننے والے
 اپنے پاس لے گیا اور لیکھا ڈران کو بلا کر
 اپنے پاس لے گیا اور لیکھا ڈران کو بلا کر
 اپنے پاس لے گیا اور لیکھا ڈران کو بلا کر

بندے کا کچھ نہ زور نہ کچھ اختیار ہے
 مختار موت و زلیت کا پروردگار ہے

وہ بولی بس کیجے پہ نشتر مارے
 لود و دہ چہرہ مہینے کا بخشا سدھارے

۵۲۱
 شہزادے نے اپنے جاننے والے
 بانی اور لیکھا ڈران کو بلا کر اپنے پاس لے گیا
 جتنا خدا جو لایکا زور لگا کر اپنے پاس لے گیا
 کہ جسے گا ہون ہی کو لگا کر لے گیا

۵۲۲
 شہزادے نے اپنے جاننے والے
 اپنے پاس لے گیا اور لیکھا ڈران کو بلا کر
 اپنے پاس لے گیا اور لیکھا ڈران کو بلا کر
 اپنے پاس لے گیا اور لیکھا ڈران کو بلا کر

دیکھو ہون پھر آج کب تمہیں گوی میں لیتی ہوں
 اللہ و بختین کی ضمانت میں دیتی ہوں

چادر نہ تھی وہ چہرہ پر آب و تاب پر
 عکس اسفندیا پر کا تھا آفتاب پر

۵۲۳
 شہزادے نے اپنے جاننے والے
 بانی اور لیکھا ڈران کو بلا کر اپنے پاس لے گیا
 جتنا خدا جو لایکا زور لگا کر اپنے پاس لے گیا
 کہ جسے گا ہون ہی کو لگا کر لے گیا

۵۲۴
 شہزادے نے اپنے جاننے والے
 اپنے پاس لے گیا اور لیکھا ڈران کو بلا کر
 اپنے پاس لے گیا اور لیکھا ڈران کو بلا کر
 اپنے پاس لے گیا اور لیکھا ڈران کو بلا کر

لوگو مرا کیجیو نکلتا ہے تمام لوہ
 اسفند سدھارتے ہیں جہان سے سلام لو

کلمہ فنگدل میں یہ کیا رسم کھائے
 جگو یقین نہیں ہے کہ پانی پلائے

۲۸
 جو تو نے میری فوج کو لے کر لے گیا ہے
 جا کر کربلا میں سوار ہو کر لے گیا ہے
 جا کر کربلا میں سوار ہو کر لے گیا ہے
 جا کر کربلا میں سوار ہو کر لے گیا ہے

۲۸
 جو تو نے میری فوج کو لے کر لے گیا ہے
 جا کر کربلا میں سوار ہو کر لے گیا ہے
 جا کر کربلا میں سوار ہو کر لے گیا ہے
 جا کر کربلا میں سوار ہو کر لے گیا ہے

آنکھیں جھکا کے رہے کہ یہ ہکولائے ہیں
 اصغر تھا کہ پاس غرض لیکے آئے ہیں

موتا ہے مارے پیاس کے تحت جگر مرا
 جانو خدا کا بندہ نہ سمجھو پسر مرا

۲۹
 بان نہایت گلے سے لگا یا بیچارے
 کہو کہ میں پوچھی نے جھلا یا بیچارے
 بنوں کہو کہ میں پوچھی نے جھلا یا بیچارے
 کہو کہ میں پوچھی نے جھلا یا بیچارے

۲۹
 یہ کون تیرا بیان تھیں چھ خیال جو
 درخیز ہے بارے میں کمال ہے
 وہاں تو تھیں مہم زد اجال ہے
 تیرے شاہزادے کا پورا حال ہے

وان افکھا رہتے تو یہاں بے قرار ہیں
 پانی کے تم بھون کے یہ امیدوار ہیں

پوتا علی کا تم سے طلبگار ہے
 دید کہ اس میں ناموری ہو ڈا ہے

۳۰
 تیرے قبول نہ ہوئے ہوں گے ہنگامہ دار
 کہو کہ میں پوچھی نے جھلا یا بیچارے
 بنوں کہو کہ میں پوچھی نے جھلا یا بیچارے
 کہو کہ میں پوچھی نے جھلا یا بیچارے

۳۰
 پھر وہ ٹھہر گیا ہے چہ جھکا کے
 رو کہو کہ میں پوچھی نے جھلا یا بیچارے
 بنوں کہو کہ میں پوچھی نے جھلا یا بیچارے
 کہو کہ میں پوچھی نے جھلا یا بیچارے

سن ہے جو کم تو پیاس کا صد زیادہ ہے
 مظلوم خود ہے اور یہ مظلوم زادہ ہے

پھیری زبان لبونپ جو اس زورین نے
 تھڑا کے آسمان کو دیکھا حسین نے

<p>۵۳ مولانا کو دیکھ کر آسمان کی حرارت نہ شان سے دوڑا بلکہ کمان کرتی ہے جن کے کھینچ لیا تیور خزان ڈر کر کمان میں ہاں کے غلام بے زبان</p>	<p>۵۲ روز کر گیا عینوں کیوں جوان پیر تھے کہا تھا کیا جو بھلا تھے ارا پیر تھے کلام کرتا تھا میں یا کہ صغیر بس نیران آئے تو نہ مان کا تھا اب یہ</p>
<p>بچھٹتے ہی حلق بچے کا چھیدا جو تیرنے گھبرا کے غش سے کھول دین آنکھیں صغیر نے</p>	<p>ثابت علی کے پوتے کی اصلا خطانہ کی تھے ہمارے لانے کی بھی کچھ حیا نہ کی</p>
<p>۵۴ کیا بن تھا کی تھانے ہی جا چکے ہیں کیا بن تھانے میں جن کی ہر طرف ہے پوچھا جو پوچھنے کے ہاتھوں نہ تھا دکھ گیا پوچھی تیری زینت نہ تھا دکھ گیا</p>	<p>۵۵ نہیں تھے سب کچھ کہ اپنے ہاتھوں تھے وہ آہ کی کہ وہ عالم کے ہاتھوں صغیر کب کے پیر سے لپٹ گئے تھے ہاتھ پاؤں لڑ کر گئے</p>
<p>نخعی کلا یوں میں تیج سے بل پڑے اچکی جو آئی منہ سے انگوٹھے نکل پڑے</p>	<p>ہو تو تو نہ تھے ہو نہ تھے اور گدے اک برسہ سکر کے لیا اور مر گئے</p>
<p>۵۶ منہ آسمان نشتر نے پھرا کہ کیا ہوا دیکھا نشانہ تیر کا وہ ہے خطا ہوا بیٹے دو سار حلق سے تیر قضا ہوا جوش تیر پہ لہا لہا ہوا</p>	<p>۵۷ کیا کا متنگی میں کیا تیر کا منہ بیڑت کی حسین کی اس لڑا خانم روزہ چھپے میں جو کماوا ہا ہے صغیر نے دودھ چھوڑ دیا کبے جانے</p>
<p>آنکھیں پھرائے دیتا ہے تو رہتا ہے آگے تو دودھ اگلتا تھا جن اگلتا ہے</p>	<p>حلق حسین سے ابھی تیر ملا نہ تھا یان تیر تھا گلے میں مگر کچھ گلا نہ تھا</p>

<p>۵۳۴ کھینچا گئے تھے اپنے آپ کو اور انہوں نے کہا کہ لا شہدہ گردن جھکا کے لیے کہ ایچان قادی مقبول ہو حسین کا یہ بدیہ اخیر</p>	<p>۵۳۳ لاشے کے ساتھ کھانے کے بیچارے کا دل ہے صغیر ان بنین گھرن بات بان نہ پیاہ ایک گم اور میدان زور آہ</p>
<p>۵۳۵ آئی تھی کہ اپنے غم و سزا نسبت جلال و توفیق کو اس کی حیوان تھا وہ یہ تو کبیر صطفا خیر البشر کا پادشاہ دل فدوی صدا</p>	<p>۵۳۲ دل ساتھ نکلا پڑتا ہے کیونکر جدا کروں سوہنوں کے لٹاؤں کمان آہ کیا کروں</p>
<p>۵۳۶ لاشہ جھانسی کی لاشے کے کھینچا گئے تھے اپنے آپ کو اور انہوں نے کہا کہ لا شہدہ گردن جھکا کے لیے کہ ایچان قادی مقبول ہو حسین کا یہ بدیہ اخیر</p>	<p>۵۳۱ لے وائے گرتے پوتے کے کام آئے فاطمہ داری کھڑی ہو گود کو پھیلائے فاطمہ</p>
<p>۵۳۷ لاشہ جھانسی کی لاشے کے کھینچا گئے تھے اپنے آپ کو اور انہوں نے کہا کہ لا شہدہ گردن جھکا کے لیے کہ ایچان قادی مقبول ہو حسین کا یہ بدیہ اخیر</p>	<p>۵۳۰ لاشہ جھانسی کی لاشے کے کھینچا گئے تھے اپنے آپ کو اور انہوں نے کہا کہ لا شہدہ گردن جھکا کے لیے کہ ایچان قادی مقبول ہو حسین کا یہ بدیہ اخیر</p>
<p>۵۳۸ لاشہ جھانسی کی لاشے کے کھینچا گئے تھے اپنے آپ کو اور انہوں نے کہا کہ لا شہدہ گردن جھکا کے لیے کہ ایچان قادی مقبول ہو حسین کا یہ بدیہ اخیر</p>	<p>۵۲۹ لاشہ جھانسی کی لاشے کے کھینچا گئے تھے اپنے آپ کو اور انہوں نے کہا کہ لا شہدہ گردن جھکا کے لیے کہ ایچان قادی مقبول ہو حسین کا یہ بدیہ اخیر</p>
<p>۵۳۹ لاشہ جھانسی کی لاشے کے کھینچا گئے تھے اپنے آپ کو اور انہوں نے کہا کہ لا شہدہ گردن جھکا کے لیے کہ ایچان قادی مقبول ہو حسین کا یہ بدیہ اخیر</p>	<p>۵۲۸ لاشہ جھانسی کی لاشے کے کھینچا گئے تھے اپنے آپ کو اور انہوں نے کہا کہ لا شہدہ گردن جھکا کے لیے کہ ایچان قادی مقبول ہو حسین کا یہ بدیہ اخیر</p>

۵۲۴
فضہ باورلی کہ جا کر خیر لیا
نہ ہون کے علی صغریٰ سے کیا کیا
بھئی اور کے کیا و اصنیبا
بی بی کی کہ اور جو کئی اور غضب

۵۲۵
شاخا یہ کہ زارا و شہزادی
تیرت پتھلے لے کر پتھلے لے کر
کہا اور کینہ اور کینہ لے کر
پر بی بی کی کہ اور جو کئی اور غضب

۵۲۶
اصغر کو دین نہیں معلوم ہوتے ہیں
شہیرا ایک ننھی سی میت پہ راتے ہیں

۵۲۷
سیری نہ پینے سے ہونی سانس لٹ گئی
آنے لگا جو غش تو لحد سے لپٹ گئی

۵۲۸
شاخا یہ کہ بی بی بی بی بی
فضہ کے ساتھ عتقت شاہ غنی ہوتی
بھی اس کے ساتھ جا کر بی بی ہوتی
کہتے ہیں کہ بی بی بی بی بی

۵۲۹
بی بی بی بی بی بی بی بی بی
بہن سوچے مزار میں اصغر لٹا
آؤ مزار میں اصغر لٹا
بہن میں اصغر لٹا

۵۳۰
رنگے ہیں اُسے طوق لہو میں بھرے ہوئے
راتے ہیں سر کو شاہ لحد پر دھرے ہوئے

۵۳۱
اکدم کے دم میں ہائے یہ سامان ہو گئے
غش آیا تیر کھا یا لحد میں بھی سو گئے

۵۳۲
ابو نے آئے بڑے کے شہر کیا کیا
والی کو بی بی بی بی بی بی بی
کہتے ہیں کہ بی بی بی بی بی
کہتے ہیں کہ بی بی بی بی بی

۵۳۳
بی بی بی بی بی بی بی بی بی
بہن سوچے مزار میں اصغر لٹا
آؤ مزار میں اصغر لٹا
بہن میں اصغر لٹا

۵۳۴
بی بی یہ تیرے ہنسیوں والے کی قبر ہے
بانو یہ تیرے گود کے پالے کی قبر ہے

۵۳۵
فاتحے میں سیر ہو گئے دنیا کی سیر سے
ہے نہ اک برس بھی کٹا تم پہ خیر سے

۱۰۴
 نغمہ ریاضی تونہ گل ہوا
 بہ لوراج غمہ شاہ اسل ہوا
 از دھیر کجلیغ مہر شام ہوا

۱۰۵
 دیا تھا مچ زن گرا آس ان چھپ گیا
 کسا زن سٹ کے بیان چھپ گیا
 تکانین سٹ کے پریشان چھپ گیا
 مگر کبھی سے قلبین چھپ گیا

بیہوش اس بیان سے وہ حسہ جان ہوئی
 نالوں کے غمزوں کے قیامت عیان ہوئی

یان موزہ وان علاحدہ دستار ہو گئی
 آمد ہی میں یہ فرج کی رفتار ہو گئی

۱۰۶
 رشتہ نہیں گھر گھر کی طرف
 غمگینوں کے ہلال کو دی بدلی
 اور زین کے ہلال کی طرح ہے جی کبریا

۱۰۷
 اطفال فتح پھر توجا کج ان ہوئے
 خط شتاب جو ہر بیچ روان ہوئے
 دھل نیا سبز سے لڑو شان ہوئے
 سرخ عیب کھڑے تھے عیان

قربان ذوالجناح شہ دین پناہ پر
 غصہ تو بھیجے آیا یہ پہلے سپاہ پر

طوفان کی طرح سے یہ ادھٹا شور فوج سے
 بحرین آتکار ہوئے ایک موج سے

۱۰۸
 خنجر کے زلزلے نے نغمہ کی
 نثر کے زلزلے نے کتاب نام کی
 جاب زین قلم کے کرن کی عالم کی
 فیاضی کو کیا بین سے لڑو عالم کی

۱۰۹
 جوہر سے کجا بان کو کھڑے ہوئے
 غل تھا ہلال میں بین تار کے جوہر ہوئے
 سرخ عیب بیچ سے ہمہ لڑو عالم کی
 جوہر کے چھپنے میں لڑو عالم کی

حیرت کی شکل خوف کے جن و ملک بنے
 دو پاؤں بھاگنے کو زمین و فلک بنے

جوہر میں طرفہ ہمیت تیغ دلیر ہے
 پھللی کے جال میں یہ مگر کوئی شیر ہے

۵۵۵
 کیوں دوزبان تھی تیغ ہنشاہ جہو
 بان تھی وہ ایک تجڑہ ستر ابدت
 جان رک بان تھی تھی ایک بان
 پھیل تھی آواز دیدیو لاطے جلوہ گر

۵۵۴
 آگے کی صفت کے تیغ دوسری تھی
 اور تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تاکہ آگے تھی تھی تھی تھی تھی
 تیغ تھی تھی تھی تھی تھی تھی

قبضہ میں آسمان بھی تھا اور زمین بھی
 دنیا بھی پھینکی تھی مخالف سے دین بھی

دلف رت صفت اولٹ کے یہ فر فر کل گئی
 کانٹے الجھ کے رہ گئے صر صر کل گئی

۵۵۶
 صغیرین جماعت کفار شام نے
 باؤن کی حفاظت کے لئے خاص مہم
 طاعت کی حفاظت کے لئے خاص مہم
 برائے کعبہ کھولنے کی خاص مہم
 یہ کیے کیے بات جو چھوڑا سامنے

۵۵۷
 باران ذوالفقار تھی کھر ج
 تھم تھم تھم تھم تھم تھم تھم
 تھم تھم تھم تھم تھم تھم تھم
 تھم تھم تھم تھم تھم تھم تھم
 تھم تھم تھم تھم تھم تھم تھم

بیغین گردن زمین پہ پلون ہات اوٹھائیں
 جیسے بست آستین سے بنی کے زانے میں

جزا بر تیغ ہنشاہ سے گرتے نہ سر کبھی
 کہتا تھا اب بر کس کن برسوں کا پھر کبھی

۵۵۸
 مارا نہ تھی ہر تہ کی جو کی بناہ
 وہی نہ تھی تو کچھ اور دیکھا میری راہ
 پھونکا کسے کے کان میں جا بھاگ دیاہ
 یہ تھی کمان تھی تھی تھی تھی تھی

۵۵۹
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 طوفان تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 دل کیا تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی

آنکھیں نہ ہوا تھی تیغ سے جوشن کی پھر گئیں
 کڑیاں زہر کی صورت سنبل کھر گئیں

اد ترا گلے سے جسکے تو دم ادسکا چڑھ گیا
 قہ گھٹ گیا سفر کی طرف پاؤں بڑھ گیا

۲۱۳
 دریا گھٹا سدا و پیر کے گھاٹ
 زردون کی تلاش کسفن اسکے پاٹ سے
 لگانے اتھو دہوئے ڈرائی کے گھاٹ
 کہ بھی تیرت نہ کنا اسکے کاٹ

۲۱۴
 بوکی طرح داغ میں آئی جلی تھی
 شیل ہوا سون میں جانی جلی تھی
 ابتدا شعلہ آگ اٹھائی جلی تھی
 سر پھی کی طرح آگ لگائی جلی تھی

۲۱۵
 تلوار تھی کہ قہر خداوند پاک کا
 طوفان ہوا آگ کا پانی کا خاک کا

۲۱۶
 سینہ میں صاف آتی تھی اور صاف جاتی تھی
 انداز دم کی آمد و شد کا دکھاتی تھی

۲۱۷
 دستے دستے بیخبرہ کے قلم تھے
 چل سیکڑوں سنان تک کے قلم تھے
 لاکھوں کتابتے رفت کے قلم تھے
 ریت بندے تھے جو پے قلم تھے

۲۱۸
 خلست میں آنے جا گیا آجیات تھی
 اور رشتی میں نیر کے ذات تھی
 از ہیر کر نیکو یہ قیامت سی ذات تھی
 منہ سے بکھلنا اسکے لیے ایک باہی

۲۱۹
 ٹھہرے جو نام کو تو نشان قدم ہوئے
 بھاگے جو راہ کاٹ کے کوچے قلم ہوئے

۲۲۰
 زمین میں تو کافر دنگے فقط حلق پھری
 پر شہروں میں زباؤنہ مثل خبر پھری

۲۲۱
 سب سے بڑی خبر تھی
 سب سے بڑی خبر تھی
 سب سے بڑی خبر تھی
 سب سے بڑی خبر تھی

۲۲۲
 سب سے بڑی خبر تھی
 سب سے بڑی خبر تھی
 سب سے بڑی خبر تھی
 سب سے بڑی خبر تھی

۲۲۳
 تو سن پہ آؤں اسے گرائے زمین پر
 بیٹھے رہے سوار اسی طرح زمین پر

۲۲۴
 جو اسکے بچپن تھا بلا سے دو چار تھا
 پھل سے جو پھل ملا تو غذا بنا رہا

۵۶۷
 چل پھر سے محلِ تخت کی کھینچیں اپنی
 اندر بیچ بیچ کے طوفان میں بھرا
 نکل برائے عرشِ اکبر ان میں بھرا
 بن کر ہوا عدم کے بیابان میں بھرا

۵۶۸
 اس طرح دیکھ لیا
 بے جا جب مرتع خیر النساء ہوا
 اور ایک وقت کسم کسم میں مرنے لگا ہوا
 پھر اقلیوں کا کھل جا جا ہوا
 سب بطنی بیڑے ابل جفا ہوا

۵۶۹
 مثل خیال صاف دلون سے گزر گیا
 سو کا سے ایک ذرہ کے نقطہ پہ کر گیا

۵۷۰
 ہجر قلع کا فاطمہ کے دل پہ پھر گیا
 نہ ہرا کا چاند فوج کے بادل میں گھر گیا

۵۷۱
 تصورِ حادوئی کھانے کا خیال
 کیجا کہ ہر سیکینہ کا سہیلوں کے آل
 لئے بن لائے شہساز بنیں اعمال
 بازارِ دین بے نیکی اور باطل

۵۷۲
 تاکہ اس طرح سگراں کا خیال
 اور ادا تھا اور کھینچے گا
 خشکی میں ڈوبنے کا کھولتے کا
 ایک شہر کے ساتھ قلعوں کے گھر ہوا

۵۷۳
 بخشنده نظار شتر کا چوہا ہے
 وہ ادٹ کھینچ کھینچ کے بیوش ہوتا ہے

۵۷۴
 اب تک محب سید عالی تباہ ہیں
 والی ہوا شہید موالی تباہ ہیں

۵۷۵
 کہنی بڑا کہ یہی نہیں ہے
 کہنے کے کیا قبول ہو یا یہ قبول ہے
 بے دین میں اسے جانی قبول ہے
 امت کی ہوا جانی قبول ہے

۵۷۶
 یہ سب لکھو بیسینین قلعہ کے
 تباہ خدایان سے فرار کے لئے
 بیجا جو تباہی ہے یہ سب لکھو
 کہنے کے لئے تو ابھی لکھو کہنے کے لئے

۵۷۷
 بابا کے شیعہ نانا کی امت عزیز ہے
 ان سے نہ گھر نہ کنبہ نہ حرمت عزیز ہے

۵۷۸
 اکبر نہ تھے جلو میں نہ عباس یاس تھے
 مظلوم بیچ میں تھا عدو آسن میں تھے

۱۲
 لہ بیان سے بھی شہر شروع کر سکتے ہیں

۶۲
 سینہ پھانے کھلے اگر یا حسین کو
 جی بھر کے ظالموں نے یا حسین کو
 کرے جسو توں کا بنا یا حسین کو
 نہ بھلے کی یہ خوش آ یا حسین کو

۶۳
 کہہ دیکھو جو اس تہنشاہ نیک کے
 بھگدین سر جھکا دیا ہاتھوں کو ٹیک کے

۶۴
 بلا کر درک زخمہ کا سنا
 اک عموک سے خجکے سے تگے کھڑا ہوا
 جس سے یہاں بھیڑی بک و مگھٹا
 فضلہ پورین بھیجا کہ حضرت کو دیا

۶۵
 قتل کو وہ بڑھی تھی کہ مڑ کر آہ کی
 لگتی ہے بوسہ گاہ رسالت پناہ کی

۶۶
 تو اسے اٹھانے کیف نہ در سیاہ
 بلا کا کہ میں توں ہم پر کسی بوسہ
 دل سے کہا یہ کہینے جانے آہ
 پھچا وہ اس جگہ کہ نہیں تیرا

۶۷
 اس ظالم اوستے چون کہن کا پننے لگا
 ایسا حسین تڑپے کہ دن کا پننے لگا

۶۸
 زینے اب کھولنے کو تو مڑ گیا
 یہ انبان بھیجا سا چھپیں کہ نہیں چھٹانے
 رو کر کار ای لائے کے بھائی جان لائے
 بیجا پکارو یہ بین کہ طرف آئے

۶۹
 بھچوں کے تلاش کو سب میرے مر گئے
 آنکھیں بہن کی ڈھونڈ پڑھتی ہیں تم کہہ گئے

۷۰
 جلائی پھٹ پھٹ کے تھڑیہ خیرین
 ہے سہراں کی جو مسلمان یا نہیں
 پھچا جو کہن کے سینہ پورین

۷۱
 لے بن سعد فاطمہ کا کنبہ روتا ہے
 تو دیکھتا ہے بھائی مرا قتل ہوتا ہے

۷۲
 گھسی گھسی ان کی کین جواب
 زہی پلوٹ لوٹ کے بوٹی دل سب اب
 لے آسماں سہراں حسین فلک جناب
 لے آفتاب سہراں ہوا ہرا کا آفتاب

۷۳
 کہہ لے فرات پیا سونکا سلطان کہہ گیا
 لے کر بلا بتا ترا ہمان کہہ گیا

<p>۱۷۵ بیہوش بن اپنے اپنے چلنے سے فوجِ شام ان فوج کی ماری ہوئی باہر سے جسے تمام واکر بڑھی جو زینب بدل خستہ پتہ کام یہ سب مارتا تو پتا ہوا لاش کے رام</p>	<p>۱۷۴ اکلن یہ ہے کہ اپنے ہی لاش حسین کھونٹے کاونے کے ہنگام تنہا اور حسین بجاوے ہے فاطمہ ہر اک فرض عین یہ کام ہے تھا کہ ہوا کسی اور عین</p>
<p>۱۷۶ جو جو قلم ہو سے کئے دم ذبح بھائی پر وہ سب کے سب گزر گئے زہرا کی جانی پر</p>	<p>یہ سرد ہی ہے جیکہ میں بندی میں آئی تھی اپنی عسائے پاک علی نے اور ڈھائی تھی</p>
<p>۱۷۷ ہر بی بی باکھولنے خال خالی تھی یہاں سے حسین کو چھین نہ آتی تھی جب سے کھولنے کیلئے ہاتھ اڑھائی تھی اس کو اپنے سین میں چکے کانپ جاتی تھی</p>	<p>۱۷۵ اب کیا یاد کہ دل میں سو اس لئے رنڈ سالہ اپنے ہاتھ سے جگنو بنائے وارث شہید ہو گیا بیوہ بنا ہے بھائی حسن کو روٹی کیونکر چاہے</p>
<p>۱۷۸ چھڑیاں سی چل رہی تھیں لپاش پاش پر روتی تھی مسر کو پیٹ کے وارث کی لاش پر</p>	<p>ابو دعا یہی ہے خدا کی جناب میں زندہ نہ رکھے جگنو جہان خراب میں</p>
<p>۱۷۹ آنسو کی حضرت زینب کو دی صدا اکلن وہ تھا کہ خستہ ہوئے جو امین رسا جس کے آہن لوٹری کی گھر لاش زینب سر کو دھاڑتے پھولنے پھلنے کی جا</p>	<p>۱۷۶ زینب بکا میں ہائے غضب کیا بناؤ نہیں رنڈ سالہ ہے کہاں کہ جو کونہا نہیں مان دو کھن بنا یا تھا بیوہ بناؤ نہیں آنسو دھار میں پھلے اور ساؤ نہیں</p>
<p>عاشق جو جھکو پایا شہ مشرقین کا دکھلا دیا جمال مبارک حسین کا</p>	<p>ہے ہے چھڑکے کو رکنار سے گئے حسین جیتی ہوں اور یہ سنتی ہوں بارے گئے حسین</p>

قصہ
بیل سے دو پیریں پریشان ہو کر کاحال
ایران کی شاہزادی نے کھولے پیر کی بال
ہر پیر طبع پر ہے ہجوم غم و ملال
نیا وہ پیر کیسا نہیں شانزداد الجلال

رباعی
میں کیا نماز صبح پڑھ کر نکلے یا
مگر بھی امام وارہ سوجہ کی نکلے یا
مراشتہ حفاظت کیا بہ نکلے یا

برعکس ہی کوئی تو کوئی بر خلاف ہے
آئینہ دل اپنا ہر اک رو سے صاف ہے

رباعی
جب دروز زبان تا علی ہوئی تو
صروف مدد روح علی ہوئی تو
غم غم سے جدا ہوتا ہی اور غم سے
تفسیر کینچلی جلی ہوئی تو ہے

رباعی
دی آئینہ دین کو جلا حیدر نے
بخشی رخ شرح کو ضیا حیدر نے
جس طرح الگ شام سے ہر صبح پون
باطل کے جہا حق کو کیا حیدر نے

رباعی
کیا شہر خدا کے نائب تم ہو
کیا ان بندا حاضر و غائب تم ہو
اک وقت میں ہوا کہ نے جا لیں
ظاہر ہی کہ نظر العجایب تم ہو

قطعہ
یاعلیٰ ایکے کر م کی مسجد دوم
پہنچا شہرت بلائے قافل شوم
اس مروت سے ہو گیا معلوم
دوستان را با جانتی مہر دم

تو کہ باد شمنان نظر سرداری یا
تمام شد

<p>۱۷ وہ کون یوسف میں آ کر اور وطن ہیں وہ کون دوسری میں کہ بسیار جن ہیں وہ کون دو کاوین کہ اونوں نے جن ہیں وہ کون دوسری میں کہ بیور کہ جن ہیں</p>	<p>۱۷ وہ کون ہیں دو آلبا بازاؤں کے لئے نعلین کی طرح کف پائین میں چلے پوست میں خارا بلوں میں کون چلے بابائین جو کانٹے پر دو دو کو اٹھالے</p>
<p>وہ کون دو بیس ہیں کہ فخر وہان ہیں وہ کن کے ہیں دو لاشے کہ دریا میں روان ہیں</p>	<p>رہ سکتے ہیں جمل میں نہ آسکتے ہیں گھر میں ہیں مثل سر و ہر شب و روز سفر میں</p>
<p>۱۸ وہ کون دو مضطرب کون کی بجا بنائے حالت نے نظر کیے بچھین جبرم کائے وہ کون مسافر ہیں کہ پھر گھر میں آئے ہیں کون صاحب کزفان لبت لائے</p>	<p>۱۸ ان دو دن تہیہ کیے ہیں اکاہ بابا ہر اول لیسر خاطر کا واہ ان خواہ سقاے حرمیت یہ اللہ پہنچے جب نفرت آج کو کوئی آہ</p>
<p>وہ کون ہیں ہمان کہ صیت کے سفر میں جنکی کہ ضیافت ہوئی جلا کے گھر میں</p>	<p>کیونکر ہمان حیدر کے نواسے گئے مارے دریا سے صدا آئے گی پیاسے گئے مارے</p>
<p>۱۹ وہ کون برادر کے نواسے ہیں تو خوش قابل کوئے عجب کزین نیکی جو وہ مژد تاج کھر کھا انھیں باہر کے بازو اور لے گیا دریا کی طرف کھنچا کیسو</p>	<p>۱۹ بابائے نضا جی کی بدلی تین سال ہیں جو جو کہے بھی ہیں شکران چاک پہنچا ہر دین یہ جو بیہوش نے سرسپاں سڑے کہیں جان کا جو کہیں جان</p>
<p>نعلین تملک بھی نہ پہنے دی شقی نے مہا لو نکویوں گھسے نکالا ہے کسی نے</p>	<p>نقدیر میں کپڑا نہیں اب کوئی جہان کا قسمت نے کفن قطع کیا اب روان کا</p>

<p>۷۰ اور عارث سے ہم کی ان کی یہ خطا ہے دیا ہے یہی رزق عدو کے ہاتھ سے ہے یہ بھی ہوئی انکو بھی سزا ہے</p>	<p>۷۰ چھوڑ کر جو بھائی اور بیوی کا ہے جاتا ہر بار یہ مصحف کی طرح بیچ میں آتا رو دیتا ہے پھر کہنے کا موقع نہیں پاتا بیانتہ پینے زبان پر بھی آتا</p>
<p>۷۱ کچھ پاس پیر کا نہیں اہل جفا کو نیز جسم گھر گستا ہے ہر اک ماہ لقا کو</p>	<p>۷۱ سن حال غریبوں کا خدا کیلئے دم لے اب ہم ترے گھر میں کبھی آئیں تو قسم لے</p>
<p>۷۲ جلا کر تین تین دنوں کا نامادان اک ہاتھ میں مصوئی تیرا فرتیان اک ہاتھ میں پین چھوٹے سے کر کے کریاں چھپی اور تین دن سے نکل نہیں ان</p>	<p>۷۲ کچھ گھر میں تے عین کبھی پانچین تو دلتے نہیں کی تری روج سے تے تیا تو راز اور قضا پانی سے فائدہ کسی دن کا گھر میں ادا طاعت حق کا کیا جیسا</p>
<p>۷۳ کرتے ہیں تڑ پکیر یہ نہیں چھوٹتے ہیں بال کرتے کبھی پھٹتے ہیں کبھی آٹتے ہیں بال</p>	<p>۷۳ لشر شکستہ تو تیمون کا نہ دل کر ہو تقصیر کوئی ہے ہوئی ہو تو بجل کر ہو</p>
<p>۷۴ بچا دلتے کانٹے ہیں ل اور چھلنے عادت جو ڈرا تا ہوں پھر جلد میں چلنے کالتے ہیں گری تاؤں میں اس سے نہ چلنے اب کسی صاحب خون سے قطعہ میں نکلتے</p>	<p>۷۴ سنتا نہیں نظر ہونے کی ایک بات گھر دیتے ہیں نزار و جھارت کو وہ مضطر چاہتے تو عام کبھی آتے ترے گھر جلا کر پونے پونے پونے نہیں آکر</p>
<p>۷۵ گھر گریٹے ہیں چھوٹے سے عام بھی سر سے مظلوم اٹھاتے نہیں میرے کسم پور سے</p>	<p>۷۵ چھڑو ادے کہ کپڑے ہوڑ لہون کو عدو ہے امان نہیں با با نہیں جو کچھ ہے وہ تو ہے</p>

۳۱۴
 بگھرنے لگے اے انکو وہ دوسرے ہر سات
 ظالموں کو ظالم سمجھتی ہے تو وہ قذرات
 گریہ آؤ یہ سب کھینتی ہے کہ غور کی جوان
 کرتی تو خدا کیلئے کیا کرتا ہے بہیات

۳۱۵
 وہ لوہے جوانی کا نئے لکھنے عالم
 یاد رکھتی کہ کبھی جوانی میں نہ م
 جانی سناقت سے انجام میں ہم
 لیتا ہے جوانی میں عبت نازیم

۳۱۶
 بس بس کہ زمین اتو ملی جاتی ہے ظالم
 زہرا نچھے شکر نظر آتی ہے ظالم

۳۱۷
 طاقت بھی ہے قدرت بھی ہر مشکل ہی کو
 پردہ تو نہیں قتل کیا کرتے کسی کو

۳۱۸
 جیڑے اور سو غیب داتا ہو لہ
 سید کی جو کور اور اور اتا ہی لہ
 درشت سے بدن کو کا نظر لہ لہ
 اور کجا بوزار عم نہیں آتا ہے لہ لہ

۳۱۹
 بولادہ کہ کہیں غریب نہیں تھا سے
 رو کر کہا ان میں سے کہیں نہیں
 جھلکے یوں میں ہم کو کہیں نہیں
 کیا بدل حضور کے کوئی نہیں جو

۳۲۰
 ڈر سے ترے معصوموں کے دندان نکل آئے
 اعلیٰ ہے نجف سے شہ مردان نکل آئے

۳۲۱
 ہم گھٹیوں عباس کے سینہ پہ چلے ہیں
 ہم زینب و کلثوم کی گودی میں پہلے ہیں

۳۲۲
 فرزند آدمی حارث ملعون نے کہا
 اور بولا کہ زون کے کاک اے اے
 وہ تو کہتے ساتھ طہرانے وہ نیندا
 حارث کے لئے کھینے ہو سکوں تو حارث

۳۲۳
 یہ سنتے ہی گدڑا نئے کھڑا حارث
 دریا میں گر کر ایک کرب و ریا
 اندر کی حیرت میں تو انرق سر آیا
 حارث کے لئے کھینے ہو سکوں تو حارث

۳۲۴
 اُس نے کہا کیا دیکھتے ہو سر پہ قضا ہے
 بابائے مکہ قتل کا فرمان دیا ہے

۳۲۵
 حاشا تو پردہ کس کا شقی ازلی ہے
 مان فاطمہ کے مومنوں کی باپ علی ہے

<p>۱۲۲</p> <p>یار خور روایت کا یہی ترجمہ واللہ سر دوزخ میں یوں کے لئے حالت گمراہ نون کے کیا روئے ابن زیاد سند یہ تانف کے کہ اور کیا بڑا جواہ</p>	<p>۱۲۱</p> <p>تو اور متظالم نظر سے ترجمہ کیا وہ دیکھو نبی روئے بین دریا بہ کھلم ظالم نے کہا عجب نہیں خوف پیر کہ تیغ تلے دوزخ کو بھلا یا بڑا</p>
<p>۱۲۳</p> <p>بولاکہ برا ہو ترا کیا تھر خدا ہے پوچھا بھی تھا نگھ سے جو انہیں قتل کیا ہے</p>	<p>۱۲۰</p> <p>گردن کو نہ جھکنے دیا سجدے میں خدا کے سر کا ٹاپڑے بھائی کا چھوٹے کو دکھا کے</p>
<p>۱۲۴</p> <p>تھے اسخ و عقیدہ کے تو اس کے کیا اب جھکی یہ تو گئے ہیں دھوکے کے کر لے کر ظالم نے طمانعے میں بیچے ہیں طاہرین یہ خیرا جانے</p>	<p>۱۱۹</p> <p>کھان کینخ را بین بیا جانی کے گلے کا جو لو خا کب آیا الفسکے برادر کا ابو جوش بین آیا تب جوڑ کے اتحاد میں یہ قاتل بنایا</p>
<p>۱۲۵</p> <p>دومرتبہ حاکم نے کہا ہاتھوں کو ملکر لے کاش کہ جاتے نہ یہ زندان سے نکلم</p>	<p>۱۱۸</p> <p>پوچھوں یہ ہو کر تے سے تلوار جھکا دے لوٹوں پڑے بھائی کے لوہین جو رضاعے</p>
<p>۱۲۶</p> <p>حادثے نے کہا یہ تو گھر میں وہ بولا حقوق کے نہ چاہتے کہا بان حاکم نے کہا اب مجھے بدلہ پیر ایمان جیپیل کا ان دوزخ کے تو نے کیا ایمان</p>	<p>۱۱۷</p> <p>تا جو غضب طلب سے ظالم پیکارا بلیں شعلے اٹھو کہ سر کا لون تھارا مڑ پٹ پٹا کہا اچھا گلا کاٹ جا رہا سکاٹ کے راہین جو میں الا تضارا</p>
<p>۱۲۷</p> <p>کچھ منہ سے کہا تھا کہ وہ خاموش رہے افسوس عجب ظلم یتیموں نے سے تھے</p>	<p>۱۱۶</p> <p>موجے نے کہا پورے ہوئے دیکے ارادے لے نہڑھے بھائی کے لاشے سے ملا دے</p>

<p>۵۱۵ کو بیاباوا حارث کہیں کی دون نے گفتار لے شیخ جو ایسا ہی توڑا کا اور طلبکار زلف توڑ شواہین لچل سوسے بازار کھا کھائے تیرے بھرت ہونے خیر بار</p>	<p>۵۱۶ پرتتے ہی حاکم نے منتھی کو کیا فلک بے تیرے توڑی آیا بوجھ تو کا زنیہ صے کات بیکار کہ نہیں تو تیری ہی تم ہم ہر ایسے بھی کیا تو</p>
<p>پوچھیں گے جو مالک کو تو نام اپنا بتانا ہم دو دون تینوں کو غلام اپنا بتانا</p>	<p>سو گند سنی میں نے بنی کی نہ خدا کی وہ تین کرتے ہے اور میں نے جفا کی</p>
<p>۵۱۷ حاکم نے کہا تو نے پھر اس کہنے کو کیا بلا وہ ستم کہیں کہ بھلا میں بیانا حاکم نے کہا ستم کہ اب ان کا فسانا بلا کہیں کلکہ آخر جو بنانا</p>	<p>۵۱۸ حارث کو نہ حاکم نے فصل آچھڑا اصلا سکاٹ کے پھلکویا آئی نہیں لاشا اپنی نے کیا لاش کو اسکی نہ پیدا نظر ہوئے تھے تھا عجیب میں دریا</p>
<p>اک بات میں سو بوجھ کے پہلو تکل آئے اس کلمے سے تو میرے بھی آنسو تکل آئے</p>	<p>سر تک صفین مردم آبی کی کھڑی تھیں اور مچھلیاں کھلی ہوئی ریتی پہ پڑی تھیں</p>
<p>۵۱۹ وہ کلہ تیری دونوں نے آخر کہا باہم عین یہ جا کے نظر نہ کر اس دم انقض رہے آگے مسلمان ہی ہم اس آں کام کہتے ہیں باہوتے ہم</p>	<p>۵۲۰ کتھین آگے نہ ہوئی بنا اچھڑا توڑی راعی نے کب نہر تو دیہ آقا خانہ آتا ہی بخت سے سوسے دریا میں نہ ہوں موافق مسلمان ہی ہم</p>
<p>غربت پہ صغیری پہ پیتی پہ نظر کر پردیسوں کو چھوڑے انڈس سے ڈر کر</p>	<p>کچھ لوگ ہیں جو چاک گریبان کئے ہیں کا نہ ہوں نہ عالم کالے پھر پروں کے لئے ہیں</p>

<p>۱۲۴ جلال کے پہنچنے میں بہت جاؤ تو ان میں قبول ہو گا مگر جاہلوں کا قافلہ آتی ہے اور ان کے غم کے حیدر</p>	<p>۱۲۵ دور دور سے علی جوین کا نانا کہا اور نہ سے لانت نکلتا ہے آیت میں بن علی فرود میں ننگا</p>
<p>۱۲۶ گا ہے تو یہ شیون ہو کہ حیدر کو غش آیا گا ہے یہ صدا ہے کہ پیر کو غش آیا</p>	<p>۱۲۷ بولے کہ خدا مومن پہ سر نئے کئے ہیں لوہو یہ خلعت تھیں زہرائے دیئے ہیں</p>
<p>۱۲۸ آج کے دن میں جہاں نغمہ کیادیا ہے یہ زندہ و بکلیے آج کے پیر کا قافلہ اہل عزت چلا یا کہاں میں سزا ظلم نوائے</p>	<p>۱۲۹ ان فردوں کے حقوق کی یہ کیا کیا جانے کفن ایک پاپا کہ نہ پایا حیدر کہا اور بھی اس حلیہ نہ جایا با بھی تھا اور پھین گویا</p>
<p>۱۳۰ بے چین بہت روح ہوا بقی کو دلی کی اے زہرے کو تو امانت دے عسے کی</p>	<p>۱۳۱ دو حلیہ فردوں کو اسون کو پٹھا کے زہرا سے کہا کھول دے سرد تو نہ آ کے</p>
<p>۱۳۲ ان کے لئے جس میں ان کے لئے جس میں ان کے لئے جس میں</p>	<p>۱۳۳ یہ کہنا علی کہ تھا آہ عجب حال سب اہل شکر اور سپین ہ لال کی توں دونوں میں جن کا طہ لال لاشوں کی پھیر کے پریشان لال</p>
<p>۱۳۴ دن دو تو نئی فرقت میں نہیں جس کسی میں اک کے دامن میں اک آغوش تھی میں</p>	<p>۱۳۵ چلائی کہ ہے شہ مردان کے نواسو ہے ہے مگر پر ویسیو ہے ہے مگر پیار</p>

<p>۲۳۵ پانچویں درجہ کی تعلیم کرتی ہے اور اس کے ذریعے کہ وہ اس کے ذریعے اور اس کے ذریعے</p>	<p>۲۳۴ جو کہ اس کے نظریوں کا مقصد ہے اس کے عین کی تشریح کے ذریعے اور اس کے عین کی تشریح کے ذریعے</p>
<p>بہرحال اس کا یہی مقصد ہے کہ وہ اس کے ذریعے اور اس کے ذریعے</p>	<p>پرویس میں مسلم کی شہادت کے میں صحت جو روئے تحقیق اس کی جس کے میں صحت</p>
<p>۲۳۶ اس کے ذریعے کہ وہ اس کے ذریعے اور اس کے ذریعے</p>	<p>۲۳۷ جو کہ اس کے نظریوں کا مقصد ہے اس کے عین کی تشریح کے ذریعے اور اس کے عین کی تشریح کے ذریعے</p>
<p>تو اس کے ذریعے کہ وہ اس کے ذریعے اور اس کے ذریعے</p>	<p>تو اس کے ذریعے کہ وہ اس کے ذریعے اور اس کے ذریعے</p>
<p>۲۳۸ اس کے ذریعے کہ وہ اس کے ذریعے اور اس کے ذریعے</p>	<p>۲۳۹ جو کہ اس کے نظریوں کا مقصد ہے اس کے عین کی تشریح کے ذریعے اور اس کے عین کی تشریح کے ذریعے</p>
<p>تمام</p>	

۴۳
کجی نہیں ہے جب آزاد ہو آخر
ضوان کی طرح ظلمین آباد ہو آخر
اگر جنت تیری ہے کیا شاہد ہو آخر
سلطان ہو اور ذرا تو اقلد ہو آخر

۴۴
پساختہ فرمایا جو تھا حال
اشکر کہ ہے تیری ہے پیارو نکال
عالموں سے تیری ہے پیارو نکال
تیری ہے پیارو نکال

۴۵
مولانے اُسے لشکرِ اظلم سے نکالا۔
مختار کو گویا کہ جہنم سے نکالا ۶۶

۴۶
پیکانوں میں دل نیز ونجی نو کونین جگر ہون
مقتل میں ہون تن اور قدم شاہ پہ سر ہون

۴۷
پون صاحبی ہوا جو جہنم سے
جاوے گا وہی ہو گا جہنم سے
پانچ میں کلمہ کسی کا ہے کہ وہاں سے
یہ ہے یاد رہے جدا ہوئی تھی

۴۸
پھر چون محمد کو تیرا بیٹا بنا
ادرا لیں ہر ادل کو دکھا کہ یہ سنا
تیرا ہے نصرت میں سر رہا چھوٹا
یہ ہے یاد رہے جدا ہوئی تھی

۴۹
کوڑے کے کنارے یہ بہتی عمل آیا
اتند خلیل آگ سے باہر نکل آیا

۵۰
اس موت میں جینے کا مزا ملکیا حمر کو
شہیر کے ملنے سے خدا ملکیا حمر کو

۵۱
پا بناری کرک جو جہنم میں خبری
پانچ نے کہا ہمارا اور کو جان کی نظر ہی
ادرا لیں جانوں جنان کے سر ہی
یہ ہے یاد رہے جدا ہوئی تھی

۵۲
پچانو تو پیا رو یہ فترت کے کہ خبری
یہ وہی ہوا وہی ہے کہ سلطان کوئی اور ہے
نہ سے لگتے کہ اس وقت وہ جہنم ہے
یہ ہے یاد رہے جدا ہوئی تھی

۵۳
دیکھا حمر غساری کا بدن خون میں تر ہے
جنت میں قدم زانوئی شہیر پہ سکر

۵۴
کیا خوب دم جنگ نصیب اسکا لڑا ہے
بالے زمین چود ہون کا چاند پڑا ہے

۴۷
 کیا تختین چین پر چلے گئے
 کیا خدمت خیر پر چلے گئے
 اب اٹھ بیٹھ اپنی شہادت کے صلے میں
 نہ بیاں کس تکوین فاقے کے ہیں

۴۸
 جان تو زمین کو نشتر میں
 قطرے کو گہرا کر کے دکھا دین
 ادنیٰ کو ابھی سند علی بیجا دین
 ہائے کو توڑ دے کہ خود تیرا دین

جو مرد ہیں وہ نام پر سردیے ہیں پیارو
 سردیے ہیں اور تاج شرف لیتے ہیں پیارو

شبنم کو گہرا کو گلشن کر میں شہیر
 پنجم کو چمن دانہ کو خرمن کر میں شہیر

۴۹
 اور کس نے حال سے جنت کا بھایا
 رضوان سے بلع جان نذر کھایا
 کوڑنے سے منورہ لیک سنا یا
 طہی نے ہر آن جھکا کر سنا یا

۵۰
 زینب نے کہا شہر طوفان میں
 باغ آئی اور بے جہد یہ دولت میں
 کس کے غلامی میں رفاقت میں
 ایسوں ہی کہتی تو میری جہد میں

تھانے تن بیجان کے جواب ملتے ہیں پیارو
 یہ شہر خدا کے گلے ملتے ہیں پیارو

گو عام ہے بخشش پسر شہیرا کی
 پر کسے وفا کی آتشہ دین نے عطا کی

۵۱
 اور ہائے سب کی جو صد آئی بھاری
 ان حُر کی زمین رومی یہ باقی بھاری
 بیٹوں نے کہا بے درشل تالی بھاری
 اشد سلاست کے فضل نکالو بھاری

۵۲
 میں سے بھائی اور بھائی
 تم کو بھیجے ہمارے خبر ہو گیا بھائی
 بیوت کا بازار سے تیل کا میدان
 کس کس کو توڑ دے کہ خود تیرا دین

سردار ہیں جو در ملک و جن و بشر کے
 بشر ہیں یہ مختار ہیں اللہ کے گلے کے

سب جس شہادت کے لیے لڑتے ہیں پیارو
 تیغ و نیزہ خریدار کرے پڑتے ہیں پیارو

۱۲
 غصہ خاک لا دکھا اور کھٹا کھٹا گھرا
 وہ چھوٹے کے سب بچہ بواخت کھلا بگا
 کہ ان کی نیند نیند نیند بچھوٹے زہار

۱۱
 دکھلا اور شوق و سنان تو بجا ہے
 اب تیر کا لہ نہ دکھا یا تو خطا ہے
 فتنہ قدر تیرا اس اور یہ میدان وفا ہے
 کہ میں تیرا تو بیان قاتل آغا ہے

بھائی مر مر تہا ہے میں کیا جی کے کر دنگی
 اشر نے چاہا تو میں ساتھ آن کے مر دنگی

اب نیزہ ہے اور سینہ اکبر ہے دو ہائی
 اب تیر ہے اور گردن اصغر ہے دو ہائی

۱۳
 کہن کیلئے کیا نیر بچا لانا
 سونج بھی بالائی شامی بیڑ تانا
 کیا بھول گئے نیر نشانے یہ کھانا
 کہ میں نے نیر نیر کو کون کون نشانا

۱۴
 بیٹے کو کھنٹے گئے غیرت کے لڑکے
 رہیں لڑ صاحب کہ بھین بھین چھریاں
 کہ کیا کیا کیا نشانے فدوی ہوئے باہر
 کہ اب بھون بھون مارا کہ صد گئے کسے

چورنگ لگاتے تھے ہر اک روز وطن میں
 اک دو کو بھی چورنگ تھے کیا رن میں

آقا جور ضا دین تو وفا اپنی دکھائیں
 اس بھوک میں ہم سینو نہ پھیل نیز تے کھائیں

۱۵
 کہ بلکہ کہ کیا کیا ہے
 کہ بچہ بچہ کی بچہ بچہ کی بچہ بچہ
 قاتل کو کون کون کیا پیر پیر پیر
 بابا تو تھکے لکھون کیا پیر پیر پیر
 ساجے کے پیر پیر پیر پیر پیر

۱۶
 غصہ تو سر پہن کر اور تو میں بیان
 شنبہ روپ کی کس کھائی میں زبان
 دنیا ہے پر زبان چلی جاتے میں زبان
 میدان دو دکھا ابھی بن گئے میں زبان

اولاد سے گر حرم یونہیں شاد کرے گا
 کاہیکو کوئی خواہش اولاد کرے گا

حضرت نہ خفا ہوں نہ خفا ہوں نہ خفا ہوں
 لودودہ نہ تم بخشیدو گر رسم نہ فدا ہوں

<p>۱۹۷ سترے ہوئے بی لہتے ہیں آب و رخسار دن مردوں کی جاگیر ہے اور عازمین کلم تیوں کی چھانڈوں اور دروہو چلیں</p>	<p>۱۹۶ پھیلنے لگی خمیہ میں اورین خنجر اسباب تیرے کے ہر حال کے برابر بوجے دیکھ ہر جانے پر نور پروردگار باؤ آیا دے باپ بھی اور بھی مادر</p>
<p>دل اپنا کفن اور جازسے غنی ہے تابوت روان گھوڑے بن جوش کفنی ہے</p>	<p>پوشاک جو منظور تھی اس میں سے اوٹھالی زہرا کی روانی شہ مردان کی عبالی</p>
<p>۱۹۸ زچا خون جو سنا کا دفتر جو سنا گرفتارے ہیں اٹھ گئے رتیمہ جعفر دندان ہوں شکنہ تو لے اراٹ پیہر خون جاگتے تھے تو دل خون میں</p>	<p>۱۹۷ پھیلنے لگی خمیہ میں خنجر ذرا باریان سایہ کو تیرے کے برابر ان سب کو مونا ہی ہوں میں جن کا زیور دیکھ کر کہیں خون میں یہ صفد</p>
<p>کیوں امان ہم ایسے ہیں کہ جو موت ڈرجائیں کیسے تو گلے پنچوں سے کاٹ کے مرجائیں</p>	<p>مقتل سے جو ملنے کو یہ حیدر کے گلے جائیں فردوس تلک تیوں کے سایہ میں چلے جائیں</p>
<p>۱۹۹ ہا مون تو بلا تبار کہ مہین ہمارے رتے تو غلاموں کے ہیں سر میں پیلے نیچوں کی عیوض ہو کوئی جان سے ملے نہ کہ کیا زینے میں قربان تھامے</p>	<p>۱۹۸ وہ دیکھ پھر اس لئے کہ ہر حال کے وہ تھے کہ حیدر صفد کی عیب کے وہ باپ جو دونوں غفلت کے اک اور جاگے ذرا باریک ان شیر بولم نہ صدا کے</p>
<p>انشہ ہو خوش تم سے مجھے خوش کیا تم نے جو جو مرے دل میں تھا وہ سب کہہ دیا تم نے</p>	<p>اعداسے لڑو شہ پہ قدا ہو کے مردم تم دہرے تھیں خلوت ویے در کام کرو تم</p>

<p>۵۱۷ باہمی بوجھ سے ہوا بندہ بہت سب سے جو رکھا تو وہی سن کر رفت برسانے لگا بندہ زور شہادت ہونے لگی طرح پاؤں پر ہی فتح و جیت</p>	<p>۵۱۸ بہن کے ہاتھ کی یاد دوز کو بیان کین سب کا بیکلین بھائی خندان خستہ باہمی ٹھٹھا تھا ایمان سرور میں حال کے دو چہرے تھان</p>
<p>۵۱۸ باندھی سپرد تیغ تو جلوہ ہوا گھر میں خورشید شاہ نہ پہ نہ لڑتے کس میں</p>	<p>۵۱۸ کہتے تھے حرم تہر کا یہ لہجہ و لقب ہے اس طرح کے دو لہجہ دو لہجہ پائین غضب ہے</p>
<p>۵۱۹ جا آئینوں میں دوز کے جلوہ داروں کا بیان تھے ہی حال کھلا بہت جنان کا تھا گوشہ نشینوں میں ہر گوشہ کیان کا دل بھی طرف کھینچتا تھا ہر طرف کان کا</p>	<p>۵۱۹ چہرہ نہ کیا کیسوں کی نشان باہمی جیت نہ لے لفت نشان کے رکھا دی نہ جو یا کھوین تیلی کو ضیاء دی اور سب کی طرف کے کو باہمی</p>
<p>۵۲۰ تھا سنبندہ میں چاند کہ جوش میں بدن تھے ترک تھے وہ خورشید کہ تیر کے کرن تھے</p>	<p>۵۲۰ حاضر میں پیسیر کے عمار کے پوتے تیار ہوئے جعفر طیار کے پوتے</p>
<p>۵۲۱ بھڑق جو بیان پائین کو مبارک بنا دیے پاتھ کے اور تہیوں کے ار باز پوچھے جوشن الماس ضیا بار پوشاک میں کہ پوچھے وہ پیر طیار</p>	<p>۵۲۱ لے موت انھیں خلد کہتے ہی گائے گہ کی مرے پوچھو پوچھو راہ تبارے مبارک کا پانی کے پائین کو مبارک زینت ہر دو دن کے پوچھو پوچھو بھانے</p>
<p>۵۲۱ کہتی تھیں کہ اسپرین در و عمل نصرت اور فاطمہ کے لال پہ لال نصرت</p>	<p>۵۲۱ دربار خدائین انھیں جانا ہو مبارک مامون کے عوض سر کا کٹانا ہو مبارک</p>

۳۱
 حضرت شاہ کوثر نے اپنے بھیجا کئی بار
 حضرت سید سید سے کہ کئی آئی ہے کرا
 آ رہا ہے کہ جو زمین وہ واقف اسرار
 زینب کے کہا میں کہ اب ان کو باجا

۳۲
 زینب کے زینب کے کہا کہ کئی بار
 اپنا خوف اور غم بون کی طرف سے
 سزا دیا جس نے بھی اس کے خوف سے
 مہمان لوگ سے بن شہادت کے بنوں

۳۳
 خیمہ میں شہ کرب و بلائی نہیں آتے
 کس پر تھقین سے کہ کروں بھائی نہیں آتے

۳۴
 مقتل میں تھنا لوٹتی ہو سب کی کمائی
 اب تک نہ ٹھکانے لگی زینب کی کمائی

۳۵
 حضرت کے کہنے سے نام لیا تھا
 کیوں آئے زینب نے تو کراؤں نہیں کیا تھا
 ہر شب بھائی میں یہ بھائی سے کہا تھا
 کیا ابن عامر میدان دفاع تھا

۳۶
 حضرت کے کہنے سے نام لیا تھا
 کیوں آئے زینب نے تو کراؤں نہیں کیا تھا
 ہر شب بھائی میں یہ بھائی سے کہا تھا
 کیا ابن عامر میدان دفاع تھا

۳۷
 ہے زمین ہجوم سپہ اہل جفا کیا
 عباس طلب کر رہے ہیں اذن جفا کیا

۳۸
 ہر یہ جو پذیرا نہ ہو اور دتی ہے زینب
 لیلو یہ تصدق کہ سبک ہوتی ہو زینب

۳۹
 حضرت کے کہنا ہے کہ حضرت زہرا
 سب کچھ کہا تو وہی حضور زہرا والا
 آئے تو زہرا رو کے کہہ لے میں بھیجا
 زینب کے کہا میں نے قسم نہ اپنا

۴۰
 حضرت کے کہنا ہے کہ حضرت زہرا
 سب کچھ کہا تو وہی حضور زہرا والا
 آئے تو زہرا رو کے کہہ لے میں بھیجا
 زینب کے کہا میں نے قسم نہ اپنا

۴۱
 سلطان زمین گھر میں نہیں آئے ہیں امان
 جو دلیں ہیں ارمان رہے جاتے ہیں امان

۴۲
 کہہ دوں گی کہ آفت میں حسین ابن علی ہر
 بھائی کا تصدق یہ بہن لے کے چلی ہے

<p>۲۳</p> <p>کہا کرتا تھا کہ قابو نہیں ملتا ہے تڑپنے چلنے کو میں جی بھی باہر کیوں سے کہلاتے تھے بے باور اراڈیا جان مراخت و داد</p>	<p>۲۲</p> <p>زینب کا عمن و عمن نے یہ اور ہاؤن نہیں آتے تو نہ تکلیف دو اور تم حضرت عباس کو میدان سے ملاو ساتھ آتے ہیں کہ وہ جو کہنا ہو کو</p>
<p>۲۴</p> <p>بڑپنا یا ہے زینب کا دل اس منج وہ پرسانہ دیا خرکانھے شاہ ام نے</p>	<p>۲۱</p> <p>اس وقت سب اسرا رختی آنیہ جلی ہیں امداد کو جعفر بن سفارش کو عسے ہیں</p>
<p>۲۵</p> <p>عبارتیں کر کے کمال سے نہ تر نہ ہوا حضرت سے بوقت قبالی جو وہ کہوں کیا لکھتے ہیں آک میں دینا شاہ کہ پیرا کہیں تھے کہ پیرے کو آئین والا</p>	<p>۲۰</p> <p>عالمون قیامت کی صلاحی ہیں ہی ہالی جی ہو جو سفارش کو تمھاری زینب نے کہا فضا سے ابا لہ زاری عباس کو بناو تم کہ بات ہاری</p>
<p>۲۶</p> <p>نہ ہر کے بھرے گھر میں فضا لوط پڑی ہے اس بی بی میں تو چا طرت لوط پڑی ہے</p>	<p>۱۹</p> <p>گھر میں نہ حسین آئے تو گھبراتی ہی زینب تم آؤ تو آؤ نہیں آپ آتی ہے زینب</p>
<p>۲۷</p> <p>میدان سے نہ لائے کو اور صحابہ ہیں باج نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں اپنے میں اپنے کیلئے وہ سلام آئین دودن کے ہیں یہ کیا کہان ہیں آئین</p>	<p>۱۸</p> <p>عباس انھوں نے بیچنا یا بیچ کر چلی گئے ہی ردا بابت آیا تقاضے جو تم میں تشریف جو لایا زینب کو اس کے کھڑے اور پائی</p>
<p>۲۸</p> <p>اک جان ہوا اور سے زمانے کی با ہے یہ اس پہ بھی امت کے لیے لب پہ دعا ہے</p>	<p>۱۷</p> <p>گھبرائے کی عرض کہ تم بسکی بڑی ہو وہ سامنے پھیر ہیں تم در پہ کھڑی ہو</p>

۵۲۲
 بن نہی کا بوجھ کے ہاتھ لے کر
 ہوا کیے بن کہ تیاب بن خواہر
 غم بے بن بیٹے خدا کرتی بن جو بہر
 عباس کو آہ اولہ اللہ کیو حکم

۵۲۱
 بان کان لکھتے بکھڑی تیب نام
 سن لگی کلام ایجا اور بھائی کے حکام
 پھونے علیہ کو فرزند خوش انجام
 غازی کی بی بی سے دون کا فقام

مر جائیں جوانی کے مزے کو وہ ترکس
 بیٹے مری خواہر کے ہن سات اٹھ برکس

رواق بھٹی سواہر سے حیدر کے پسر کو
 اک چاند دھر کو تھا اور اک چاند دھر کو

۵۲۳
 زینبے کہا حق کے کچھ نہیں پتیا
 عباس کی عروس حسان بن سیرا
 وہ دہلی تو بل کر دیا ایک یہ میرا
 لے جا کے بیٹو کا پویش تیر وال

۵۲۴
 عباس لا دوسرے اور زینبے
 زینبے جو بیوی کو لے کر کے حضرت
 شہ کے کہا عباس سے واسطے کیا لے
 کی عروس دو داغ کچھ کیلے لے

گو صدقے کے قابل مرے دلبر نہیں عباس
 پر کیا کروں کچھ اور میسر نہیں عباس

سر کھولا ہے زینب نے برا حال کیا ہے
 اور آگ تو صدق کے لیے بھیجے یا ہے

۵۲۵
 پہلے بن جائے بہت بڑا تیرا
 اور غریب کرنا میں تیرے ہون بہیات
 کچھ نہیں لائق نذر خوش ذات
 طلب کا یہی نقطہ ہے سب کی بات

۵۲۶
 کچھ کہتے تھے کہ زینب بیکاری
 انکار نہ فرمائے میں اپنے داری
 کندہ من بھل ہوئے کی تیرے تھاری
 سے ہون تیرے ہی اس میں تھاری

گھر میں نہ قدم رنجہ کیا شاہ زمن نے
 بھجوا یا ہے صدقہ وہیں نادار بہن نے

ویدو یہ طلب خلد برین کرتے ہن بھائی
 فیاض کین منہ سے نہیں کرتے ہن بھائی

<p>۵۶ ہانپنے نہادی کہ انھیں نہ زیادہ نہ ہر کی صدا آئی تہیدان کو بنا دو تہید نے کہا کہ رہ خلد کھا دو حقیقتے کہا بان سے شیر کو زیادہ</p>	<p>۵۵ جب خوب چھس کر حسین علی اکبر جا کہ خدا ہو جان شت بن چکر ناگاہ اٹھا تہید سے چھسے کہا کہ میں سب بیان پوری</p>
<p>۵۷ ایسے لوگین بھانجے ہوتے نہیں شیر کیا متھے کے قابل ہے پتے نہیں شیر</p>	<p>عظ آیا ہے زینب کو جو رک جانی ہو اصغر کو لئے روتی ہوئی آتی ہے قضہ</p>
<p>۵۸ زینب کے دل کو یہ بات آئی مقبول خدا ہوئی اور میری کمانی ابو و امیر نہ پیرا کہین جمانی اور ج بند کو کی سفارتن جو آئی</p>	<p>۵۹ حضرت نے کہا الفت زینب کے دل چھپ چھپ کے بیون چھپی تہی جان کر تہی بن چھپی کی حفاظت کا وہ سامان برا کہ اصغر کوئی دم سے میں نہان</p>
<p>۶۰ جعفر بھی ہیں حیدر بھی ہیں اور خیر نسا بھی گروہوں سے چلے آتے ہیں فرمان خدا بھی</p>	<p>وہ جانتی ہیں صدقہ و یار و بلا ہے یہ وہ بیان نہیں بھانی کی بھی آج قضا ہے</p>
<p>۶۱ مولانا جبر صبر رضا کھنہ بن آیا لہذا کے گلے خون دل سے کھون بھایا گرد میں ادھا کر زینب کھور یہ طہ لیا اور ان دوران نے ہوا وہ لوگو کا ہے پکا</p>	<p>۶۲ لہذا کے گلے میں ان کو دو غیر خضر شیرین کا ہونو کھایا آکھا ہوتی تر شیر فلک کا وزینب دھین آکر پیر پیر کے گلے گلے آرزین پیر</p>
<p>مامون کے اور اکبر کے پھسے گرو خوشی سے اور ناعمل کرتے گئے ورد خوشی سے</p>	<p>رہا ہونکی اب موٹے جلد آئے کہ دیر آئے اور شیرون کے شیر آئے دلیرون کے دلیر آئے</p>

۵۵
 مطلع تانی نہیں
 سبطین شکن آئے ہیں نہیں
 تاج بجا جان زن آئے ہیں نہیں
 اشد کی قدر کے آئے ہیں نہیں
 گو یا کہ حسین آئے ہیں نہیں

۵۴
 سائین دو شے نہیں پر کر گیا
 پھر سب نے حضور کے یہ وہوب کو کیا
 پیسا یا وہ ان دھوپ اور وہوب کو کیا
 جیسے سے تین کو کیوں با زہرا یا

حیران ہیں بشران میں ملک چرخ برون پر
 ہے آج قران مہ و خورشید زمین پر

سایہ ہے قمر مہر قہا کتے ہیں ان کو
 خورشید کے ہمراہ قمر پھرتا ہوں کو

۵۶
 مطلع تانی نہیں
 دو کوہ وریا کے مخالف ہیں نہیں
 سبطین شہ عتدہ کثالتے ہیں نہیں
 کس سے دو زہد آئے ہیں نہیں

۵۵
 کیا غلغلہ کیا لڑا آئے تھے کیا
 اس غلغلہ نے غلغلہ صورت جب لایا
 اس لڑنے نے لڑنے کو سب متایا
 غلغلہ کو ہوا سکتے قیامت آیا

شان اسد اللہ سے آسن پہ چہ ہر ہیں
 ہشیا کہ زین کے پسران پہ چہ ہر ہیں

غافل ہے جواب ظالم و مظلوم سے محشر
 کیا آئے کہ خود رفته ہوا اس ہوم سے محشر

۵۷
 تھل کی نیت کیوں
 وہاں کی نیت کیوں
 یہ نیت کیوں
 یہ نیت کیوں

۵۶
 تھل کے کما شہ نے بوجہ حلا
 تھل کے کما شہ نے بوجہ حلا
 تھل کے کما شہ نے بوجہ حلا
 تھل کے کما شہ نے بوجہ حلا

دس گیا رہ برس نہ ہوا جانیوسن کو
 پرفاقہ بن چوئیں پھر گزرے ہیں ان کو

فرعون کے مانند ہوا غرق حیا ظلم
 پڑھتا ہوا تو بہ کی دعا بھاگ گیا ظلم

۵۱۵
 آواز اولیٰ خشم عین یہ تھا بان
 نبت سے مری کی سکنہ نہ سلیمان
 تھی حسن محکم نہا یہ سر سبدان
 کہیں بیابانی تھا دیدہ برف کنگان

شاہان سلف صاحب تو تیر ہوئے ہیں
 پر یہ تو کوفہ یہ شیر ہوئے ہیں

۵۱۴
 و نور غدا داد کو دیکھو تو خدا را
 روز نکلتے جاے باک کا فرماؤ نظارا
 خورشید بیان ذرہ وہاں بدشاہا
 بان خلد ہے اک گل ان گل شاہا

ذرہ ہو نثارا ہے تو خورشید میں ہو
 پروانہ پہلے گرے تو جہر تل این ہو

۵۱۳
 آؤ عوں آئی تو عوں کا نقشا
 اور فصل محبت کا سہرا
 یہ رخ ہیں کہ آئینہ بے مثال زہرا
 حسن بنا عین کی عین سے کیجا

باہم نگران یہ ہیں تو حیران کہ وہ ہیں
 اس آئینہ میں وہ ہیں اس آئینہ میں یہ ہیں

۵۱۵
 رود ابرو خورشید پر نہیں کہتا
 ابرو مہ اور کہتا ہے وہ نہیں کہتا
 قدر کہتا ہے شمشاد کی عین کہتا
 سبیل کہیں کیو قد و جو نہیں کہتا

گو آئینہ ہے نرگس کے یہ بیانی نہیں ہے
 پنچہ کے دہن ہے یہ گویانی نہیں ہے

۵۱۲
 اسے نقل نہیں ہم اجبر قدرت
 اور نقوش نگاہ حسن و لطافت
 کہتے ہیں ازل سے تو اسوی شجاعت
 سب کو برین عین صدوں پہ شجاعت

تحفہ یہ مرقع اسدا شکر کو دین کے
 کوئین جو قیمت میں کوئی دیگا نہ لینگے

۵۱۶
 بوجہ گل خنت میں یہ خیرا نہیں ہے
 این میں تجلی ہے یہ دیدار نہیں ہے
 قدر کہتا اور طوبی تو یہ رفتار نہیں ہے
 خیر میں کب تو ہے یہ رفتار نہیں ہے

آئینہ میں رو ہے یہ خط سبز کمان ہے
 غنچے کے دہن ہو زبان ہے نہ بیان ہے

۵۶
 کیا عون کاغز کی آستیاں کوئی لاک
 خورشید کے پیراؤں کو قطع عارضہ بتلائے
 یہ مدرسہ جسے دل سے ضیا پائے
 میں سبق سوادہ ناطور کو پڑھ جائے

۵۵
 عید شکرستان لب عون میں اصلا
 طوطی کی زبان پر زمین نذر شکر کا
 رتبہ لب شیرین چمکا کہوں کہ
 جان ہے ہوشیرین وہ سخن نگاہ کریا

شمسیہ کا لیتا ہے سبق شمس بھی اکثر
 ہر صبح کو اس مدرسہ نوریں جا کر

داہو جو وہن اس لب شیرین کے سخن میں
 پھر نیشکر انگشت چہرہ وہن میں ۷

۵۷
 بوہن خط خرابہ اور کیا کیا ہے
 اس خط کو جو بیخ خط بجان لو خط ہے
 فیہ قلم کا تب قدرت کے لکھا ہے
 کہیں صاحب جو خط کو کیا مفضل ہے

۵۸
 چاہہ زدن عون کا کیا وصف کہیں ہم
 کہیں ذکاۃ کی ہر جباری جہیز ہم
 اور چاہہ زرخدان محمد کا وہ عالم ہے
 چہرہ کا چشمہ بیان آن خطہ شبنم

خط آتے ہی مرنیکو چلے آئے ہین پیاسے
 یہ خط طلب آیا ہے درگاہ خدا سے

جب تشہ لب فیض خدا ہوتا ہے کو شہ
 اس چاہہ زرخدان پہ خدا ہوتا ہے کو شہ

۵۹
 کہ خال رخ عون و اعتراف سارا
 ہے بلکہ نعل غنبر سارا بیان سارا
 اور رو سے محمد کا وہ خال رخ آرا
 جن خال کے نزدیک تجالہ سارا

۶۰
 اگر کالوں کے چہرے ان کا زینت کارو
 تو شہرین جنوں کس کندہ کس کیس
 ہر چھوٹے بھی پڑے بن نظر نبین آرا
 آراہ ہے ان آراہ کے کعبہ آراہ

اس خال میں پورا رخ پر نور کا گھر ہے
 لوزدین خورشید ہے تاریں قمر ہے

ان شیر و نکا مسکن ہے دل شیر احمد میں
 سعدین کا ان سے ہے قرآن برج اسد میں

۳۷
 دماغ خجکے تو نیزیکے خلفین
 مروج اودان ایشین اودکان صدقین
 دربار و دران کے لیے کاس کفین

۳۸
 جلوسین عمو کی سرخوب و خوب
 جس کے گیند ہر سلیمان کا ہے خوب
 بلائے زادہ و بیویا میں حال کی سلوب
 پیوڑہ اونٹ کے داغ دل نقوب

قیمت فکرن درین یہ و دندان دہن سے
 دندان شکنی کرتے ہیں اعدا کی سخن سے

پر یہ بھی ہوتا ویل میں سچ کمدون کہ کیا ہو
 سمجھو نہ سپریشٹ پہ زنیٹ کی دعا ہے

۳۹
 جا آئینہ کے سخن نشندہ خدائی
 جا آئینہ کے جا آئینہ خدائی
 جا آئینہ کے جا آئینہ خدائی
 جا آئینہ کے جا آئینہ خدائی

۴۰
 کہ ہیں نانا خان
 کہ ہیں نانا خان
 کہ ہیں نانا خان
 کہ ہیں نانا خان

چار آئینہ دیتا ہے خبر و جہ حسن سے
 لو آئینہ کہیں کہیں چار عناصر کی بدن سے

ہوتی جو سپر یہ تو نہ کھٹے نہ پر اُنکے
 پر حیف کہ پر کھٹے نہ بزیر سپر اُنکے

۴۱
 ایسے صنف جلا کرتا ہوں اونکا میں
 کہ سپر عون جی سا رتق یہ
 کہ سپر عون جی سا رتق یہ
 کہ سپر عون جی سا رتق یہ

۴۲
 ان تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر
 یہ بیان میں جاویدہ جل حوت بیدار
 یہ مطلع اقبال میں یہ قطع ادبار
 دن کو درال ج دکھا کیے کیا بار

خوش سچ و سپر باندھ کے یہ رنگ فر ہے
 شمشیر پہ لوس ہا شب عید سپر ہے

تینین میں کہ شق القوا حمد نے کیا ہے
 اک ٹکڑہ انھیں اک انھیں قسمت دیا ہے

<p>۹۵ عجز و با قلم اور عزمین کو تباہ مع فرس عون میں کیا قطع کر سارہ گراہ گزشتہ کی طرف سے جاتے تھے ناگاہ نواہ گزشتہ سے بھی بڑھ جاتے تھے</p>	<p>۹۴ اور اب مجھ کو ایک طرف رت میں کیا گشت کر کے نشت میں رہو اور اوصاف اک نیم کا طبقہ ہے اسے قاتل سے ناگاہ پھر قصد ہو گیا جس کا ایک ایک اطراف</p>
<p>۹۶ یہ عمر کی سرعت نہ یہ تیزی کی جہل کی لاتا ہے خبرومین ابد اور ازل کی</p>	<p>جائے تو کہاں جائے اور آئے تو کہاں آئے پھرنے کے لیے اسکے کوئی اور جہان آئے</p>
<p>۹۷ پیر خورشید درخت فلک کے پر خورشید ہے گاہ چراگاہ اسے خوش کروین طوفان دم نظر زنی کوہ پہ تین نو شید رخ ویدر رکاب لکھتین</p>	<p>۹۸ گر تو قدم اس کھڑکی پر سر نہ آیا اس گزشتہ کے جلوہ پہ لا کر ہے کتاب رخ اسکا ہی خورشید کیلئے قبلہ آداب زویل بر آویں خطا کیلئے بحراب</p>
<p>۹۹ ہر چند کہ آتش ہے غذا لکب وری کی پر گرمی و شوخی کہاں اس رشک پری کی</p>	<p>۱۰۰ قطرے یہ عرق کے نہیں تسبیح ہما ہے ہر نقش قدم جسدہ گہ باد صبا ہے</p>
<p>۱۰۱ شہزادہ فلک شہزادے کے لکری اور نبض زنی شہزادے کے نبض ہے ہر نبض ہر نبض ہے شہزادے کے نبض ہے سائپہ ہر نبض ہے شہزادے کے نبض ہے</p>	<p>۱۰۲ کیون شہزادے کا شہزادے کے نبض ہے کیون شہزادے کا شہزادے کے نبض ہے کیا اور کی نبض ہے شہزادے کے نبض ہے لطف کا اشارہ ہے شہزادے کے نبض ہے</p>
<p>۱۰۳ چلنے میں اگر نرم روی مد نظر ہو آنکھوں میں پھرے اور نہ مردم کو خبر ہو</p>	<p>۱۰۴ ہتھاراجل سے ہو خبردار فضا سے شمشیر بکف آتے میں حیدر کے لوا سے</p>

<p>۷۵ دیکھا جو جلال نکالنے کا فکر لائے دو یوسف و سلیمان و سکندر دو انتم دو حمزہ دو وحید و صفیر دو جعفر طیار دو عباس دو اکبر</p>	<p>۷۴ تیرے جبر کے لئے مجھ کو اور عجم کے انھوں نے تیرے ہون آکھ لائی کہ زبردست ہے زبرد چھو جانے سے کھمبہ کی جا بکے پیر</p>
<p>گھر کے نظر بعضوں نے کی چرخ برین پر بین شمس و قمر آج فلک پر کہ زمین پر</p>	<p>زینب نے کہا عرضت بڑھتے ہیں لوگو سن لو مے فرزند رجز پڑھتے ہیں لوگو</p>
<p>۷۶ اکثر خطا ہے کیا ہے اسے برابر کس بچ کے تم جانے ہو کس کے گھر اس عمر میں کیا ایسی نصیب ہوتی ہے بچے سے کہو جو جو شامی خیر</p>	<p>۷۷ بیو کو صدا دی کہ زینب نامہ سادو تقریر میں تصویر تیرا کئی دکھا دو اور کہو کہ زینب نے منظر کو مستادو بابا کا نسبت یہی جو جعفر کا بنا دو</p>
<p>کس مان کے چراغوں کے بھانیکو ہو گئے کس باپ کا تم نام مٹانے کو ہو آگے</p>	<p>آداب امامت نہ گمراہت سے دینا بھائی کا مرے نام سمجھ بوجھ کے لینا</p>
<p>۷۸ یہ تو بلا ہے کہ دونوں مرنے ہو مرنے کے لیے ہے ہر دو کے غمی ہو سادات عرب اپنی بیچتی ہو سچ کہیو حسینی اور ایم محسنی ہو</p>	<p>۷۹ کہ دھوب غصب اور نصیب میں تیری ایسا ہو بھائی تیرے بات تھاری زفر خراب پڑھو جو ہر ہون ناری حسین دین قبر میری ہے بجاری</p>
<p>بانو کے ہاں فرزند کہ زینب کے خلف ہو واللہ ہر ایک رشتہ میں تم درخف ہو</p>	<p>تقریر ہی میں فوج کو تم کھیر لو پسا رو سوکے ہوئے ہو ٹوٹنے زبان پھیر لو پیارو</p>

<p>۵۹۱ بان مونی از بنی گنہگارین فرمایا یہ دونوں نے ہر ایک کو قتل کر کے غلام بنا لیا جتا ہے ان سے دیکھو غلامی سے جین اور جین</p>	<p>۵۹۲ خزاوی ہمارے علی کبر علی صغیر ان باب کے پیارے علی کبر علی صغیر نیز باب کے شائے علی کبر علی صغیر حضرت کے شائے علی کبر علی صغیر</p>
<p>۵۹۲ اظہار قرابت سے فزون عذرت ہیں ہم دونوں غلام پسر شاہ نجف ہیں</p>	<p>۵۹۳ سجاد تو شیر کے سجادہ نشین ہیں اب گھر میں نبی کے وہ بجائے مشہدین ہیں</p>
<p>۵۹۳ آقا ہی مالک ہی سلطان ہی ہو قلب ہی کعبہ ہی قرآن ہی ہے ہم اپنے خداوں میں ارمان ہی ہے کافر سے زید بنایا تو ایمان ہی ہے</p>	<p>۵۹۴ گلزار ہے آج نجات کے گھر جارو باک تین دو وقت پور دران کو تو سب تاج و تاج تاج کے یہ اقدار ہیں تاج</p>
<p>۵۹۳ تم کیا ہو کہینگے یہی حیدر کے لوا سے مرقد میں نیکرین سے محشر میں خدا سے</p>	<p>۵۹۴ اس در کے ہیں سائل امر ابھی فقرا بھی ملتا ہے اسی گھر میں پیر بھی خدا بھی</p>
<p>۵۹۳ آج جو چین آجکے جیسا کہ ہمارے اور وقت میں جو یہ وقت ہے ہمارے تم کہے ہو کون اور میں کون تھا غلبے کی نفقت سے کہیں کھانچے پیر</p>	<p>۵۹۴ اس گھر کی تباہی کیل بیا بیا تھا اکبار جلایا ہے دو بارہ جلاؤ تہ نہ تہ تو کہہ کر راہ پر آؤ پیر کو رکھ نام پیر پیر</p>
<p>۵۹۳ بیگانے بھی جو شہ کی رفاقت میں موئے ہیں اللہ وہی کے وہ عزیز آج ہوئے ہیں</p>	<p>۵۹۴ تسبیح امت کی یہ یہاں نہ توڑو رشتہ سے نبی سے دل سادات نہ توڑو</p>

<p>۵۹۷ ہم پر تے بن خلیفہ کے چنگ پر طیار بلکے طرف دار عمیر کے طرف دار عباس کے کاٹھے علم ہے جو نورا دادا کے بھی سر پر قابی یہ فقار</p>	<p>۵۹۸ بائی کی یہ ہے قدر کہ قابل ہو خدائی تفسیر تفسیر خدا ہے اس کی یہ جاتی جو قدر تاس انکا ہوا قدر یہ جاتی یعنی شب قدر اس کی فصل نظر آتی</p>
<p>شائے جو کلائے تو سر دست صلے ہن دو پر جدا مجد کو زبرد کے ملے ہن</p>	<p>اس رتبہ یہ ظلم و ستم است کے اٹھا کے پہلو ہی خاک کے گدگین آگے خدا کے</p>
<p>۵۹۹ نا نادرہ ہر جنک نصیب ہو جلا کفار کیا کفر بھی سکھ پر خایا سلمان کی طرح لوگوں میں چلایا ایسے کی طرح لاگو نوزاد چلایا</p>	<p>۶۰۰ لال کی لڑائی بن ہم دونوں لڑا جسکے دروزدان یہ کا ظلم کا پتلا وہ ان کو بھاری کڑی کھینچا طالع نہادک ہوا جو زید نقاب پہ</p>
<p>گر اب بھی نہ بالین پہلے جلوہ نما ہوں دنیا میں نہ پیدا ہوں شہزادہ زین ہوں</p>	<p>تو بہ کہاں ہم اور کہاں عز و شرف اُنکے ہم دونوں غلام اُنکے ہن اکبر خلف اُنکے</p>
<p>۶۰۱ دل لہز فرشتہ علی خطبہ حبیب اور دوش پیر ہے پیر اندر کا نیر مولدہ ہے سب بجدہ صدر کہنے میں میں وہ ہے قطفہ وہ جان بجا پر</p>	<p>۶۰۲ اعلیٰ کے کہا نام تو لولا نکا و کیر فیثیری دو بنین میں تم کی کسیر میرے لڑنے کے اڑنے وہ پیر باخون بن نامہ بن لہنے کے ہم</p>
<p>اک ضرب میں جنات کے سر کاٹے ہن جس تلوار وہ جبریل کے پر کاٹے ہن جسے</p>	<p>بھائی تو گئی بہنوں کا وہ شاہ زمین ہے سب کنبہ میں پر ایک حسین ایک بہن ہے</p>

<p>۶۰۱ زینب نامہ کی لڑکی بی بی حیا جانی خدا و دوزن کی غیبت میں دیکھیا ناخوشوں میں نام نہیں لیتے ہو میرا سہیلے چھوڑ گئی زلفوں روح کو بولگا</p>	<p>۶۰۲ ان گھوڑوں کی ٹھکانی کو خنجر کا مہانچا گرد ایک طرف زنگ لگانے تک تو صبرا سب ایک دروان بن گئی غنسا ذرہ ذری خاک زین بن گئی غنسا</p>
<p>۶۰۲ سیدانی نہ زینب مجھے کفار کہیں گے دکھلا کے بندھے ہاتھ گتہ گار کہیں گے</p>	<p>۶۰۲ مٹائے فلک شیشہ ساعت بے دم میں خاک اڑنے لگی ہر طرف افواج ستم میں</p>
<p>۶۰۳ وہ نہ تیرے نوزن ان کے یزاری لہو زہی والدہ صاحبہ بن جاری تب تنقن الفظ وہ سب بچ پکاری اوکو تیرا کیا غیبت پہ تھاری</p>	<p>۶۰۳ جانی سے کہا جانی نے تھکھیر کیا چہ بیسہ تو آپکا اور مینہ میرا گھوڑوں کے گاموں میں ہر صفینا بچے تھپکا آواز دی تو خون سے ہر شاہو میں کیا</p>
<p>۶۰۳ پر وہ رہے زینب کا وہ تدبیر کر دم لو لگے جدا اب سر شپیر کر دم</p>	<p>۶۰۳ اک نے کہا میں خون سے بھرون چرخ برین کو اک بولی میں چورنگ کروں گا دوزین کو</p>
<p>۶۰۴ اس خورنگے آگ کلچے بن گائی شہین نے پیری سیکڑی باک اٹھائی پر بیان یہ بکازین کہ سلیمان دی برائی ہستی نے پکارا جل ہی جل آئی</p>	<p>۶۰۴ دو جلیان چکھین اور ان اور سے متور سولہ سے سولہ سے صفت کا سہے بکور سواروں نے زرخ کو سیران کیا مستور تھین نامہ سرنگ کی میں اپنے بکور</p>
<p>۶۰۴ گھوڑے عوق آلودہ ادھر ادھر آئے بجلی سے برسے ہوئے ہارن نظر آئے</p>	<p>۶۰۴ تیغوں کے ہلاون کو کمر سے لیا رن میں خورشیدوں نے مہتاب کو روشن کیا رن میں</p>

۱۰۱
 عرابین تنوکی کیا سچہ ظفر نے
 اٹھ اٹھ کے ہر آن میں تپتے ہیں
 حصول میں جو ہر سچے کھیتوں پہلے
 تپتے ہیں پہلے بر جھوٹے پہلے

۱۰۲
 سیدھا کسی کھجور بیوا غول کا گوارا
 دو دو سو کروں دین دو دو کی اکبار
 گرنے میں جانی نہ چھٹی جو تلووار
 سب بجائی نہ تو دکھیا اور دوسرے چار

۱۰۳
 رن میں یہ پریشان ہوئی تیغوں کی جاکے
 بنیائی جدا آنکھ سے عقی آنکھ پلاکے

۱۰۴
 دو ہونے سے تو ایک کو چارہ تھا نہ رن میں
 ششدر تھے مگر چار عناصر بھی بدن میں

۱۰۵
 شکر چھکے دامن شکر کے پالے
 پھر پھر داسے تھے تھے پیسہ دانے
 نے تیغ کو تھے تھے نہ تھکے کے دانے
 سب کے قبضہ میں ختم کے حوالے

۱۰۶
 کیا بات لے لیک دریا جگت خونذات
 اک طرز تھا اک مٹھاکا توں اک
 تلووار میں آدو دو تھیں سر کر فرت کرکات
 کبھی تھے تھیں کے کہیں اور سیات

۱۰۷
 سر تیغوں سے دل جاکے رخ رن سے پھر تھے
 دو شیر زمین نو لاکھ وہ رو باہ گھر سے تھے

۱۰۸
 دو تھیں اور اک ہاتھ نیا ربط یہاں ہے
 قبضہ میں یہ اللہ کے تیغ دوزبان ہے

۱۰۹
 جلا دھاگے آگ کیا چرخ آں سے
 سو جن نے غلامی سے پھر پھر آں سے
 رو باہوں نے ڈر ڈر کے کنارہ کیارن
 لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے

۱۱۰
 نا اصف سے خانے کے لئے نہ
 بان باغی تھی آدو دو اور جھنڈے لائے
 از دو طرح آگ اور کھنڈے لائے
 ان تیغوں کے کھنڈے لائے

۱۱۱
 زندوں کا نہ مجموعہ فقط زیر و زبر تھا
 پھر دون کے بدن پر بھی نہ خاک نہ سر تھا

۱۱۲
 سید ہی جو سنا میں تھیں وہ خم مثل کمان تھیں
 کھل کر گرہن نیروں کے شب حلقہ نشان تھیں

<p>۱۵ کیا عورت نے نیزہ نہیں کون لیا تھا ایک نقطہ تھی سب فوج عداوت پر یہ کار سڑک سنان پتھر کے تصور سے سردار کہنے نہ آئے عداوتہ قاتلین</p>	<p>۱۵ ان شیر نگار کا کبڑے طرے ظالم گراہ پھر کہو ساحر بہتھا کہ ان پر نیزہ گراہ چلائے سونے خیمہ کر کے باور نہ چاہ حرارت اور وقت میں ایک ہو گاہ</p>
<p>۱۶ نیزہ کی بلا فوج جفا جھیل رہی تھی نیزہ وہ نہ تھا سر پہ تضاہیل رہی تھی</p>	<p>۱۶ دکھلا چکے ہم فوج کو شمشیر کا جلوہ اب دیکھئے مظلومی شیر کا جلوہ</p>
<p>۱۷ ہر صنف میں ہی غلٹا تھا آہ یہ کیا ہے حاشا یہ میں نہیں کہتے ہر صنف میں صفدا نکلین حیدر راہ میں ہر اک غضب انداز کا اک ہر صنف میں</p>	<p>۱۷ وہ دوسو خیمے یہ بھی کرتے تھے جو جام جل آیا ہے ساتی تھی کہے اور ضعف کے جو قیدی تھے وہ لگیں کہ بوجھ سے بسیلان اور اک ہر صنف میں</p>
<p>۱۸ غصے میں ہیں دو شیر خدا وشت ستم میں ہاں مانگو مان باندھ کے قرآن علم میں</p>	<p>۱۸ گھوڑو نہیہ بغلیں ہو کے پیار سے دونوں اور ساتھ گرسے خاکت رہو اسے دونوں</p>
<p>۱۹ اعدا کی صدا کا نہیں شوق جو آتی بیک کی موقوف کی دوشے اڑاتی اور عوں نے بیات محمد کو ستانی کسی خوب جاہوں میں وہ پائے ہیں</p>	<p>۱۹ بالائے زمین کہے پیٹے وہ عنک کہ وقت مدد سے بیک اور لاک بان فوج سے نکلا عمر تندرنا پاک کجا کجا کرتے ہیں زینے ہر صنف میں</p>
<p>۲۰ وہ کام ہوں اب جو سندھرونا ہوں است پہ فدا ہوں شہ بیکس پہ فدا ہوں</p>	<p>۲۰ زخموں کی نہ پردا ہے نہ کچھ خوف تضا ہے ہے لب پہ ہنسی درد زبان شکر خدا ہے</p>

<p>۱۲۱ کہنے کا نظروں سے ہونے کے وہ حیران ہونے کا کیا وقت ہے تم ہونے ہو جان وہ بولے اسی موت کا تو تھا میں اریان ہونے کے ہونے فزین ہم اسان</p>	<p>۱۲۲ اور قتل ہوئے عنون دکھ تو مجھے کیا ورنہ ان نے مراد وہ دھیا یا نہ ساتھا کہ چھوٹے تھے کہ نہ تھے وہ حق اسل لا جلد بھلے میں کون فکر کا بجا</p>
<p>۱۲۳ حق ہو گیا آمان کا ادا اسکی خوشی ہے اللہ رضامند ہوا اس کی خوشی ہے</p>	<p>اب قبر میں سوئیگی سدا چین سے زینب فارغ ہوئی اسوقت بڑی دین سے زینب</p>
<p>۱۲۴ میری بہن میری بہن میری بہن میری بہن میری بہن میری بہن میری بہن میری بہن میری بہن میری بہن میری بہن میری بہن</p>	<p>۱۲۵ زینب کو یہ سارا ان مبارک ہو مبارک زینب کو یہ سارا ان مبارک ہو مبارک زینب کو یہ سارا ان مبارک ہو مبارک</p>
<p>۱۲۶ زینب کے کہا قتل ہوے لال تھارے بن بیاسے ہوئے صاحب اقبال تھارے</p>	<p>حسرت تھی کہ بیٹے ہوں مرے شاہ کے صف صفے ہوئے وہ آج میں اللہ کے صف</p>
<p>۱۲۷ زینب کے کہنا فضیلت خاتون جبرار ان کو کہیں کیا کرتی ہے گرفتار ان کو کہیں کیا کرتی ہے گرفتار ان کو کہیں کیا کرتی ہے گرفتار</p>	<p>۱۲۸ یہ کہتا تھا وہ ان لاشوں میں جو تھے اور چھوٹے تھے کہ نہ تھے وہ حق اسل لا جلد بھلے میں کون فکر کا بجا</p>
<p>یہ بات مجھے کہنی مناسب ہے ردا ہے میرا کوئی بیٹا سے اکبر کے سوا ہے</p>	<p>فرمایا کہ اسوقت جو خواہش ہو بتا دو دوزن نے کہا امان کا دیدار دکھا دو</p>

۱۲۴
 تباہ و عبادت میں دروازہ کھلایا
 حضرت نے عبا کھول کے اور بیرون کیا سنا یا
 تمہارے لیے چلے آئے تو دروازہ بہت سے آیا
 ایک قدم گزرتا تھا ہر اکادہ جایا

۱۲۵
 شیخ کا ارشاد بجا لائے سب کبیر
 اک حشر تھا جنہیں ہوا اور بھی حشر
 ابوا ٹھی آغوش میں نے شہر کو لیکر
 عبداللہ و ابوقریظہ نے چلے

۱۲۶
 تھے زین و بھلے گھوڑی نوادون شیر کے دین
 نہ ہراؤ علی دونوں نواسون کی جلو میں ۴

۱۲۷
 سرنگے جلو کے لیے اہل حرم آئے
 لاشے لیے باہر سے امام اُمم آئے

۱۲۸
 اگر سے کہنا نہ کہ زمین میں جاؤ
 اور اجلی سی دولت میں ان کے لیے چھوڑو
 بابائے کو کو دین اگر صخر کو اڑھا لاؤ
 عبد اللہ و ابوقریظہ کو بلو کیلے آؤ

۱۲۹
 بھڑو تو تنظیم اڑھی دفتر زہرا
 اور خون جب کہ اٹھو سے کیا بیون جبر
 آمان کہا اور کانپے دونوں ہو گیا
 اڑھے وہ بھی خشت بیون شیر کا صدقا

۱۳۰
 چپکے سے یہ کہنا مری نادار بہن سے
 حیدر کے نواسون کی برات آئی ہورن سے

۱۳۱
 تلوارین لگین نیزے پڑے تیر پڑے ہین
 صد شکر کہ یون پہلے پہل رہین لڑے ہین

۱۳۲
 اگر تیرے سیدان آتے ہیں زینب
 تو تیرے سیدان کے دوہا تے کھڑے ہیں زینب
 بن بیا ہے تیرے کھڑے ہیں زینب
 دوویسے بیٹھتے ہیں قرآن زینب

۱۳۳
 زینب بھری ان لاشوں کو اور بیکاری
 اس آواز سے صدقہ میں اس کے واری
 اربان نہ کو چکیوں اور نہ ہی ناری
 نہم صدقے سے یہ ہر شہر تھی ہاری

۱۳۴
 منہ سے نجف کر کے بہت دین نکرنا ۴
 بابا کو مسکرتہ میں بے چین نہ کرنا ۴

۱۳۵
 تنظیم کسی بیٹے کی مان نے نہیں کی ہے
 پر آج یہ عزت تھیں اللہ نے وہی ہے

<p>۱۳۲</p> <p>شہزادے کے فریاد کا نتیجہ بھیجے گیا روئے گا کی زینب بھی کہا شہزادے کے اچھا اب ڈیڑھ ہی تم جاؤ روئے گا زینب نے زینب نے فریاد کیا اور زینب نے</p>	<p>۱۳۳</p> <p>یہ کہہ لیا جا رہی تھی مینہ دکھیا برشاہ کا نظریہ کے پھولوں کے پھولوں کا درسد زینب نے رکھا لاشوں کو کجا باروئے کہا شہزادے کے مولا</p>
<p>زینب نے کہا تلو صدا دیگی یہ دکھیا دم توڑینگے جب یہ تو بلالی کی یہ دکھیا</p>	<p>کس دھیان مین ہو رو نیکی بیکیں کو رضا دو لاشوں کے سرھانے تھین زینب کو بٹھا دو</p>
<p>۱۳۴</p> <p>دوست ہوئے ڈیڑھ ہی پتہ پتہ ہے زینب نے بیان لاشوں پر کیا کیا پتہ پتہ براہ از روان سبطیہ ناگاہ صدا آئی کہ آؤ براہ</p>	<p>۱۳۵</p> <p>زینب نے کہا صاحب انصاف ہو کیا رو نیکی بھی شہزادے کی بھائی مراد تباہی مین ہی ہون آنگہ یہ دعا رو کر بھائی کی بلا ہو</p>
<p>دم توڑتے مین شیر مرے مجھ کو سنبھالو بیچوں کو ہٹا دو سے اکبر کو بلا لو</p>	<p>بھائی کی تباہی سے نہیں ہوش بجا ہے رو لو نگے مین فرزند کو جلدی ابھی کیا ہے</p>
<p>۱۳۶</p> <p>اس وقت خاتم شد مین ہر کسے کے زیور مریم شاہ نے لاشوں پر اتلکے زینب نے بچا یہ رو تھا کہ مجھ کے لیے غل سنتے ہی جا سوتے تھے کھانے</p>	<p>۱۳۷</p> <p>ناگاہ صدا آئی اسے قدرت اللہ فوجی کے لیے کہ تم تیرے سے وہ بچانے آؤ گت کران روئی زینب بیٹی مری برسری سے نہیں آگاہ</p>
<p>کہرام جو ہے جس مین محبوب خدا کے دم توڑتے مین بھانجے شاہ دوسرا کے</p>	<p>تہن مین نو اسو کے لئے روتی ہوں زمین پر سادون کے باپے دو نو نکا وطن مین</p>

<p>۱۳۹ موت کے آنے سے پہلے میں غمناک رہا کچھ دنوں تک میں غمناک رہا کچھ دنوں تک میں غمناک رہا کچھ دنوں تک میں غمناک رہا</p>	<p>۱۳۸ کیا ہے ہر سو گندہ پر حال تو دیکھو سینہ سے ہونچا کچھ ہے بال تو دیکھو زمین نہیں کہتی ہر حال تو دیکھو پیارے شاہ خورشید قبل تو دیکھو</p>
<p>۱۴۰ ایسا ہوسدہ تو کوئی ادنیٰ دکھا جائے یوں آگے سے پیارہ دکھاؤ گے نیندی آجائے</p>	<p>۱۳۷ پرویس میں یاں لنگھی دولت جو بہن کی آنسو بہن روان آنکھوں سلطان زمین کی</p>
<p>۱۴۱ لے موت یہ دونوں بن غلام کی لے موت فدائی بن یہ شکل ہی کے لے موت یہ فرزندین چھو کچھ ہی کے لے موت یہ جانسین یہ جناب ہی کے</p>	<p>۱۳۶ تو تو کو موت ہوئی کس کی شکل کس سے آسان ہوئی چھوٹی شکل اقل کے دربار میں کون ہو گیا کیا تھے کہا حق ہوا کس کی شکل</p>
<p>۱۴۲ اسے موت یہ زخمی بن یہ بھوکے بن یہ پیاسے لے موت یہ بن حیدر زہرا کے ذاسے</p>	<p>۱۳۵ پونچھے جو خدا سے کہ طاعت مری کیا کی کنا ترے شہیر پہ جان اپنی فدا کی</p>
<p>۱۴۳ یہ تھی زینب کہ وہ آخر ہے بیات لاشوں کی گری دونوں کے رونا توں بیات اس لاش پر ایک لاش لاشوں کی جلائی تھی بناری کسی بھولبی بیات</p>	<p>۱۳۴ کہنے نہ مری جان قدم لادے مرنے کی توجہ ہے اور دروہ ہے دان جا کے کہے خوش عقدہ ہے خلوہ نہ کہیں چھوٹی ہے</p>
<p>غبت میں صغیفی میں مرا ہاتھ نہ چھوڑو ساتھ آئی ہوں شیر کے مرا ساتھ نہ چھوڑو</p>	<p>بن بیاسے پر ارمان چلے ہومرے گھٹے پیارہ دکھا کوئی دین نہ اور ترامرے سے</p>

<p>۱۲۵ یاد آتا ہے تم دونوں کا یہ نہیں جانا اور اسوں کا ایک ایک گھر سے یہ بچانا اٹھ بے ڈنڈے نہ ہونے سے تم کو کج آنا اور اسے تو نے کئی برس چھوڑنا</p>	<p>۱۲۶ تو آئے تو جاؤں کجانی سے کلمہ اک نہیں ان بیٹوں سے ہون برابر اک ہاتھ پہ لڑے مرنے سے ہون کا ہوس کس ہاتھ پہ گردن ہو چھوڑی کس ہوس</p>
<p>تم ملنے کو آئے ہو نہ سمجھانی کو میرے کھائے ہو زخم آئے ہو دکھلانے کو میرے</p>	<p>مرقد پہ کہا ہو یہ زیارت کا مکان ہے دو بیٹے ہیں بیابا اور اک دل جلی مان ہے</p>
<p>۱۲۷ کے کچھ بیٹے بیٹے کو کیا کیا کے کچھ بیٹے بیٹے کو کیا کیا کے کچھ بیٹے بیٹے کو کیا کیا کے کچھ بیٹے بیٹے کو کیا کیا</p>	<p>۱۲۸ یوت آئے عین نقاد سے جو وہ عقار جب جرات سے میں آ کر نہ تو قوت میں بیار نہ پھر میں جہر دیکھوں ان میں تو کا دیدار گر اسکو کرون سا کہ کرون سا</p>
<p>اب مرو نہ کو آغوش میں ماور نے لیا ہے میں نے دم آخر یہ تمہیں پیار کیا ہے</p>	<p>تو نیر دل اسکو کرون حرز جگر اس کو لپٹاؤں گلے سے ادھر اسکو ادھر اسکو</p>
<p>۱۲۹ میں نے جھولی تیری کمر بزم چلاؤ میں نے نہیں چھوڑی تیرے چھوڑے جاؤ کہ سار کیا میں نے نہیں اتھوڑے جاؤ کے کچھ بیٹے بیٹے کو کیا کیا</p>	<p>۱۳۰ سار بار طہین فاتحہ کیا کیا مان بویکی دنیا میں زیارت ہو برابر خود نشہ سوزا نہ رہے جب وہ کس کھائے پیشوں کو ہے جسے کچھ نہیں</p>
<p>جب تم نہ ہو دنیا میں تو کیا جیکے کرون میں تسے سے کو د شیر مرین اور نہ مروں میں</p>	<p>یوں ہاتھ مرا تھا موکہ پھر ہاتھ نہ چھوٹے مان بیٹوں کا اب حشر ملک ساتھ نہ چھوٹے</p>

<p>۱۵۱ زینبے بیابان سے ہوا شور قیامت لہجے لگے گے کھلی مادی الفت کلذوم بکارین کہ ہم کیا صبر کی صورت باؤنے کہا ہوئی جو درد کو آدیت</p>	<p>۱۵۲ خاتون دبیہ کے بیان کی کہ نہیں تھا حیدر کے لہ اسوں کے کہ عرض نیست ان خلق میں سے ہی ہوا راک ز قیامت اس شہر میں کہ خوشے ارک گلشن نیست</p>
<p>شہم بولے بن یہ محل صبر و رضا ہے لاشوں سے صدا آئی ہی شکر کی جا ہے</p>	<p>لے گل کے خورادور ہو تم میری مدین اک نزع میں ہوں ہے اک کچھ لحد میں</p>
<p>۱۵۳ شاہ شہدائے اعلیٰ لاشوں کو اٹھا کر دروازے سے بیرون نکالنے کے لئے سیدنیوں نے پوچھا کہ کئے گئے سرور اک جعفر طیارین اک حیدر صفا در</p>	<p>۱۵۴ بندوق سے پیام اچھا کہا مہبود ازل کے اعبداک کہا دیکھی جو نبی کی خاک ساری حق نے ذرات لاشوں سے آفاق کہا</p>
<p>جستار یہ لاشے ہوے ہفتاد و دو تن میں قبروں کی جگہ جھاڑتی ہن وطن سارن میں</p>	
<p>۱۵۵ رباعی اک لہجہ تیرا کہہ کر ان لوگوں میں ہر کسی کے کہہ کر شاہ کے درباروں میں نکلے نفس تن سے جو وہ ان عالم نوح ہو کر وہیل جہاں پر وہ لوگوں میں</p>	<p>۱۵۶ رباعی خورشید حرم نم رہنے کا تھا نام اس سے سلیمان کے کہ چہ کا تھا اندر کر گیا جو گا اور سے میں دو نیم کس لہجہ چاند و مینے کا تھا</p>
<p>تمام مشہور</p>	

۴۴
 جب بستان ہوئی مولیٰ جانی
 ہزاروں کو بندگئی اقامت زمین
 قلبیوں نے کیا تصدقات زمین
 چکل سحر بستی تیغ شہادت زمین

۴۴
 بیدہ ملا علی گڑھ کے شاہی دار کتے ہیں
 بیسے عاشق پیوستہ دعا کرتے ہیں
 کسکیم ہوا اور نہ خفا کرتے ہیں
 صادق ابود زین عہدہ فاکو ہیں

۴۵
 علم ہوا اسکو امام دو جہان کہتے ہیں
 بیخون کے سایہ میں پشیر اذان کہتے ہیں

۴۵
 ہم نماز اسکے جنازے کی جو پڑھا ہو اسکے
 تم بھی جانا کہ رسولان سلف جائینگے

۴۶
 پوچھی حق سے حال غریب غم
 کر لیا جانیکا فرمان ہوا آقا اسدم
 ہاشمیک فرقہ تھا ہوں عبادت میں ہم
 صفین باپ ہیں پشیمت لیا اکرم

۴۶
 ساکن عرش برین کینے آئے آواز
 بان ہوئی ختم اذان کی اللہ اللہ
 ابھی مصروف قاسم تھے امام زجاہ
 جان احد کہے آئے لاکھوں آراہ

۴۷
 آج تک پہننے کیا عرشِ علا پر سجده
 اب سوے کوبہ کو بن خاک شفا پر سجده

۴۷
 سورہ حمد نبی زاوہ پڑھا چاہتا تھا
 شمر خنجر لیے سینہ پہ چڑھا چاہتا تھا

۴۸
 آئی آواز بڑا آستہ سے منجے دیا
 صلح تک شمر وان کے خلق کیا
 جب پیدا ہوا تو سنہ سے مرزا نام لیا
 کیوں ہوا نئے مری خالو کا دوہ لیا

۴۸
 پیغمبر نے زبان سے جو کہا بسم اللہ
 تیار ابوالیو ہے کب پر ناگاہ
 در سے پیدا زبانِ حاکمین کرنا اللہ
 لہنے ظلم نازی پچھاؤ اب اللہ

۴۹
 قدر دان اسکا میں ہوں میرا فنا سایہ ہے
 کیوں نہویں کرم محمد کا نو اسایہ ہے

۴۹
 واجب القتل کو ہے آب و غذا کی مہلت
 جان زہرا کو نہیں فرض خدا کی مہلت

۱۰
 زینت عرشِ خلافاک اپنا قیام ہے
 نہ چھوٹا ہے نہ بڑا ہے نہ بجاوہ ہے
 فخرِ خلیفہ ہے بالین پر اتادہ ہے
 کوئی اتنا نہیں کہتا کہ نبی زادہ ہے

۱۱
 ہا کہاں آئی یہ آواز کہاں سے
 میرا کہان بابِ فدا میں تے قربان سے
 کہن کوں آج ہو اچھ میرا جان سے
 پیرے کتے بولے کتے بولے نادان سے

۱۲
 قصدِ سجدے کا ادھر قبلہ دین کرتا ہے
 نیتِ ذبح اُدھر شریعین کرتا ہے

۱۳
 قتل گہ کو ابھی جنت سے جو میں آتی تھی
 حوراک نکلے سے لاشہ کو لیے جاتی تھی

۱۴
 آہِ آخرت میں شکر کی جو نماز آج
 کیجھا خلیفہ ہے بالین پر کھڑا جگمگ
 نکلے سرور ہے سب اس کی سول جگمگ
 آئی آواز اڑھوا کہہ لے ہر نبی حاضر

۱۵
 دور سے سننے کی طرح جو کی نظر
 دو دو سے ابھینا تو تھا تین تین چکا تو
 باہر سے ہی سنی لپکتی تھیں ادھر ادھر آدھ
 اس کے شہسور نے ہنسا کا پوتا صغر

۱۶
 تیجِ قابل نے کہا سلق کے خاطر ہوں میں
 شے فرمایا کہ تقدیر پہ شاکر ہوں میں

۱۷
 سخال اس باغ کے بے پھولے پھلے کٹتے ہیں
 اہلک صبح سے پیاسوں کے گلے کٹتے ہیں

۱۸
 غمِ ظلم کو جو بگاڑ کے پکارا نہیں
 بوسہ گاہِ نبوی کا تو نہیں اب آکر
 بوسہ گاہِ نبوی کا تو نہیں اب آکر
 حلقِ حلق پیسے ہیں تین تین کا

۱۹
 قافلہ لکھنیا ایوانِ مرآت لکھنیا
 عدا جگمگ کی نشانی علی اکبر لکھنیا
 رہ گیا دور کھلے برادر لکھنیا
 اب خبر اپنے ہی گھر کی کبھی لکھنیا

۲۰
 دیکھ سرنگے ہر اک حور جنان آتی ہے
 ابھی سینہ پہ نہ چڑھنا مری مان آتی ہے

۲۱
 ایک میں ہوں سو مجھے ذبح کی مشافی ہو
 بوسہ گاہ نبوی کٹنے کو اب باقی ہے

۱۳
 اجماع پنج پورے کے ارکان کرنا
 گوشتان یکے صدایہ بھی قرآن کرنا
 ہرگز آتش نہیں مارا و افغان کرنا
 جس کے بھی باہون کو پریشان کرنا

۱۶
 آئی زہرا کی صدا شہزادہ بنایا
 دینے نہیں بلین پیر زہرا ہے
 اسے پہلے کھانے کی کھانے
 تین آئی کیوں کیوں کھانے

۱۴
 قلم قرصا جوش میں گر آئے گا
 است جد کا سفینہ ابھی بہ جائے گا

۱۷
 کیا اسے پالا تھا میں نے ترے بچے کے لیے
 میسر ہے کو مجھ کو بیس کے لیے

۱۵
 گنگو اردو فرزندین آئی تھی آہ
 روتی تھی فاطمہ شاک شہادت تھی شاہ
 آئین غصے سے قاتل پہ جانی کا
 تیغ جلابدین شہادت سے سر کا لگا

۱۸
 شہزادہ زانا نہ تیرا رکھ سکے
 سلطنت بجا رہا ست نظر رکھ سکے
 فوج بجان ہوئی تو کون بنا کر رکھ سکے
 ان سادہ و سادہ نظر رکھ سکے

۱۹
 شہ کے سر پر چھا کوئی غدر یمن اب تو نہیں
 برے شہ و پھلے دروازے پہ زین آئین

۲۰
 اسکے بعد اہل و عیال سکے کدھر جائینگے
 اسکے سر سے بنی ٹپ سے ادر جائینگے

۱۵
 وہ بجا نظر آئی نہیں زینیب
 بیٹی بھری ہو حیدر علی کے سر زینیب
 کہہ سکتے ہیں حیدر علی باہر زینیب
 پورک سکتے ہیں نہیں باہر زینیب

۲۱
 پتھر پتھر نے اور حق نہیں چھوڑا
 بڑھکے زہرا کے کانٹے کھنکھے پر رکھا
 بوسہ شہرگ پہ بازا لہو پہ پر رکھا
 اور وہ ان فن کو کھویند کر رکھا

۲۲
 حلق و دلو کے میں بخوف و خطر کا لون گا
 ایک پنجے سے بہن بھائی کا سر کا لون گا

۲۳
 شاہ بیس جو تہ زانو کے قابل تڑپے
 یوں زمین تڑپنی کہ جس طرح سے بل تڑپے

۵۲۰
 بیجا جیجی کے بیٹے پرے میدان
 پیکر سر کر کے اپنے امام و مہمان
 باوجود اپنی جا بیوی سے اسے نادان
 رو کے جلانی وہ مضطر مدد مانا مان

۵۲۱
 غایب سا ان کہ آبدان شہر کفر
 پنجبرک با تختین اک با تختین کلمہ
 جہم کفر سے کہتا تھا یہ وہ بیباقت
 شہر جا جان عربین کوئی میرا کلمہ

۵۲۲
 کا کلین پکڑے سر پاک لئے جاتا ہے
 میسرے بابا کو کوئی ذبح کیے جاتا ہے

۵۲۳
 میں نے فرزندید اللہ کے سر کو کاٹا
 جسکی شمشیر نے جبریل کے سر کو کاٹا

۵۲۴
 ناگمان میں اٹھان غل و تھیل حسین
 بہ خطر لوٹ لو بیوسل اس کے زمین
 خاک پیچھے کے سیدانیاں کرے کین
 نہہ پاپا نے منی خاک بھینڈیوں میں

۵۲۵
 بادشاہ ملک جن و بشر کو مارا
 حاکم آجہم زور شہید کو مارا
 میں نے غنچکل پیسے سے پیر کو مارا
 جیکو بوجاں ہوئی اس کے پیسے کو مارا

۵۲۶
 ماتم شاہ جو بریا کیا باہم سب نے
 پہلے بال اپنے پریشان کے زمینے

۵۲۷
 سینہ شق کر کے میں زہر کا جگر لایا ہوں
 کاٹ کر بیچتین پاک کا سر لایا ہوں

۵۲۸
 بیان زاتم تھا اور اس سے کہتی عیون
 بیجا تھا کسی زرتین یہ کہتے ہوتے
 گرو سردار تھے سب زرتین ہاتھوں
 پر وہ کہتا تھا ابی ونگا نہ زرتیوں

۵۲۹
 آئین کے اٹھا کسی زرتین کلمہ
 اور لیا ہاتھ میں اپنے سر ابن حیدر
 کسی نظلوئی و غرت یہ جو کی نے نظر
 بیجا خسادان ہوتی تھی ادانی کا نثر

۵۳۰
 ٹھہر و ٹھہر دین ذرا شمر کو خلعت دے لون
 نذر پہلے شہر ز ندیم کے لون

۵۳۱
 شہر سے پوچھا کہ سر جبکہ قلم ہوتا تھا
 سے اکبر کی جوانی پیکر روتا تھا

<p>۱۲۱ وہ بجا کر زمین یہ توڑی جاوے معلوم کچھ کے وقت کہتے تھے اب ان مظلوم بسے بے پردگی زیب دام کلثوم فشاہ توڑتے تھے اور گاتا تھا تین حافظوں</p>	<p>۱۲۰ زمین شے کی ہے کیا کیا ہے چھ جھانکی کوڑو خلد کا اقرار بھی نہ لایا کی قلع کرتا رہا تین اور وہ پلا ایسی کان میں اسے حسینا کی صدا را کی</p>
<p>میری جلدی سے نہ شہ ہو زمین رہنے پائے دل کی دل میں رہی کچھ اور نہ کہنے پائے</p>	<p>بولا وہ کون یہ غمخوار شہ والا تھی وہی صدا شاہ کے لئے مری ان زہر تھی</p>
<p>۱۲۲ اس ظلم کو بولا سپر حسین چچ بنا رحم بھی آیا تھے سپر حسین عرض کی اسے زخمی حقیقت میں زمین اور جو وہ بھی تو جاؤ تھا نہ ہر شہ زمین</p>	<p>۱۲۱ تھا یہ نہ کہہ کر کہ نقل کی زمین تھی جھائی کی لاش پہنچا دیا اپنے زین تھی زخم تھی کہ یہ بھی تھے بے سہجائی ہیں وہ بیاہ نہیں چکا ہوں گویا تھی</p>
<p>نہ جیسا شاہ سے آئی نہ موت آئی ایک رواد پہ لیکن مجھے رقت آئی</p>	<p>ہے یہ امید تو ہی فاطمہ کے جانی سے کہ نقاہت ہو بدل طاقت ایمانی سے</p>
<p>۱۲۳ جب ہو اسیتہ پارسوانہ تم آجھے ملتی پڑھی جو تلو اور نہ تم آجھے تڑپے کی کیا کیا شہ اور نہ تم آجھے اپنی اپنی کما دیا بندہ تم آجھے</p>	<p>۱۲۲ سب اعشال خلد آباد کے اکبوت دل لادو توڑتے شاد کے شاہ پڑی خلد ام اسکے بندے تین پیر جس کہ ہزار بندے آزاد کے</p>
<p>پر ہر اک ضرب یہ چھائی مری پھٹ جاتی تھی کوئی بی بی مرے جس سے لپٹ جاتی تھی</p>	<p>تمام شد</p>

<p>۴۴ ہر ایک سے بھی قبول اور تہ سوا ملا بیٹا ادا سے رسول سابقہ اور ملا شہید ہر ایک شہید رہے کہ ہو ملا شہید ہر ایک شہید رہے کہ ہو ملا</p>	<p>۴۴ تختِ دل نبی قبول فلکِ جناب شاہِ نجف کو چمک لکھی کا ہر خطبہ قابلِ حیران بھی ہوں رسولِ ملک ہمتا زبان سے بیان دیتی ہو تو لب</p>
<p>۴۵ ہر ایک اپنے مرتبہ میں اٹھا ہے زہرا ہے بنظرِ علی لاجوا ہے</p>	<p>عصمت میں کوئی تانی خیر النساءین شوہر بھی پر علی سا کسی کو ملا نہیں</p>
<p>۴۶ دونوں میں آتے رنگ گلستانِ مصطفیٰ ایک روحِ مصطفیٰ ہے تو آگ ان مصطفیٰ جاننے میں زینتِ ایران مصطفیٰ دونوں میں اور دیدہ عرفانِ مصطفیٰ</p>	<p>۴۶ گرتی ہے دو نیم ہوا فرقِ تضاد پہلو ہوا خاکتہ جنابِ قبول کا گردن میں ایسیان کا عقدہ ان پیرا بان ضربتِ زبانی تھی دامنِ صیبا</p>
<p>۴۷ ہر ایک امینِ روحِ نبی کا تھا ہے وہ رشتہ نفس ہے یہ تار حیا ہے</p>	<p>۴۷ وہ صابرہ تو سالکِ راہِ رضا یہ ہیں خیر النساء جو وہ شرفِ اوصیا یہ ہیں</p>
<p>۴۸ وصفِ علی قابل ہے لطفِ کو ضرور یہی خدا کا نور ہے وہ بھی خدا کا نور تھا آت گل سے قالبِ آدم منور اس نورِ ایک تھا کہ خلق میں نمود</p>	<p>۴۸ یہی اگر صفا طے نہ ہوتے آتے سنبھلے ہیں باغِ ساقی کو تڑپے بار بار سب جانتے ہیں حورِ شرفِ النساء رشور سے غریب نوازی اور شفا</p>
<p>یہ خاصگان حضرت ربِ دور و دین انکے لیے دور و دور و دین</p>	<p>لازم ہے آنکا وصف برا بر بیان ہو مثل زبانِ خاصہ دو حصہ زبان ہو</p>

<p>۵۷ تزوج فاطمہ کا سنو حال کیا قسم دو روپیہ خدانے کہے کہ سطر ج ہم کھولا کلید خاصے نفل در رقم بن دل آئینہ سے کرو در زمان علم</p>	<p>۵۸ یون و نشان بان جو خزانہ کیوں سے اس بنا کہ پیچھے کھلا کیا اس گھڑی میں خدا ہے کہ کیا بولادہ آ رہے ان اپن فدا</p>
--	--

<p>ہوتا ہے عقد فاطمہ بو تراب کا اب ماہتاب ہے قران آفتاب کا</p>	<p>کیا مجھ کو اطلاع کچھ ارشاد کیجئے فرما کے حال وحی مجھے شاد کیجئے</p>
--	--

<p>۵۹ کھا اور ادا بان صداقت ہے جو آئین ازین نفل کا بقران ہے کہنے نفل و استگاری نہ ابرو کہنے نفل مصطفیٰ کہین نفل</p>	<p>۶۰ بوسے رسول حق ہی بنام کہ کیا آج زید عریضین ان خونی کیا بنے کیا ہے عقد علی و بول کا فتا بہین سب لاکر کے خزانہ</p>
---	---

<p>نہرا کیتیر حضرت پر در و کار ہے تزوج فاطمہ کا اسے اختیار ہے</p>	<p>منظور ہے جہان کو خوشی اب حصول ہو دنیا میں آج صیغہ عقد بتول ہو</p>
---	--

<p>۶۱ کرتا ہے یون بیان آن بان اب بیچھا تھا اکیدین حضور رسول ب نظارہ کر رہا تھا نبی کا بصد ادب نشین کہ تھا باہ رخ سید ہے</p>	<p>۶۲ خون خلیفہ نے آیا جو انکار اک عید تھی عربستان میں انکار چو نہیں علی تھے اسے سے نکلے دل دو تون کھلے اسے کھلے</p>
---	--

<p>ناگاہ فر خاک رسول زمان ہوئے آسمار وحی روئے نبی پر عیان ہوئے</p>	<p>غل تھا کہ آج عقد علی و بتول ہے سر سبز بوستان جناب رسول ہے</p>
--	--

<p>۱۲ سچین جمع ہوئے اگر صحاب با وفا ممبر یہ جلوہ گر ہوئے محبوب کبریا اور خطیب پنج کعبہ خدا پر مہا چھو حاضرین زبیر سے فرمایا بیلا</p>	<p>۱۱ حاضر ہوئے حضورین زبیر اور رضنا خوش خوش پر پا رسول نے صلیب کج کا بہت قبول دست پر لکھتے دیا مسرت ابدیہ ہوا کل کا مقدا</p>
<p>۱۳ غیر غوازین زمان کا ایسے کئے ہیں سب کو عین کس کا سر ایسے یا اسان نو رکاب زبیر سے</p>	<p>۱۰ پہنچا ہم بہیز نہ کچھ بھی رسول کو دی مصطفیٰ نے دولت عقیقی بتول کو</p>
<p>۱۴ بے سایہ ہے بدن جو رسول آلہ کا جاؤ عملے کو سایہ رسالت پناہ کا</p>	<p>۹ یکتائے روزگار یہ جاہ و چشمین ہے مشہور اسکی تیغ عوباد و عجمین ہے</p>
<p>۱۵ بعد از سان مرتبہ شاہ ذوالفقار نبر سے آئے حضرت محبوب کروکار دولت سرین آئے رسول فاکت قار یون در شان ہوا وہن شاہ نادر</p>	<p>۸ حکمین ہوئی کو تو محتاج جاہ و کہ فاقہ کش آری یہ سلطان جہ و اور در حکم غریب ہے زبیر بھی خود پور کھو و سکے کا بہترین حکم مال ز</p>
<p>منظور آج عقیقہ ہران کا رسول کو لے آؤ میرے پاس علی و بتول کو</p>	<p>محتاج ہوں غریب ہوں بے اقتدار ہوں لے فاطمہ میں تجھ سے بہت شرمساہ ہوں</p>

<p>۱۹ کی عرض خاطر نہ کہ میں آپ پر نشانہ محتاج علی سے نہیں ہوئیں اشکبار نسبت کا شکر کرتی ہوں ایسا شاہ نامدار زوجیت علی میں ہی رہ کر اور انکار</p>	<p>۲۰ لکھنے پر نام پر نہ کیا اپنے خیال مشہور ملک ملک حضرت کا ہے جلال لائے ہو اور عقیقہ میں ایسا شاہ خوشحال جیکے پر ہے کہ آفرین نہیں کرتا مال</p>
<p>کچھ اور جس سے نہیں مفہوم ہوتی ہوں میں آپ کی جدائی سے اس وقت روتی ہوں</p>	<p>ہے فخر کیا رسول مدینہ کیوا سطلے محتاج ہیں وہ نان شینہ کیوا سطلے</p>
<p>۲۱ واصل نہیں جو کہ میں پر لکھتے کہ قبول کیا اور نہیں کہ میں در کروا ہوا حصول پیار صدا ہوئی کہ نہ سے دفتر قبول اسکا نزول آئیے اور سے کہی نزول</p>	<p>۲۲ و تشریحی قبول جو کہ میں پر لکھے نام و تباہی نہیں نہ روواں کیا بنائیں نام نہ سے کہ کیا ہو وہی سے اپنی باہو تمام سبب کیسے باکا زبان نہ سے تو نام</p>
<p>ہر جا پہ اور قدرت حق چاہو گھر ہوا روشن تو تھا پورا وہ بھی روشن وہ گھر ہوا</p>	<p>سب سے بلند رتبہ ہے بہت رسول کا عرش خدا پہ نام لکھا ہے بول کا</p>
<p>۲۳ راوی نے روئے شہدائین کی لکھا بعد از نکاح و تشریح سلطان انبیا حیدر سے اک ہووے ظفر سے کیا حشر کا ہے مقام تعجب ہے پیجا</p>	<p>۲۴ شاہ نجف کو اتنے غیبی نے بھی کہ اس کی بودی سے کسے کہ کیا دیکھے اٹھا کے سر سے آسمان دیا نہ سے کہ کیا ہو وہی سے کہ کو تو اٹھا</p>
<p>تم نے کیا جو عقد جناب بول سے فرماؤ کیا ہیں زمین پایا رسول سے</p>	<p>سوئے فلک ہووے جسم نگاہ کی قدرت ہر اک طرف نظر آئی آلہ کی</p>

<p>۲۱۷</p> <p>کیا دیکھتا ہے قدرت خلاق اور نگار ہے اختر زکی غریب ناشرق ک قطار ہر اک کی پشت پر ہے عارضی زرنگار روزگار تک بھی حال نکالے شمار</p>	<p>۲۱۶</p> <p>تھا جی ببول پہ تو پورے طعنہ زن مختار دولت و جہان ہیں وہ خستہ تن ہے وہ چراغ سخن رب ذوالکین شاد ایساں ایک گل ہی شہسوار چین</p>
<p>۲۱۸</p> <p>لورانی تھے اونپہ ہیں صندوق لور کے اور ہیں ہمارین ہاتھوں میں غلمان و حور کے</p>	<p>۲۱۵</p> <p>عقد علی میں بنت محمد جو آئی ہے ہمنام حق نے دولت کونین پائی ہے</p>
<p>۲۱۹</p> <p>صندوقن میں جو تھیں اونپہ تھا کیا کچھ گنجینہ جو ہر نایاب دے ہے بس حیرت ہوئی یہود کو یہ باجرا ہے کیا سب عشق و الجلال سے آئی تے نرا</p>	<p>۲۱۴</p> <p>شہسوار اس کلام سے جید مورا بود لے لیکے با فاطمہ طریفے کا درود دولت سرا میں آئیے شہسوار باخا بود زہرا نے خاکِ نبوت حق کے کیے بود</p>
<p>۲۲۰</p> <p>بازار جس رتبہ زہرا کا تیرے ہے یہ دختر رسول خدا کا جہیز ہے</p>	<p>۲۱۳</p> <p>خمس تھے فلک بول کی نسیم کے لئے اٹھتے تھے خود رسول بھی تعظیم کے لئے</p>
<p>۲۲۱</p> <p>اوسکا یہ ہے جہیز جو ہے اشرف النساء اور یہی ہے جہیز جو ہے فادکس سرا ثابت نہیں ہے دست مبارک سے اسکا ثابت نہیں ہے اس کے سر ایک پردا</p>	<p>۲۱۲</p> <p>کیون تو تو ناشر فتنہ الشا یہ شہرت ہے فاطمہ کی پیش کیا اب کچھ نہ بوسا ب زہرا کا اجرا باؤ فاطمہ جہیز حق دین اٹ گیا</p>
<p>تیری نگاہ میں جو نہایت حقیر ہے وہ اک کنیز خاص خدائے قدیر ہے</p>	<p>بھائی کے غم سے غم کمر تضا ہوئی بن باپ کی جہان میں خیر اللہا ہوئی</p>

<p>۲۳۱ دنیا سے اٹھنے جو رسول فلک تمام رات ہی باغ جہان میں بلکے نام یوں موبین سے کس نشان ہوئے تمام پر جہ صفت ناز و توجہ ہے ابام</p>	<p>۲۳۲ وہ ہی جہان کا رنگ اور ہی صفت تمام خلقت کی طرح سے ہے آباد و شاو کا نام مہول سے نکلتا ہی نور شید ہی مدام سب کے نہیں ہیں آراک سید الانام</p>
--	--

<p>یوں مومنوئی پشت میں خم تھے پڑے ہوئے زاہد پئے رکوع ہوں جیسے کھسے اور</p>	<p>گر ڈھونڈھیے جہان میں تو موجود کیا نہیں پر حیف ہے کہ ایک رسول خدا نہیں</p>
---	---

<p>۲۳۳ نونی ریحی سبھی نہیں خدا نینب جی تو کیا تھا المے تکتے با حجاب میں کان کی طرح سے علم کی طرا اس علم سے آت بہ ہر اک عقل کی</p>	<p>۲۳۴ فضل ہر باغ مدینہ ہوتی خزان بیل صفت ہیں نور زمان گھنٹین بیان بازار بندہ ہر من غل کو چون بیان دین تمام چاک گریبان نور جان</p>
---	--

<p>بیت الحزن سے حجرے نبی کے فراق میں ہر شمع بیٹھ بیٹھکے روتی تھی طاق میں</p>	<p>تھا غل مدینہ میں یہ ہر اک لنگا رکا افسوس بادشاہ اوٹھا اس دیا رکا</p>
---	--

<p>۲۳۵ سجدین آئے تھے جو نازی تھے ہزار روتے تھے ابو کہے نبی کو وہ بچان ہزار دل سے خچین رسول کی خدمت میں گداز ہر پین پینے تھے پون دل</p>	<p>۲۳۶ تھا یہ زمان اشد کہ نبی کا علم تکلم سر سر کا اچھوڑ دیا ہے سبھی ستم برفا کے بستے کی بھی کھائی ستم یہ سب دھوا مچھٹ گیا ایسا ہوا م</p>
--	---

<p>تا چند صبر صبر کا درجہ گذر گیا ہ پیشوا ہمارا محمد کہ ہر گیا</p>	<p>گر آرزو تو ماتم محمد کی آرزو یا پھر طواف مرقد احمد کی آرزو</p>
---	--

۲۱
 ابن علی الخوصی تولی فلک قار
 سے سوا تھیں باپ کی وقت میں
 بیت الشرف میں رقابت تھا انکا
 سینہ میں درد میں قلع نہیں بخار

۲۰
 پہلو کا شہ نصرت سے ہوا جو تھا
 رہتا تھا دست خاطر مساجد پر دانا
 ایک مجاہدین تھا بستر دلتا مصطفیٰ
 اس مجاہدین کی کو نہ تھا حکم انکا

یا تو زمین پر غش میں وہ گردن پناہ تھی
 غش سے کھلی جو آنکھ تو پھر آہ آہ تھی

لبوس تھا سیاہ گلے میں تول کے
 بیٹھی تھی سوگ میں وہ جناب سول کے

۱۹
 حلق کی یاد آیا سے با ابی ابھی
 گرفتار تھی تو نام سے کے تھا تھی
 نیدر حبیب تھی کی جو وہ خوش نہا تھی
 حیا دن تو پور سے ملوں یہ تھی

۱۸
 بہتر از برسی خلد و نہ جہان
 بد از نارنج علی آتے تھے وہاں
 بنت نبی کے کھٹے یہ سرور زبان
 کیا اور ان آپکا ہے کہ بیان

آنکھیں تو بند ضعف سے اور دل مال میں
 باتیں نبی سے کرتی نبی کے خیال میں

اب کچھ کمی بخار میں ہے جسم سرد ہے
 اور پہلوئے شکستہ میں تخفیف درد ہے

۱۷
 گورہ نبی کا بالون اپنے پیاری
 بچو بچو وا بکھ پیر پیر ساری
 اے باباجان آدیہ رو کی کیا رہی
 ایک کے چہرہ اٹھو کو بسینہ پیاری

۱۶
 پینٹے کھڑی تھی وہ بہتر اب کہ
 آہستہ کرتی تھی مسکالی نہ تم کہ ہو
 جو کچھ ہے نیم ل حالہ خامہ تھی
 تری نہیں ابل کھٹے صبر ہو

ہم لاکھ رو میں بابا نہ تشریف لائے
 اب گھر میں وہ غریبوں کے کاہیکو آئیں گے

بابا کے سوز غم سے مرانگ زرد ہے
 پہلو کا درد کیا کہ کلیجہ میں درد ہے

<p>۵۶۶</p> <p>بجد جوسا کنان سید بنی مول حیدر کے پاس نے بے شکا وہ بقول بلاذفاق عرض کی اسے نایب بقول کہتے ہیں ایک عرض لڑھکیا ہو بقول</p>	<p>۵۶۵</p> <p>قصہ کنیز خا صغیر و در جہان وہ قصہ عجیب کیا کرتی تھی بیان تاہلے دل بولے اور پورے شادمان زہرا کا تھا گویہ بقولہ ہر اک زبان</p>
<p>ہم خاطر گے رونے سے اب تنگ آئے ہیں پاس آئیے توں کی فریاد لائے ہیں</p>	<p>دم ہائے برقرار ہے مجھ ناتوان کا چالیسواں قہر رہا اباجسان کا</p>
<p>۵۶۷</p> <p>میں کو جب کہ تھے میں افاق میں بدرا لے تھے میں عزیز و نیکو کین نہ اسقدر ہوئی زمین عورتوں کی دم وہ لودہ کر نہ نہ چک پونے پاتے ہیں ہم نے ہم</p>	<p>۵۶۸</p> <p>بیر پر ساجی کوئی نہیں ہو سکا تھی اور تھے اور بچھا نیکو ایک غصہ کو سنا نہ احمد خانے سے ہا دعا نہ ہو تنگ گام اور مصیبا</p>
<p>دنکو رہیں خموش و شب کو بجا کر دین گردنکو روئیں رات کو دو چہر رہا کر دین</p>	<p>کی دقت مرگ تہمت ہریان رسول پر کیا کیا ستم ہوے پردل لول پر</p>
<p>۵۶۹</p> <p>آئے بنان فاطمہ کے پاس تفضا اور اس میں احمد مرسل سے یہ کیا ازل محلہ جمع ہیں اسے نبت مصطفیٰ بجھیسے تھائے روئیکا کہتے ہیں گلا</p>	<p>۵۷۰</p> <p>اس آیت کا خود کو کھنچا لول تھیاب پہلوں میں ٹھہری اسے جان روت شدت سے تپ کی جلتی تھیں مانند آفتاب اور امیرہ شکیبہ تھیں شہنشاہ صفت</p>
<p>ناع تمین ہیں وہ بنی رب کو روئیے یادن کو آپ روئیے یا شبکو روئیے</p>	<p>اہل محلہ مضطرب الحال ہوتے تھے اپنے گھروں میں شیون زہرا سے ہوتے تھے</p>

۱۹۱
 پیغمبر کے آنے اہل مدینہ کا
 نوحہ جاننے پر صراحت رسول خدا کیا
 پہلے تو مدینہ میں جو تک پہنچے وہاں سے یہ خدا
 کی توفیق سے وہاں پہنچے

۱۹۲
 کہتی تھی ابو بکر کے نبی کو وہ نوحہ کر
 بابا بولے یہ تو جھوٹے جانتے ہیں
 یہ تو جھوٹے جانتے ہیں

حضرت کی لاڈلی بیچب و ن گذرتے ہیں
 اہل مدینہ رونے کو بھی منع کرتے ہیں

یہ بین کر کے فاطمہ آنسو بہاتی تھی
 آواز آہ آہ کی قبروں سے آتی تھی

۱۹۳
 اور اسے پھر علی سے کیا اپنے بیان
 کہ وہ میری طرف سے لے سہ روزمان
 اسے صلہ جو قبول کیا اور تم کہاں
 زہرا کو چند روز بخاری کہا جان

۱۹۴
 غمناک تھا کہ کوئی کہیں نہ سزا
 کوئی نہ تھا کہ میرے جاؤ گے سزا
 قبور بھین اب بول تھی ایذا کہ کیا
 کیا کیسی تھی یہ سب لے کر مصیبتا

اپنے پدر کو قبر میں اب جا کے روئیں گی
 نے فاطمہ روئیں گی نہ زحمت یہ ہوئیں گی

رونے سے فاطمہ کے جو بے چین ہوتی تھی
 روح نبی بہشت سے آ کے روتی تھی

۱۹۵
 اور زہرا کے بولنے سے رسول کیا کیا
 وہ انہماک مدینہ کی طرف سے کیا کیا
 کہہ سکے وہ ان قبروں کی قبر میں کیا کیا
 جانے تھی صبح و شام ان کی قبر میں صاف

۱۹۶
 اور علی نے لکھا ہے کہ تھا اب فضائل
 ہوتی تھی جیسا کہ تھا اب فضائل
 وہ انہماک مدینہ کی طرف سے کیا کیا
 سائیں ان قبروں کی قبر میں صاف

بچپن یا د احمد مرسل میں ہوتی تھی
 اپنے پدر کو گور غریبان میں روتی تھی

زہرا کے قرب سے تو شجر ہرہ مند تھا
 طوبی سے اوس درخت کا تہہ بلند تھا

<p>۱۵۴ لے دوستان فاطمہ روئگی اور یہ جا روتی تھی جس خبر کے تلے نبوت مصطفیٰ آئے وہ اپنے بیچ و بربر لیکے جیسا زہر اکرا دس جس خبر کے تلے سے ہٹا دیا</p>	<p>۱۵۳ کہنے لگے علی یہ سخن کا ہی ہو گیا وہ بولی آج وہ اب بین لگے تھے مصطفیٰ جگہ لگا لگا کے گلے روئے تو بے چہرہ چھپے سے یہ کیا در حق ان غم نہ کھا</p>
<p>۱۵۵ صدمہ ہوا بہشت میں روح رسول کو کاٹی ہر ایک شاخ دکھا کر ہوں کو</p>	<p>اب بیسوں کی طرح نہ تو شکوہ رہی گلے ہوں پاس ہماری تو ہوئیگی</p>
<p>۱۵۶ کوئی تھی خالونے یہ زہر کج نگار کا دوسرے سب کے نخل بیوہ دار بیٹھوئی اس کے سایہ میں اب میں زیاد کاٹی ہو مجاویہ اب لطافت کو کار</p>	<p>۱۵۴ سونج بالضرورتی آئی تھی تھسا سہا آخری یہ میری صحبت نندوڑا جسے شکستہ پہلوئے زہر اکرا دیا وہ بالضرورت قابل نفرن ہے جیا</p>
<p>۱۵۷ کاٹا نہیں درخت یہ پھیر ستم کیا نخل حیات فاطمہ ستم نے تسلیم کیا</p>	<p>ادسکو مرے جازہ پر آنے نہ جیو تابوت کو بھی اٹھ لگانے نہ دجیو</p>
<p>۱۵۸ ارشاد فاطمہ نہ پندیرا کیا ذرا روتی ہوئی وہ ان پیرن انتر نالسا آدن علی سے فاطمہ نہ ہرنے یہ کیا تقدیر کجا آپ کوئی اور اب جہا</p>	<p>۱۵۵ اور وہ سچو عورتی لے شاہ لافا بیٹھ نفضل کہہ پائے پڑا نام آپ کا دیکو اگر جازہ اٹھاوے تم مرا نہیں مٹانے کے کہتے یہ بہلا</p>
<p>۱۵۹ شفقت مرے بیوں پہ ہر بار کہجیو میسر حسن حسین کو تم پیا کہجیو</p>	<p>تکلیف میں ہمیشہ کی جی سے گزر گئی آخر ہوں فاتحہ کشی کر کے مر گئی</p>

<p>۵۶۳ فاطمہ زہرا کے آنکھوں میں کئی تھین تھین آواز سے نہ سہین کہیں کہ جان وہ خوش ہے کبھی ہی نہیں میں ہونے میں سب کے</p>	<p>۵۶۲ اس فکرو سے اور بھی خوش ہوا عیان بیار تو شہ عینی نہیں ہو کہ کسی مان سوچو نہ اپنے جی میں کہ بااے کربان</p>
<p>۵۶۴ محتاج کیا وہی رسول زمانہ ہے تابوت بھی قبول کا بے شامیانہ ہے</p>	<p>۵۶۵ مادر نثار خاک نہ سر پر اڑا پو مرجائے گرتوں تو کچھ غم نہ کھائو</p>
<p>۵۶۵ اوستہ ہو گیا غم میں اس کے منتہیا سو یہ صلح وقت کے شاہ لافٹ دارم سے کوچ کرے جگہ فاطما</p>	<p>۵۶۶ جب پہلے دلع سینھوں وہ دین بناہ کی التجا عدالت یہ اجالت تباہ آسان مجھ پیوست کی تھی ہویا لہ</p>
<p>۵۶۶ مردہ بھی غیب کو نہ دکھانا بتوں کا تابوت نصف شب کو اٹھانا بتوں کا</p>	<p>۵۶۷ بیس ہوں فاقہ کش ہوں فلک کی ستانی ہوں لو ہڈی ہوں تیری تیرے ٹھنڈ کی جانی ہوں</p>
<p>۵۶۷ ارنے لگے لیکن نہ شاہ لافٹ بوئے کہ تلو غم ہون سے ہے اس قدر یہ جاہلی ہو سکیں جاہ نہ وہ را</p>	<p>۵۶۸ جہاں دعا کے حق سے یہ ہرگز نہ بار بار کہے کہ ہر مردان مصطفیٰ شے بجا ہو ہے پہلو زہری کل صلا</p>
<p>۵۶۸ کیا کیا یہ رنج زینب دکھنوم پائینگی سنگے ایک روز یہ بلوے میں جائینگی</p>	<p>۵۶۹ کر رحم بیسی پہ تو اس نا تو ان کی امت کو بخش دے تو مرے بابا جان کی</p>

<p>۵۶۵</p> <p>زینب بنت علیؑ کی تین جھریاں ہوا بیرون حجرہ شہزادہ فریاد و آہ کا ناگاہ آئی کان میں فریاد مصطفیٰ زینب کے رونے کی رنج پیر سے کہا</p>	<p>۵۶۶</p> <p>تسکت الٹ گئی مری تقدیر سو گئی فریاد و آہ جان میں بن مان کی ہو گئی</p>
<p>۵۶۷</p> <p>زینب بنت علیؑ کی تین جھریاں ہوا بیرون حجرہ شہزادہ فریاد و آہ کا ناگاہ آئی کان میں فریاد مصطفیٰ زینب کے رونے کی رنج پیر سے کہا</p>	<p>۵۶۸</p> <p>زینب بنت علیؑ کی تین جھریاں ہوا بیرون حجرہ شہزادہ فریاد و آہ کا ناگاہ آئی کان میں فریاد مصطفیٰ زینب کے رونے کی رنج پیر سے کہا</p>
<p>۵۶۹</p> <p>اب کس کو ہم نہ رونے کی قسین دلائی گئے اب کس کے منہ سے صبح کو چادر مٹا کھینکے</p>	<p>۵۷۰</p> <p>اب کس کو ہم نہ رونے کی قسین دلائی گئے اب کس کے منہ سے صبح کو چادر مٹا کھینکے</p>
<p>۵۷۱</p> <p>اب کس کو ہم نہ رونے کی قسین دلائی گئے اب کس کے منہ سے صبح کو چادر مٹا کھینکے</p>	<p>۵۷۲</p> <p>اب کس کو ہم نہ رونے کی قسین دلائی گئے اب کس کے منہ سے صبح کو چادر مٹا کھینکے</p>
<p>۵۷۳</p> <p>اب کس کو ہم نہ رونے کی قسین دلائی گئے اب کس کے منہ سے صبح کو چادر مٹا کھینکے</p>	<p>۵۷۴</p> <p>اب کس کو ہم نہ رونے کی قسین دلائی گئے اب کس کے منہ سے صبح کو چادر مٹا کھینکے</p>

۳۷
 باقی جو دن رہا تھا وہ روزے میں کر لیا
 ظاہر سواد قادم ہوا اور مصیبت
 غل تھا کہ بے چراغ ہوا لکھنؤ کا
 سامان علی نے فاطمہ کے ذمہ لیا

۳۸
 آخر سبط ح سے برادری کا نام
 بنت کو بھرنے کا بھی بیجا ایچیم نام
 تابوت میں جولاں لٹائی بصدالم
 تباہی کے مصطفیٰ سے بیٹے نام

مازند شمع دست علی تھر تھرانے تھے
 میت کو غسل دیتے تھے اور روتے جاتے تھے

حضرت ہواج تم سے دواغ بول ہے
 یہ آخری زیارت بنت رسول ہے

۳۹
 حق یقین میں ہر شے دران کی گھبرا
 فراتے ہیں علی بن ابی طالب
 اعدا جب گریا تھا در کو بصد خفا
 اک تازیانہ بازو پر ہر پتہ لگا

۴۰
 اسے منجانب نہیں نہیں کیا نام
 لاشے سے بان کے لینے جاتے اور افام
 تب فاطمہ کے بند کفن کے تھلکے تمام
 کھلے کفن سے دست بول کر فکام

تھا اس جفا سے شور بکا کائنات میں
 خم پڑ گیا تھا فاطمہ زہرا کے مات میں

کس درجہ چاہتی تھیں ہر ایک نورین کو
 پٹا لیا گلے سے حسن اور حسین کو

۴۱
 فراتے ہیں علی اولیٰ شاہ از قضا
 تازیانہ کی توڑ کا کا ہاتھ خم رہا
 ہر غسل میں نے میت زہرا کو جب دیا
 چاہا کہ اس کی گردن اٹھ جا

۴۲
 اوسم خدا کے عرش میں ازل سے ہوا
 مکان جبرئیل میں ہوا اور شہ کا غنلا
 ندیل کو کر کے چہرہ پر نسیل نہ کیا
 اسے قد سید بول کی الفت کو چھینا

منہ کو کیجہ آ گیا مجھ دل لول کا
 سیدھا ہوا نہ ہاتھ جنسا بول کا

مردے سے ہم نفل پسر حق شناس ہیں
 دور دین ایک قاتل جہان کے پاس ہیں

<p>۹۷۷ جہد نے تاملی لاش کو کیا جدا اور اس کے پھر پیر شہر سے کہا لو اب ادٹھا اور ان کا جائزہ بصد کا آئی صدائے نوحین تکلیف مریضا</p>	<p>نفع تیر انسا کے نفع آج کیا کہیں حال کچھ دیکھو اسے دیر جو غم و کلاں اور اس کے تویہ خاطر نہ ہو کہ سوال بین ہوں غلام و خاک تیر پیر حاصل</p>
<p>ہیکس پر کہ چین نہ مرقد میں آئے گا تا بورت فاطمہ کا محمد ادٹھائے گا</p>	<p>دیتا ہوں واسطہ میں شہ مشرقین کا یہ مرثیہ قبول ہو صدقہ حسین کا</p>
<p>رباعی فرسوں برین کا ذکر کرتے رہنا دم خاک شفا کی جگہ ہیں رہنا کہ جانتے ہو دیر عجبے کا مزا پیپہ کی کر بلا رہنے کو رہنا</p>	<p>رباعی کبھی نہ چین زبیرا خاک لا اک تار کفن نہ خاکت ایک لا لئے خانہ خراب تیر شہری خاطر کھویا بھی جو نقد جان لیا خاک لا</p>
<p>رباعی کیا شیعوں نے اہم کے تڑپے ہیں نابت ہے لا اذیت نہ دل لئے ہیں یان اشک بانی کا بھی قیمت ہے بہشت مٹی ہے بین جو ہری چھوٹے ہیں</p>	<p>رباعی جب دفتر سخی مرا بیم کرنا سپارہ ایام حسرت کو کرنا بر باد بن جائے میری خاک سے کو دن تیرا چرخ بزم اہم کرنا</p>
<p>تمام شد</p>	

<p>۱۴ باجی بخدا فرقتہ افتاد غمگین ہے انقلابِ اسیہ ہے کیا ناموری ہے اس فرقہ پر اندر کہ مرید بری ہے جہنمی روئید یہ غصیان نظری ہے</p>	<p>۱۳ یزدان وسیلے بن نفعات کو کجانی حق شیون کے گزینکا زمین اعدہ خلائی ان دو جنوں پر ہے جبرائیم کی تلائی فریضہ شیعہ پر ہے ہر معافی</p>
<p>۱۵ وہ تحفہ کہ شایان خدا کے ازلی ہے اک ماتم شیر ہے اک حبت علی ہے</p>	<p>۱۲ حق کا کرم خاص ہے وہ حال پرانے غبطہ ہے فرشتوں کو بھی اعمال پرانے</p>
<p>۱۶ ہم تیرے جبریل پر کون سے محبت بن محبوب خدا سانی کون سے محبت بن باکان ازل باؤں کے کون سے محبت بن اعمال چھینے ہیں اور کون سے محبت بن</p>	<p>۱۱ زبان جو اس تیرے القاب جالی آتنا غمگین بنی شیعہ مورالی اہل کی کھلکھلانے اور حق کی جان کتنے ہیں علی شیون کے ہیں تیرے جالی</p>
<p>۱۷ ان چاد بزرگون کے ولی حق کے ولی ہیں وہ تمز یہ داران حسین ابن علی ہیں</p>	<p>۱۰ یہ اختر پر نور زمین زیر فلک ہیں خادم مرے اور میرے محبوبوں کے ملک ہیں</p>
<p>۱۸ عظیم شہنشاہ کی تیرے تیرہ دان رکھنے ہیں پیمان چہلم اشک ہے اپنی زمین کوئی نہیں ہے کہ چہلم کا ہے اپنی جہنم کی آہل بنی تمز یہ نورانی</p>	<p>۹ اپنی طلعت تیرے اس شعلے زوق جاوے کہ ماتم میں بنتا جو کوئی طوق دلدار کے بنا چکا کسی شیعہ کو بوق عابلی تیرے کوئی تباہی لصد شوق</p>
<p>عاشورہ کو یہ روئے ہیں مقدور سے افزون چہلم میں بکا کرتے ہیں عاشور سے افزون</p>	<p>لیتا ہے کوئی تمز یہ زہرا کے خلف کا تابوت اوٹھاتا ہے کوئی شاہ نجف کا</p>

<p>۱۷</p> <p>خاتمہ ہے تو دل عالم شیعہ پر باہا اکثر طوط رو خدا اور زمین رو آنا درگاہ شب جو ضرور انکو ہے جانا اور جمعہ کو دریا پر غرض ہے لے آنا</p>	<p>۱۸</p> <p>جاوت اٹھانے کا صلا کی راحت دل کے بنانے کی جزا اور تہمت تقاضی کے انعام میں کوثر کی حکومت دولت ہے یہ سب تغیر پوری کا بدو</p>
<p>۱۹</p> <p>نثر ل بجا ایک ہے گوراء جدا ہے ان را ہونین جس راہ چلو قرب خدا ہے</p>	<p>۲۰</p> <p>عاب کے لئے طوق پہنتے ہیں تو کیا ہے وہ طوق نہیں دائرہ حفظ خدا ہے</p>
<p>۲۱</p> <p>احصا سے ابی کوئی مجلس غم کا ترکتا ہے نہ فرہ ویدہ نہ کما بدوانہ عباس کی تک شمع علم کا ماشن کوئی غمخیز شاہ امم کا</p>	<p>۲۲</p> <p>اک مری شمشاد کا کبر و نشان فدایا ہے خون کے سپر و چراغان اک شمع کف تغیر کے سامنے گریبان نہیں کج طرح روح گل شمع قربان</p>
<p>۲۳</p> <p>تہمت پہ اگر نذر جگر بندہ ہی ہے تو عاضری حضرت عباس علی ہے</p>	<p>۲۴</p> <p>اس شمع سے ایمان کا نور انکو ملا ہے پروانہ بجا گیر ہشت اس کا صلا ہے</p>
<p>۲۵</p> <p>لکھا تو گم گری بازار قیامت بندہ ایل غرا ہونے ہی دست عبادت ذرا بیگا اذکر اسے شاہ ولایت اپنے عمل خیر کرو انکو عبادت</p>	<p>۲۶</p> <p>اگر اب گل شیعہ میں شمع دیکھو نظروں میں تغیر خاؤن کی اور یہ لکھے ہیں ضرب سب صاحب نظیر کھلایا انھیں کھلے لو انکے شیعہ</p>
<p>۲۷</p> <p>ہر نقد عمل اب زربیانہ بنے گا بے اسکے کبھی خلد کا سودا نہ بنے گا</p>	<p>۲۸</p> <p>اب شیون کا مہمان شہ جن و بشر ہے دل میں بھی سی اور گھر میں بھی نہیں کا گھر ہے</p>

<p>۱۶ اعمال میں کیا کرتے ہیں؟ عینے خدین تھے عمل خیر بھی سارے حکم پر نیکو اب یہ کہیں تھے نیکو نظر</p>	<p>۱۶ اوتھنا نہیں بناتے مگر شیخ گنگوکار یازدہ صحت میں ہوتا ہے گزرتا یازدہ صحت سے ایسا ہے وہ آزاد یازدہ صحت میں گزرتا ہے وہ دیندار</p>
<p>۱۷ مولائے سخی حشر میں جب خیر کو دین گے اس خیر سے فردوس کی ہم سیر کریں گے</p>	<p>۱۷ محفوظ رہا افسے تو سستی ہے اجل کی پھر جان شکنی میں ہے مکافات عمل کی</p>
<p>۱۸ شیون کے فضائل بیان کرتے ہیں دار و دار اک ان میں حضور شہ مردان اور عرض کی جان دو عالم تر قربان سچ ہی ہے حدیث اس کی جو شہر و نشان</p>	<p>۱۸ یعنی کفایت کرتا ہے جو شیعہ رحیمہ عصیان اور ایک بھی لڑتا نہیں اسپر صدقان لے کر اپنے گنہ گنہ گار اور تقصیر ظالم سے بری ہو گئے کیونکہ</p>
<p>۱۹ فرماتے ہو سب شیوہ سے اہل جنان ہیں سر اپنا ہلا کر کس آقا نے کہ ان ہیں</p>	<p>۱۹ زائل گنہ خلق خدا ہوئے گا کیونکہ مرنے پر زبرد قرض ادا ہوئے گا کیونکہ</p>
<p>۲۰ دو بار کہے قابل فردوس ہیں کہ تو کر فیچون کہ چاہیے بھی میں اسے تو نہیں ہمیں نیچے ہیں شہر لے کر کہتے ہیں اکثر اوتے بھی لے کر ہے اور بارہ کوثر</p>	<p>۲۰ غصہ سے علی کہا گیا جانے تو یہ حال کھل جائیگا جسم کھلیں دقت اعمال فرمایا جاتی ہے کے رقبہ افضال لے کر حساب بھر شام و سال</p>
<p>۲۱ کیوں قاسم نسیم و جان یہ بھی ہیں ناجی بیاختہ فرمایا کہ ان یہ بھی ہیں ناجی</p>	<p>۲۱ شاہی قیامت شہ ابراہیم کے مختار مجھے احمد مختار کریں گے</p>

<p>۵۲</p> <p>وہ لوگوں کا تو کلوب عصبان کر دیا یعنی کہ سو مدح و عی شہ لڑاک زبان ہوئی جاتی ہے کہ قوت ادراک زبان کھفت اور آہی کی ہو گیا خاک</p>	<p>۵۱</p> <p>جب تم نے غنا اور فخر کو کیا علم خان کے گنگا زمین سے نبی آدم فیہوئی خطا بننے کا خلاق دو عالم ابھی رہا تو قصہ سوادہ بھی برا دم</p>
<p>اس مدح کا شہ نہ ادا ہو دوسرا سے آغاز ہی سے ہو تو انجام خدا سے</p>	<p>جو پختی خلق کے مقروض مہین گے ہم خمس میں اس قرض کو محسوب کریں گے</p>
<p>۵۳</p> <p>اب جمیری اہل فصاحت کا سوجا فرماتے ہیں اس طرح رضا دین کے شہنشاہ اک شب کوین تھا عالم رویا دین کے ناگاہ کیا دیکھا ہوں مہر صدیہ ہو داؤد</p>	<p>۵۲</p> <p>بے بیباکی کہنے کا صفوان لے میں تے قرآن سے شیون قرآن کیون حیدر و شفقت نوالا پے کروھیان پراپے چو کیہ کہے نادان نادان</p>
<p>فرمان ہو اور گاہ خداوندی سے میں پایہ اسلام پہ گیا حکم خدا سے</p>	<p>فرماتے ہیں یہ بھی میں خدا اپنے سخن پر شیوہ ہے وہ میرا جو چلے میرے چلن پر</p>
<p>۵۴</p> <p>اسم نظر آیا مجھے آگ زبانی خضر داخل ہو ہو بچہ نیک کر دیکھا اک شخص حضور نبی شہد و علی کہ صبح میں پڑھتا اور صبر و شوق و تبت</p>	<p>۵۳</p> <p>یا تو کہتے ہیں بھی اکتہ میں قبول تا بعد دم منح ہے جبریل کا معول نہ ظلم صائب میں اپنی سوائے شوق خبت میں ہے شہدت جو ایک بیت قبول</p>
<p>ہر بیت کا مضمون ہے مطلوب آہی وہ پڑھتا ہے اور سنتے ہیں محبوب آہی</p>	<p>جس جس کو شرف مرتبہ کوئی کا ملا ہے خوشلودی حق خلدیرین اس کا صلا ہے</p>

<p>۵۲۵ تلمیح کی بی بی نے شہ لاک کو جھکے بانائے یہ نر یا آرا آسکے دلبر یہ فاطمہ زہرا بن میں حیدر صفدر پیپر پیپر میں جو بی بی سے</p>	<p>۵۲۵ حیدر سے تصدیق ہے عجب صاحب شہ کیا تخت سلیمان یہ نہیں مرا حکم مضمون کا لشکر عرض فوج ہو جسے ہر مصرعے نوردن کے لشکر کا علم ہے</p>
<p>۵۲۶ خالق کی خوشی ہے کہ ملو آن کے سب سے اک ایک کو تسلیم بجالاؤ ادب سے</p>	<p>۵۲۶ تحسین جو غلامان علی کرتے ہیں کیا ہے سن لو مرے نقارہ شاہی کی صدا ہے</p>
<p>۵۲۷ جہلطف کی جگہ سے ملاح خوشن طوار اور مجھے خاطر ہے ایوں جو نثار شفقت کے سلام اسکو لے کے دلدار حقا کہ زبان سے یہ ہزاروں دگوار</p>	<p>۵۲۷ برا جو نہ اطاعت نبی کا ہے دستور مصومہ کی مداح لوزی بھی جو شور ان کہ لڑو لڑائی زبانی ہے یہ سطور بابا مرزا غلامین تھا نظم میں جب اور</p>
<p>۵۲۸ حسن یہ ہمارا ہے فنا خوان ہے ہمارا دنیا میں محب تھا یہاں مہمان ہے ہمارا</p>	<p>۵۲۸ وہ مرثیہ گو شہر کا گیا باغ جستان میں میں شرکے مانند پریشان تھا جہان میں</p>
<p>۵۲۹ یہ لکے کیا نہیں سلام اسکو شہنشاہت پھر نترم قصیدہ جو ہوا لے چھینتے بان حفظ کردم حکم علی کی ہے یہ جیت چینیہ طرے اسکو بنوں خیاں جیت</p>	<p>۵۲۹ تصنیف سب میں بن تھا شہنشاہت کا تھے پنج خواں ایک تھیں یہ نہ قادر ایسا دوسرے عجز کا شامع کی خاطر بان قطع کر بے ربطی باہمی عناصر</p>
<p>۵۳۰ ارشاد خدا نانا کا ارشاد تھا محکو بیدار ہو واجب تو وہ سب یاد تھا محکو</p>	<p>۵۳۰ مجبور جو رہتا نظم میں نظم میں سخن سے نزدیک یہ تھا روح نکل جائے بدن سے</p>

<p>۵۳۱ ایک شب میں خواب میں ہوا گیا اسے ناظمیت دوسرا مورخ جہاں شیا وہ کس قدرت جو و علم میں کیا یہی حسین دینی و خیر و زہرا</p>	<p>۵۳۰ ایک دن تقوہ ہوا ان کی دیوار کجاو کی سپیدی بجلی سے نمودار خورشید میں کیا ہی صبح نے آوار خورشید کے طالب بن کر تیری ہوا</p>
<p>۵۳۲ اب اُس کے صدق سے پیرا یہ دعا کر بکوشش ہر شے کوئی تو عطا کر</p>	<p>۵۳۱ باغ ارم اُس باغ کے اک خار کی قیمت اقبال ہا سا یہ دیوار کی قیمت</p>
<p>۵۳۳ ایک نطفہ تھا کہ جو اُسے کیا خواب اُسے اب بن کر نظر کا کاشن باب ہے برگ خزان یہ اور ہی کا کتاب اُسے واہ و شائع و خوشا نہ و خواب</p>	<p>۵۳۵ کجاو حین حینہ زلفیاں آہی باہی بن ضیا اور صفا ہانتا آہی اور چاہے اکبخت سپہ دہو سے سیاہی ناغزہ بھی پڑھنے لگتا آہی</p>
<p>۵۳۴ ہر عجب جگر گوشہ فردوس برین ہے جو مرغ خوش الحان ہے وہ جبریل میں ہے</p>	<p>۵۳۶ اوس نہر کا ہم آبرو اصلانہ ہو زمزم اک قطرہ نا چیز کا پیمانہ ہو زمزم</p>
<p>۵۳۵ غنیم کا عجب لطف ہے ہر کسب میں بجادہ یہ بیکر اہوا ہے حجت کو ہر ہر فاتح ہے معراج ببار گل آہر جیلر حنات پر سپہ فاطمہ کا سر</p>	<p>۵۳۶ وزارت بلندی کی طرف چھوٹ رہا تھا اپنی بھی کھلتا ہے تاشے کو اٹھا تھا وزارت نہ تھا حضرت کی پیری کا عصا تھا زلف کے تون فلک پر بنا تھا</p>
<p>۵۳۶ ہر بھول ہے دفتر غم شاہ و دیر اکا ہر لالہ ہے محض گل زخم شہد اکا</p>	<p>۵۳۶ اب وصف جبابہ کے مجھے مد نظر ہیں و در جام انھیں میں گئے یہ خورشید و قرین</p>

<p>۲۳۰ بیگنی گردن کا سنو حال خدارا اس باغ کا اس نہر کا سوا نظار جو ایک صلے کی یاد لگی دو پارا کیا دیکھتا ہے کہ تے تے نہ آہ نضار</p>	<p>۲۲۹ کیلے بھی مڑ جانے تھے کرتے جو تھکے بن آپ ہی تھوئی تھی نہیں پیار کے بچپن کے کھیل مجھے یاد ہیں اسے سر پہ بھرا خاک تھے کبھی پیارے</p>
<p>۲۳۱ اب بی بی لب نہر بصد یاس کھڑی ہے اسٹھے پہ لوگی سوؤن پر خاک پڑی ہے</p>	<p>اب خون بھرے کپڑو تکو دھلوانے ہو داری سنے پر مری روح کو ڈراتے ہو داری</p>
<p>۲۳۲ تو شہیادے درجے کی کین سکا نچ پاں بہ عارض پر لڑا یہ اسکے غلی خاں تن میں کفنئی ستر گریبان کیے جاگ اور اٹھو بیڑی خیزین بی بی پریشاں</p>	<p>۲۳۰ یہ فرق خون کنے کے کپڑے تھکے جو اب مجھے دھونیکو لے ہیں مری پیارے اس خون کا دھو اتفاقاً قدر میں ہوا ہے پیارے تھیلے کیا ایسا کیکے</p>
<p>۲۳۳ ان خون بھرے کپڑو تکو دھوئی ہو وہ بی بی دھو چکتی ہی تو سو لگھ کے روتی ہو وہ بی بی</p>	<p>تا حق کیا ہے خون جو تجھ تشہ دہن کا چھٹتا نہیں کپڑون سے لہو تیرے بدن کا</p>
<p>۲۳۴ دھوئی گئی جو نئے کے نام میں پاں گو کہ تھی کر پڑو تکو نہ جانے افلاک نہ پٹ کے جلانی ہو وہ میں غمناک نہ تیری بڑائی کے ایسا بڑا ساک</p>	<p>۲۳۱ دروازہ بند ہے دم سے پہلو پہ گر گیا بازو میرے نہ تھم بھی ڈرے کا لگایا ان صدوں نے میں مگر ہی آرام نہ پایا میری ترسے ترسے میں بھلا یا</p>
<p>۲۳۵ خاصان خدا قبر زمین سب سوتے ہیں پیارے لیکن ترے مان باپ تجھے روتے ہیں پیارے</p>	<p>سو ٹکڑے کلچہ مرا کس دم نہیں ہوتا پر در دسوا ہوتا ہے کچھ کم نہیں ہوتا</p>

<p>۵۲۶</p> <p>مہم آرا خیر گزشتہ کا نیا بدہ تعین اپنی کار کا قطع ملاتے کھانے کے عوض حلق خیر پھینکے نیک مری پوی کو پوین ملانے</p>	<p>۵۲۷</p> <p>روایت میں عالم دین ہندو دلے کہا یہ بی بی جی اس باغ کی مختار درخت کے چھپا جانے دونوں میں ہوا چار اذقے لادوی بکرا دیشہ تو زبنا</p>
<p>۵۲۸</p> <p>برق سر ساد سے جب کھینچ لیا تھا کیا نام کسی لڑکی نے بتلا نہ دیا تھا</p>	<p>۵۲۹</p> <p>یان حیدریوں کو خلیش خار نہیں ہے باغی کا ہویاں دخل یہ زہنا نہیں ہے</p>
<p>۵۳۰</p> <p>جسم میں بیان کوئی نہ کیوں داد لہنا میں نے کہ لولا کوئی اور اسے دالہ صفا پھی کرے کہ سنت میں رسول کی داتا کیون</p>	<p>۵۳۱</p> <p>بنیان محبت کا تھا یان اشک فانی جو کھانے کا خوش اور ہنر کا اپنی زوہ میں نا پھر کسی بی بی کی زانی جو ہے کئے لبر کی مری ہے جانی</p>
<p>۵۳۲</p> <p>ہر وقت مرے دل کو رہی یاد خدا کی سنت بھی رسولان گذشتہ کی ادا کی</p>	<p>۵۳۳</p> <p>حیرت ہے کہ قرآن بھی اور کلمہ بھی پڑھ کر شجر سے ادا تارا تر اس سینہ پہ چڑھ کر</p>
<p>۵۳۴</p> <p>نانا کی حدیث کو سند تہمین لایا اور جو جسے آریہ تو طہیر شایا ثابت سلکینہ کا تبرک بھی دکھایا تقویٰ میں جسے کوئی ظالم نہ آریا</p>	<p>۵۳۵</p> <p>عظیم کا زبہ ہے توشل تھا آریا کیوں تھے سب اور سب اپنا نہ تباہ باواری اور جو طہرے کا بھی وقفہ پایا تیار کیے بزرگ تو تھا تبرک نہ دکھایا</p>
<p>۵۳۶</p> <p>کچھ جان کی پردانہ ذرا کی تہ خسر حجت دم آخر بھی ادا کی تہ خسر</p>	<p>۵۳۷</p> <p>کیونکہ کون سید کو مسلمان نے مارا لنگو کسی فاضل کسی نادان نے مارا</p>

۱۷۵
میں کہتا تھا بارگاہِ نبویؐ کا ہونا
قرآن کا عالم ہوں خدا کا ہونا
آمان کا میری اہل سے رہا ہوں
وہ کہتے تھے تم کو کہتے ہیں

۱۷۶
ایک بوجھ ہو چکا اس نے کیا
ڈرتا ہو آواز کی جانب گیا ناگاہ
دیکھا کہ جو ان ایک بصدک و بصدعہ
اس بی بی کو پہلو میں کھڑا داتا جگر

۱۷۷
اقرار تیرے رہو نکاح تم کرتے ہیں
دانتہ یہ سب ظلم دستم کرتے ہیں

۱۷۸
ہر عضو سے جاری ہے ہوسز کفن پر
یہ مات قلم ہاتھ میں اور سر نہیں تن پر

۱۷۹
جب تم چھوڑا ہے وہ بالین پھیلے
تم چھوڑا ہے وہ بالین پھیلے
گر بیان زخمیہ میرے چھوڑے
رسوختہ رہتے تھے ایک چھوڑے

۱۸۰
کہا تے تھے ہم پر زخم تیرا
نظام کا وقت کہ تیرا ہی ہے
اور لاشہ ہے اس نکلے کے
بیگانہ جو زخم تیرا چھوڑے

۱۸۱
کستا تھا بن سعدی شہرین سے
خجر کو ملا جلد گلوے شہرین سے

۱۸۲
پٹا ہوا ہے سینہ سے بند آنکھیں
پچھین کی اہل بیار سے ہاتھو سپہ لے ہے

۱۸۳
آمان مرئی شہرین خصلت تھی
غارت گون سے جبکہ داد کی اتاری
یوں تو خفا استھا اٹھا کر وہ بکاری
با آبرو امداد میں ہر کی ہوں پاری

۱۸۴
پھر آرزو باضابطہ اٹھے وہ دیندار
اتن بی بی سے کی عرض تھی غفار
جیران ہوں پریشان ہوں پہلے پانچ

۱۸۵
تصیر یہ تھے اہل جفا دیتے ہیں بابا
جس طرح کینزہ کو سزا دیتے ہیں بابا

۱۸۶
فرمائیے اب دل مرا شتاق بیان ہے
کون آپ ہیں اور کون یہ مظلوم جو ان ہے

<p>۲۵۵</p> <p>جس بی بی کی برزنت پیر نور علی جہا زینت ہے جی زینت منشاہ دلالت جی یہ مہلکے آگے جو دقتی ہے جو نیت ہے یہ سیکھنے ہے جہاد بیہ امت</p>	<p>۲۵۵</p> <p>دو کر کہا کیا تجھے جون مال ہی تو غیر ہون کے لئے رو نیکو کافی ہے تو غیر بین فاطمہ بان اسکی یہ پیام شیر بین تغیر دارا اسکی ہوں یہ شیر</p>
<p>روز آئے کہتی ہی کہ فریاد ہے وادی اب تک وہ طمانچو کے جفا یاد ہے وادی</p>	<p>دنیا میں اسی کے لیے سب دئے ہیں بھائی ہر سال سیر پیش جب ہوتے ہیں بھائی</p>
<p>۲۵۶</p> <p>غیبیہ نے پڑھا ہے درد اور درد پڑھا تھا اب پڑھا ہے کہ سب دل ہی کا فرمائے خالق نے سب کو اس کے کیا کیا دوسرے دکھا کر چھاؤں میں نہرا</p>	<p>۲۵۶</p> <p>یہ کہتے ہی اکھو یہ لیا رو دو وال اور ان میں بت بیان ان مضطرب حال بھونک کر بیان پھیلے بعضوں کے گلے اس لئے آئی کہتی تھی ان کے لال</p>
<p>اک تھر کو بتلا کے کہا اُس کا یہ گھر ہے ہم چٹین پاک ادھر ہیں وہ ادھر ہے</p>	<p>اک تھی سی بچی کو حضور ان کے بٹھا کر سب بیٹھ گئیں رو نیکو سراپنا جھکا کر</p>
<p>۲۵۷</p> <p>غیبیہ نے گزارش کی ہے غیب میں لا بنے کو بھی ہے غیبیہ کوئی کی تتا بڑے ہے قاصر مری لے مریم کبرا فرمایا کہ اب کیوں دعا کرتی ہو نہرا</p>	<p>۲۵۷</p> <p>دین کیسے سنبھلے کہ برابر پورا حشر غیب میں کوئی اور کوئی سلطان چھین بولا وہ جب فاطمہ زہرا سے یہ رو کر یہ بیان ہیں کون کہا آل پیغمبر</p>
<p>جبریل ہمیشہ تری تائید کرینگے ہم حشر میں منہ تیرا جواہر سے بھرینگے</p>	<p>امت نے پسرانکے جوان مارے ہیں پیاسے یہ داؤ طلب جسے ہیں میں رب عطا سے</p>

<p>۵۶۱ شعری آواز سے تعلقین کیا ڈواہ اس بیت کی لفظوں کے مین بنی جان کاہ نست بنی ہر دو جہان فاطمہ زریچاہ سکہ دار دہی کی ہو کر داتے حسیناہ</p>	<p>۵۶۰ ملی لاکے فاقہ کرب دہانی اب نہ توڑے مہر سے غلام کام جانی دیل نے پڑھا مہر توڑتے آئین آئی جسکے پہلے کھینچتے پھیرائی</p>
<p>۵۶۲ مقتل میں عزا خاؤن میں مرقدین جنان میں ہر جا ہے پسر کے لیے فریاد دفنان میں ۴</p>	<p>کا فر وہ ظلمت ہوئی ترسار سے ہٹ کر بسکے کا نشان نگلی ماتھے پہ سمت کر</p>
<p>۵۶۳ شکوہ و غم و راز با عدل و بندار مہر اسکا ذریعہ سیدہ گریا اک بار پہنچتوں کی آل ٹھاٹھا جو غمخوار روشن کون میں تری گئی کجا میں اسرار</p>	<p>۵۶۵ پھر حایہ زار نیا پیر نے اوارا یہ تکے اسے قامت عدل پہ نیوارا نکارا جو تر سے مرثیہ پر اشک جارا سے زور عصیان اب ہو گیا کیا</p>
<p>۵۶۴ مرنے پہ زیادہ اُسے تو قیر ملی تھی ۴ وہ رُخ کی سیاہی ہے تحریر ملی تھی ۴</p>	<p>یہ خاص تبرک ہے مجھ سے کہ بدن کا اُمِرتیہ گو ہے مرے محتاج کفن کا</p>
<p>۵۶۵ اشک گنہ گشت سے اسکی چھائی جب نہ ہے کیا یہ وہ تو قیر اسکی بنائی مرقدین عالی آئے یہ عقدہ کشائی خاؤن صفات ہو کر سے زور نظر آئی</p>	<p>۵۶۶ تراج از تشبیر کا یہ نہیں ہے پہنچا پہ فاطمہ تھا اصل نیا پیر ہے کیون میں مجھ کو توڑن ان پیر ہے نیا وہ ہر لکے کفن فاق سے جانے</p>
<p>مرقدین یہ کہتے ہوے خیر الائم آئے مشاق سخن کے ترے جنت سے ہم آئے</p>	<p>تھا فاطمہ کے مہر میں ہر نہر کا پانی بیٹے کو ملا ان کے نہر پر مہر کا پانی</p>

<p>۶۷ قوس برون دی وقت کی زبانی تہا رہا جب رن میں بدلتے کا جانی وہ زخم وہ لڑوہ تہا تہا تہا لب پہ یہ صدی سے اپنی سے اپنی</p>	<p>۶۶ تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا</p>
<p>لون شدت باران ہونہ صحرا نہ چین میں جو تیردنگی بارش تھی شہہ تہا تہا تہا</p>	<p>کیا وقت ہے ابن اسد اللہ کی خاطر پانی لیے آیا ہے گدا شاہ کی خاطر</p>
<p>۶۸ افزون ہوا تہا تہا تہا تہا تہا کلمہ فزون سے انگشتہ فظونہ پانی اور تہا تہا تہا تہا تہا تہا ایک گدا آیا بصرہ تہا تہا تہا</p>	<p>۶۷ کہوت میں آئی تہا تہا تہا تہا پہوش فرس پر تہا تہا تہا تہا دیکھا جو عیان چہرے وہ دید بہر جاہ سچا یہ کوئی شاہ الاوغر ہے دانہ</p>
<p>تقدیر یہ کہتی تھی سعید اذلی ہے یہ آخری سقائے حسین ابن علی ہے</p>	<p>پہا سا وہ کوئی اور ہے اس قتل کو بن میں اس شیر کی شمشیر کا غل تھا ابھی رن میں</p>
<p>۶۹ اک اہل حقین جاہلک میں تہا تہا تہا کیا جسک ہوا آربے شہر کا جو یا اک خرقہ کونہ تہا لاغزین سرک اور تہا تہا تہا تہا تہا تہا</p>	<p>۶۸ اب وہ گدا پر کیا کفار نے اک بار اور تہا تہا تہا تہا تہا تہا اپنی کے تہا تہا تہا تہا تہا اور تہا تہا تہا تہا تہا تہا</p>
<p>پیری کے برب قد بلند اسکا جو حم تھا حراب عبادت میں سرک ایک تہا تہا</p>	<p>دسی شان امامت نے صدایہ شہہ دین ہے بخشش کا وسیلہ ہے گنگا زہین ہے</p>

۱۷۷
 جینے اٹھا غلامی لعلش اکبار
 لاشے ہو سے پیاسوں کے سر راہ نمودار
 ہنسی مٹی اور پھولے زبان اور زبان نگار

۱۷۸
 بس ہوتے ہو جانی مرخت دل زہر
 سبھی کرے قتل شہسبکیں و شہسبا
 چلائی کر اسے فاطمہ دو اپنے میرا

۱۷۹
 کان اپنے دم سے پیاسوں کے ہونٹوں سے ملا کے
 پانی تو نہیں مانگتے لاشے شہدا کے

۱۸۰
 مین رشی طرف جاتی ہوں تم گھر کی خبر لو
 بیٹے پر پھری چل گئی دختر کی خبر لو

۱۸۱
 کچھ راہ میں ہیں بیٹا بیوں بچا لے
 اک بی بی جاک بچے کا دھو بیٹھا لے
 اور پیتی ہو کیوں کچھ جانی نظر لے

۱۸۲
 کھڑے گرا دیکھ کھڑے گئی دیکھا
 کیوں جانی تو دیکھا یادہ بیاسا نہیں لیا
 وہ بولا افغان نکلے سے پیاسے کی آیا
 اور پتی ہو قتل میں جو دیکھا تو دیکھا

۱۸۳
 کچھ گود میں کچھ خاک پہ ناوان پڑے مین
 کچھ اونگلیاں پکڑے ہوئے یوں کی کھڑے مین

۱۸۴
 مظلوم سے یکس سے اکسا انہوہ پہرا ہے
 نیزون کے نیستان میں اک شیر گھر ہے

۱۸۵
 پوڑے لگا پھینے باتک فشانہ
 اک پیاسا ابھی ہلک اٹھا ہان اپنی
 کیا جانے کہ صر کیے گئی شہد رانی
 چاک اسکے لیے مینے بیابانی چانی

۱۸۶
 جلوہ شہسبکی دیتی کا سر کیا
 نظاوی وغیرت میں جی ہوتے بد بیٹیا
 زینے کہا ہاں وہی ہنتم سے ہے پیاسا
 بولا وہ گدا یہ تو ابھی لڑتا تھا تھا

۱۸۷
 اب ناک پرورد سنانی نہیں دیتا
 یان آ کے بھی دیکھا وہ دکھائی نہیں دیتا

۱۸۸
 پیاسے میں کہاں ضربت شہسبکی کی طاقت
 وہ بولی یہ ہے فاطمہ کے شیر کی طاقت

<p>۹۹</p> <p>کشتی تارا بولا کہ ان کو پھر چھوڑا کہ ان کو فدا کر گلوں تو بولا کہ ان کو سر کرنا بے دردا بولا کہ ان کو</p>	<p>۱۰۰</p> <p>کیا بانی تین آہلکے تھے بھی مول بن دوزخ تھا کیا بانی کے آقا جا کر دوزخ کو بھی جو آیا یہ بندہ اس کی جانی نہ تھرتھرتے کی بھیجا</p>
<p>وہ بولی تو بس اب نہیں تشویش کی جا ہے جا پانی پلا اسکو وہی مانگ رہا ہے</p>	<p>لو پانی پو پھر میں چسور سچ بڑے ہیں سر کھولے ہوئے اہلحرم در پہ کھڑے ہیں</p>
<p>۱۰۱</p> <p>لے آئے تھیں اسے بہت سیر کیوں کہ میں آپ کی روتی پر کھائے فائین آگروہ کو ڈھکا آیا تین جاہر تو کہیو کہ اب حال درانی تو وہ بہر</p>	<p>۱۰۲</p> <p>شہید ہے کہ ان لوگوں میں کیا بھائی میں سائے میں پیچھے کے لڑکے اپنی بھی میں آتھکے تھے ان کے بننے سے بظہور نہیں تھے خدا</p>
<p>حضرت سے ملا لگا جو اس سچ و قلم میں سید انیان سب رنگی دعائیں تھے حق میں</p>	<p>تو نے مری حالت یہ ترس کھایا ہے بھائی پانی بھی مرے واسطے لے آیا ہے بھائی</p>
<p>۱۰۳</p> <p>پتیا آ یا وہ حضور شہید جاہ ان نیرہ کھجے پڑے گا تھا اس سید راہ تم زین پختہ اور سے لود لے تھے شاہ زین چھکا جا کیف کھو گیا گاہ</p>	<p>۱۰۴</p> <p>کا مہا پھر اسے جس میں تو سچا دریا کیوں پوچھا کہ ان کوں جو پڑا کیوں بھائی یہ پانی تو اسی کا پوٹا چھوڑنے کے پوچھا پوچھا کیا سچا</p>
<p>بولا کہ تھیں پیاسے ہو میان سا تو بن شہ لو پانی پوڑھو نہ ڈھتا پھرتا ہو نہیں کسے</p>	<p>ان جنگ میں شدت ہوئی تھی پیاس کی بھائی اب پیاس نہیں یاد ہو عباس کی بھائی</p>

<p>صفحہ ۱۰ زور پانین ابی ہون کس طرح برادر کھلے ہو کر کے چلے آئے ہیں باجر باجی کے سینے میں جلا پھر لگاؤں</p>	<p>صفحہ ۱۱ حضرت نے کہا جینے سے والدین ہزار اور زمین کیا دیتا کہ تم لیتا تھا ہزار اب اس کھو ہے زمین کی زینار درویش کی خاطر سے جلا زمین باجر</p>
<p>جاری جو لوہے سے زخم تن و سر سے یہ فضا طہ کا درود نکلتا ہے جگر سے</p>	<p>کنا تھا بس سوقت یہی بسط بنی کہ یہ پانی ہے موجود چوینا ہو کسی کو</p>
<p>صفحہ ۱۲ فتن سے جا کر چھوڑنے کا عذر نہ بھی تیرا کھو نہ کھیا کھو گئے تیرے تیرے طرف سے کرنا کیوں پایا پوچھے یہ تیرے تیرے لایا</p>	<p>صفحہ ۱۳ سنے کہا پیا سا ہی لب لہر اٹھانے اپنے لیے پانی کا اب جھان لہانے اٹھا درویش نے تیرے تیرے تیرے لہانے نہ لے کر تیرے تیرے تیرے لہانے</p>
<p>ایسا نہ زمانے میں کبھی ساخہ ہو گا تم پیا سو نکا پانی پہ سدا فاتحہ ہو گا</p>	<p>آئی تو کہا برسے لب خشک پہ دیکھ کر ہو تم کو گوارا تو یہ پانی پو لیکر</p>
<p>صفحہ ۱۴ ایسا جو کہ آؤں غلام نے مضطر ساخہ آؤں لے کے درجہ پر سرور زینے کے کہا کہ زینین جھوٹے برادر زور جانی ہے موت تیرے لہار</p>	<p>صفحہ ۱۵ پیا سچ کہاؤں کیا تم نے بھی آقا تیرے پیا پیا پیا اس سے تعین کیا تیری کو طاقت ہے کہ کانا ہو پیا وہ بوئی کر دوسری تم کو پیا پیا</p>
<p>کیا آپ خفا ہو کے سدھارے تھے ہیں اب کی تو صدا بھی نہ سانی مجھے رن سے</p>	<p>پھیجا ہو چچانے سے تو جھکو پلا دو اور غیر جو لایا ہو تو یہ پانی ہسا دو</p>

<p>۳۷ دوزخ فرزند کا کوئی نہیں دران اور جو ہی زبان واقعہ اکبر و نشان ابن جنابین تھا قرد ال انسان یہ انور اکبر کی شکل مونی آسان</p>	<p>۳۶ لٹا ہوا تار با جتک وہ ناچار تب تک جنتیں میں نزع خنجر اور نور انوار اچھا پس از آمد بیت دار سر پہ کیسی نر از مولار کجا بار</p>
<p>۳۸ مہم یہ بہ زخمی ہو جو دل مرگ پسین اکبر کے کھجے کار ہے زختم سر میں ۴</p>	<p>۳۷ اکبر نے سفارش کی حسین ابن علی سے مولائے گذارش کی جناب احدی سے</p>
<p>۳۹ ایک آنر مولا کا رون زکرتین اسجا بیاد تو اکبر بولابین بسرا آریا یوب نر و ضعیف نشہ والا بود کرکے واسے وارث عجا ز اسجا</p>	<p>۳۸ لیکن من موت میں بھو وہ ہوا اسجا نانیہ و اسے تھے غیاب مرگے آنبار پھر نظام ہی از اسے نزع خنجر اور کرنا تھا کہ بیٹا چھے جاؤن میں ناچار</p>
<p>۴۰ مرتا ہے پس میرا غلام سے اکبر صحت اسے دیکھے اپنے نام سے اکبر</p>	<p>۳۹ رور کے خیال پس ماہ جبین میں غش ہو گیا پہلو کے نزع خنجر شہ دین میں</p>
<p>۴۱ ظاہر سے کم ایک لے سپید بچا اور دروستے اولاد کے بھی پین کا جب تک سے بیٹے کو تھا ہوئی نونواہ دانش نر چھوڑ دنگا حج آبی باشاہ</p>	<p>۴۰ غش میں غلام کو روتا ہوا دکھا فتنے میں میں نے از اسے شیدا تقیہ میں چھوڑ دنگا حج آبی موت آئی جو اکبر کی تو چھوڑ دنگا حج آبی</p>
<p>۴۲ اے بے کفن آقا سے طعت دوشفا کا اے پیاسون کے مولائے شربت دوشفا کا</p>	<p>۴۱ حصہ میں سے لال کے بر چھی کا بھلا یا نیزہ جو نکالا تو کھجے نکل آیا ۴</p>

<p>۱۲۰ چٹا ترانہ شکل تم پر تو نہیں ہے کبریٰ کی طرح سب سے مضطر تو نہیں ہے فاختے سے سنال علی کبر تو نہیں ہے کبریٰ پر جو آفت تھی وہ اس پر تو نہیں ہے</p>	<p>۱۲۱ وہ صاحبِ بل بلال کے شہنشاہِ زمین اعضا کیسے جوین خرد تن انسان پیشل عالی بن آل ختم بن سلطان کہیں مرگے سپین لب ہون نشان</p>
<p>۱۲۲ سردابہ لحد ہے کفن کرب و بلا ہے اکبر تو مرا بے کفن و گور رہا ہے</p>	<p>۱۲۳ فرزند جو ہے پارہ دل لہ بصر ہے سلطان کا ضرر عین رعیت کا ضرر ہے</p>
<p>۱۲۳ بڑے جو تھی از بٹیا تو آ کر کے زینب کے گود میں بالا تو آ کر کے لئے کیا بن کے جو بنا ہو تو آ کر کے پانی نہ مرگ دیا تو آ کر کے</p>	<p>۱۲۴ اس نزل پشیمانہ پریشانی مولا اکبر سے ضعیفی میں صاحبِ بیکے آقا اسباب بنا سستی شہر کا کیا کیا آرام گلزار بصر توت اعضا</p>
<p>۱۲۴ زامرنے کہا دل میرا تھرا گیا مولا اس حال کو شکر مجھے صبر آ گیا مولا</p>	<p>۱۲۵ دو بار عمامہ گرا میدان ستم میں پہلے غم عباس میں پھر بیٹے کے غم میں</p>
<p>۱۲۵ ایک شخص کی حسد دل ہو اس کا کیا کہ ہر اک غم کا بیکے شکل ہوتے ہیں اسے داغ غم زدن کہ جاسل ہوتے ہیں اسے اتر میں کہ جو صبر حاصل</p>	<p>۱۲۶ بیٹے کی داد کی پڑنے میں ختم نہ کہ وہ سپید نشانی کبریٰ کے ختم خون شہد و زار کرتے تھے پیم کچھ سوچ کر نے بھی کیا عالم</p>
<p>۱۲۶ اس غم میں خبر کچھ نہیں رہتی تن و سر کی نے ہاتھ کی نے پاکی نہ دل کی نہ جگر کی</p>	<p>۱۲۷ جو عہد جوانی میں پسر پر شدنی تھی وہ روبرو سے بسط رسول مدنی تھی</p>

<p>۱۹ جو جو تھے دینے میں دین ہوا خواہ فرزندوں کو اپنے بنائے تھے وہ لڑنا شہ سے متقاضی تھے کہ اگر کہہ کر بیاب فرزند ہمارے جو ان کو چاہے یا شاہ</p>	<p>۲۰ اگر کہے برابر لڑوں یا تو گلی میں نور سے پیسے ہو تو ان ماہ کا بیاب ان بیسیان کرتی تھیں درخت میں</p>
<p>۲۱ حسرت ہے کہ ہو آگے دل بند کی شادی پھر ہم میں سے ہر اک کے ہو فرزند کی شادی</p>	<p>۲۲ یہ بیاب کی حسرت میں فلک کا قضا میں پورے یہ سب ارمان ہوے کر بے بلایا میں</p>
<p>۲۲ کہتے تھے خالق مری نے کیا کہا تم بیاب کی کہ نہ بیٹوں کا رکھو بیاب دل لہائی میں گئے جو بڑی مرضی اللہ جو ہو جاوے جانے کا اٹھانے ان</p>	<p>۲۳ بار و علم دردم کھتا ہے یہ حال جب گل بسیرم ہو چکے یا مال اور خون در من علمتہ کا پیر الال اگر کہے نبی کھل کے اور خلیفہ ال</p>
<p>۲۴ تم شادی اکبر کے لیے صرف دعا ہو اللہ کو معلوم ہے کیا جانے کیا ہو</p>	<p>۲۴ وان طبل خوشی بج رہے تھے فوج ستم میں یاں شور و دواع علی اکبر تھا حرم میں</p>
<p>۲۵ بیابان جب در سے باؤ نے نشان اگر کہی عروسی کا بیان کرتی تھیں ماں کہتی تھی کہ تم کیسی ناز سے میں تم سے پتوں کرتے ہو تم کا بیٹا میں</p>	<p>۲۵ دہا کیوں شکر کا ہر رخ اٹھانا اور زور و عباس کو پیر سالہ بیابا دہ دیو بھی ہو اکبر کا بازو کے آنا</p>
<p>۲۶ پورے کرے حق شادی اکبر کے ارادے کا زون سے تو سنو یا اب آنکھوں سے دکھا دے</p>	<p>۲۶ بابا کا تو بچپن سے ادب کرتے تھے اکبر مان در پہ نہ آتی تھی طلب کرتے تھے اکبر</p>

<p>۱۷۱</p> <p>آنکھ کی کبر نے نرادی کئی باری لے خضد اور بھیجے اسے ان کو بھاری رخصت کا اشارہ وہ بھجکا یہ بیکاری پیرسہ بھائی ہوں سچی کون بھاری</p>	<p>۱۷۰</p> <p>پوشتمے ہی تیا یہ بوٹی بانٹے غناک بچھے شہ دالانج اور یہ لے خاک پیاسوں کا تعلق بھائی نے اتمین ملک چاک اور رخصت ہنسیکھن چاہتے لوراک</p>
<p>آؤ نہ تمہیں کیوں مجھے بلواتے ہو کیا ہو عباس کے ماتم میں مرا ہاتھ رکھا ہو</p>	<p>اکبر کو کلیجے سے لگانے لگے مولا ۶ اور دکے دہر کئے کو دکھانے لگے مولا ۶</p>
<p>۱۷۲</p> <p>میں آئین سکتی ہوں تمہیں آئین سے نکال دو عباس کے فرزند کو بھائی سے نکال دو اور باب کو عباس کی شہداء نکال دو بیخوش میں پاپ کا کل شکیں کی نکال دو</p>	<p>۱۷۱</p> <p>اکبر نے کہا آپ اب آنسو نہ بہائیں پیاسا ہونیں رشب کہ تر کا تباہیں میری میں میرا داغ جو ابھی اٹھائیں بچھڑے ہونے غنچا روں کے ذریعہ تباہیں</p>
<p>جو کہیو بھکر میں دل انکار ہوں بیٹا ماور ہوں کہ دانی ہوں پہ حقدار ہوں بیٹا</p>	<p>رستہ سفر مرگ کا تار یک ہے بابا لمجاؤنگا میں قافلہ نزدیک ہے بابا</p>
<p>۱۷۳</p> <p>کہنے لگا شہر سے میں نہیں سکتا سب کے منہ کھلے کہ دکھلا نہیں سکتا آئی تو جل ب کوئی پھر نہیں سکتا بے دردہ کہنے لگے کہ جان نہیں سکتا</p>	<p>۱۷۲</p> <p>شہر سے بجا ہوش کے تو نہیں سکتا خیمہ میں جلو شہورہ اسکا کون ابہم بابو کی رضامندی زریعہ ہے مقدم ان دونوں کی رضی یہ ہیں راغنی خاتم</p>
<p>ہو تا ہوں خدا حضرت شپیر کی خاطر بخشو یہیں شیر اصغر بے شیر کی خاطر</p>	<p>رخصت سے تمہاری کسی یان ہوش پہنے گا تم زمین جو ان قتل ہو یہ کون کے گا</p>

<p>۱۳۱ اگر کوئی آئے محل میں نہ عالم کے کہا پھر اس وقت کیا چاہتے ہیں ہم جو صاحب لادہ ہوں سب جمع ہوں ہم</p>	<p>۱۳۰ اگر نہیں تم صفا اولاد میں زبان اپنا ہی سادے جانتے ہو سب کا مرنے جان اس بات کا انصاف نہیں ہر جاہل میں جو دگر کسی کو نہ نہیں سامان</p>
<p>جب ہو گئے سب جمع تو بولے یہ پسر سے لو پیارے کہو جو تمہیں کہتا ہو پدرس</p>	<p>تم جاؤ گے اسے لال گرفتار کے بن میں میں بھی ابھی سر نہنگے چلی آؤنگی دن میں</p>
<p>۱۳۲ کہہ تو زینب کے ذرا خان سے اب ان کا نام فرزند سے اور جانا ہی حال سوچو تو ذرا قتل ہو چکی ہو کے دل اب پھر ضیف اور تمہیں اٹھا ہوا حال</p>	<p>۱۳۱ جان آئی آرزو میں تو جو ہو تمہاری یہ نکل سادے جہر اور جو ہے میں آری منجھ کی میں اور ان میں لایا میں کسی آری وہ جاہل سا منجھوں میں بھر کر آری</p>
<p>یہ مان ہی یہ زینب یہ تم ہو یہ حرم ہیں جو سب کہیں راضی اویں ک بات یہ ہم ہیں</p>	<p>کیا کلہ حق کوئی کیسا نہ زبان سے کیا اٹھ گئے سب صاحب اولاد جہان سے</p>
<p>۱۳۳ اب نے کہا کہتے تو راجا شاہ خارا کہنے کا کوئی ہے دنیا سے جارا پہنٹے ہی اب نے کہے کہ بیان کیا پارا پوری کہ میرے لاکھ ابیو نہ و دربارا</p>	<p>۱۳۲ اصغر کی طرح تم کو بھی ہے میں جھولا لیا سو پلو کھینچن نہیں سینہ پہ سلا لیا نے دو طابا بنا یا نہ روہن کا قدم آیا ہم بھی تمہارا نہیں کو دین کھلا لیا</p>
<p>مادر کو نہ اس قدر کی گفتار سے مارو اس کی یہ بتر ہے کہ تلوار سے مارو</p>	<p>بن بیا ہے پر ارمان نہ چھوٹے نہ چلے تم اٹھا رہو ان سال آتے ہی مرنے چلے تم</p>

۱۲۸
 بتا تھا جو ان کوئی دینیہ بین جو شاہ
 میں حق سے دعا کی سب لوگ بین آگاہ
 اکبر کو بھی یہ دن ہو نصیب ہے اللہ
 میری یہ خوشی در تقادی تو خوشی ہ

۱۲۷
 راضی ہو کر کہی کہ اسن لیا بیگے
 اک آہ کی کہ کبھی کر دل میں تھکے لیاے
 غنٹ آگیا زینب کو اس نودہ ہے

۱۲۹
 نابوت ہو کا فر ہو میت ہو کفن ہو
 سہرا ہو نہ جو ٹرا ہو نہ دو طہانہ دھن ہو

۱۲۶
 کیا عین جوانی میں تناہتی قضا کی
 عامسہ او تارا علی اکبر نے دعا کی

۱۳۰
 سرت باجھے سیاہ تھا لہ جو اکبر
 میں آئے باقی یوں دو طہانہ دھن ہو
 تم چاہتے ہو فاتحہ سے پانی چہ اور
 قسمت کا یہ کھیا میری لے کا مقدر

۱۲۵
 ابولہ نے کہا دھو دیا شاہ عیش اوقات
 بندہ کھین میں ملتے ہیں اور باجھے پائے
 کس کے کرفی میں فراموشی میں کیا کیا
 تسلیم کے

۱۳۱
 میں چاہتی ہوں پھولے پھلے باغ جوانی
 تم چاہتے ہو بانو کو دون داغ جوانی

۱۲۴
 شہ بولے زیارت ہوئی ہر عیش میں نبی کی
 خوشبو مجھے آتی ہے رسول عربی کی

۱۳۲
 زینب کی طرف اکبر مظلوم نے دیکھا
 جو ان سفارش تھے کہ جو بولنے دیکھا
 سچ کہتی ہیں ان میری طرف دیکھتے ہیں کیا
 خصت کی سفارش آون دھیان

۱۲۳
 زینب جو ہوش آو اور کر پکاری
 اے کو گنگا دھالی کبری سواری
 پہنکے کفن کیسے تھا واغین ہاری
 کر کے کہا کرتے ہو کیوں گریہ زاری

۱۳۳
 ہے یہ نشان نام برادر کا سدا دون
 ان سے بھی رضا کرتو نہ میں تم کو رضا دون

۱۲۲
 ان باجے اب پوچھو نہ مظلوم پو پھی
 خصت کا میں لے آئی ہوں فرمان نبی

<p>۵۲۳ بابو نے کہا آپ فرمائیے کیا یہ واقعہ کھیری جھرمیل میں ہوا زینب کے کہانے میں سے تو ایسا ہی ایسا تو پریشان کہہ سکتے ہیں</p>	<p>۵۲۲ بیٹے ہی فرزند سے کہنے لگی باؤ افسوس میں نہ مندہ ہوئی اور کہہ کر تو خند پادو دھری میدا تلو سد پادو اور با تھ میں زینب کے مر ا تھ جی پادو</p>
<p>۵۲۴ بھتیجا کی طرح خم تھی کر خیر و راکھی تھی گیسوؤں پر خاک پڑی کرب و بلا کی</p>	<p>۵۲۱ قسمت میں لکھا تھا میں جیون اور مروت لو آہم جو سفارش مری زینب سے کر د تم</p>
<p>۵۲۵ دوشے تھے رسول عربی غریبی حالت فراتے تھے لے دسترخوان تیات صحف بالاسراج ملی اور نبوت شیخے اپنے بچا پوپائی تھے شہادت</p>	<p>۵۲۶ یہ کہنے بہت شاد ہوئے کہ بچا نصرت کیا اور نے بعد ذاکہ جا آج زینب نے کہ لکھی لایا میں نعم جاہ وہی ہوں حفاظت میں کی بچو جاہ</p>
<p>۵۲۷ رخصت کر دہم شکل رسول عربی کو اس شکل سے حاصل ہونہ مات بھی بنی کو</p>	<p>۵۲۸ پھر زینب گلو میکسل سلطان امم کو اور ناد علی بازو و تگو پوم کے دم کی</p>
<p>۵۲۸ عقین خاطر بھی بانا کے بلوین سے پاپا کے بیٹوں کا بھجوری عقین اور بن نے کہا شہنشاہ لولولین اور جہ خاتمہ تیسیر کا بعد ز علی اکبر</p>	<p>۵۲۹ تیار ہو اچیکو وہ کیتائے زمانہ یاد آلیا ایف کی جد ایف کاشانہ دل نشہ کا اور امیر جدائی کاشانہ بان دل تھاروانا اور کاشانہ</p>
<p>۵۲۹ اب روئنگی بازو مرے ہم شکل بنی کو پھر خاطر وہ سیکسی حسین ابن علی کو</p>	<p>۵۳۰ تصویر غم دور دسرا یا ہوئے شہیر غل پڑ گیا اب نیس و تنہا ہوئے شہیر</p>

۹۴
 جب نیت گلوں نے شکل پیر
 تہا می شہکیں نے اکاب علی اکبر
 فرما بین زبان ترسے مرے دیر
 جسے علی خندقہ ساتھ مضطر

۹۵
 چہلے سر کی سے عمامہ اوتا را
 اکبر کا لیا نام کربان کیا پیا
 زیبے کہا پیسے سہانی خدارا
 ایسا تو بھی حال نہ کیا تھا تھا

بن دیکھے ترے جیسے مین مر جاؤنگا جا کے
 لپچل بھگے ساتھ اپنے جلو دار بٹا کے

شہ نے کہا یہ دکھ بھی تو اہم پر نہ پڑا تھا
 زیب علی اکبر کبھی یون ہے سے چھٹا تھا

۹۶
 یہ آخری صفت جلو بن تری جان
 سطر سے ہم حالت تل تک بود کھان
 اکبر نے کہا آپ یہ کلمہ سنا مین
 جب سے زبان کین با بر کل مین

۹۷
 زیب میری آن دو سے مین سدا
 اک تو ہم اکبر کبھی کا ہے یہ نام
 اور دو سے ہاں کی است کا ہے ہم
 اکبر کبھی اتانی پیغمبر عالم

قرزند کی خاطر سے ٹھہر جاتے تھے پشیر
 اکبر جو قسم دیتے تھے پھر آتے تھے پشیر

ایسا نہوا اکبر جو تہ تیغ جفا ہو ۴
 امت پہ نزول غضب و قہر خدا ہو

۹۸
 اقصہ داہن ہوئے میدان کو اکبر
 کس گن گیاں سے دیکھانے سورا
 جب نظر سے ہوئے مشکل پیر
 تھکے ہوئے خمیرین آنورہ صفا

۹۹
 اس نے مین رخ ویا خمیر کیا تھا
 در او بھی جب چین لیا خمیر کیا تھا
 پیاسے رہے اپنی نہیا خمیر کیا تھا
 تھکے تھکے خمیر کیا خمیر کیا تھا

یہ غم ہوا منہ اشکو سے دہونے لگے پشیر
 ہر چند کہ صابر تھے پہ روئے لگے پشیر

کی مین نے بجل مجھ سے جو کچھ بے ادبی کی
 اکبر کی شہادت تو شہادت سہنہی کی

<p>۵۵</p> <p>مورار آئینہ الفاظ و سانی کھتا ہے یہ کہ کاسر ایسے جوانی نازک بدنی سرودھی بخیر دہانی زسردہ دل خستہ بینی نشانی</p>	<p>۵۵</p> <p>تھا غلام تو یہ شور تھا اورین سبک ستم آرا خیر آرا سب زسردہ ہوئے پیش و سر اسیر و مضطر</p>
<p>نقش یہ کچھ جبکہ یہ سا ان بہم ہو انگشت و کف روح امین لوح قلم ہو</p>	<p>گو جنگ کو تھے رن میں یہ پہلے پہل آئے پر خوف سے شیروں کے کلیے نکل آئے</p>
<p>۵۶</p> <p>منوع ہوا تو شرع میں تصویر کی تصویر منوع ہے یہ نیک ہے تصویر کی تصویر منوع میں شفاعت کی تصویر میں تصویر سب شمع کو دکھا دین میں تصویر</p>	<p>۵۶</p> <p>مطلح تانی دو سرا آتا ہرین بہ شکل رسول ہوا آتا ہے نین ز نظر شاہ ہوا آتا ہے نین بہر خاک و در ضیا آتا ہے نین سخت جاگیر شیر خدا آتا ہے نین</p>
<p>ظاہرین تو یہ نقش مراد دوسرا ہے شہیر کی آنکھوں سے اسے دیکھئے کیا ہے</p>	<p>سب فوج گھری جو عم و اندوہ و محن میں اب جان نہیں خوف سے رہا ہونگے تن میں</p>
<p>۵۷</p> <p>پیش ہوا کہ قدرت کا آئینہ اسرار آئینہ آئینہ پر صیقل کرے سوار اس آئینہ کی ضو و نور ہا خستہ نور بیوں میں چنان کہ آئینہ چاند نور</p>	<p>۵۷</p> <p>اس شان سے بیادین آئینہ نظر آئے خورشید فاکس چہ زری سر آگائے اقبال و ظفر فرق طاعت کو جھکائے تلخے جن تک آہین آئینہ کو چھپائے</p>
<p>ضو و چہرہ حیدر کی اتر آتی ہے اس میں تصویر پیمبر کی نظر آتی ہے اس میں</p>	<p>مجرایوں میں عمل تھا دروان پہ بڑھے جاؤ ہیست کی حد آئی کہ بڑھے جاؤ بڑھے جاؤ</p>

<p>۵۶۲ ابن سنین آتا ہوں رقم انگوٹھی صحت اعلیٰ کی صدا اس کی خاتمہ قدرت ابرو کے تلے جیچے پختہ زینت باختر و سرشاخ گل آبرو میں ثبت</p>	<p>۵۶۱ بیچ نونہ کا سونخ اکبر خوشبو کہ زلف میں آئے زلف سے باہر ہے ارد شرف جی کیو کہ زلف سے ہی کیو کیا ہو ہے کیا زلف کے کیا بیچی ابرو</p>
<p>یا قوت لب لعل یہ حیران کر ہے ہے قدرت حق آتش آب ایک جگر ہے</p>	<p>یعنی نے زیادہ کیا ابرو کے شرف کو انگشت اشارت ہے مہ نو کی طرف کو</p>
<p>۵۶۵ کہا کہ کروں وہ وصف میں تانگہ میں اسکی آگیا اب میری خوشی ہی صفت کی آگیا جہاں صاف خط سبز لب سرخ کا ایسا جھکیں مسین چون میں وہ حسرت دوا</p>	<p>۵۶۴ دو تین تیرا برے پر عمر توین زیادہ والد تو ہے مگر عورتان کا شہنشاہ اور والدہ شہزادی آرا پر آگیا بیجاہ حقیقت آگیا سے بھون کر فی بین آگاہ</p>
<p>یون بیچ میں خط کے رخ روشن ہو نظر میں جس شکل سے آئینہ زمرہ کے ہو کھس میں</p>	<p>پایا ہے جو ان باب کا درشہ تو عیان ہی اک تیغ جاز ایک یہ تیغ صفہاں ہی</p>
<p>۵۶۶ یاز تیرین موی تو تیرینہ بھی ہی سینا کیا وہ بنا جاسکے سے دل کا فریبا بڑا وہ میں سینا سے زیادہ ہی سینا دیکھے جو تو تر سے آجائے زینا</p>	<p>۵۶۳ چاہا زتن پاک کی تحریف کروں کیا اس چاہ سے یوسف کا ہوا حسن دوا سبب نین خندان ہی قریب کب زیا باغ لب کو تیرے ہی با نور و ضیا کا</p>
<p>اس صدر پہ قربان دل جبریل امین ہے اس صدر کی انفس کے سبب سدرہ نشین ہے</p>	<p>بوسونگ کے اس سبب کی سب تیرے ہیں بوسے بڑھ پڑھ کے درود اسکے سدا لیتے ہیں بوسے</p>

<p>۵۶۷</p> <p>بہت قریب آئی کہ کبھی سواری ہر صاحب ادلا دے اس کو بے جا رہی بعضوں نے کہا ہوگی بے قیاس جاری غصہ سے شہر تیر کرے خالق باری</p>	<p>۵۶۸</p> <p>اب تو کوئی نہیں ساعد جوریانی کھڑے کر دن ساعد کبر کی صفائی جو نام کو یہ ساعد پر نور کلائی پھینکے اس کے نہ بچا جو کوئی کلائی</p>
<p>۵۶۹</p> <p>ہم شکل پیپر کو دیا اذن و عطا کا ہم قتل کرین اسکو تو ہے قہر خدا کا</p>	<p>۵۶۹</p> <p>ساعتین پہ دو یا کہ ہر ایک نور کی ہر شمع اک نور کی ہر شمع تو اک طور کی ہے شمع</p>
<p>۵۷۰</p> <p>تندرستی کے کچھ فاصلہ کی تھی تصنیف کردہ تندرستی کے قطع کی اس تندرستی کا وہ تندرستی کے لیے تو کیا ہو سکا وہ تندرستی کے لیے تو کیا ہو سکا وہ</p>	<p>۵۷۰</p> <p>جالت اس درجہ مصائب علی کبر آرام نہیں جس کے مرنے کو تیری پیر غامد بھی چاہے دم خمر پر چھپے نام اس کا اڑا صفحہ سے ان کو پیر</p>
<p>۵۷۱</p> <p>غالب یہ ہوا تیغ کا ڈر گرد زمین پر اڑانے زمین سے گئی وہ چرخ برہن پر</p>	<p>۵۷۱</p> <p>دین ساتھ یہ ممکن ہی نہیں جن ویری سے تہا زنگہ باز رہے تیز پیری سے</p>
<p>۵۷۲</p> <p>پہلے سے سیر رہتے وہ کہنے کے کیا بھی پہلے سے سیر رہتے وہ کہنے کے کیا بھی اسوار و تیرت تھی سیاہ و تیرت بھی کہ کا یہ لغو تھا کیا شہر بھی</p>	<p>۵۷۲</p> <p>ہر کام ادب کر کے جانے خبردار تو اڑن زمین تیرتے کہنے پہ نالک اطلال گھنٹے میں نعلین جا رہا دین تم چار دھڑوٹھے لنگہ کا جو نقش تم ہزار</p>
<p>۵۷۳</p> <p>پاس آیا جو بے سر کیا شمشیر دوسرے لپے پہ جو تھا مار لیا تیر نظر سے</p>	<p>۵۷۳</p> <p>پر نقش بھی پورا کہیں نعلوں کا نہیں ہے ہے نون کہیں عین کہیں لام کہیں ہے</p>

<p>۱۷۷</p> <p>دل کھول کر بھی تھے زور دینے کی جھلکار اور آپ تو بین حضرت شکر کے دلدار طعن ہے سزا دار کہ جرات ہے سزا دار</p>	<p>۱۷۸</p> <p>لا حول ہے جانا تھا شکر کا وہ لال بیرتج و دروس تھی وہ بری از خوش تریال نقار سے جسکی دل ظالم ہے پامال</p>
<p>۱۷۹</p> <p>دندان نبی لڑے اور امت کو دعا دی ہمشکل نبی تم نے یہ امت کو سزا دی</p>	<p>۱۷۹</p> <p>سر کرتے تھے ہو گئے پیمانہ دریم و تم پر نقش کف پاچوم نے ایک ایک قدم پر</p>
<p>۱۸۰</p> <p>تو نے بھی غلطو تو کا اور نام دیکھا جبرک کو کہ عیب ہنر تھا یہ علی کا جبرک جرات و غلطوی کہ ہے پتھریا</p>	<p>۱۸۰</p> <p>کہا ہے کہ یہ کبھی نہ دیکھا کہا ہے کہ اس وقت کہا جس نے را جھٹا کہہ کر کہی طرح قاتل کر کے وہ بھلا</p>
<p>۱۸۱</p> <p>شرکت تو ہے ان دو لوگوں میں مجھ سے جگر کی دہارت ہے دادا کی یہ میراث پدر کی</p>	<p>۱۸۱</p> <p>ٹھٹھٹھ میں اکبر اللہ کے مانند آبادہ لڑتا ہوا رو باہ کے مانند</p>
<p>۱۸۲</p> <p>کھچھو چھو ماون چھوٹا نہ بانی جو کھانا اور اس جی تو نے جوین غلطو نہ جانا تکڑے کے چیلنے کو یہ کرتا ہے بہانا غالی سبکین جاتا ہے غور ہو نکھانا</p>	<p>۱۸۲</p> <p>غازی سے کہہ لیا تھو دارو کیے پینا کچھ غرض کہ نہ لگا علی کہنے کہ کیا بولار حضور اب نہ لے گا کوئی زندا ہا ہا اور ہم اپو یہ ہیں یہ غصتا</p>
<p>۱۸۳</p> <p>تو کتا ہے شمشیر شر بار بڑی ہے تم لوگوں نے یہ فاطمہ کی آہ پڑی ہے</p>	<p>۱۸۳</p> <p>جھیر جھیر غنڈا میں جب آتے ہیں شہیر پرانا ناکی امت پہ ترس کھاتے ہیں شہیر</p>

<p>۱۰۵ بان آرمین صرف تھا چوق کا فدا دان شد کسی نے پیر جا کے سائی اربان بن گئے زین شہین دکھائی ارے گئے اکبر کوئی تو خوف لڑائی</p>	<p>۱۰۴ شب کے کہا باؤ نے صغیر کے ارب حکم پر دولہ لے لے لے کے پاپے ڈیڑھ سی سے کینہ علی کہہ کر پکائے ناگاہ صد آئی کہ اکبر کے ارے</p>
<p>شہر بولے مجھے ظاہر دباطن کی خبر ہے مشغول سخن شہر سے بازو کا پتہ ہے</p>	<p>بازو نے کہا شاہ سے یہ کیسی خبر ہے شہ بولے یہ سچ ہے کہ مجھے درد جسم ہے</p>
<p>۱۰۶ میدان کو اڑھا اٹھ کے گئی کہنے ابو نگہ باریہ دل غم سے کہ جانے لگی ران زینب نے جو رو کا کہنے لگی رو رو جہ ہے نہ مجھے منع کر آہ نہ رو</p>	<p>۱۰۵ آریہ غلام تلخے بن کر ازت سے پیر جال چلا آیا کہ اس مشکل نبی تو نہیں ہوئے الال رن من دہل فتح جائے بن افعال جلدی طولا شہین کے نہ پال</p>
<p>وہ کہتی کہیں بھائی کہیں جانے کی بھی جا ہے اکبر کا غلام جیشی در پہ کھسرا ہے</p>	<p>سینہ پہ خوراد سے نے مرے کہانی ہی رہی اور شہت مبارک سے نکل آئی ہے برہی</p>
<p>۱۰۷ جاجی نصین معلوم ہو خود غیرت اکبر جھلا گیا ہے در پہ غلام اپنا وہ دیکر اور تم کو کس سے جی جو بھلیے گا زباہر تم جاتی ہو میدان میں گفتہ جاہر</p>	<p>۱۰۶ یہ سنتے ہی دل گیا پتے شہر الال چلائی ہیں آپ سے صدر نے جو یہ رکھیا نیکو ہو چھوڑو وہ جاجی نہیں ججا</p>
<p>اس گھر کی کینزین بھی نہیں جانی ہن پر بی بی کا دوارت ابھی موجود ہے سر پر</p>	<p>اسکون ہے اکبری خبر لائے جورن سے کہہ سکتی نہیں کچھ میں شہنشاہ زمن سے</p>

<p>۵۸ حضرت کا ذی حال و تقویٰ اور بہت دور لاٹے کے اٹھانے کا کہاں نہ گئے گا مقدر نہ ہوئے کھینچے ہیں میرے ہر تکیا ماسور مختل بن جائے گئے آنکھوں کا مور</p>	<p>۵۷ جب سینہ پر بھی گئی کہا جی کبر اور باغ جوانی سے پھیل گیا کبر دن سے ہے گلگشت جان جا کبر دنیا میں جوان گئی کہا جی کبر</p>
<p>۵۹ بابا سے ضعیفی میں یہ کیا کر گئے اکبر معلوم نہیں جیتے ہیں یا مر گئے اکبر</p>	<p>۵۸ عل پڑ گیا اس قہر کی اب کہانی ہی برہی لاہشت مبارک سے نکل آئی ہے برہی</p>
<p>۶۰ ہر نیند طاف تھی شہناہ زن بن لیکن عشق سپریش لچلی دن بن زیبائے اکون ہر اس سنجون بن تو کسم ہونے میں سا چلون عالم کے بن</p>	<p>۵۹ گستاخ سے راوی میں کھڑا تھا میدان اک مرتبہ منتقل میں ہوا شکر کا سان بارک ہو دن بواؤ اور آنکھوں نے پنہان تقل نظر آتا تھا تار لائے نیباں</p>
<p>۶۱ فرمایا کہ میں جاؤں گا ج طرح بنے گا اور لاش کو لے آؤں گا ج طرح بنے گا</p>	<p>۶۰ تہراتے تھے جو وہ طبق افلاک وزمین کے جبے گرے پڑتے تھے خیام شرہ دین کے</p>
<p>۶۲ کہا جی کبر و دولت کے لئے حضرت سربراہ اور لاش کو لے آؤں گا ج طرح بنے گا فرزین کے لائے ہو کر سے زینہ بجاہ</p>	<p>۶۱ آواز چلی آتی تھی لکھن میں برابہ بابا برسے جلد آؤں گا کہ رہا کبر خجے بین اسل وار سے ہو جا تا شکر پٹنے کی صاحب آتی تھی باجر</p>
<p>۶۳ رخسار سے رخسار جبین مل کے جبین سے بیٹے کو اٹھانے کے شہیر زین سے</p>	<p>۶۲ نے قاسم فرشاہ نہ عباس علی کو اس طرح نہ سید انیان روین یقین کسی کو</p>

۵۹۱
 پردہ و خیر کا لڑخاک پونا گاہ
 ایک بی بی بچل آئی محل سے صفت ماہ
 پابریہ نہاد کی بیویوں کے بال کھلے آہ
 پروردگار کے چلائی تھی واقفہ عیناہ

۵۹۲
 زینب کے کاموں سے پروردگار کا
 بھائی اور اسی سے متقل کو سدھارا
 اس شخص کو رونے سے گلہ ہو تا ہے پورا
 کیا چھوٹ گیا اسکا بھی شیا کوئی پیارا

۵۹۳
 اٹھارہویں سال آئی قضا ہائے مریمان
 او بیس برس کی بھی نہ کہلاے مریمان

۵۹۴
 کیا اسکے بھی فرزند پہ تلوار چلی ہے
 یہ شخص بھی اہد و حسین ابن علی ہے

۵۹۵
 لے جا تو سر گھر کے کچھو تے تار
 بن بیا ہے پر زانے سے سدا کے
 لے لے کر جو ان گل مرے لائے پیار
 صد نہ ہو چھو بھی لاشہ زخمی پتھاک

۵۹۶
 دے تم لے لیا میں اس کے کھوئے سے بال
 دیکھا کہ بگر رہے وہ مضطر بحال
 دل میں کہا تو کا بھی حضرت کا بھی حال
 زینب کو تھا ہوش نہرا کا ہی لال

۵۹۷
 بے تاب تھی بے صبر تھی مصروف بکا تھی
 لکھا ہے کہ وہ خواہر شاہ شہرا تھی

۵۹۸
 فرزند سے اللہ چھڑائے نہ کسی کو
 زینب نے نہ پہچانا حسین ابن علی کو

۵۹۹
 طبع بن بنت علی کچھتی ہی کیا
 لے لے کر جو سراسر راہ تڑپتا
 اس شخص کی سیریل کے واقفہ عینا
 جلاتا ہے سرٹیل کے واقفہ عینا
 اور پوچھتا ہی ہے وہ یہ ہیں تنہا

۶۰۰
 زور کر کہا بھائی ترا فرزند کہاں ہے
 تو دوڑ دوڑتا ہے جیسو وہ اکھوئے نہان ہے
 کب اپنے نہرا کا گلے ہوش بیان ہے
 اس وقت میں بوسہ وہ مراں شمع جان ہے

۶۰۱
 مقتل کی کہ ہر راہ ہی جنگل کی کہ ہر
 لاشہ سے بیٹے کا ادھر ہے کہ اُدھر ہے

۶۰۲
 بیٹا ترا تھا کیا علی اکبر کی طرح سے
 مارا گیا ہمشکل پیمیر کی طرح سے

<p>۷۹</p> <p>زینب کے زینب خان بھی چہرہ پر لگاتی اور انھوں سے حضرت کو دینا تھا کھانسی پہچان سکے کچھ نہ شہر کرب و بلا میں فرمایا تو تم ہوؤ دہشتے ان کو پوچھی</p>	<p>۷۸</p> <p>تو پہونچے جو کس لاش پسند وال فرزند جوان مرگ تڑپا نظر آیا جب کاتتے اٹھوئے اٹھانے لگے لاشا کبر نے کہا آپ پر بان ہوا بابا</p>
<p>زینب نے کہا میں بھی تو اس بن میں لٹی ہوں تم بیٹے سے چھوٹے ہو میں پالے سے چھٹی ہوں</p>	<p>خیمہ میں نہ جاؤنگال ب نہر لٹا دو حسرت ہے مجھے پہلو سے جہاں میں جا دو</p>
<p>۷۷</p> <p>اسے گلے لگتے تھے زینب میں جاؤں سہانی ہوں کیا نام ازب اپنا بتاؤں لاش علی کبر و کمان ڈھونڈنے جاؤں اُس بیسفا نامی زینب سے پاؤں</p>	<p>۷۶</p> <p>شہ نے کہا کہیں تو مجھے کچھ لکے کبر پہلو بھی می لاش کالب چھوڑو دبر اسوجہ سے دیا پس ہی لاش برادر شہ نے سکینہ سے قہا وہ میں مفضل</p>
<p>تقدیر کی گردش سے اس آفت میں پڑی ہوں سرکھولے ہوئے دشت مصیبت میں کھڑی ہوں</p>	<p>پانی جو نہ پہونچا سکا وہ داغ بدل ہے کی عوض کہ اکبر بھی تو صغرا سے جمل ہے</p>
<p>۷۵</p> <p>مظفر دیکھتے زینب کا پو پو لے شہ وال میں زندہ ہوں اور کھڑی آئین اس جا شہ خیمہ میں جاؤں یہ آتا ہوں لاشا شہر کو چلے اور بوسے خیمہ وہ دیکھا</p>	<p>۷۴</p> <p>صغرا کو نہ جبال کا کیا خیمہ میں جاؤں کس طرح سے منہ آل سمیر کو دکھاؤں شہ نے کہا شہ میں بیٹھا لاشا میں جاؤں تو میں جاؤں میں سے لاشا کو اٹھاؤں</p>
<p>ہر چند کہ اٹھنے کی بھی طاقت تھی نہ تن میں حضرت کو فقط عشق پسر لے گیا رن میں</p>	<p>اب کیا کہوں کیونکہ تن صد پاست کو لائے شہ خیمہ میں کس طرح سے اُس لاش کو لائے</p>

<p>سئلے</p> <p>ترتیب کے وہاں ناہمی سن کر بچھڑایا شہ پہنچے تو اس لاش کو منہ پہ ٹھایا پانچواں اور گوردین لاش کو اٹھایا چالیس کر دو دوسرے ہو تو نہیں دیکھا</p>	<p>سئلے</p> <p>منہ پہ پڑنے لگانا گا گا وہ دہ خنیم بانہ لے کر سب سے کیا ان کا منہ علم کیا در دیکھے بن سوا ہو بلکہ اس دم سب بولے آتش کی جوں کی توں تاج دم</p>
<p>دل میں علی اکبر مرے اک آگ لگی ہے میں گھر سے تو بھلی نہیں پھر کیوں خلی ہے</p>	<p>دنیا سے پر ارمان سفر کرتے ہیں اکبر تنہا ہوئے شاہ دوسرا تمہیں اکبر</p>
<p>سئلے</p> <p>مٹھاؤ تو مٹھاؤ تو مٹھاؤ تو مٹھاؤ تو مٹھاؤ تو کیوں نہیں جی تو کیوں نہ لاش کو کیا حال کیوں نہیں کھو تو اس کے سر سے توں قابل کیوں نہیں لپٹنے والی کے کھلے بال</p>	<p>سئلے</p> <p>بانہ لے کر اٹھنے کا نہیں لیکن کوئی بھی نہ پوچھتا ہے مر ارمان آگ سے فز و جہان مڑا جو اس آن بیخ کنی مشکل تو علی کرتے ہیں آسان</p>
<p>عم بیٹوں کا پہلے تھا میں اب عم میں تمھارے کس طرح چھو بھی روٹی میں با تم میں تمھارے</p>	<p>دم توڑنا اکبر کا دکھاؤن میں علی کو کس طرح مدد کے لیے لاؤن میں علی کو</p>
<p>سئلے</p> <p>اکبر دم توڑے جو تھی تشتر دہانی بن چھوٹے میں تو تھی بیخ کنی سو دانی پرمان نے کیا جو بتائے کے جانی منہ کھول دیا اور کالے لہر پانی</p>	<p>سئلے</p> <p>نہر کی صد آئی انصاف کی جاو بانہ علی اکبر جو ترا قتل ہوا ہے تندر کا سپر نہیں پوچھتا ہے حال نے اکبر کا تو جی بوجھ تو کیا ہے</p>
<p>دم توڑتے دیکھا کیے شہ نور نظر کو پانی تھا آسان لاکے پلاتے جو پسر کو</p>	<p>انصاف سے رکھ ہاتھ ید اللہ کے جگر پر وہ دیر سے غش میں ہیں پڑے لاش پسر کو</p>

<p>فراق ہونے پر بھی جلائی سے نوز و کھیا لوانجی ہوئی خبر اسے شوہر نہ ہرا بیچے کے لئے روچکے دوپٹے کا پورا دم نوز تا ہر دیر سے یہ ایک یوتا</p>	<p>لالہ لاش کی کبر سے بندھا طبقہ حرم کا اور مرد کے کواڑ سے چھڑا لے کے مولا زخم دل آگ سے صدا یہ مونی پیدا اب کاہیکوٹین گئے ہم امن کے گلے آیا</p>
<p>ہم شکل پسر علی اکبر نے قضا کی بسونپ دوڑی میں امانت یہ خدا کی</p>	<p>آہستہ اٹھانا مجھے سینے کے تلے سے اب کاہیکوٹین گئے ہم امن کے گلے سے</p>
<p>لالہ دان و تھو کیے دریا کو پستی تو مٹی مضطر بان شکر کا نغمہ ہوا اور گئے اکبر علی بیگ کی پائے پتلیے روئے میں حیدر چھ لاش پر اکبر کے گریبان اور</p>	<p>لالہ اب کیا یوں بن لاش کی پائی کی یاد ہر دو جوان ماتم اکبر سے تاشاد پونیس آقا سے دیار اپنے اورداد بلشاہ جھے قید الم سے کروا زاد</p>
<p>سند پہ تو سینے کے تلے لاش پسر تھی اور اسکو خبر اپنی نہ لاشے کی خبر تھی</p>	<p>انعام و کو اس مرتیہ کے شاہ زمین و عشرین بہشت اور یہاں تاثیر سخن دو</p>

تمام شد

<p>سلاطین نجف کا ذرہ نہ درون آفتاب کے بیٹے نون بن عثمان دیوبند کے بیٹے عرف گل رخ سوز کاروزر عاشورا شہید ملتے تھے عطر گلاب کے بیٹے لاکھوں کی نے بھی قاتل کو دی ہر سینہ پورا بہ خلق شہر تھا حدود سے غلاب کے بیٹے چھاری ہے فلک گنبد روان حسین کچھور شمسہ کا ہے آفتاب کے بیٹے</p>	<p>فلک کا خیل تو دیکھو کہ بتے دریا پر امام عصر کو دی پاپس آب کے بیٹے ہے قطع فاطمہ پر جاسے عزاداری نہ کیڑے بعد رسالت آب کے بیٹے ہوئی جو ماتم اکبر بن شہ کی ریش سفید لگا یا خون پسر کا خضاب کے بیٹے جلانے لنگڑا رسی نے وہ خیاں حسین تھے خچین ریشہ اربان طاب کے بیٹے</p>	<p>سیاہ پیش موم اور سرخ پیش حسین فلک نے رنگ کی انقلاب کے بیٹے دعا جو م کی بیچھے پہرے تھی شب قتل عیان ہوئی ترش ترش آفتاب کے بیٹے دو دھن سے کہنا تھا ابو کینہ نہ سوزنا چھپا لو بادل سے تھوڑا آفتاب کے بیٹے یہ کہنے اٹھتی تھی سونے سے صبح دم صغیر بن دیکھوں باب کا تھوڑا آفتاب کے بیٹے</p>
---	--	--

دیا جو قاصد صغیر نے خطا و غلطی سے کیا
 پیام مرگ ہو بجائی جو اب کے بدلے
 کہا حسین نے اگر کبیر کو پوچھ کے خط
 خزان رقم ہے بار شتاب کے بدلے
 کہا کابینہ کے سفر سے تو تیرا آب ملا
 پر آہم و فوری ہم کو آج کے بدلے
 ادھر تو رنگارنگ تھا صرصر منہ مخاری
 ادھر تھا بادہ ڈونڈر سر اب کے بدلے

موصفت تھا قاک نیر و الجاح حسین
 ادھر ادھر ہر نیر کے اب کے بدلے
 یو بند بین تخی شے کو کوری تاج
 سپاہ غم رفقا سے تیرا اب کے بدلے
 خان صبر کیت مرگ رضا تیرا ان
 قوم بین بڑی کا خلق رگ اب کے بدلے
 جو قتل اہل غائب پیا بہت تیرا ہے
 جو شہر سے کیا اضطراب کے بدلے

قطع
 لقب رسول کا مٹی تھا پر بفضل خدا
 پڑھا تھا علم لڑن ہر کتاب کے بدلے
 نجی دیر علم اور اس و تیرا بین
 کندہ درخیز ہر کتاب کے بدلے
 حدیث بین ہے تیرے قصاص تیرا حسین
 جو قتل اہل غائب اس کتاب کے بدلے
 وہ ایک گرم وہ تپتی ہوئی زمین دھوپ
 ہر قس تیرا کو لافش تیرا اب کے بدلے

ما امام نے حجت بن ختم کرنا ہون
یعنی نیر مار دو جواب کے بدلے
جلال امام تمہارا بڑا بیٹے ہیں نہیں
کتاب کون مہاتم کتاب کے بدلے
شیخ روز قیامت کی آل اور عیوں
بشر کیوں ہوا اس انقلاب کے بدلے
بیمبر کا جو اٹھوں ہشت دست فطوان
یا ایسا درویش اب کے بدلے

اسلام
اسے سلامی دیکھو نہ عید کرار کا
ہاتھ ہے غفار کا سر احمد غفار کا
دیکھو پیر سے زخم ہے خرائی اس تلوار کا
جس سے سر زخمی ہوا ہے عید کرار کا
خس نے ماہ مبارک میں کیا خون علی
دعا ہوا
مسا گیا نام و نشان سادات کی سرکار کا
عید سے نور روز ہے شیو کو نور دن کیا
علم تازہ دیکھو ابن لجم تو بخوار کا

جنازہ نے عین بچکین حضور و اجال
نون مجدین بہا یا قلد ابرار کا
موسون کے سر سے اٹھتے ہیں لکیر انین
سر کھلا ہے سوگ میں ہر شہید دیندار کا
دست اٹم سے کیوں بولتے ہوں سینے گار
ہو گیا بازو شکستہ اسد غفار کا
ہائے عید کے کہلے سینے پتے ہیں عیدری
تغیر گھر گھر سے اجور کے علم بردار کا

بدلتے ہیں کب تکے جلا کو شربت دیا
 وقت جب دیکھا غنی نے وزیر کا افطار کا
 خون سرخائیں اسکی اور وزیر کی
 جبر کا نقش پتھا طرہ عشق کی دستار کا
 ہر روایت جبکہ مجھ سے علی کو لکھی
 خادرو دولت پوچھیں عیون ہمارا کا
 آئے سترہین کہا امید سے یہ لگانے
 بل بہت عشق اعظم حضرت غفار کا

ننگے سر رومی ہیں نہیں وقتن کا طامہ
 سنتے ہیں رگہیز نا از نوبت با چار کا
 ننگے یہ بولے علی بان جلو جاؤ لے حسین
 واسطہ دو سبکو روح احمد غفار کا
 ایک دن تھا یارب اور آیتن تھا غیب
 پھر ہاتھا بوسے میں کتبہ حیدر کرار کا
 اونٹ پر ننگے زنیب اور شان پر ہر کار
 طوق آہن میں گلا تھا ماہ بجا ر کا
 تمام

گروں آسمان سے کیا شش و پنج اے دبیر
 ہے دو عالم میں وہ لکھو برشت و عار کا

خاتمہ طبع

الحمد لله على جبريل نواله والصلوة على محمد وآله
 عزاداران و ماتم داران سبط رسول لتقلين وذاكرين والا تمكين مصائب ونوائب حضرت
 ابى عبد الله الحسين عليه السلام كملئى به نويد روح پرورد باعث كمال مسرت واطمينان هبى كه اورنگ
 نشين بكتابى و بے همتائى - خدائے سخن جناب مرزا سلامت على صاحب دبیر مغفور كے مرثيونكى
 يه جلد اول جو سابقاً اس مطبع على مین طبع هوئى تھى - تمام تران مرثيون كا مجموعہ تھى جو دستياب
 ہوئے تھے - فى الحال بعض مبصرين سے معلوم هوآ كه اس مجموعہ مطبوعہ مین بہت كچھ تصرفات غير
 اور الحاقى كلام شامل هبى - لهذا مطبع نے سعى تمام وكوشش مالا كلام اس جلد اول كو بغرض
 صحت و توثيق مدارح اہلبیت اطہار يگانہ روزگار جانشين حضرت دبیر و آقح طاب ثرا ہما
 يعنى جناب مرزا محمد طاہر صاحب رفيع دام بقاءء كى خدمت مین پیش كيا - اور جناب مدوح نے
 التماس مطبع كو شرف قبول عطا فرما كر از اول تا آخر كل مرثيون كو اصل كلام جناب دبیر سے مطابق
 فرما كر كلام الحاقى سے پاك كر ديا اور تقریظ و توثيق بھی تحریر فرمادى - مطبع كو فخر هبى كه بحمد الله يه جلد اول
 اب كمل اور قابل اطمینان شائقين هبى جسے بسر سیتی على وقار جناب منشی رام كمار صاحب
 دام اقباله مالك مطبع و نو لكشور سٹیٹ ماہ مارچ ۱۹۳۷ء مین زيور طبع سے آراستہ كر كے
 شائع كيا گيا هبى امید هبى كه ناظرين كرام اور ذاكرين والا مقام نہایت مرغوب اور پسند
 فرمائين گے -

وما علينا الا البلاغ

THE UNIVERSITY OF CHICAGO

PHYSICS DEPARTMENT

PHYSICS 435

LECTURE 1

1.1

1.2

1.3

1.4

1.5

1.6

1.7



غلظ نامہ جلد اول قرآنی مراد و بیہ مراد

بند	صفحہ	صحیح	غلظ	بند	صفحہ	صحیح	غلظ
۵۰	۸۶	ہے	سے	۵۳	۱۱	ہندگی	پھندگی
۵۱	۸	اترنے	اترنے	۸۵	۱۶	بیٹیوں کو	بیٹیوں کو
۸	۸	نیچو نیچو	جھونکو	۱۰	۱۸	پھر	پھر
۵۵	۸۶	جلتی	چلتی	۲۲	۲۰	گوش زد	گوشدر
۶۶	۸۸	ہے	سے	۶۳	۲۶	اس	اسی
۶۷	۸۹	اندھیرے	اندھیرے	۶۶	۸	زینب	زینب
۶۸	۸	رنج	رنج	۱۰۲	۳۳	اسپہ	اسپہ
۶۹	۸	درم و برہم	درم و برہم	۱۱۸	۳۶	امت	امت
۷۳	۹۰	ذرا	ذر	۱۳۱	۳۸	بڑی	بڑی
۷۵	۸	ٹپیر سے	ٹپیر سے	۱۳۸	۴۹	گربان	گربان
۷۷	۸	دیا	یا	۸	۸	اعدا	اعدا
۸۱	۹۱	بنت	بت	۱۵۰	۴۱	تلاطم	تلاطم
۸	۸	باندھے	باندھے	۱۵۳	۴۲	پینٹے	پینٹے
۸۲	۸	جانی	جانی	۱۵۶	۸	کہا	کہا
۸۴	۸	پھر	پھر	۱۶۳	۴۳	چھڑایا	چھڑایا
۱۰۴	۹۵	موسا	موسا	۵	۴۵	خُب	جب
۱۱۶	۹۶	کیادہ	کیادہ	۱۱	۴۶	راہداری	راہداری
۱۲۲	۹۸	گردنہین	گردنہین	۳۰	۴۹	چشمہ	سہ
۱۲۳	۸	پنچھوڑا	پنچھوڑا	۳۸	۵۱	ابن	ابن
۱۲۴	۸	پری	سری	۸	۸	نجات	نجات
۱۳۹	۱۰۱	تن	بین	۸	۸	کیا	کیا
۱۴۴	۸	ڈیوڑھی	ڈیوڑھی	۴۴	۵۲	گھر	گھر
۱۱	۱۰۶	سے	سے	۶۸	۵۶	اسپہ	اسپہ
۳۶	۱۱۰	لٹے	لٹے	۷۳	۸	عقبی	عقبی
۴۶	۱۱۲	متفق اللفظ	متفق اللفظ	۸۸	۵۹	نفرہ	نفرہ
۵۸	۱۱۴	حیدر پ	حیدر	۹۵	۶۰	جرات	جرات
۲۲	۱۲۲	چٹکے	چٹکے	۸	۶۶	بین	بین
۲۷	۱۲۳	نازان	ناوزان	۲۶	۷۱	درزدان	درزدان
۶۷	۱۳۰	سمندنگی	سمندنگی	۳۷	۷۳	میوٹے	میوٹے
۱۰۱	۱۳۵	جھک کر	جھک	۸	۷۹	تروس	تروس
۱۲۴	۱۳۹	بارہ	بارہ	۲۱	۸۱	بے	نے
۱۳۳	۱۴۱	سالی	سانی	۳۰	۸۲	اسبا	سجاد
۳	۱۴۴	فاح	فاح	۴۲	۸۴	سنایا	ستاما
۱۴	۱۴۶	باوفا	باوفا	۴۹	۸۶	اوجھتے	اوجھتے

بند	صفحہ	صحیح	غلط	بند	صفحہ	صحیح	غلط
۳۲	۲۲۰	غلام	غلام	۲۲	۲۶	علی حقیقے	علی کے
۳۲	"	اس گھری	اس گھری	۲۵	۱۵۱	ایک	اک
۲۲	۲۲۱	مہ لقا	وہ مہ لقا	۱۰۹	۱۶۲	غلاموں	غلامو
۵۳	۲۲۳	اٹھکڑے	اٹھکڑے	۱۳۲	۱۶۴	بیابے	بیابے
۵۸	۲۲۴	غزب	غزب	۹	۱۶۶	مشکل کشائی	مشکل کشائی
۵۹	"	یزیدی	یزیدی کی	۱۹	۱۶۸	دینے	دینے
۸۲	۲۲۸	تھی	بھی	۲۹	۱۶۹	بہا	بجھا
۸۶	۲۲۹	گرہ	گراہ	۲۲	۱۷۱	حقیقے	حقیقے
۱۰۳	۲۵۲	رور ہے	روری	۵۳	۱۷۳	رونگے	رونگے
۱۲۵	۲۵۵	وہاں ہم	وہاں ہم	۶۲	۱۷۵	جداتھی	جدا
۱۲۶	"	ڈال کے	ڈالنے	۶۹	۱۷۶	گہر	گہر
۱۳۱	۲۵۶	دیکھتی ہے	دیکھی ہے	"	۱۹۰	موت	وت
۱۳	۲۶۰	رفو ہو	رفو ہو	"	"	ہین	ہین
۳۵	۲۶۳	دیجاہ	دیجاہ	۸۲	۱۹۲	ہوں	ہو
۵۰	۲۶۶	لڑتے	لڑتے	۸۵	۱۹۳	رسالت	سات
۶۹	۲۶۹	تھپہ	تھپہ	۱۰	۱۹۷	بیچ	بیچ
۷۰	"	پاونیہ	پاونیہ	۵۶	۲۰۵	نگامین	کا
۷۷	۲۷۰	دینے	دینے	۱۰	۲۱۲	مرا	میرا
۸۲	۲۷۱	کس	کسی	۲۲	۲۱۶	بھی	یہی
۱۰۱	۲۷۴	مخبرہ	مخبرہ	۳۵	۲۱۸	پھٹ	بھٹ
۱۰۲	"	ہے	سے	۲۸	۲۲۰	بیچ	بیچ
۱۰۴	۲۷۵	طنطنہ	طنطنہ	۵۰	۲۲۱	مرا دونکا	مرا دونکا
۱۰۹	"	یقین	یقین	۵۹	۲۲۲	ظہر	ظہر
"	"	غس	غس	۶۵	۲۲۳	اخذ	اخذ
۱۱۸	۲۷۷	جرات	جرات	۶۹	۲۲۴	دو	دو
۱۲۷	۲۷۸	اسے	ایسے	۷۴	۲۲۵	مری	میری
۲۲۹	۲۷۹	بضقہ	بضقہ	۷۶	"	پیدا	پیدا
"	"	بیٹوں	بیٹوں	۹۲	۲۲۸	ہلکا	ہلکا
۱۰	۲۸۱	یہ کھلے	یہ کھلے	۹۶	"	ترپ	ترب
۳۴	۲۸۵	بخنیہ کیا	بخنیہ	۱۰۱	۲۲۹	بوچھا	بوچھا
۳۹	۲۸۶	پناہ دین	پناہ	۱۰۴	۲۳۰	بڑھنے	بڑھنے
۸۵	۲۹۴	اک	ایک	۱۱۳	۲۳۱	ڈھانپ	ڈھانپ
۱۰	۳۲۶	بھی ہین پاس یہ قسمت	بھی ہین یہ قسمت	"	"	مے	مے
۱۱	"	حصہ ہی ہین	حصہ	۱۱۵	۲۳۲	ہاؤ	ہاؤ

فہرست مضامین جلد اول مرآی جناب مرزا ابوسیر محمد

مضمون	صفحہ نمبر	ابتداءے مرتبہ	نمبر
حال امام حسین علیہ السلام	۲	کہہ رتسیم پر جو علی کا گذر ہوا	۱
حال امام حسین علیہ السلام	۱۶	آدم کا دادرس بنی آدم میں کون ہے	۲
حال امام حسین علیہ السلام	۴۵	انگشتری عرش کا یارب نگیں دکھا	۳
اسیری اہلبیت - ورود شام و عراق	۴۶	جب عابد مریض کو داغ پد ر ملا	۴
روانگی امام حسین از مدینہ ورود کربلا	۷۸	برآہ علم ہے یہ عزا خانہ ہے کس کا	۵
صبح عاشور و آراستگی لشکر و شہادت	۱۰۵	جب ختم کیا سورہ و اللیل قمر نے	۶
ذکر صبح - وصفت بندی لشکر طرفین و جہاد	۱۱۹	بیدار شعاع مہر کی مقراض جب ہوئی	۷
حال جناب عباس رضعت و جنگ و شہادت	۱۲۲	کس کا علم حسین کے مہر کی زیب ہے	۸
ثواب گریہ و جناب و شہادت امام حسین	۱۶۵	عصیان کے عارضہ سے جو دل ناتوان ہوا	۹
فضائل روضہ سیدہ و حالات وفات و غیر	۱۶۹	بلقیس پاسبان ہے یہ کسکی جناب ہے	۱۰
شہادت امام حسین و فارت خیم اہلبیت	۱۹۶	خنجر جو بوسہ گاہ پیمبر پہ چل گیا	۱۱
اسیری سید سجاد و آنا الحرم کلا شہاد	۲۰۶	جب کربلا میں عترت اطہار لٹ گئی	۱۲
فضائل مجلس و حال جناب علی اکبر	۲۱۳	اے شمس و قمر نور کی محفل ہے یہ محفل	۱۳
رضعت و شہادت امام حسین و نوسہ جناب	۲۳۵	جب شامیونین صبح کی نوبت کا غل ہوا	۱۴
صبح - و ملح ناصر ان حسین و حال	۲۵۸	جب سرنگون ہوا علم کمکشان شب	۱۵
فضائل اشک و جہاد و شہادت امام حسین	۲۸۰	کس کی زبان سے پیاس نے پائی یہ آبرو	۱۶
احوال دختر موسیٰ و حالات شہاد	۳۸۸	محبوبہ بنت امیر المومنین	۱۷
مرآی جناب مرزا ابوسیر محمد	۳۸۸	مرآی جناب مرزا ابوسیر محمد	۱۸
مرآی جناب مرزا ابوسیر محمد	۳۸۸	مرآی جناب مرزا ابوسیر محمد	۱۹
مرآی جناب مرزا ابوسیر محمد	۳۸۸	مرآی جناب مرزا ابوسیر محمد	۲۰

صفحہ نمبر	مضمون	اہل اسے مرثیہ
۳۴۵	فضائل کربلا و حال زائر و حال غیبت و شہادت	ہر شہر کا شہرت ہے ہمایان کر بلا
۳۴۲	فضائل امام حسن و حال وفات و دفن	کیا خلق میں تھا حسن سب سے قبائین
۳۷۷	شب یازدہم محرم کو زوجہ کا آب طعام لانا اہل الحرم کیلئے	رن میں بربوستان پیمبر ہوا تباہ
۳۸۴	وفات سکینہ زندان شام میں	جب داغ بیکسی نہ سکینہ اٹھا سکی
۳۹۴	ربانی اہلبیت از قید خانہ و مراجعت بولن	بب خواب میں حاکم کو پیمبر نظر آئے
۴۰۳	عقد شہر بابو و حال شیرین	ہے عقد کی تاکید حادثہ نبی میں
۴۲۲	حال جناب عباسؑ - سراپا - جنگ و شہادت	کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ ہے
۴۲۶	سراپا - جنگ و شہادت امام حسینؑ و گریہ فاطمہ	برہم بن صفین شاہ شہید انکی ہے آمد
۴۶۵	حال قاصد صفراء حال علی اصغر و جنگ شہادت امام حسینؑ	روانہ نہ رہیں کہ جو شیر خوار ہوا ہے
۴۷۲	حال پسران جناب مسلمؑ قید و شہادت	بلالوں کے شیر خوار کر کے ہوا ہے
۴۸۷	حال عون و محمد پسران جناب زینبؑ	وہ لوگ دو روئے ہیں جو آوارہ وطن ہیں
۵۲۰	شہادت امام حسینؑ بن زینبؑ و درود پسران مجاہدین بن زیاد	زنجیر بہم سے جب آزاد ہوا حر
۵۲۶	عقد فاطمہ زہرا و حالات و وفات مصومہ	جب پریشان ہوئی مولا کی جماعت رنگین
۵۴۰	روح عزرا و حال عمیری و عمل و وقت شہادت پانی لانا کربلا کا	بریم سے بھی قبول ہو تب سوا ملا
۵۵۶	سفر امام حسینؑ زندنیہ و درود کربلا و جنگ شہادت امام حسینؑ	ناجی بخدا فرستے اثنا عشری ہے
۵۷۴	حال علی اکبرؑ رخصت و جنگ و شہادت	دست خدا کا قوت بازو حسین ہے
		دیش جسے ماتم فرزند جوان ہو

۱۱ - بکثرت رباعیان مختلف مرثیوں کے آخرین ہیں۔

۱۲ - آخر جلد میں بعض سلا بھی ہیں۔

۱۳ - اس سزا محمد طاہر صاحب (بقائے نبی) ہے۔ آخرین غلط نامہ بھی شامل ہے

بند	صفحہ	صحیح	غلط	بند	صفحہ	صحیح	غلط
۹۴	۴۴۷	عمر	عمد	۹	۳۴۴	درد	درد
۱۳۸	۴۴۴	کبریٰ	کبرای	۱۴	۳۴۵	بیمبر	بیمبر
۵	۴۴۶	علاطم	علاطم	۱۹	۳۴۶	علی	علی
۲۸	۴۵۰	ادولالعزم	لوالعزم	۲۷	۳۴۷	بھین	بھین
۲	۴۶۵	اڑھائے	اڑھے	۳۳	۳۴۸	ردگر	یہ ردگر
۱۳	۴۶۷	ننھا سا اجم	ننھا سا اجم	۴۰	۳۴۲	دیکھوں گی	دیکھوں گی
۹۴	۵۰۹	بشرب	بشرب	۵۹	۳۴۷	مسطور بچکا	مسطور
۳	۵۲۶	درد	درد	۴۰	۳۵۱	بیان	بیان
۲۳	۵۲۹	ہے	سے	۴۰	۳۵۲	نذر	نذ
۵۱	۵۳۴	جو	خو	۷۹	۳۵۷	دور	دوار
۷۶	۵۵۱	غدار	غلا	۸۷	۳۵۹	شاد	مشکو
۹	۵۵۷	گلخن	گلخن	۷۹	۳۷۴	شاہ شہدا	شاہ شہد
مطلع	۵۵۸	نہیر	بہیر	۱۹	۳۸۰	خواہر	خواہر
۳۱	۵۶۱	سے	سے	۲۷	۳۸۱	فاقد کشوں کو اس میں	فاقد کشوں کو نہیں
۵۳	۵۶۵	پر کیے گئے سفارش	کیے گئے سفارش	۳۲	۳۸۹	کہ	کی
۸۳	۵۶۹	آئی	آئی	۴	۴	۳۱	۱۳
				۲۲	۳۹۷	ہیں	ہے
				۳۷	۴۰۰	رائڈوں کو	رائڈوں کو
				۴۲	"	بیرون کو	بیرون کو
				۱۰	۴۰۴	جلودار	جلوہ دار
				۳۵	۴۰۸	سید الا کو نہ پایا	سید الا کو پایا
				۳۱	۴۲۷	ڈھلتے	ڈھلتے
				۳۰	۴۲۶	ضو	نمد
				۵۹	۴۳۶	کبوتر	کبوتر

مرثیہ انیس جلد اول

ناظرین نے مرثیہ میر انیس پہلے بھی دیکھا ہے
اسلئے اُن کو بہ مشکل یقین آئیگا کہ اس مرتبہ اس
جامد طبع جدید میں کیا کیا تغیرات ہوئے۔ ہم
یقین دلاتے ہیں کہ یہ لحاظ طباعت کتابت
صفائی و صحت کے یہ اب اس درجہ بہتر و
اعلیٰ ہوگا کہ اس سے پہلے آپ نے شاید
کبھی مرثیہ انیس کو اس بہتر صورت میں نہ دیکھا
ہوگا اسکی تصحیح کے لئے خاص خاص مرثی فرام
کر کے ان سے مقابلہ کیا گیا ہے قیمت عام

پیشرو لکھنؤ و ریسٹرنٹ پبلیکیشنز



Handwritten signature and scribbles at the top left of the page.

CALL A917241 ACC. No. ۲۲۱

AUTHOR دکتر محمد علی

TITLE تفسیر جامع القرآن

Y. ۴۴۷. ۵۵. ۶۹۱۷			
Exam	BOOKS MUST BE RETURNED AT THE TIME OF DUES		



Maulana Azad Library ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over - due.

